بسم اللہ الرحمن الرحیم
میزان الاعتدال
اردو
مؤلفہ
الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی
المتوفی سنہ ۷۴۸ھ
مترجم
مولانا ابو سعید
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

جلد ہفتم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب : میزان الاعتدال اردو (جلد اول)

مؤلفہ : الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

ناشر : مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع : خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

فہرست مضامین

حرف النون

(نابت' ناجیہ)

۸۹۹۰ - نابت بن یزید شامی

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۹۹۱ - ناجیہ بن سعد کندی

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۸۹۹۲ - ناجیہ بن کعب (د' ت' س)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دینے میں توقف سے کام لیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے: ابن مدینی بیان کرتے ہیں: مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے ناجیہ بن کعب سے حدیث روایت کی ہو صرف ابواسحاق نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اور اس کے بیٹے یونس بن ابواسحاق نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ جوزجانی نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ قابلِ مذمت ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

(ناشب' ناشرہ)

۸۹۹۳ - ناشب بن عمرو

اس نے مقاتل بن حیان سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ناشب بن عمرو شیبانی ''منکر الحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لو كان لاهل السماء نزول (الى الارض) لما سبقهم احد الى الاذان' ولغلبوا الناس عليه' وان ادنى اجر المؤذن ما بين الاذان والاقامة بمنزلة الشهيد المقتول فى سبيل الله المتشحط فى دمائه' يتمنى على الله ما شاء .

''اگر آسمان والوں پر زمین کی طرف نازل ہونے کی اجازت ہوتی تو کوئی بھی شخص اذان کی طرف سبقت نہ لے جاتا اور وہ

اذان کے حوالے سے لوگوں پر غالب آ جاتے اور مؤذن کا سب سے کم اجر یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان وہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے شہید کے مرتبے جتنا ہوتا ہے جو اپنے خون میں لت پت ہوتا ہے' اور وہ مؤذن اللہ تعالیٰ سے جو چاہے آرزو کر سکتا ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے نقل کی ہے۔

۸۹۹۴ - ناشرہ ناجی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

(ناصح)

۸۹۹۵ - ناصح بن عبداللہ (ت) کوفی محلمی حائک

اس نے سماک بن حرب اور یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبداللہ بن صالح عجلی' اسماعیل بن عمرو بجلی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا' حسن بن صالح نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ایک نیک شخص تھا اور بہت اچھا آدمی تھا' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لان یؤدب الرجل ولده خیر له من ان یتصدق بنصف صاع کل یوم.

''آدمی کا اپنے بچوں کو ادب سکھانا اُس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ روزانہ نصف صاع صدقہ کرے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قالوا :یا رسول الله' من یحمل رایتك یوم القیامة ؟ قال :من عسی ان یحملها الا من حملها فی الدنیا -یعنی علیا.

''لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کا جھنڈا کس نے اُٹھایا ہوا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص اُٹھائے جس نے دنیا میں اسے اُٹھایا ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت :یا رسول الله' لكل نبی وصی' فمن وصیك ؟ فسكت عنی' فلما كان بعد قال :یا سلمان' ان وصیی' وموضع سری' وخیر من اترك بعدی' ینجز موعدی' ویقضی دینی :علی بن ابی طالب.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے' آپ کا وصی کون ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر کچھ دیر بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! میرا وصی اور میرا خاص راز دار اور اپنے بعد میں جو کچھ چھوڑ کر جاؤں گا اُن میں سب سے بہتر اور میرے وعدے کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کو ادا کرنے والا شخص علی بن ابوطالب ہے''۔

یہ روایت منکر ہے۔

۸۹۹۶ - ناصح بن العلاء' ابوالعلاء بصری

یہ بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے اور یہ ناصح بکری کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے عمار بن ابوعمار اور دیگر حضرات سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن جوزی نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات علی بن مدینی کے حوالے سے اُن کے قول کو نقل کرتے ہوئے بیان کی ہے۔ قواریری اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: ناصح بن العلاء نے عمار بن ابوعمار کا یہ بیان نقل کیا: ایک مرتبہ بارش والے دن میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اُس وقت ایک نہر کے کنارے موجود تھے' اُن کے ساتھ کچھ لڑکے بھی تھے جو پانی نکال رہے تھے' میں نے اُن سے کہا: آج جمعہ ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جب بارش ہو رہی ہو تو ہم اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کر لیں۔

یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس راوی کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۸۹۹۷ - ناصح کردی' ابوعمر

اس نے صدقہ بن مہلہل سے روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(نافع)

۸۹۹۸ - نافع بن ازرق حروری

یہ خارجیوں کا سردار ہے' جوزجانی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

۸۹۹۹ - نافع بن حارث

زیاد بن منذر نے اس سے حدیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہوتی' ویسے یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لا تذهب الليالي والايام حتى يقوم الرجل ويقال: من يبيعنا دينه بكف من دراهم.

''رات اور دن اُس وقت تک رخصت نہیں ہوں گے جب تک کوئی شخص کھڑا ہو کر یہ نہیں کہے گا: کون شخص اپنا دین ایک مٹھی بھر درہموں کے عوض میں ہمیں فروخت کرتا ہے''۔

۹۰۰۰ -نافع بن عبداللہ (ق)

ابوضمرہ انس نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی اور اس کی نقل کردہ جھوٹی ہے۔

۹۰۰۱ -نافع بن عمر (ع) جمحی مکی

اس نے ابن ابوملیکہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے۔محمد بن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اس میں کچھ (ضعف) ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ایک قسم کی شدت پسندی ہے' یہ شخص ویسا ہی ہے جیسا اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اور جیسا ابن مہدی نے اس کے بارے میں کہا ہے: یہ لوگوں میں سے ایک تھا۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۰۰۲ -نافع بن محمود (د' س) مقدسی

اس نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حزام بن حکیم نے روایت نقل کی ہے۔یہ اس حدیث کے علاوہ معروف نہیں ہے اور نہ ہی اس کا تذکرہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یا ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں ہے۔ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت معلل ہوتی ہے۔مکحول نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۰۳ -نافع بن میسرہ

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۰۴ -نافع بن ابونعیم' ابورویم

یہ سات قاریوں میں سے ایک ہے اور اہلِ مکہ کو قرأت سکھانے والا شخص ہے۔اس نے اعرج' نافع اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔قرأت میں یہ ثبت ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔جہاں تک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: اس سے قرآن (کی قرأت) سیکھی جائے گی لیکن حدیث میں یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ابن عدی کہتے ہیں: نافع کے حوالے سے ایک نسخہ منقول ہے جو اس نے زناد اور اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' اُس نسخے کو احمد بن صالح نے ابن ابوفدیک کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے' اس میں تقریباً ایک سو حدیثیں ہیں۔اس راوی سے ایسی بھی روایت منقول ہے جو اس نے براہِ راست اعرج سے نقل کی ہے اور اس نے اعرج سے قرآن کی تلاوت بھی سیکھی ہے اور اس نے اعرج سے تقریباً ایک سو حدیثیں روایت کی ہیں جنہیں احمد بن محمد بن یعقوب رازی نے سعید بن ہاشم مخزومی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے کہا: اے ابورویم! کیا اعرج نے آپ کو حدیث بیان کی ہے؟ پھر اُنہوں نے اُس حدیث کا ذکر کیا اور یہ کہا: نافع سے ایسی احادیث منقول ہیں جس میں اختلاط پایا جاتا ہے اور اُس سے ایک جماعت نے وہ احادیث روایت کی ہیں جن کی تعداد تقریباً پچاس ہیں' میں نے اُس کی احادیث میں کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی اور

مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 169 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر خاصی زیادہ ہو چکی تھی۔

۹۰۰۵ - نافع بن ابونافع

اس نے معبد سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ایک قول کے مطابق یہ ابوداؤد نفیع ہے' جو ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔

۹۰۰۶ - نافع بن ابونافع (د' ت' س) بزاز

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن ابوذئب اور خالد بن طہمان نے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۰۰۷ - نافع بن ہرمز' ابوہرمز

عقیلی نے اس کا نام نافع بن عبدالواحد بیان کیا ہے۔اس نے حسن بصری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک اور ذاہب الحدیث ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔
اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:
سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آل محمد؟ قال: کل تقی.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: آلِ محمد کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پرہیز گار شخص''۔
مسلم بن ابراہیم نے اس کی متابعت کی ہے۔
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
اعمل لوجه واحد یکفك الوجوه کلها.
''تم صرف ایک ذات کے لئے عمل کرو وہ تمام حوالوں سے کافی ہوگا''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
لو اذن اللہ للسموات والارض ان یتکلما لبشرتا الذی یصوم رمضان بالجنة.
''اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو کلام کرنے کی اجازت دیدے تو یہ سب اُس شخص کو جنت کی خوشخبری سنائیں گے جس نے رمضان کے روزے رکھے ہوں گے''۔
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر علی اهل بدر سبع تکبیرات' وعلی بنی هاشم سبع

تکبیرات، وکان آخر صلاته اربع تکبیرات، حتی خرج من الدنیا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بدر پر سات تکبیریں کہی تھیں اور بنو ہاشم کے مرحومین پر بھی سات تکبیریں کہی تھیں لیکن آپ نے جو آخری نماز ادا کی تھی اُس میں آپ نے چار تکبیریں کہیں، یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

لابلیس من الشیاطین مدد یقول لهم :علیکم بالحجاج والمجاهدین فاضلوهم عن السبیل.

''ابلیس کے کچھ شیاطین مددگار ہوتے ہیں، وہ اُن سے کہتا ہے: تم حاجیوں، مجاہدین اور مجاہدین کے پیچھے جاؤ اور اُنہیں راستے سے بھٹکا دو''۔

ایک روایت میں مددگار کی بجائے سرکش منقول ہے، یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی مذکور ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من طاف بهذا البیت اسبوعا فکانما اعتق نسمة من ولد اسماعیل.

''جو شخص اس گھر کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے تو وہ گویا حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ایک جان کو آزاد کرتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

السواك لی سنة. ''مسواک کرنا سنت ہے''۔

وهو عنکم موضوع، وان تسوکوا خیر لکم.

''اور یہ تم سے اُٹھالی گئی ہے اور اگر تم لوگ مسواک کرو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

بدلناهم جلودا غیرها -فقال معاذ بن جبل :تبدل فی ساعة مائة مرة.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''ہم اُن کی کھالوں کو دوسری کھالوں میں تبدیل کر دیں گے''۔ اس پر معاذ بن جبل نے یہ فرمایا: یہ ایک گھڑی کے اندر ایک سو مرتبہ تبدیل ہوگی''۔

۹۰۰۸ - نافع، مولیٰ اُم سلمہ (س)

اس نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۹۰۰۹ - نافع (ق)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے زبیر بن عبید نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

اذا سبب الله لاحدکم رزقا فی وجه فلا یدعه حتی یتنکر له.

''جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لئے کسی رزق کے اسباب مہیا کر دیں تو اسے نہ چھوڑے حتیٰ کہ وہ اسباب ختم ہو جائیں''۔

۹۰۱۰ - نافع' ابو غالب باہلی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ سلام بن ابو صہباء نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بزرگ ہے۔

۹۰۱۱ - نافع' مولیٰ یوسف سلمی

ایک قول کے مطابق یہ ابو ہرمز جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس نے عطاء اور نافع سے حدیث روایت کی ہے جبکہ ایک قول کے مطابق یہ کوئی دوسرا شخص ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۰۱۲ - نافع ہمدانی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ اس شخص کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے۔

(نائل' نباتہ)

۹۰۱۳ - نائل بن نجیح (ق)

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث تاریک ہیں۔ اس کی کنیت ابو سہل ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ حمید بن مسعدہ نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا شفعة لنصرانی.

''عیسائی کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہوگا''۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ روایت جھوٹی ہے۔

۹۰۱۴ - نباتہ بصری

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

(نبیح' نبیشہ)

۹۰۱۵ - نبیح بن عبداللہ (عو) عنزی

یہ تابعی ہے' اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔ اس کو ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ امام ابو زرعہ نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے'

اسود بن قیس کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! ابوخالد دالانی نے بھی اس سے روایت کی ہے' اس نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۱۶ -نبیشہ بن ابوسلمٰی

(نبیہ' نبیط)

۹۰۱۷ -نبیہ تمیمی

اس نے قاضی شریح سے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۱۸ -نبیہ

اس نے ابوصفیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ (یعنی سابقہ تینوں راوی) مجہول ہیں۔

۹۰۱۹ -نبیط (س)

اس نے جابان سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ایک قول کے مطابق یہ نبیط بن شریط ہے۔ سالم بن ابوالجعد نے روایت نقل کی ہے۔

(نجدہ)

۹۰۲۰ - نجدہ بن عامر حروری

یہ خارجیوں کا سردار ہے اور حق سے بھٹکا ہوا ہے۔ اس کا ذکر جوز جانی کی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا گیا ہے۔

۹۰۲۱ - نجدہ بن نفیع (د) حنفی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے عبدالمؤمن بن خالد نے روایت نقل کی ہے۔

(نجم)

۹۰۲۲ - نجم بن دینار' ابوعطاء

اس نے اُس اونٹوں والے سے روایت نقل کی ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کرائے پر اونٹ دیئے تھے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۹۰۲۳ - نجم بن فرقد عطار

اس نے ابوہارون عبدی سے روایت نقل کی ہیں۔ کئی حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ

اتنا قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں۔

(نجیح)

۹۰۲۴ - نجیح' ابومعشر (ع و) سندی

یہ بنوہاشم سے نسبتِ ولاء رکھتا ہے' مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے اور مغازی کا مصنف ہے۔ اس نے قرظی' محمد بن قیس اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد' (اُس کے علاوہ) بشر بن ولید اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یہ اَن پڑھ تھا اور مسند حدیث میں اس سے پرہیز کیا جائے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ سیرت کے بارے میں بصیرت رکھتا تھا۔ یحییٰ بن مہدی کہتے ہیں: یہ معروف بھی قرار دیا گیا ہے اور منکر بھی کہا گیا ہے۔ ابن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے ابومعشر کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولا: یہ ایک ضعیف بزرگ ہے' پھر اُنہوں نے کہا: اس نے محمد بن قیس اور محمد بن کعب کے حوالے سے صالح احادیث نقل کی ہیں' یہ مقبری اور نافع کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں: یہ شخص لکنت کا شکار تھا' یہ محمد بن کعب کو قعب کہتا تھا۔ علی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید اسے انتہائی ضعیف قرار دیتے تھے اور جب اس کا ذکر کرتے تھے تو ہنس پڑتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر' ولا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة.

''آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو کیونکہ تحفہ سینے کے بغض کو ختم کر دیتا ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی طرف سے ملنے والی کسی چیز کو ہرگز حقیر نہ سمجھے خواہ وہ ایک چھوٹا سا پایہ ہی کیوں نہ ہو''۔

عبدالحق اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يدخل الله بالحجة الواحدة ثلاثة الجنة.

''اللہ تعالیٰ نے ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دے گا''۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: زیادہ تر لوگوں نے ابومعشر کو ضعیف قرار دیا ہے' تاہم اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تقطعوا اللحم بالسكين' فانه من صنيع الاعاجم.

''گوشت کو چھری کے ساتھ نہ کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا مخصوص طریقہ ہے''۔

ابومعشر نے حویرث کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مکث موسیٰ بعد ان کلمه الله اربعین یوما لا یراه احد الا مات.

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے کلام کرلیا تو وہ چالیس دن تک ایسی حالت میں رہے کہ کوئی بھی اُنہیں دیکھتا تھا تو وہ مرجاتا تھا''۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مستدرک'' میں نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تقولوا رمضان :فان رمضان اسم من اسماء الله، ولكن قولوا :شهر رمضان.

''تم لوگ رمضان نہ کرو کیونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' بلکہ تم یہ کہو: رمضان کا مہینہ۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى.

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لات اور عزیٰ کی عبادت نہیں کی جائے گی''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی دوس کی خواتین کو دیکھ رہا ہوں کہ اُن کے سرین ایک بت کے لئے حرکت کررہے ہیں' جس کا نام ذوالخلصا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ليدعن الناس فخرهم في الجاهلية، وليكونن ابغض الى الله عزوجل من الخنافس.

''یا تو لوگ زمانۂ جاہلیت سے متعلق فخر کرنا چھوڑ دیں گے کیونکہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حشرات الارض سے بھی زیادہ ناپسندیدہ ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

دعوة المظلوم مستجابة، وان كان فاجرا ففجوره على نفسه.

''مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے' اگرچہ وہ گناہ گار ہو کیونکہ اُس کے گناہ کا وبال اپنی ذات پر ہوگا''۔

اس حدیث کو سفیان ثوری نے ابومعشر پر اپنے مقدم ہونے کے باوجود روایت کیا ہے۔

امام عبدالرزاق نے اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله ليدخل بالحجة الواحدة ثلاثة الجنة :الميت، والحاج عنه، والمنفذ ذلك.

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک حج کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کردیتا ہے: ایک مرحوم کو' ایک اُس کی طرف سے حج کرنے والے کو اور ایک اُسے نافذ کرنے والے کو (یعنی اُس کے اسباب فراہم کرنے والے کو)''۔

سعید بن منصور نے اس راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں اعمش کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُنہوں نے کہا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: مدینہ منورہ سے' اُنہوں نے دریافت کیا: نبیذ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے

کہا: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام.

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کردے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''۔

موسیٰ بن عقبہ نے سالم کے حوالے سے اُن کے والد سے حوالے سے یہ مرفوع حدیث اس کی مانند نقل کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابومعشر کے ضعیف ہونے کے باوجود اُس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(نجا' نجی)

۹۰۲۵ - نجا بن احمد عطار دمشقی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور عمدہ نہیں ہے۔ تصحیف اور غلطی کرنے میں یہ ایک نشانی ہے۔ اس سے ایک معجم منقول ہے جسے اس نے روایت کیا ہے۔ اس نے ابوالحسن بن سمسار سے' اس کے علاوہ محمد بن حسین طفال نے سماع کیا ہے۔ اس سے ابن اکفانی اور ابوالحسن بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 469 ہجری میں ہوا۔

۹۰۲۶ - نجی حضرمی (د' س' ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب.

''فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص موجود ہو''۔

یہ روایت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ راوی کون ہے۔

(نذیر' نزار)

۹۰۲۷ - نذیر ضبی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے اس کے بیٹے ایاس نے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۲۸ - نزار بن حیان (ت' ق)

اس نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے' اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے عکرمہ سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی نقل کردہ احادیث میں شامل نہیں ہیں' یہاں تک کہ ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ اس شخص نے اُنہیں ایجاد کی ہے۔

معافی بن عمران نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اتقوا القدر :فأنه شعبة من النصرانية.

''(تقدیر کا انکار کرنے) سے بچو کیونکہ یہ عیسائیت کا ایک شعبہ ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ارجاء کے عقیدے سے بھی بچو کیونکہ یہ بھی عیسائیت کا ایک شعبہ ہے۔

(نسطور، نسی)

۹۰۲۹ - نسطور رومی

ایک قول کے مطابق اس کا نام جعفر بن نسطور ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' یا پھر اس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ خطیب موصل نے ایک نسخے میں اس سے احادیث نقل کی ہیں جو تقریباً چھ سو احادیث ہیں' وہ یہ کہتا ہے کہ اس نے ترمذ میں اس راوی سے ان احادیث کا سماع 512 ہجری میں شیخ ابوالمظفر سے کیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

علمني جبرائيل هذا الدعاء :نبهني الهي للخطر العظيم' وآمني من عذابك الاليم.

''جبرائیل نے مجھے اس دعا کی تعلیم دی تھی:

''اے میرے پروردگار! تو مجھے عظیم خطرے پر متنبہ کردے اور مجھے اپنے دردناک عذاب سے محفوظ رکھنا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

وسقط سوط النبي صلى الله عليه وسلم فنزلت ومسحته ودفعته اليه' فقال :مد الله في عمرك مدا.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوڑا گر گیا تو میں سواری سے نیچے اُترا' میں نے اُسے صاف کیا اور آپ کی طرف بڑھایا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں خوب اضافہ کرے''۔

میمون بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن حسین کاشغری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابن نسطور کو یمن کے ایک علاقے میں دیکھا' میں نے اُس سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے والد کو جو دعا دی تھی' اُس کے بعد تمہارے والد کتنا عرصہ زندہ رہے تھے؟ اُس نے جواب دیا: تین سو سال تک' اور اس دعا سے پہلے بھی اُن کی عمر تیس سال تھی۔

۹۰۳۰ - نسی (د، ق)

یہ عبادہ بن نسی کا والد ہے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت معروف نہیں ہے۔

(نصر)

۹۰۳۱ - نصر بن ابراہیم انصاری

یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے اور تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھتا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: حدیث میں یہ کمزور ہے۔

۹۰۳۲ - نصر بن باب' ابوسہل خراسانی مروزی

اس نے داؤد بن ابو ہند اور ابراہیم صائغ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے امام احمد' ابن مدینی اور محمد بن رافع نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک جماعت نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' محدثین نے اس کا انکار اُن روایات کے حوالے سے کیا ہے جو ابراہیم صائغ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 193 ہجری میں ہوا۔

۹۰۳۳ - نصر بن جمیل

اس نے حفص بن عبدالرحمٰن سے روایت نقل کی ہے۔ نہ ہی اس کی اور نہ ہی اس کے استاد کی شناخت ہو سکی ہے۔ داؤد بن محبر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۳۴ - نصر بن حاجب خراسانی

اس نے ابونہیک سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال اعمش سے پہلے ہو گیا تھا' اس کا بیٹا اس سے زیادہ مثالی حیثیت رکھتا ہے۔

۹۰۳۵ - نصر بن حریش' ابوالقاسم صامت

اس نے مشمعل بن ملحان اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے اسحاق بن سنین اور محمد بن بشر بن مطر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ خطیب نے اس کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے۔

۹۰۳۶ - نصر بن حماد (ق) وراق' ابوالحارث

اس نے بغداد میں شعبہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے منکر روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على قتلى بدر' فقال :جزاكم الله من عصابة عنى شرا' فقد خونتموني امينا' وكذبتموني صادقا :ثم التفت الى ابى جهل فقال :هذا اعتى من فرعون :ان فرعون لما ايقن بالهلكة وحد الله' وان هذا لما ايقن بالموت دعا باللات والعزى.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے مقتولین کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ میری طرف سے تم لوگوں کو بدترین بدلہ دے تم

نے میرے امیر ہونے کے باوجود مجھے خائن قرار دیا اور مجھے سچے ہونے کے باوجود مجھے جھوٹا قرار دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ 'ابوجہل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ فرعون سے زیادہ سرکش ہے' فرعون کو جب ہلاکت کا یقین ہوا تو اُس نے اللہ تعالیٰ نے وحدانیت کا اقرار کر لیا تھا' لیکن جب اسے ہلاکت کا یقین ہوا تھا تو اس نے لات اور عزیٰ کو پکارا تھا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا صليتم فائتزروا وارتدوا ولا تشبهوا باليهود.

''جب تم نماز ادا کرو تو تہبند باندھ لیا کرو اور اُسے موڑ لیا کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ''ذاہب الحدیث'' ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ عبداللہ بن احمد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''کذاب'' ہے۔

۹۰۳۷ - نصر بن زکریا بخاری

اس نے یحییٰ بن اکثم سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کی خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۹۰۳۸ - نصر بن سلام

ایک قول کے مطابق اس کا نام مالک بن سلام مدنی ہے۔ اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

الخير عند حسان الوجوه.

''بھلائی خوبصورت چہرے والوں کے پاس ہوتی ہے''۔

۹۰۳۹ - نصر بن شعیب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے جعفر بن سلیمان سے روایت نقل کی ہے۔ اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۹۰۴۰ - نصر بن ابوضمرہ (ق)

اس کے باپ ابوضمرہ کا نام محمد بن سلیمان بن ابوضمرہ ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' اسے سچا قرار نہیں دیا گیا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۹۰۴۱ - نصر بن طریف' ابوجزء قصاب

اس نے قتادہ اور حماد بن ابوسلیمان سے جبکہ اس سے مؤمل بن اسماعیل' عبدالغفار حرانی اور ابوعمر ضریر نے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے اور ثبت نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرنے والے معروف راویوں میں سے ایک ہے۔

فلاس بیان کرتے ہیں: جن جھوٹے لوگوں پر یہ اتفاق ہے کہ اُن سے روایت نقل نہیں کی جائے گی' وہ کچھ لوگ ہیں جن میں ابوجزء

قصاب نصر بن طریف شامل ہے' یہ اَن پڑھ شخص تھا اور لکھ نہیں سکتا تھا اور یہ حدیث میں اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ اہلِ بصرہ کا سب سے بڑا حافظ الحدیث تھا' یہ احادیث روایت کرتا تھا پھر یہ بیمار ہو گیا' جب یہ تندرست ہوا تو لوگوں نے دوبارہ اس کی طرف رجوع کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ ابن عدی نے اس کے حالات میں وہ تمام روایات نقل کی ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا عطس خفض صوتہ وتلقاھا بثوبہ' وخمر وجھہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو آپ اپنی آواز پست کرتے تھے اور منہ پر کپڑا رکھ لیتے تھے اور اپنی چہرے کو ڈھانپ لیتے تھے''۔

۹۰۴۲ - نصر بن عاصم (د) انطاکی

اس نے ولید بن مسلم سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

کان بین آدم ونوح عشرۃ قرون' وبین نوح وابراھیم عشرۃ قرون.

''حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان دس صدیاں ہیں جبکہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے درمیان دس صدیاں ہیں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نصر بن عاصم دجال محدث ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۹۰۴۳ - نصر بن عائذ جہضمی

اس نے قیس بن رباح سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۴۴ - نصر بن عبدالحمید

اس نے یحییٰ بن بکیر سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۹۰۴۵ - نصر بن عبدالرحمٰن (د) کنانی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کا شمار اہلِ شام میں کیا گیا ہے۔ اس نے تابعین سے جبکہ اس سے ثور نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۰۴۶ - نصر بن علی بن منصور' ابوالفتوح بن خازن حلی نحوی

اس نے ابن کلیب اور ابن معطوش سے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ ضیاء کہتے ہیں: اس نے بذاتِ خود (علمِ حدیث) کو طلب کیا جبکہ بعض طلبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے کہ اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' یہ اُن طبقوں کے افراد سے روایات نوٹ کرتا تھا جن سے اس نے سماع نہیں کیا۔ اس کا انتقال جوانی میں 600 ہجری میں

ہو گیا' میں نے اس کی قرأت کے حوالے سے تین اجزاء کی سماعت کی ہے' لیکن پھر میں نے اُن کے سماع سے رجوع کر لیا تھا۔

۹۰۴۷ - نصر بن عیسیٰ

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یتلونه حق تلاوته -قال :یتبعونه حق اتباعه.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''وہ لوگ اس کی تلاوت یوں کرتے ہیں جو تلاوت کا حق ہے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(اس سے مراد یہ ہے:) وہ اس کی پیروی اس طرح کرتے ہیں جو پیروی کرنے کا حق ہے''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں۔

۹۰۴۸ - نصر بن فتح سمرقندی عائذی

اس نے یہ حدیث ایجاد کی ہے' جسے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الانواع'' کی تیسری جلد کے شروع میں نقل کیا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان خاتم النبوة مثل البندقة من لحم عليه مكتوب محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ایک بڑے سے تل کی طرح تھی جو گوشت کا بنا ہوا اور اُس پر ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا''۔

یہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی غلطی ہے کہ وہ اس کے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں حالانکہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ یہ راوی سمرقند کا قاضی تھا' ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور کسی بھی راوی نے اسے کمزور قرار نہیں دیا۔

۹۰۴۹ - نصر بن فرقد' ابوخزیمہ

اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۵۰ - نصر بن قاسم (ق)

اس نے کمسن تابعین سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے صرف بشر بن ثابت نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان دونوں کے درمیان ایک اور شخص بھی ہے۔

۹۰۵۱ - نصر بن قدید' ابوصفوان

اس نے حماد بن زید سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اُن کا ساتھ دیا ہے۔

۹۰۵۲ - نصر بن محمد بن سلیمان

یہ ابن ابوضمرہ ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۰۵۳ - نصر بن مزاحم کوفی

اس نے قیس بن ربیع اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ انتہاء پسند رافضی تھا' محدثین نے اسے متروک قرار دیا

ہے۔اس کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔نوح بن حبیب' ابوسعید اشج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔عقیلی کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا' اس کی حدیث میں اضطراب اور بہت زیادہ غلطی پائی جاتی ہے۔ابوخیثمہ کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث اور متروک ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے شعبہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۵۴ - نصر بن مطرق کوفی

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔بعض حافظانِ حدیث کا یہ قول منقول ہے: یہ راوی متین نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ نضر ہے' یعنی ''ض'' کے ساتھ ہے۔

۹۰۵۵ - نصر بن منصور

اس نے حفص القاری سے روایت نقل کی ہے' اس سے اس کے بیٹے سعدان بن نصر کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔اس کی روایت کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۰۵۶ - نصر بن نجیح

اس نے ابوحفص عمر کے حوالے سے زیاد نمیری سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من وافق من اخيه شهوة غفر له.

''جو شخص (جائز) خواہشات میں اپنے بھائی کی موافقت کرے اُس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

اس کی سند تاریک ہے اور اس کے راوی عمدہ نہیں ہیں۔

۹۰۵۷ - نصر بن یزید

اس نے منذر بن زید طائی سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۵۸ - نصر معلم

اس نے مالک دینار سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۵۹ - نصر قصاب' ابوجزء

اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۰۶۰ - نصر علاف

جعفر بن سلیمان نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۶۱ - نصر اللہ بن ابوالغر

(اس کے والد ابوالعز کا نام) مظفر بن عقیل ہے' یہ محدث نجیب الدین ابن شقیشقہ شیبانی دمشقی ہیں۔اس نے حنبل اور ابن طبرزذ سے

سماع کیا ہے۔ اس کا انتقال 56 ہجری میں ہوا (اس میں صدی کی صراحت نہیں ہے)۔ یہ جھوٹا ہونے کے حوالے سے مشہور اور اس پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ابوشامہ کہتے ہیں: کسی بھی حالت میں اس سے حدیث نہیں لی جائے گی۔

(نصیر)

۹۰۶۲ - نصیر بن درہم

اس نے ضحاک سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۶۳ - نصیر مولیٰ معاویہ

اس نے ضرار کو تقسیم کی ممانعت کے بارے میں ایک مرسل روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت سلیمان بن موسیٰ نے نقل کی ہے۔ نصیر نامی راوی منکر ہے' معروف نہیں ہے۔ مروان بن جناح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(نضر)

۹۰۶۴ - نضر بن اسماعیل (ت' س)' ابومغیرہ بجلی کوفی

یہ ایک قصہ گو شخص ہے۔ اس نے محمد بن سوقہ' ابوحمزہ ثمالی اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی غلطیاں انتہائی فحش تھیں یہاں تک کہ یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار دیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

احمد' ابن ارفع' احمد بن منیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فیها یفرق کل امر حکیم -قال :لیلة النصف من شعبان یبین فیها اسماء الموتی' وینسخ فیها الحاج' فلا یزاد فیهم ولا ینقص.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اس میں ہر حکمت والے معاملے کو الگ الگ کر دیا جاتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد پندرہ شعبان کی رات ہے جس میں مرحومین کے نام لکھے جاتے ہیں اور اُس میں حاجیوں کے ناموں کی نقل تیار ہو جاتی ہے اور پھر ان میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

۹۰۶۵ - نضر بن حفص بن نضر بن انس بن مالک

یہ معروف نہیں ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے:

يكون في البصرة خسف ومسخ.

''بصرہ میں زمین میں دھنسنا اور شکلیں مسخ کیے جانا ہوگا''۔

یہ روایت اس سے عمار بن رزیق نے نقل کی ہے۔

۹۰۶۶ - نضر بن حماد (ت)

اس نے سیف بن عمر تمیمی سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۰۶۷ - نضر بن حمید' ابوجارود

اس نے ابواسحاق سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' یہ نضر بن حمید کندی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ابوجارود اور ثابت سے حدیث روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تسبوا قريشا' فان عالمها يملا الارض علما ...الحديث.

''قریش کو بُرا نہ کہو کیونکہ ان میں ایک عالم پیدا ہوگا جو زمین کو علم سے بھر دے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من شيء اطيب من ريح مؤمن' ان ريحه ليوجد بالآفاق' وريحه عمله وحسن الثناء عليه.

وما من شيء انتن من ريح الكافر' ان ريحه ليوجد بالآفاق' وريحه عمله وسوء الثناء عليه.

''مؤمن کی خوشبو سے زیادہ اور کوئی چیز پاکیزہ نہیں ہوتی اور اس کی خوشبو آفاق میں بھی محسوس ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اس کا عمل ہے اور وہ تعریف ہے جو اس کے بارے میں کی جاتی ہے اور کافر کی بُو سے زیادہ بدبودار اور کوئی چیز نہیں ہوتی اور اُس کی آفاق میں بھی پائی جاتی ہے اور اُس کی بُو اس کا عمل ہے اور اس کے بارے میں کی جانے والی بُری تعریف ہے''۔

۹۰۶۸ - نضر بن زرارہ

یہ قتیبہ بن سعید کا استاد ہے' اس نے بلخ میں پڑاؤ کیا تھا' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: قتیبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۹۰۶۹ - نضر بن سعید' ابوصہیب

ابن قانع نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے ولید بن ابوثور مروزی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ اور مطین نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۹۰۷۰ - نضر بن سلمہ شاذان مروزی

اس نے سعید بن عفیر اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کر لیتا تھا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے شہر میں مقیم تھا۔ اس کی کنیت ابومحمد ہے۔ عباس بن عبدالعظیم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا کہ میں نے عبدان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے عبدالرحمٰن بن خراش سے کہا: یہ احادیث جنہیں غلام خلیل نے مدینہ منورہ سے روایت کیا ہے' یہ اُسے کس شخص سے ملی ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ روایات اس نے عبداللہ بن شبیب سے چوری کی ہیں اور ابن شبیب نے یہ روایات شاذان سے چوری کی تھیں اور شاذان کو ان روایات کو ایجاد کیا تھا اور شاذان کا نام نضر بن سلمہ ہے۔

میں نے ابوعروبہ کو شاذان نامی راوی کی بھلائی کے حوالے سے تعریف کرتے ہوئے سنا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی احادیث کا حافظ تھا۔

احمد بن محمد بن عبدالکریم نے یہ بات بیان کی ہے: نضر بن سلمہ شاذان مروزی نے مکہ میں ہمیں حدیث بیان کی کہ سعید بن عفیر نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' اس کے بعد اُس نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللّٰهم بارك لامتي في بكورها.

''اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں اُن کے لئے برکت رکھ دے''۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نضر بن سلمہ نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے جعفر بن عون' اہلِ عراق' عبداللہ بن نافع اور مدینی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے' البتہ ثانوی حوالے کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ میں نے شیخ احمد بن محمد بن عبدالکریم وزان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایک مذاکرے کے دوران' ہمیں اس کے جھوٹا ہونے کا پتہ چل گیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص جس سے رقی نے تقدیر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۹۰۷۱ - نضر بن سلمہ بن جارود بن یزید' ابومحمد نیشاپوری

یہ ''صدوق'' ہے' اس نے اپنے دادا اور ابوالولید طیالسی سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے حافظ ابوبکر جارودی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۰۷۲ - نضر بن سلمہ بن عروہ نیشاپوری

اس کی کنیت ابوسعید ہے۔ اس نے حفص بن عبدالرحمٰن قاضی اور عبیداللہ بن موسیٰ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابن خزیمہ اور ابوحامد بن شرقی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''صدوق'' ہے۔

۹۰۷۳ - نضر بن سلمہ نیشاپوری مؤدب

اس نے عبدان بن عثمان سے جبکہ اس سے محمد بن سلیمان بن منصور سے روایات نقل کی ہیں' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۹۰۷۴ - نضر بن شمیل (ع)

یہ اہلِ مرو کا شیخ ہے' اس نے کمسن تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ اور حجت ہے اور صحاح ستہ میں اس سے

روایات منقول ہیں اگر عقیلی نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا۔ ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُن کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا' اُن نے اپنے بھنویں اُٹھا کر یہ کہا ہے: اس کے کچھ ایسے مشائخ ہیں جو اس بات سے مشابہت رکھتے ہیں کہ اس سے راضی ہوا جائے۔

۹۰۷۵ - نضر بن شیبان (س'ق) حدانی بصری

ابن خراش کہتے ہیں: اس کی شناخت ابوسلمہ کی نقل کردہ حدیث کے حوالے سے ہو چکی ہے' یعنی وہ روایت کو رمضان کے مہینے کے بارے میں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نقل کردہ حدیث کو علت والی قرار دیا ہے کیونکہ اسے یحییٰ بن سعید اور زہری نے اور یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے نقل کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ اُس کے والد سے منقول نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت زہری نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تاہم اُنہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے:

وسننت لكم قيامه.

''میں تمہارے لیے اس کے قیام (یعنی نوافل ادا کرنے) کو سنت قرار دیتا ہوں''۔

امام بزار نے اپنی مسند میں اپنی سند کے ساتھ قاسم نامی راوی کا یہ قول نقل کیا ہے: نضر کہتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور اُنہوں نے وہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ اُنہوں نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

امام بزار کہتے ہیں: نضر نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اُس سے یہ روایت کئی افراد نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ ایک عالی سند کے ساتھ مجھ تک پہنچی ہے جو قاسم بن فضل حدانی کی اس سے نقل کردہ روایت کے طور پر منقول ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الضعفاء میں معلقاً اسے ذکر کیا ہے۔

۹۰۷۶ - نضر بن صالح

اس نے سنان بن مالک سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۷۷ - نضر بن طاہر

اس نے سوید ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا اور اُن لوگوں کے حوالے سے حدیث روایت کرتا تھا کہ اس کی عمر یہ احتمال نہیں رکھتی کہ اس نے اُن لوگوں کو دیکھا بھی ہوگا۔

اس راوی نے جویریہ بن اسماء کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جبکہ حمزہ بن داؤد' محمد بن حسین بن شہریار' محمد بن صالح کلبی اور عبداللہ بن ابوعصمہ نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔ ابن ابوعاصم کہتے ہیں: میں نے اس سے سماع کیا ہے لیکن پھر میں اس کے حوالے سے جھوٹ پر واقف ہو گیا' جب یہ اندھا ہو گیا تو میں نے اسے دیکھا کہ یہ ولید بن مسلم کے حوالے سے ایسی احادیث روایت کرتا تھا جو اُن کی احادیث نہیں ہیں تو یہ جھوٹ میں پکارا' ابن ابوعاصم نے یہ بات اپنی کتاب ''السنہ'' میں نقل کی ہے۔

نضر نامی راوی نے اسحاق بن سلیمان بن علی عباسی کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ نیک اور ذکر کرنے والے لوگوں میں سے ایک تھا۔

۹۰۷۸ - نضر بن عاصم ہجیمی

اس نے قتادہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس سے ٹڈی دل کے بارے میں روایت منقول ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الجراد' فقال :ان مریم سالت اللہ تعالی ان یطعمها لحما لا دم فیه فاطعمها الجراد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: سیّدہ مریم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اُنہیں ایسا گوشت کھلائے جس میں خون نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ٹڈی دل کھلائے تھے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :ان مریم بنت عمران سالت ربها ان یطعمها لحما لا دم فیه: فاطعمها الجراد' فقالت :اللّٰهم اعشه بغیر رضاع' وتابع بینه بغیر شیاع .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریم بنت عمران نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ وہ اُنہیں ایسا گوشت کھلائے جس میں خون نہ ہو' تو پروردگار نے اُنہیں ٹڈی دل کھلایا تو مریم نے عرض کی: اے اللہ! تو اسے رضاعت کے بغیر زندہ رکھنا اور اس کی اولاد کو عام ہوئے بغیر''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوفضل! شیاع سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: آواز۔

یہ روایت اپنے متن کے رکیک ہونے کے باوجود سند کے اعتبار سے پہلی سے زیادہ عمدہ ہے۔ مجھے اس روایت میں اس دعا کے حوالے سے شک ہے کیونکہ سیّدہ مریم کوئی ایسی دعا نہیں کرسکتی تھی جو کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو جو واقع ہو چکی ہے کیونکہ ٹڈی دل شروع سے ہی رضاعت اور آواز کے بغیر ہوتے ہیں۔

۹۰۷۹ - نضر بن عبداللہ اصم (ت)

یہ 200 ہجری کی حدود سے تعلق رکھتا ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ محمد بن علی بن شقیق اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۹۰۸۰ - نضر بن عبداللہ سلمی (س)

اس نے عمرو بن حزم نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم اس سے روایت نقل کرنے میں

منفرد ہے۔

۹۰۸۱ - نضر بن عبداللہ ازدی

اس نے شعبی کے غلام سلیم اور امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم کہتے ہیں: عامر بن ابراہیم اصبہانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۰۸۲ - نضر بن عبداللہ دینوری

اس نے ابوعاصم اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''صدوق'' ہے' یہ بات ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے اور یہ راوی ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے۔

۹۰۸۳ - نضر بن عبداللہ حلوانی

اس نے انصاری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۹۰۸۴ - نضر بن عبدالرحمٰن (ت) ' ابوعمر خزاز

اس نے عکرمہ سے جبکہ اس سے وکیع' محاربی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے دس سے زیادہ روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما كانت سفينة نوح خربشت لها اجنحة' تحت الاجنحة ابواب.

''حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں خربشت تھے جس کے پَر تھے اور اُن پروں کے نیچے دروازے تھے''۔

۹۰۸۵ - نضر بن عبید اللہ' ابوغالب ازدی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم.

قال: ان شاء في قبلها وان شاء في دبرها.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تو تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ''۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر آدمی چاہے تو اُس کی اگلی شرمگاہ میں اور اگر چاہے تو پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرسکتا ہے''۔

یہ شیخ عمدہ نہیں ہے۔ عامر بن ابراہیم اصبہانی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔ یہ نضر بن عبداللہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۰۸۶ - نضر بن عربی (دت) ' ابوروح عامری جزری

اس نے ابوطفیل کی زیارت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کی جلد کو چھوا ہے۔ وہ اُن چیزوں میں سب سے زیادہ نرم تھی جنہیں میں نے چھوا ہو''۔

یہ روایت عبداللہ بن حسین مصیصی نے عبدالغفار بن داؤد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

طرح فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفة له بیضاء بعلبکیة.

''نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں بعلبکہ کی بنی ہوئی سفید چادر رکھی گئی تھی''۔

یہ سعید بن حفص نفیلی نے نضر نامی راوی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نضر بن عربی ثقہ ہے۔ عثمان بن سعید دارمی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ محمد بن سعد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ یحییٰ بن معین، ابن نمیر اور امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۰۸۷ - نضر بن علقمہ (ت، خ)

اس نے داؤد بن علی عباسی سے جبکہ اس سے اسحاق بن ابوسرائیل نے روایات نقل کی ہیں، یہ ''مجہول'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۰۸۸ - نضر بن کثیر (د، س)، ابوسہل بصری

اس نے ابن طاؤس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کم ہونے کے باوجود یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات کرتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نصر بن علی اور محمد بن مثنیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من نحی اذی من طریق المسلمین کتب اللہ له به حسنة. ومن کتب له حسنة ادخله الجنة.

''جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے کسی تکلیف دِہ چیز کو ہٹا دے، اللہ تعالیٰ اُسے ایک نیکی عطا کرتا ہے، اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک نیکی نوٹ کرلے، اُسے وہ جنت میں داخل کرے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لما کانت لیلة النصف من شعبان انسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مرطی، فخشیت ان یکون اتی بعض نسائه، فقمت التمسه فیقع قدمی علی قدمه وهو ساجد ...الحدیث

''جب پندرہ شعبان کی رات آئی تو میرے لحاف سے باہر نکلے' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ دوسری زوجہ کے پاس تشریف لے جائیں' میں آپ کی تلاش کے لئے اُٹھی تو میرے پاؤں آپ کے پاؤں کے ساتھ لگے' آپ اُس وقت سجدے کی حالت میں تھے'' الحدیث۔

۹۰۸۹ - نضر بن محمد مروزی (س)

اس نے اعمش' ابن منکدر اور عبدالعزیز بن رفیع سے جبکہ اس سے ابن راہویہ' حسن بن عیسیٰ الماسرجسی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۹۰۹۰ - نضر بن محمد بن قعنب

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ پہلے والا راوی ہوگا (یعنی جس کا ذکر پہلے ہوا ہے)۔ محمد بن طاہر کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۰۹۱ - نضر بن محمد یمامی (م' د' ت' ق)

اس نے عکرمہ بن عمار سے روایات نقل کی ہے۔ عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۰۹۲ - نضر بن محرز

اس نے بھی ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اس کے حوالے سے دو یا تین روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان القلوب تصدا کما یصدا الحدید وجلاؤھا الاستغفار.

''دلوں کو بھی اُسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور ان کی صفائی استغفار ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لان یمتلیء جوف الرجل قیحا خیر من ان یمتلیء شعرا مما ھجیت به.

''آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے' یہ اُس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ ایسے اشعار سے بھرے جس کے ذریعے میری ہجو کی گئی ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی ناقته العضباء -لیست بالجدعاء- فقال: یایھا الناس کان الموت فیھا علی غیرنا کتب' وکان الحق فیھا علی غیرنا وجب ...الحدیث کله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی عضباء پر ''جدعاء'' پر نہیں' ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! یوں ہے کہ جیسے

موت ہماری بجائے دوسروں لوگوں پر مقرر کی گئی ہے اور یوں ہے جیسے حق ہماری بجائے کسی اور پر لازم ہوا ہے'' اس کے بعد مکمل حدیث ہے۔

ولید نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اُس کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے۔

۹۰۹۳ - نضر بن مطرق کوفی

اس نے ابوحازم سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے نضر بن مطرق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر میں تمہیں حدیث بیان نہ کروں تو میری ماں یہ کام کرنے والی ہوگی' اس نے کنایہ نہیں کیا تو میں نے اسے ترک کر دیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابولبینہ ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۹۰۹۴ - نضر بن معبد' ابوقحذم

اس نے محمد بن سیرین اور ابوقلابہ سے جبکہ اس سے کثیر بن ہشام' شاذ بن فیاض اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وهو يبكي فقال :(ما يبكيك ؟ فقال) :حديث سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم يقول :ان ادنى الرياء شرك' واحب العباد الى الله الاتقياء الاخفياء ' الذين اذا غابوا لم يفتقدوا' اولئك ائمة الهدى ومصابيح العلم.

''ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو رو رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اُنھوں نے کہا: میں نے ایک حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک کم تر درجے کی ریاکاری بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو پرہیزگار ہوں اور معاملات کو پوشیدہ رکھتے ہوں (یا پست حیثیت کے مالک ہوں) کہ جب وہ غیر موجود ہوں تو اُن کی غیر موجودگی کو محسوس نہ کیا جائے' یہ لوگ ہدایت کے پیشوا اور علم کے چراغ ہیں''۔

۹۰۹۵ - نضر بن منصور (ت)

اس نے ابوجنوب سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوفہ کا رہنے والا ہے' اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن غنوی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سمع اذني من في رسول الله صلى الله عليه وسلم (وهو يقول) : طلحة والزبير جاراى في الجنة.

''میں نے اپنے کانوں کے ذریعے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زبانی یہ بات سنی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لو كان لي اربعون بنتاً زوجت عثمان واحدة بعد واحدة حتى لا تبقى منهن واحدة.

''اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے اُن کی شادی عثمان سے کر دیتا' یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہتی''۔

(نضیر' نظار)

۹۰۹۶ - نضیر بن زیاد

یہ ایک بزرگ ہے' جس سے یحییٰ حمانی نے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۰۹۷ - نظار بن سفیان

حسن بن قتیبہ مدائنی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(نظیف)

۹۰۹۸ - نظیف بن عبداللہ کسروی مقری

یہ بنو کسریٰ حلبی کا غلام ہے۔ ابوعلی بغدادی اور ابوقاسم فحام نے اپنی کتابوں میں جو قرأت کے بارے میں ہیں' یہ بات نقل کی ہے کہ اس راوی نے قنبل سے قرأت سیکھی تھی اور یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ معروف یہ ہے کہ اس نے قنبل کے شاگرد احمد بن محمد یقطینی سے قرأت سیکھی تھی اور اس نے شیخ ابوعمران رقی اور دیگر حضرات سے قرأت سیکھی تھی اور اس سے شیخ عبدالباقی بن حسن' ابوطیب بن غلبون اور دوسرے حضرات نے قرأت سیکھی ہے۔ اس کے شاگردوں میں سے ابن عمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جو ابوعلی بغدادی کا استاد ہے۔

(نعمان)

۹۰۹۹ - نعمان بن ثابت (ت' س) بن زوطی' ابوحنیفہ کوفی

یہ اہلِ رائے کے امام ہیں' امام نسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ ابن عدی اور دیگر حضرات نے بھی انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اپنی فصلوں میں ان کے حالات نقل کیے ہیں اور دونوں فریقوں کا کلام مکمل طور پر نقل کر دیا ہے' جس نے انہیں عادل قرار دیا ہے اور جس نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۰۰ - نعمان بن راشد جزری (م' عو)

اس نے زہری اور میمون بن مہران سے جبکہ اس سے ابن جریج' دونوں حمادوں اور وہیب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں بہت زیادہ وہم پایا جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔ یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حالت کوحسن قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: لوگوں نے اس پر تنقید کی ہے' اس سے ایک ایسا نسخہ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ رقی ہے۔

۹۱۰۱ - نعمان بن سعد (ت)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس سے عبدالرحمٰن بن اسحاق کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی' جو خود بھی ایک ضعیف راوی ہے اور وہ اس کا بھانجا ہے۔

۹۱۰۲ - نعمان بن شبل باہلی بصری

اس نے ابوعوانہ اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ تباہ کن روایات نقل کرتا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حج فلم يزرني فقد جفاني.

''جو شخص حج کرے اور میری زیارت کے لئے نہ آئے' اُس نے میرے ساتھ زیادتی کی''۔

یہ روایت موضوع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صلاة القاعد على النصف (من صلاة القائم).

''بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں (اجر وثواب کے اعتبار سے) نصف ہوتی ہے''۔

۹۱۰۳ - نعمان بن عبداللہ

اس نے ابوظلال سے جبکہ اس سے نصر بن علی جہضمی نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۱۰۴ - نعمان بن منذر (د'س)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شامی ہے' اس نے تقدیر کے بارے میں ایک کتاب بھی لکھی تھی' یہ قدریہ فرقے کے نظریات کی طرف دعوت دیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوالوزیر غسانی ہے جس نے مکحول اور عطاء سے جبکہ اس سے ہیثم بن حمید' یحییٰ بن حمزہ' ابن شابور اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابومسہر کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ خلیفہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 132 ہجری میں ہوا۔

۹۱۰۵ - نعمان بن معبد (د) بن ہوذہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل نہیں ہے۔ یہ معروف نہیں ہے' اس کا بیٹا عبدالرحمٰن اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۰۶ - نعمان غفاری

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

(نعمہ)

۹۱۰۷ - نعمہ بن عبداللہ

ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی سند قائم نہیں ہے' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو جبارہ بن مغلس سے منقول ہے' یہ راوی واہ ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من شهد جنازة امرء فكانما صام يوما في سبيل الله (اليوم بسبعمائة يوم) .

''جو شخص کسی شخص کے جنازے میں شریک ہو تو گویا اُس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا' ایک ایسا دن سات سو دنوں کے برابر ہوتا ہے''۔

(نعیم)

۹۱۰۸ - نعیم بن حکیم (د)

اس نے ابومریم سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے شبابہ اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 148 ہجری میں ہو گیا تھا۔

۹۱۰۹ - نعیم بن حماد خزاعی (خ مقروناً' د' ت' ق)

یہ جلیل القدر اہلِ علم اور آئمہ میں سے ایک ہیں' باوجودیکہ ان کی نقل کردہ حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے (اور اس میں منسوب) فرضی (اور لقب) اعور ہے۔ یہ حافظ الحدیث ہیں' انہوں نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی' انہوں نے اپنی تصنیفات میں ابراہیم بن طہمان' ابوحمزہ سکری' عیسیٰ بن عبید کندی' عبداللہ بن مبارک' ہشیم' دراوردی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' انہوں نے حسین بن واقد نے دیکھا ہوا ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: انہوں نے مصر میں تقریباً چالیس سال رہائش اختیار کیے

رکھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کے حوالے سے دوسرے راوی کے ہمراہ روایت نقل کی جبکہ ان سے یحییٰ بن معین' ذہلی' دارمی' ابوزرعہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں جن میں آخری شخص حمزہ بن محمد کاتب ہے۔ یہ جہمیہ کے بڑے سخت مخالف تھے' انہوں نے نوح جامع سے استفادہ کیا تھا' یہ اُن کے کاتب تھے۔

صالح بن مسمار بیان کرتے ہیں: میں نے نعیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں بھی جہمی تھی' اسی وجہ سے میں ان کے نظریات کو اچھی طرح سے جانتا ہوں' جب میں نے علمِ حدیث کے حصول کا آغاز کیا تو مجھے پتا چل گیا کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کو معطل قرار دینے کی طرف لوٹتا ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ نعیم بن حماد وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسند کو جمع کیا تھا۔ حسین بن حبان کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نعیم بن حماد وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سماع کیا' یہ ''صدوق'' ہیں اور میں ان کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں' یہ بصرہ میں میرے ساتھ ہی تھا' انہوں نے روح بن عبادہ کے حوالے سے پچاس ہزار احادیث نوٹ کی ہیں۔ اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابراہیم بن جنید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: یہ ثقہ ہیں۔ احمد عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہیں۔ عباس بن مصعب نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: نعیم بن حماد نے جہمیوں کے تردید میں ایک کتاب بھی لکھی تھی' یہ علمِ وراثت کے سب سے بڑے عالم تھے' پھر یہ مصر تشریف لے گئے اور وہاں چالیس سال تک مقیم رہے' پھر انہیں خلقِ قرآن کے مسئلے میں آزمائش کا شکار کیا گیا اور انہیں بویطی کے ہمراہ قید کر کے عراق لایا گیا۔ نعیم بن حماد کا انتقال سرمن رائے میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تفترق امتي على بضع وسبعين فرقة' اعظمها فتنة على امتي قوم يقيسون الامور برايهم فيحلون الحرام ويحرمون الحلال.

''میری اُمت ستّر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور میری اُمت میں اُن میں سب سے زیادہ فتنے والے وہ لوگ ہوں گے جو معاملات میں اپنے رائے کے لئے قیاس کریں گے اور حرام کو حلال کریں گے اور حلال کو حرام قرار دیں گے''۔

محمد بن علی بن حمزہ مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر نعیم کا کیا حال ہے؟ اُنہوں نے کہا: وہ ثقہ ہے۔ میں نے کہا: پھر ایک ثقہ شخص جھوٹی روایات کیسے نقل کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اُسے غلط فہمی ہو گئی ہو گی۔

خطیب کہتے ہیں: اس کی اس روایت میں سوید' عبداللہ بن جعفر نے موافقت کی ہے' اُنہوں نے عیسیٰ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: حکم بن مبارک خواستی نے یہ روایت نقل کی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ عیسیٰ سے منقول ہونے کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چار افراد ہیں اور عمومی طور پر یہ بات ممکن نہیں ہے کہ یہ کسی جھوٹی روایت پر متفق

ہوں اور اگر یہ کوئی غلطی ہوئی بھی ہو تو یہ عیسٰی بن یونس سے ہوگی۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: نعیم بن حماد کے پاس تقریباً بیس ایسی احادیث موجود تھیں جن کی کوئی اصل نہیں تھی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ حافظ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں: میں نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو نعیم بن حماد کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ کس طرح وہ علم' معرفت اور سنت میں مقدم ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کی حدیث کو قبول کیے جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ان کے ائمہ کے حوالے سے نقل کردہ منفرد روایات بہت زیادہ ہیں تو یہ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: میں نے دحیم کے سامنے ایک حدیث پیش کی جو نعیم نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی تھی:

اذا تکلم اللہ بالوحی.

''جب اللہ تعالیٰ وحی کے حوالے سے کلام کرتا ہے''۔

تو دحیم نے کہا: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اُم طفل کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

رایت ربی فی احسن صورۃ شابا موقرا رجلاہ فی خضر علیہ نعلان من ذھب.

''میں نے اپنے پروردگار کو انتہائی خوبصورت شکل میں دیکھا' وہ ایک نوجوان اور قابلِ تعظیم شکل میں تھا' اُس کے دونوں پاؤں سبزے میں تھے اور اُس نے سونے کے جوتے پہنے ہوئے تھے''۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پتا نہیں مروان کون ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اس کے بیان کی تصدیق کی جائے۔

پھر ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اس راوی کے حوالے سے تمام روایات نقل کی ہیں جنہیں نقل کرنے میں نعیم نامی راوی منفرد ہے' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انتم فی زمان من ترک عشر ما امر بہ فقد ھلک. وذکر الحدیث.

''تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو کہ جو شخص ملنے والے حکم کے دسویں حصے کو بھی چھوڑ دے گا تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا'' اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے۔

اُن میں سے یہ ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العید سبعا فی الاولی وخمسا فی الثانیۃ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے''۔

محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے

طور پر نقل کی ہے:

المتعبد بلا فقه كالحمار في الطاحونة.

''فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا شخص چکی کے گدھے کی طرح ہوتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

قال تغطية الراس بالنهار فقه' وبالليل ريبة .

''دن کے وقت سر ڈھانپ کر رکھنا سمجھداری ہے اور رات کے وقت شک ہے''۔

بقیہ کے حوالے سے اس راوی کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت نقل نقل نہیں کی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال :لا تقل :اهريق الماء' ولكن قل :ابول .

''تم یہ نہ کہو کہ میں پانی بہاؤں گا' بلکہ یہ کہوں گا: میں پیشاب کروں گا''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ ازدی کہتے ہیں: نعیم اُن افراد میں سے ایک ہے جو سنت کو تقویت دینے کے لئے حدیث ایجاد کرتے تھے اور اس نے امام ابوحنیفہ کی مذمت میں جھوٹی روایات نقل کی ہیں' یہ تمام کی تمام روایات جھوٹی ہیں۔

ابن سعد بیان کرتے ہیں: معتصم کی خلافت کے زمانے میں مصر میں نعیم سے قرآن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کوئی جواب دینے سے انکار کر دیا تو انہیں سامرہ میں قید کر دیا گیا' اُس کے بعد یہ قید ہی رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال جیل میں ہوا۔

ابن یونس کہتے ہیں: اس راوی کا انتقال جمادی الاوّل کے مہینے میں 228 ہجری میں ہوا۔ وہ کہتے ہیں: یہ حدیث کا فہم رکھتا ہے' اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں۔ ایک اور مؤرخ نے ان کی سنِ وفات 229 ہجری بیان کیا ہے اور ایک قول کے مطابق 227 ہجری ہے' تاہم پہلا قول زیادہ درست ہے۔

۹۱۱۰ - نعیم بن حنظلہ (د)

اس نے عمار سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام نعمان ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کچھ اور ہے۔ دکین بن ربیع اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' تاہم عجلی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۱۱۱ - نعیم بن ربیعہ (د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۱۱۲ - نعیم بن قعنب (س)

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے زید بن شخیر نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۱۳ - نعیم بن عبداللہ (س) قینی

اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں' رجاء بن ابوسلمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۱۴ - نعیم بن عمرو قدیدی

۹۱۱۵ - نعیم بن عمرو کلبی

ان لوگ معروف نہیں ہیں۔

۹۱۱۶ - نعیم بن ضمضم

اس نے ضحاک سے وضو کے بارے میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ بعض حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۱۷ - نعیم بن عبدالحمید واسطی

اس نے سری بن اسماعیل سے جبکہ اس سے محمد بن موسیٰ حرشی نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اتنی مستند حدیث نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں خرابی کی جڑ سری نامی راوی ہے کیونکہ اُس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مرحبا بالشتاء، فیه تنزل البرکة، اما لیله فطویل للقیام، واما نهاره فقصیر للصیام.

''سردی کو خوش آمدید! کیونکہ اس میں برکت نازل ہوتی ہے اور اس کی رات قیام کے لئے طویل ہوتی ہے اور اس کا دن روزے کے لیے چھوٹا ہوتا ہے''۔

سری سے یہ روایت نعیم نے نقل کی ہے۔

۹۱۱۸ - نعیم بن مورع

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے، یہ بصری ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشعر فی الانف امنة من الجذام.

''ناک میں موجود بال جذام سے محفوظ رکھتے ہیں''۔

یہ راوی ابوربیع سمان کے نام سے معروف ہے اور اگر یہ ''ضعیف'' ہے تو اس سے نعیم نے یہ روایت چوری کی ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۹۱۱۹ - نعیم بن ابو ہند (م، س، ت، ق)

یہ ''صدوق'' ہے، ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثوری سے کہا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ نعیم بن ابو ہند سے سماع نہیں کیا؟ اُنہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے باپ ابو ہند نعمان بن اسماء اشجعی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری

کا شرف حاصل ہے لیکن نعیم کا رنگ عجیب و غریب تھا' یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور قریبی ناصبی تھا۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ 'صدوق' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ فلاس کہتے ہیں: اس کا انتقال 110 ہجری میں ہوا۔

۹۱۲۰ - نعیم بن یزید

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ 'مجہول' ہے۔ عمرو بن فضل سلمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۱۲۱ - نعیم بن یعقوب کوفی

یہ سفیان بن عیینہ کا بھانجا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خیر خصال الدنیا والآخرۃ ان تعفو عمن ظلمك' وتصل من قطعك.

''دنیا اور آخرت کی عادات میں سب سے بہتر عادت یہ ہے: جس نے تم پر ظلم کیا ہے اُس سے درگزر کرو اور جس نے تمہارے ساتھ قطع رحمی کی ہے تم اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔

(نفیع' نقیب)

۹۱۲۲ - نفیع بن حارث (ت' ق)' ابوداؤد نخعی کوفی

یہ قصہ گو شخص ہے' اس کا اسم منسوب ہمدانی ہے' یہ نابینا تھا۔ اس نے حضرت انس بن مالک' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عمران بن حصین اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے سفیان' شریک' ہمام اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ غالی رافضی تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابوداؤد دنامی اس راوی کو سبیعی کہا گیا ہے کیونکہ اُن سے نسبتِ ولاء رکھتا تھا' بعض راوی اس کا نام تدلیس کے طور پر ذکر کرتے ہوئے اسے نافع بن ابونافع بھی کہہ دیتے ہیں' قتادہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے' یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قالوا :یا رسول اللہ' مالنا فی ھذہ الاضاحی ؟ قال :بکل شعرۃ حسنۃ.

''لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس قربانی کا ہمیں کیا ثواب ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی''۔

یہ روایت سلام بن مسکین نے عائذ اللہ کے حوالے ابوداؤد دنامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

ہمام بیان کرتے ہیں: ابوداؤد دنامی یہ راوی ہمارے پاس بصرہ آیا اور اس نے یہ کہنا شروع کیا: حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم

رضی اللہ عنہما نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' ہم نے اس بات کا تذکرہ قتادہ سے کیا تو وہ بولے: یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ جارف میں پھیلنے والے طاعون سے پہلے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اُن سے مانگا کرتا تھا۔

محمد بن کثیر کہتے ہیں: حارث بن حصیرہ جو صدوق ہے لیکن رافضی ہے' اُس نے ابوداؤد سبیعی کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم وعلي الى جنبه اذ قرا النبي صلى الله عليه وسلم :امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء ويجعلكم خلفاء الارض. فارتعد علي' فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بيده على كتفه' فقال :لا يحبك الا مؤمن' ولا يبغضك الا منافق الى يوم القيامة.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور کون ہے جو پریشانی کا شکار شخص کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ شخص اُس سے دعا مانگتا ہے اور پھر اُس سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور اُس نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا ہے''۔

اس کو سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کانپنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر مارا اور ارشاد فرمایا: ''تم سے صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی بغض رکھے گا' ایسا قیامت تک ہوگا''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من غني الا سيود انه كان اوتي في الدنيا قوتا.

''ہر خوشحال شخص عنقریب یہ آرزو کرے گا کہ کاش اُسے دنیا میں صرف بنیادی خوراک حاصل ہوتی''۔

۹۱۲۳ - نقیب (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام نقید بن حاجب ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اسماعیل بن محمد طلحی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس سے سفر جل کے بارے میں روایت منقول ہے۔

(نمر' نمران)

۹۱۲۴ - نمر بن کلثوم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حمید طویل سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معجم صغیر میں عبداللہ بن شراعہ سے نقل کیا ہے۔

۹۱۲۵ - نمران بن جاریہ (ق)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ دہثم بن قران نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۱۲۶ - نمران بن عتبہ (د)

اس نے سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(نمیر، نمیلہ)

۹۱۲۷ - نمیر بن عریب (ت)

اس نے عامر بن مسعود سے سردی کے روزے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابواسحاق نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۱۲۸ - نمیر بن وعلہ

اس نے شعبی سے جبکہ اس سے صرف ابومخنف لوط نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۱۲۹ - نمیر بن یزید قینی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بقیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۳۰ - نمیلہ فزاری (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ اس کے بیٹے عیسیٰ نے اس کے حوالے سے قنفذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

(نہاس)

۹۱۳۱ - نہاس بن قہم (ذ' ت' ق)' ابوالخطاب قیسی بصری

یہ قصہ گو شخص ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عطاء بن ابورباح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے وکیع' ابوعاصم' عثمان بن عمر اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

على شفعة الضحى غفرت ذنوبه' وان كانت اكثر من زبد البحر.

''جو شخص چاشت کے وقت کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرتا رہے' اُس کے گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

البغایا اللاتی یزوجن انفسھن لا یجوز النکاح الا بولی وشاھدین ومھر، قل او کثر.

''وہ عورتیں فاحشہ ہوتی ہیں جو اپنی شادی خود کر لیتی ہیں' ولی اور دو گواہوں اور مہر کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے خواہ وہ مہر کم ہو یا زیادہ ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینشدون الشعر وھم فی الطواف.

''نبی اکرم ﷺ کے اصحاب طواف کے دوران شعر پڑھا کرتے تھے''۔

پھر حسین نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ کی قسم! اگر منصور نے یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے علقمہ سے نقل کی ہوتی تو ہم اسے قبول نہ کرتے۔

(نہار)

۹۱۳۲ - نہار عدنی

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ثور نے روایت نقل کی ہے۔ یہ شام کا رہنے والا ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۱۳۳ - نہار عبدی (ق) قیسی مدنی

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابوطوالہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت نقل کی ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

(نہشل' نہیک)

۹۱۳۴ - نہشل بن سعید (ق) بصری

اس نے ضحاک بن مزاحم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یحییٰ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سرہ ان یلقی اللہ طاھرا مطھرا فلیتزوج الحرائر.

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو وہ پاک وصاف ہو' اسے آزاد عورتوں کے ساتھ شادی کرنی چاہیے''۔

۹۱۳۵ - نہشل بن عبدالرحمٰن

اس نے العلاء بن عبدالرحمٰن حرقی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۱۳۶ - نہشل بن مجمع ضبی کوفی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔اس سے ایسی روایت منقول ہے جواس نے قزعہ بن یحییٰ سے نقل کی ہے جبکہ اس سے ثوری اور ابن فضیل نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۳۷ - نہیک بن یریم (ق) اوزاعی

یہ معروف نہیں ہے۔اس سے ایسی روایت منقول ہے جواس نے مغیث بن سمی اوزاعی سے نقل کی ہے' جبکہ اس سے میرے علم کے مطابق امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔تاہم یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(نوح)

۹۱۳۸ - نوح بن جعونہ

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ راوی نوح بن ابومریم ہوگا۔اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔شہاب قضاعی کی مسند میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

الا ان عمل اهل الجنة حزن بربوة' وعمل اهل النار سهل بسهوة .

''خبردار! بے شک اہلِ جنت کا عمل سخت اور پر مشقت ہے اور اہل جہنم کا عمل سہل ہے اور غفلت والا ہے''۔

اس کے بعد اس نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں خرابی میں جڑ نوح نامی راوی ہے۔

۹۱۳۹ - نوح بن حکیم (د) ثقفی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ابن اسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' اس سے ایک حدیث منقول ہے۔

۹۱۴۰ - نوح بن دراج کوفی' ابومحمد نخعی

اس کی اُن سے نسبت ولاء کے اعتبار سے' یہ فقیہ ہے اور کوفہ کا قاضی ہے۔پھر یہ بغداد میں مشرقی حصے کا قاضی رہا تھا۔اس نے ابوحنیفہ' ابن شبرمہ اور ابن ابولیلیٰ سے علمِ فقہ سیکھا ہے اور ان سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس نے اعمش سے بھی روایت نقل کی ہے۔اس سے سعید بن منصور' علی بن حجر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔یہ تین سال تک لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا رہا' یہ نابینا تھا' پھر جب اس کا معاملہ ظاہر ہوا تو اس کو تبدیل کر دیا گیا (یا اسے ترک کر دیا گیا)۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے جو حدیث ایجاد کرتا تھا۔ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لاعن بالحمل.

''نبی اکرم ﷺ نے حمل (کا انکار کرنے کی وجہ سے) لعان کروایا تھا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: نوح نامی راوی نے زیادہ روایات نقل نہیں کی ہیں' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۱۴۱ - نوح بن ذکوان (ق)

اس نے اپنے بھائی ایوب بن ذکوان اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایات نقل کی ہیں' اس سے یوسف بن ابوکثیر اور سوید بن عبدالعزیز قاضی نے روایات نقل کی ہیں۔

سوید نے اس راوی کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من دعا لاخیه بظهر الغیب کتبت له عشر حسنات.

ومن بداه بالسلام کتبت له عشر حسنات.

''جو شخص اپنے بھائی کے لیے اُس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو اُس کی دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہے اور جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے تو اُس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے:

من صلی صلاة لم یدع فیها للمؤمنین والمؤمنات فصلاته خداج.

''جو شخص نماز ادا کرتے ہوئے نماز کے دوران مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لئے دعا نہیں کرتا تو اُس کی نماز نامکمل ہوتی ہے''۔

اس راوی نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان من السرف ان تاکل کل ما اشتهیت.

''فضول خرچی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم ہر وہ چیز کھالو جس کی تمہیں خواہش ہو رہی ہو''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نوح کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی احادیث محفوظ نہیں ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۱۴۲ - نوح بن ربیعہ (د' س' ت) ابومکین

اس نے عکرمہ اور ابومجلز سے جبکہ اس سے یحییٰ بن سعید' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ بعض حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس سے ایک غریب حدیث منقول ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام بخاری: نوح نے ابومجلز سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے لیث بن ابوسلیم نے روایت نقل کی ہے' یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خیرت اسماء بین ازواجها الثلاثة فی الجنة' فاختارت الذی مات موتا.

وکان احسنهم خلقا.

''اسماء کو جنت میں اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا میں اپنے تینوں شوہروں میں سے کسی ایک کو اختیار کر لے تو اُس نے اُس کو اختیار کیا جس کا انتقال ہو چکا تھا اور جو سب سے اچھے اخلاق کا مالک تھا''۔

حمید بن لاحق نے اسی طرح بیان کیا ہے' اگر اس کے ذریعے اُن کی مراد ابومجلز ہے تو اُنہوں نے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا' یا پھر یہ ہے کہ یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد رجلا من الانصار' فقال له :اتشتهي شيئا ؟ قال :نعم' خبز بر' فقال :من كان عنده من شيء من خبز بر فليات به' فجاء رجل بكسرة فاطعمها اياه' ثم قال له عليه الصلاة والسلام :اذا اشتهى مريض احدكم شيئا فليطعمه اياه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے' آپ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہے؟ تو اُس نے عرض کی: جی ہاں! گندم کی روٹی کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس بھی گندم کی روٹی ہو وہ لے آئے۔ تو ایک شخص روٹی کا ایک ٹکڑا لے کے آیا اور اُس نے وہ کھانا اُسے کھلا دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: جب کسی کے بیمار کو کسی چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہو تو آدمی کو اُس بیمار کو وہ چیز کھلا دینی چاہیے''۔

۹۱۴۳ - نوح بن سالم

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں' اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۱۴۴ - نوح بن صعصعہ (د)

اس نے یزید بن عامر سوائی سے روایات نقل کی ہیں۔ سعید بن سائب طائفی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۴۵ - نوح بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق

اس نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے والد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سماع نہیں کیا تھا' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے' اور یہ کہتے ہیں: اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) محمد بن حسن بن زبالہ جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' وہ اس راوی سے روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ادوا زكاة الفطر صاعا من تمر او من زبيب او من اقط او من لبن.

''صدقۂ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا دودھ کا ایک صاع ادا کرو''۔

۹۱۴۶ - نوح بن عمرو بن نوح بن حوی سکسکی شامی

اس نے بقیہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

الصلاۃ علی معاویۃ بن معاویۃ المزنی.
''معاویہ بن معاویہ مزنی پر رحمت نازل ہو''۔
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: اس نے یہ حدیث چوری کی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل وھو بتبوك فقال :یا محمد' اشھد جنازۃ معاویۃ بن معاویۃ المزنی' فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ ونزل جبرائیل فی سبعین الفا من الملائکۃ' فوضع جناحہ الایمن علی الجبال فتواضعت (وخضعت) ' ووضع جناحہ الایسر علی الارضین فتواضعت' حتی نظرنا الی مکۃ والمدینۃ فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبرائیل والملائکۃ.
فلما فرغ قال :یا جبرائیل' بم بلغ معاویۃ بن معاویۃ ھذہ المنزلۃ ؟ قال :بقراء ۃ قل ھو اللہ احد قائما وقاعدا وراکبا وماشیا.
''حضرت جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تبوک میں موجود تھے' حضرت جبرائیل نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی کے جنازے میں شریک ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے' حضرت جبرائیل بھی ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے' اُنہوں نے اپنا دایاں پَر پہاڑوں پر رکھا تو وہ تواضع اور خضوع کی حالت میں آ گئے' اُنہوں نے بایاں پَر زمین پر رکھا تو وہ بھی تواضع کی حالت میں آ گئی' یہاں تک کہ ہم نے مکہ اور مدینہ بھی دیکھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن صاحب کی نمازِ جنازہ ادا کی' حضرت جبرائیل اور فرشتوں نے بھی ادا کی۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے جبرائیل! معاویہ بن معاویہ کو یہ مرتبہ و مقام کیسے ملا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: قیام' بیٹھے ہوئے' سوار ہوتے ہوئے' چڑھتے ہوئے سورۂ اخلاص کی مسلسل تلاوت کرنے کی وجہ سے''۔
یہ حدیث منکر ہے۔

۹۱۴۷ - نوح بن قیس (م'عو) حدانی بصری

یہ حالت کے اعتبار سے صالح ہے۔ اس نے ایوب' عمرو بن مالک نکری اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابواشعث' نصر بن علی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں یہ تشیع پایا جاتا تھا' مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یحییٰ اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۴۸ - نوح بن محمد ایلی

اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو موضوع ہونے سے مشابہت رکھتی ہے۔

۹۱۴۹ - نوح بن مختار

ابن جوزی نے اس کا تذکرہ کیا اور یہ کہا ہے: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے لیکن یہ بات جرح نہیں ہے کیونکہ یحییٰ اس سے واقف تھے اور انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۱۵۰ - نوح بن ابومریم (ت) یزید بن عبداللہ ابوعصمہ مروزی

یہ اہلِ مرو کا عالم تھا اور یہ نوح الجامع ہے کیونکہ اس نے امام ابوحنیفہ اور ابن ابولیلیٰ سے علمِ فقہ سیکھا تھا جبکہ حجاج بن ارطاۃ سے حدیث کا علم حاصل کیا تھا اور کلبی اور مقاتل سے علمِ تفسیر سیکھا تھا جبکہ اس سے ابن اسحاق سے مغازی کا علم حاصل کیا تھا۔ اس نے زہری اور ابن منکدر سے جبکہ اس سے نعیم بن حماد سوید بن نصر حبان بن موسیٰ مراوزہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منصور کی خلافت کے زمانے میں مرو کا قاضی رہا تھا اس کی زندگی طویل ہوگئی تھی۔ نعیم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں اتنے پائے کا نہیں ہے البتہ یہ جہمیوں کا شدید مخالف تھا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوعصمہ قرآن کے فضائل کے بارے میں ایک طویل حدیث ایجاد کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کے ضعیف ہونے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقطع الخبز بالسكين، وقال :اكرموا الخبز فان الله اكرمه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ روٹی کو چھری کے ذریعے کاٹا جائے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: روٹی کی عزت افزائی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے عزت دی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ترك الصف الاول مخافة ان يؤذي مسلما ضعف الله له اجر الصف الاول.

''جو شخص اس اندیشے کے تحت پہلی صف چھوڑ دے کہ کہیں وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے پہلی صف والوں سے دُگنا اجر عطا کرے گا''۔

عباس بن مصعب بیان کرتے ہیں: نوح بن ابومریم جامع کا والد ایک مجوسی تھا' جس کا نام مابنہ تھا۔ نوح اُس وقت مرو کا قاضی بنا تھا جب امام ابوحنیفہ زندہ تھے تو امام ابوحنیفہ نے اُسے خط لکھے تھے اور اُسے وعظ ونصیحت کی تھی۔

عمار بن عبدالجبار کہتے ہیں: میں نے ابوعصمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حلق سے بولنے والے سے زیادہ قبیح لحن اور کون سا ہوسکتا ہے؟

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا القرآن فاعربه كله كان له بكل حرف اربعون حسنة' ومن اعرب بعضا ولحن فی بعض كان له فی كل حرف عشرون حسنة.

ومن لم يعرب منه شيئا كان له بكل حرف عشر حسنات.

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اُسے مکمل طور پر ٹھیک پڑھے تو اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں چالیس نیکیاں ملیں گی اور جو شخص بعض حروف ٹھیک پڑھے اور بعض میں غلطی کر جائے تو اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کوئی بھی حرف ٹھیک نہ پڑھے اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يتربص بالغريق يوما وليلة ثم يدفن.

''ڈوب کر مرنے والے شخص کو ایک دن اور ایک رات کے بعد دفن کیا جائے''۔

ابوعصمہ کا انتقال 173 ہجری میں ہوا۔

۹۱۵۱ - نوح بن نصر' ابوعصمہ فرغانی

یہ حافظ الحدیث محمد بن احمد بن سلیمان غنجار کا شاگرد ہے' اس نے علمِ حدیث کی طلب میں سفر کیا اور احادیث روایت کیں۔ عبد العزیز کتانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: اس نے منکر اور غریب روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۵۲ - نوح

اس نے ابومجلز کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ نوح بن ربیعہ ہے' جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

۹۱۵۳ - نوفل بن ایاس ہذلی

اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ مسلم بن جندب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۱۵۴ - نوفل بن سلیمان ہنائی

اس نے ابن جریج سے جبکہ اس سے محمد امیہ قرشی نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابن امیہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے جو غیر محفوظ ہے اور یہ اس بات کے مشابہ ہے کہ یہ ضعیف ہو۔

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد سے محمد بن امیہ ساوی کی نقل کردہ اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اُس نے نوفل بن سلیمان کے حوالے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعسفان، فقال :لقد مر بھذہ القریۃ سبعون نبیا ثیابھم العباء ونعالھم الخوص.

''نبی اکرم ﷺ عسفان کے مقام پر ٹھہرے، آپ نے ارشاد فرمایا: اس بستی سے ستّر انبیاء گزرے ہیں جن کا لباس عباء ہوتی تھی اور اُن کے جوتے خوص ہوتے تھے''۔

تو میرے والد (یعنی امام ابوحاتم) یہ روایت اس سند کے ساتھ جھوٹی ہے اور نوفل نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

۹۱۵۵ - نوفل بن عبدالملک

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دودھ دینے والی بکری کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ربیع بن حبیب اور ابراہیم بن ابویحییٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

﴿حرف الہاء﴾

(ہارون)

۹۱۵۶ - ہارون بن احمد، ابوالقاسم قطان

اس نے ابوالقاسم بغوی سے جبکہ اس سے ابوعلی بن مذہب نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، یوں لگتا ہے کہ اس بیچارے پر وہ حدیث داخل کی گئی اور اسے سمجھ ہی نہیں آسکی۔ وہ روایت رمادی کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

حدثني جبرائيل ان الله لما خلق الارواح اختار روح ابي بكر وجعل ترابها من الجنة..الى ان قال: وان الله ضمن على نفسه ان يكون ضجيعي في حفرتي وخليفتي على امتي، وعقدت خلافته براية بيضاء، فمن اراد ان يتبرا من الله فليتبرا منك يا عائشة.

''حضرت جبرائیل نے مجھے بتایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا کیا تو اُس نے حضرت ابوبکر کی روح کو منتخب کیا اور اُن کی مٹی کو جنت سے بنایا''۔ آگے چل کر حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے یہ بات لازم کی ہے کہ وہ میری قبر میں میرے ساتھ ہوگا اور میری اُمت کا خلیفہ ہوگا اور اُس کی خلافت سفید جھنڈے کے ذریعے مضبوط ہوگی تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی مرضی سے لاتعلقی ہونا چاہتا ہو، اے عائشہ! وہ تم سے لاتعلق ہوگا''۔

خطیب کہتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں، صرف قطان نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔ یہ روایت ایک اور جھوٹی سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۹۱۵۷ - ہارون بن ایوب

اس نے سلمہ بن کہیل سے حدیث روایت کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۱۵۸ - ہارون بن جہم بن ثویر

سعد بن صلت نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

شاهد الزور لا تقر قدماه حتى يقذف به في النار.

''جھوٹی گواہی دینے والے کے پاؤں اُس وقت تک نہیں رُکیں گے جب تک اُسے جہنم میں نہیں ڈال دیا جائے گا''۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث میں اس کے برخلاف بھی نقل کیا ہے اور یہ نقل کے حوالے سے مشہور نہیں ہے۔

۹۱۵۹ -ہارون بن حاتم کوفی

اس نے ابوبکر بن عیاش اور عبدالسلام بن حرب کے حوالے سے جبکہ اس سے محمد بن محمد بن عقبہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔اس کی تاریخ ہم تک پہنچی ہے۔اس سے ابوزرعہ اور ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کیا ہے' تاہم اُنہوں نے اس سے روایت کرنے سے گریز کیا ہے۔ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اللہ تعالیٰ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔قرأت کو اس کے حوالے سے موسیٰ بن اسحاق' احمد بن یزید حلوانی' حسن بن عباس رازی نے نقل کیا ہے' اس نے ابوبکر راوی کی قرأت اُس سے نقل کی ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

النظر الی وجه علی عبادة .

''علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔ہارون بن حاتم کا انتقال 249 ہجری میں ہوا۔

۹۱۶۰ -ہارون بن حبیب بلخی

اس نے جویبر سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ازدی کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

۹۱۶۱ -ہارون بن حیان رقی

اس نے محمد بن منکدر سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی کہتے ہیں: قوی نہیں ہے۔امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔علی بن جمیل رقی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۱۶۲ -ہارون بن دینار

یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہشیم کے زمانے میں تھا۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۶۳ -ہارون بن راشد' بصری

اس نے ایک تابعی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۱۶۴ -ہارون بن ریاد

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو ثقہ راویوں کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتے ہیں۔اس نے اعمش کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الحیض ثلاث واربع وخمس الی عشر' فان زاد فهی مستحاضة.

''حیض تین یا چار یا پانچ دن کا ہوگا یہاں تک کہ دس دن تک کا ہو سکتا ہے' اگر وہ اس سے زیادہ ہو تو وہ استحاضہ ہوگا''۔

یہ روایت ابوسعید اشج نے خالد بن حیان کے حوالے سے ہارون بن زیاد قشیری سے نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۹۱۶۵ - ہارون بن ابوزیاد تمیمی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۱۶۶ - ہارون بن سعد عجلی

یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے لیکن بغض رکھنے والا رافضی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہارون بن سعد غالی شیعہ ہے۔ اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری سے نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن ابوحفص عطار' مسعودی اور حسن بن حی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۶۷ - ہارون بن سعد

یہ قریش کا غلام ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے جبکہ اس سے معن بن عیسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۶۸ - ہارون بن سعد صاحب

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کو اُٹھانے والا شخص ہے' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۱۶۹- ہارون بن سعد مدنی

یہ معن قزاز کا استاد ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

۹۱۷۰- ہارون بن سعد

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کو اُٹھانے والا شخص ہے' یہ مجہول ہے۔

۹۱۷۱ - ہارون بن سوادہ

زیاد بن ربیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۷۲ - ہارون بن صالح

اس نے ابوہند ہمدانی سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن حسن بن زبیر اسدی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۷۳ - ہارون بن عنترہ (دُس)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' یہ وہ شخص ہے جسے ہارون بن ابووکیع کہا گیا ہے۔ سفیان ثوری نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کا انتقال 142 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بظاہر یہ لگتا ہے کہ منکر ہونا اس سے روایت کرنے والے شخص کے حوالے سے ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جائے گا اور اس کے باپ کا اعتبار کیا جائے گا' جہاں تک اس کے بیٹے عبدالملک کا تعلق ہے تو وہ متروک ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔

۹۱۷۴ - ہارون بن عیسیٰ ہاشمی

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۱۷۵ - ہارون بن ابوعیسیٰ (س)

اس نے محمد بن اسحاق سے حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے یہ غلطی کرتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس سے اس کے بیٹے عبداللہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے حاتم بن ابوصغیرہ اور ابن ابوخالد سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۷۶ - ہارون بن قزعہ مدنی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیامة.

ومن مات فی احد الحرمین بعثه الله یوم القیامة من الآمنین.

''جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کے لیے آئے گا' وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص دونوں حرموں میں سے کسی ایک میں انتقال کر جائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اُن لوگوں میں زندہ کرے گا جو امن کی حالت میں ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی' ومن مات باحد الحرمین بعث من الآمنین یوم القیامة.

''جو شخص میرے مرنے کے بعد میری زیارت کے لیے آئے گا تو گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص دونوں حرموں میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا[۱] سے قیامت کے دن امن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا''۔

۹۱۷۷ - ہارون بن کثیر

اس نے زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں' یہ راوی مجہول ہے اور زید نے اپنے والد جو ایک منکر راوی ہے' کے حوالے سے حضرت

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے‘ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:

خیارکم شبابکم‘ وشرارکم شیوخکم.قالوا :ما تفسیر هٰذا قال :اذا رایتم الشاب یاخذ برای الشیخ العابد المسلم فی تقصیرہ وتشمیرہ فذٰلك خیارکم‘ واذا رایتم الشیخ یسحب ثیابه فذٰلك شرارکم.

”تمہارے بہترین لوگ تمہارے نوجوان ہیں اور تمہارے بُرے لوگ تمہارے بوڑھے ہیں۔لوگوں نے عرض کی: اس کی وضاحت کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی نوجوان کو دیکھو کہ وہ کسی مسلمان عبادت گزار شخص کی رائے کو اپنی کوتاہی یا اپنے معاملے کی مضبوطی کے لئے اختیار کررہا ہے تو یہ بہترین لوگ ہوں گے‘ اور جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو کہ وہ اپنے کپڑوں کو گھسیٹ رہا ہے تو وہ تمہارے بُرے لوگ ہوں گے“۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے‘ میں ابوامامہ کے علاوہ اس کی سند میں اور کسی شخص سے واقف نہیں ہوں۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو عبداللہ بن صالح بن مسلم نے ہارون نامی اس راوی سے نقل کیا ہے۔

۹۱۷۸ -ہارون بن محمد‘ابوطیب

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے‘ یہ خریبہ میں تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من خیب علی مسلم زوجته او مملوکه فلیس منا.

”جو شخص کسی مسلمان کی بیوی یا اُس کے غلام کو اُس کے حوالے سے بھڑکائے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لن یعدم المؤمن احدی خلتین :دمامة فی وجهه‘ او قلة فی ماله.

”مؤمن کی دو چیزیں کبھی ختم نہیں ہوتیں: اُس کے چہرے کی نورانیت اور اُس کے مال کی کمی“۔

۹۱۷۹ -ہارون بن مسلم (ق)

اس نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے‘ یہ ”مجہول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابوداؤد طیالسی‘ سلم بن قتیبہ اور عمر بن سنان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۱۸۰ -ہارون بن مسلم

یہ حناء بھیجنے والا شخص ہے۔ اس نے اپنے والد اور قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ سوید بن سعید اور نصر بن علی جہضمی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۸۱ -ہارون بن مغیرہ (د‘ت) بن حکیم بجلی رازی

اس نے عمرو بن ابوقیس رازی‘ عنبسہ بن سعید اور عبیداللہ بن عمر سے جبکہ اس سے ابراہیم بن موسیٰ‘ محمد بن حمید اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے‘

یہ شیعہ تھا۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۹۱۸۲ - ہارون بن موسیٰ' ابو محمد تلعکبری

ابو القاسم بغوی' ابوبکر باغندی سے سماع کیا ہے' یہ منکر روایات نقل کرنے والا رافضی ہے۔ اس کا انتقال ربیع الثانی کے مہینے میں 85 ہجری میں ہوا (یہ 385 کی بات ہے)' یہ بات ابن نجار نے بیان کی ہے۔ اس سے روایات نقل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں۔

۹۱۸۳ - ہارون بن موسیٰ فروی

یہ ایک صدوق بزرگ ہے جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہے۔ ساجی اور ابن ناجیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اللہ یحجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ.

''اللہ تعالیٰ ہر بدعتی سے توبہ کو مجوب کر دیتا ہے''۔

یہ روایت منکر ہے۔

۹۱۸۴ - ہارون بن ہارون (ق) بن عبداللہ بن محرز بن ہدیر تیمی مدنی

اس نے مجاہد' اعرج' ابن منکدر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ محرز بن ہارون کا بھائی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا ہے' اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ھلاک امتی فی العصبیۃ والقدریۃ والروایۃ من غیر ثبت.

''میری اُمت کی ہلاکت عصبیت' قدریہ فرقے اور غیر ثبت راویوں سے روایت کرنے کی صورت میں ہوگی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان ورک المؤمن الیسری لفی الجنۃ' وذلک انہ لا تتم صلاتہ حتی / یتورک علیھا.

''مؤمن کی دائیں ران جنت میں ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اُس کی نماز اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اُس پر وزن ڈال کر نہیں بیٹھتا''۔

۹۱۸۵ - ہارون ابو قزعہ

یہ معروف نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۱۸۶ - ہارون' ابو محمد (ت)

اس نے مقاتل بن حیان کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قلب القرآن یس.

''قرآن کا دل' سورۂ یٰسین ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں اس پر اُس حدیث کے حوالے سے تہمت نقل کرتا ہوں جس سے قضاعی نے اپنی مسند شہاب میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

لکل شیء قلب وقلب القرآن یس.

فمن قراھا کتب لہ بقراء تھا قراء ۃ القرآن عشر مرار .

''ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے' جو شخص اس کی تلاوت کرے گا اُسے اس کی تلاوت کی وجہ سے دس مرتبہ قرآن کی تلاوت کرنے کا ثواب ملے گا''۔

۹۱۸۷ -ہارون بن اُم ہانی (س)

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ اس کا ذکر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الثقات'' میں نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے سماک کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روزے کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

اذا کان من غیر قضاء رمضان فان شئت فلا تقضی.

''وہ جب رمضان کی قضاء کے علاوہ ہو تو تم چاہو تو اس کی قضاء نہ کرو''۔

میں نے اس راوی کا ذکر صرف اس لیے کیا ہے کہ ابن قطان نے اس کی حدیث کو کمزور قرار دیا ہے اور یہ راوی غیر معروف ہے۔

(ہاشم)

۹۱۸۸ -ہاشم بن اوقص

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے اور ابن عدی کی کتاب میں اس کا نام ہاشم اوقص ہی تحریر ہے۔

۹۱۸۹ -ہاشم بن برید (د' س' ق) ابوعلی

اس نے زید بن علی اور مسلم بطین سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے' خریبی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' البتہ یہ رافضی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۹۰ -ہاشم بن حبیب بصری

ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۹۱ -ہاشم بن زید دمشقی

اس نے نافع اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ صدقہ سمین اور سوید بن عبدالعزیز نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۱۹۲ - ہاشم بن سعید (ت) کوفی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں اُن کی مقدار کی کسی نے متابعت نہیں کی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اعتقني رسول الله صلى الله عليه وسلم، وجعل عتقي صداقي.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کر دیا اور میری آزادی کو میرا مہر قرار دیا''۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بئس العبد عبد تجبر واعتدى ونسي الجبار الاعلى، بئس العبد عبد تخيل واختال ونسي الكبير المتعال، بئس العبد عبد لها وسها ونسي المبدا والمنتهى، بئس العبد عبد بغي وعتا ونسي المقابر والبلى، بئس العبد عبد يختتل الدنيا بالدين. بئس العبد عبد يذله الرغب ويزيله عن الحق، بئس العبد عبد طمع يقوده وهوى يضله.

''بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو جبر کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے اور اپنے پروردگار کو بھول جاتا ہے، اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو خود پسندی کا شکار ہوتا ہے، غرور کرتا ہے اور بڑی عظیم ذات کو بھول جاتا ہے، اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو لھو کا شکار ہو کر غلطی کرتا ہے اور آغاز اور انجام کو بھول جاتا ہے، اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو سرکشی کرتا ہے، نافرمانی کرتا ہے اور قبر اور آزمائش کو بھول جاتا ہے، اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو دین کی بجائے دنیا کو ترجیح دیتا ہے، اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جسے رغبت، ذلت کا شکار کرتی ہے اور اُسے حق سے بھٹکا دیتی ہے، اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے کہ لالچ جس کی راہنمائی کرتا ہے اور خواہشِ نفس جسے گمراہ کر دیتی ہے''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور زید بن عطیہ نامی راوی صرف اسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔

۹۱۹۳ - ہاشم بن عبداللہ

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ یہ بقیہ بن ولید کے اساتذہ میں سے ہے اور یہ لوگ ہوا کی مانند ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۹۱۹۴ - ہاشم بن عیسیٰ حمصی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ معروف نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۱۹۵ - ہاشم بن قاسم حرانی

اس نے یعلیٰ بن اشدق اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعروبہ کہتے ہیں: جب یہ عمر رسیدہ ہوا تو تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

جہاں تک ابونضر کا تعلق ہے (تو وہ درجِ ذیل ہے)۔

۹۱۹۶ - ہاشم بن قاسم

یہ بغداد کا محدث ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور سنت کا عالم ہے' لوگ اس پر فخر کا اظہار کرتے تھے۔

۹۱۹۷ - ہاشم بن محمد ربعی

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی سند میں متابعت نہیں کی گئی' یہ مراد نہیں ہے کہ متن میں نہیں کی گئی۔

۹۱۹۸ - ہاشم بن ناصح

اس نے گانے کی مذمت میں ایک چیز روایت کی ہے۔ ابن حزم اندلسی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۹۱۹۹ - ہاشم بن ابوہاشم کوفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۹۲۰۰ - ہاشم بن مرشد طبرانی

اس نے آدم سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۲۰۱ - ہاشم بن یحییٰ مزنی

اس نے ابودغفل سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے' اسی طرح اس کا استاد بھی معروف نہیں ہے۔ عقیلی نے اس پر تنقید کی ہے۔

۹۲۰۲ - ہاشم اوقص

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' اور ایک قول کے مطابق اوقص کا بیٹا ہے۔

(ہانی)

۹۲۰۳ - ہانی بن ایوب (س) جعفی

اس نے محارب بن دثار اور طاؤس سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ضعف ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن مہدی اور حسین جعفی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۰۴ - ہانی بن خالد

اس نے ابوجعفر رازی سے روایت نقل کی ہے۔ ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۹۲۰۵ - ہانی بن عبداللہ (س) بن شخیر

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوبشر جعفر کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۲۰۶ - ہانی بن متوکل اسکندرانی' ابوہاشم مالکی

یہ فقیہ ہے' اس نے مالک' حیوہ بن شریح اور معاویہ بن صالح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بقی بن مخلد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی عمر طویل ہوئی تھی' یہ تقریباً 100 سال سے زیادہ عمر کا تھا' اس کا انتقال 242 ہجری میں ہوا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس پر منکر روایات داخل کی جاتی تھیں' وہ زیادہ ہوگئیں تو اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں رہا۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں یہ بات بھی شامل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حیوہ بن شریح سے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا چاہیے' تو اُنہوں نے کہا: ولید بن ابوولید نے شفیی بن ماتع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اوحى الله الى عيسى انتقل الى مكان كذا لئلا تعرف' فوعزتي لازوجنك الفي حوراء ولاولمن عليك اربعمائة عام.

''اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی طرف وحی کی کہ تم ایک جگہ سے منتقل ہو جاؤ تاکہ تمہاری شناخت نہ رہے' تو مجھے عزت کی قسم ہے! میں تمہاری شادی دو ہزار حوروں سے کروں گا اور میں چار سو سالوں تک تمہارا ولیمہ کروں گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اربعة من الشقاء :جمود العين' وقساوة القلب' وطول الامل' والحرص على الدنيا.

''چار چیزیں بدبختی کا حصہ ہیں: ''آنکھ کا جامد ہو جانا' دل کا سخت ہو جانا' اُمید کا لمبا ہو جانا اور دنیا کا لالچ ہونا''۔

یہ روایت منکر ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال جزى الله محمدا عنا ما هو اهله اتعب سبعين كاتبا الف صباح.

''جو شخص یہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حضرت محمد کو وہ جزاء کرے جس کے وہ اہل ہیں'' تو وہ ستر لکھنے والوں کو ایک ہزار دنوں تک لکھنے میں مشغول کر دیتا ہے (یعنی وہ اُس کی نیکیاں نوٹ کرتے رہتے ہیں)''۔

۹۲۰۷ - ہانی بن ہانی (د' ت' ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۹۲۰۸ - ہانی' ابوسلیمان ربعی

داؤد بن رشید نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۹۲۰۹ - ہانی

اس نے اپنے آقا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ عبدالرحمٰن جو حرقہ کا غلام ہے' وہ اس سے روایت نقل

کرنے میں منفرد ہے۔

(ہبۃ اللہ)

۹۲۱۰ -ہبۃ اللہ بن حسن بن مظفر بن سبط

اس نے اپنے والد اور شیخ ابوالعز بن کادش سے روایت نقل کی ہے۔ابن نقطہ کہتے ہیں: یہ دینی کے اعتبار سے ناپسندیدہ ہے۔

۹۲۱۱ -ہبۃ اللہ بن ابوشریک حاسب

اس نے ابوالحسین بن نقور سے روایت نقل کی ہے‘اس کے اُن سے سماع مستند ہے‘ تاہم یہ دینی اعتبار سے کمزور ہے۔ابن سمعانی کہتے ہیں: تمام زبانیں اس کی بُرائی بیان کرنے پر متفق ہیں۔

۹۲۱۲ -ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی مفید‘ابوالبرکات

اس نے اصبہان اور دیگر علاقوں کی طرف سفر کیا تھا اور علمِ حدیث حاصل کیا اور اس کی تحصیل کی تھی‘ یہ مشقت کا شکار رہا‘اس نے اپنی معجم ایک جلد میں جمع کی ہے۔

ابن سمعانی بیان کرتے ہیں: تاہم اس نے کچھ ایسے مشائخ سے سماع کا دعویٰ کیا ہے‘ جنہیں اس نے دیکھا بھی نہیں ہے۔میں نے اس کی معجم میں دیکھا ہے کہ شیخ ابومحمد جوہری نے مجھے خبر دی‘ جو روایت میں نے اُن کے سامنے پڑھی تھی‘اور یہ بات ناممکن ہے کیونکہ یہ اُن سے نہیں ملا تھا اور اس کی عمر بھی اس بات کی احتمال نہیں رکھتی کہ یہ اُن سے ملا ہوا تھا۔ابن ناصر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے‘اس کا جھوٹا ظاہر ہو گیا۔اس کا انتقال 509ہجری میں ہوا۔

۹۲۱۳ -ہبۃ اللہ بن مبارک بن دواتی کاتب

اس نے ابوطالب بن غیلان اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔ابن ناصر کہتے ہیں: اس پر رافضی اور معتزلی ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے‘اس نے دوسو دینار اکٹھے کر کے اُن کے ذریعے ایک حمام خریدا تھا۔اس نے غربت کو ظاہر کیا تھا اور پھر یہ ایسی حالت میں آ گیا کہ اس پر افسوس کا اظہار کیا جاتا تھا۔اس نے اُس شخص کو ترک کر دیا جس نے اس کے ساتھ اچھائی کر کے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی تھی۔ ایک قول کے مطابق یہ جمعہ بھی نہیں پڑھتا تھا۔اس کا انتقال 511ہجری میں ہوا۔

۹۲۱۴ -ہبۃ اللہ بن موسیٰ مزنی موصلی

یہ ابن قتیل کے نام سے معروف ہے‘اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔یہ بیان کرتا ہے: امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث ہمیں نقل کی ہے:

اذا كثرت ذنوبك فاسق الماء على الماء تتناثر ذنوبك.

”جب تمہارے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی کو پانی کے ذریعے سیراب کرو تو تمہارے گناہ جھڑ جائیں گے“۔

یہ روایت ابوبکر خطیب نے اسحاق بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔وہ یہ کہتے ہیں: شاید

ہبۃ اللہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

(ہبیرہ، ہجنع)

۹۲۱۵ - ہبیرہ بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج انصاری

ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۹۲۱۶ - ہبیرہ بن عبدالرحمٰن

ایک قول کے مطابق یہ ہبیرہ بن غنم ہے۔ المغنی میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے' لیکن میں نے اُس میں نہیں دیکھا۔

۹۲۱۷ - ہبیرہ بن یریم (عو)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابواسحاق اور ابوفاختہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ میرے نزدیک حارث سے زیادہ محبوب ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' یہ صفین کے مقتولین کے خلاف لوگوں کو اُبھارتا تھا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ مختاری تھا اور یوم جاوز کے مقتولین کے خلاف اُبھارتا تھا۔

۹۲۱۸ - ہبیرہ عدوی

محمد بن موسیٰ حرشی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۲۱۹ - ہجنع بن قیس کوفی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس سے دو حدیثیں منقول ہیں۔

(ہدبہ، ہذیل)

۹۲۲۰ - (صح) ہدبہ بن خالد (خ' م' د) قیسی بصری

اس کا لقب ہداب ہے' یہ ثقہ ہے' عالم ہے' حدیث کا ماہر ہے اُس کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی سند بھی عالی ہے۔ یہ شعبہ کے جنازہ میں شریک تھا۔ اس نے جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ اور ابان بن یزید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' فریابی' ابویعلیٰ' بغوی اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن عدی نے ''الکامل'' میں اس کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی۔ جہاں تک امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' لیکن ایک مرتبہ اُنہوں نے اسے

قوی بھی قرار دیا ہے۔عبدان اہوازی بیان کرتے ہیں: ہم ہدبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھا کرتے تھے کیونکہ وہ بہت لمبی نماز ادا کرتے تھے اور وہ سجدے کے اندر تقریباً تیس مرتبہ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ہشام بن عمار کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔اُن کی داڑھی' اُن کا چہرہ' اُن کے تمام نین نقش یہاں تک کہ اُن کے نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی ہشام بن عمار جیسا تھا۔ان کا انتقال 235ہجری میں ہوا۔

۹۲۲۱ -ہذیل بن بلال مدائنی

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا تو یہ متروک ہو گیا۔ لوین' منصور بن مزاحم اور قدماء میں سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔معاویہ بن صالح اشعری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ابن عمار کہتے ہیں: مدائنی نیک شخص ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی کنیت ابو بہلول ہے' اس نے یہ بات ذکر کی ہے: اس نے زر بن حبیش کو دیکھا ہے اور اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۲۲۲ -ہذیل بن حکم (ق)

اس نے حکم بن ابان سے روایات نقل کی ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

موت الغريب شهادة. ''غریب الوطنی میں انتقال کرنا' شہادت ہے''۔

یہ روایت مختلف راویوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے لیکن بعض راویوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہذیل نامی یہ راوی انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔

(ہرماس' ہریر' ہزال)

۹۲۲۳ -ہرماس بن حبیب (د'ق)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) نضر بن شمیل اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۲۲۴ -ہریر بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج

اس نے اپنے دادا (حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں۔ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کے

بارے میں کلام کیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۲۲۵ - ہزال بن ثابت

یہ ''مجہول'' ہے۔

(ہشام)

۹۲۲۶ - ہشام بن ابوابراہیم

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۹۲۲۷ - ہشام بن حجیر (خ' ق' س) مکی

یہ تابعی ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ القطان سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ اس سے راضی نہیں تھے اور اُنہوں نے اسے پرے کر دیا۔ ابن جریج نے اس سے حدیث روایت کی ہے' دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ دونوں شیوخ (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) نے اس سے استدلال کیا ہے۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں: مکہ میں اس جیسا اور کوئی شخص نہیں تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے طاؤس سے استفادہ کیا تھا اور اس سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' سنت کا عالم ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۲۲۸- (صح) ہشام بن حسان (ع)' ابوعبداللہ قردوسی بصری

یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہے۔ یہ ثقہ ہے' امام ہے' بلند شان کا مالک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: احمد بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر میں نے کسی کو محبوب بنانا ہوتا تو میں ہشام بن حسان کو بناتا' وہ میرا داماد ہے لیکن یہ حافظ الحدیث نہیں ہے۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: ابوشہاب نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ نے مجھ سے کہا: تم پر یہ بات لازم ہے کہ تم حجاج اور محمد بن اسحاق سے استفادہ کرو کیونکہ یہ دونوں حافظ الحدیث ہیں اور تم اہلِ بصرہ کے سامنے خالد اور ہشام کے سامنے مجھے پوشیدہ رکھنا۔ میں کہتا ہوں یہ قول مردود ہے کیونکہ شعبہ اپنے اجتہاد میں معصوم من الخطاء نہیں ہے اور یہ ایک عالم کی کوتاہی ہے' کیونکہ خالد الحذاء اور ہشام بن حسان دونوں ثقہ اور ثبت ہیں۔ جہاں تک باقی دو افراد کا تعلق ہے تو جمہور کا یہ اتفاق ہے کہ ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا اور یہ ہدبہ بن خالد یہ آپ کے بارے میں یہ کہتے ہیں: آپ ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے' تو ہم آپ سے توبہ کا سوال کرتے ہیں۔ عفان بیان کرتے ہیں: وہیب یہ کہتے ہیں: سفیان ثوری نے مجھ سے کہا: تم ہشام بن حسان کے بارے میں مجھے کچھ بتاؤ! تو میں نے کہا: میں یہ آپ کے لئے نہیں کر سکتا لیکن میں آپ کو ایوب کے حوالے سے حدیث سناتا ہوں' پھر میں نے اُنہیں ایوب کے حوالے سے احادیث سنائیں' لیکن وہ ہشام کے بارے میں ہی دریافت کرتے رہے۔

ابن مدینی نے عرعرہ بن برند کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عباد بن منصور سے ہشام قردوسی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے:

میں نے اسے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قوی نہیں دیکھا۔ عرعرہ کہتے ہیں: میں نے اس بات کی اطلاع کی جریر بن حازم کو دی تو وہ بولے: میں سات سال تک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُٹھتا بیٹھتا رہا ہوں میں نے ہشام کو کبھی اُن کے پاس نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: اے ابونضر! اُس نے تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہمیں بہت سی روایات سنائی ہیں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ روایات اُس نے کہاں سے لی ہوں گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرا خیال ہے کہ وہ روایت اُس نے حوشب سے لی ہوں گی۔

ابن دورقی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کرتے ہیں: شعبہ ہشام بن حسان کی روایات سے بچا کرتا تھے وہ روایت جو اس نے عطاء عکرمہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہیں۔

فلاس کہتے ہیں: یحییٰ اور ابن مہدی ہشام کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کیا کرتے تھے۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہشام نے ایک بڑا کام کیا ہے جو اُس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ تو نعیم بن حماد سے دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تو اُس وقت چھوٹا بچہ تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ اُس وقت ایک مکمل مرد تھا اور نعیم بن حماد کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے جو ابن عیینہ کے حوالے سے ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: ہشام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کا سب سے بڑا عالم ہے۔ سعید بن عامر کہتے ہیں: میں نے ہشام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں دس سال تک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا پڑوسی رہا ہوں (یا اُن کے پاس اُٹھتا بیٹھتا رہا ہوں)۔ ابوبکر بن ابوشیبہ نے ابن علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں ہشام کو کچھ نہیں سمجھتے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ محمد بن سیرین سے روایت نقل کرنے میں یہ ثبت ہے۔ ابراہیم بن مغیرہ مروزی کہتے ہیں: میں نے ہشام بن حسان سے کہا: آپ اپنی تحریریں مجھے نکال کر دکھائیں تو اُس نے کہا: میرے پاس کوئی تحریر نہیں ہے۔ مخلد بن حسین نے ہشام کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے حسن اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو کبھی نوٹ نہیں کیا سوائے اعماق والی روایت کے جب میں نے اسے یاد کر لیا تو اسے بھی مٹا دیا۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: محمد بن سیرین سے روایات نقل کرنے میں ہشام ثقہ ہے اور میرے نزدیک یہ حسن سے روایات نقل کرنے میں محمد بن عمرو سے کم مرتبے کا ہے۔ عثمان بن سعید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے ہشام کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا۔ میں نے دریافت کیا: وہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا جریر بن حازم زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہشام زیادہ پسندیدہ ہے اور اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ ابوالولید یزید بن ابراہیم تستری ہمارے نزدیک ہشام بن حساان سے زیادہ ثبت ہے۔ فلاس کہتے ہیں: ہشام رونے والے لوگوں میں سے ایک تھا۔

عبدالرحیم بن ہارون بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن حسان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اے کاش کہ جو علم میرے حوالے سے محفوظ ہے (یا یاد کیا گیا ہے) وہ بصرہ کے سب سے زیادہ خراب تنور کے اندر ہوتا اور اے کاش! اُس علم میں سے میرا حصہ صرف یہ ہوتا کہ نہ مجھے اُس کا کوئی ثواب ہوتا اور نہ مجھ پر اُس کا کوئی وبال ہوتا۔ ابن عدی کہتے ہیں: ہشام حدیث کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے اور

اس نے زیادہ روایات نقل کی ہیں' میں اس بات کا محتاج نہیں ہوں کہ اس کے حوالے سے کوئی چیز ذکر کروں کیونکہ اُس کی نقل کردہ احادیث مستقیم ہیں اور میں نے اس کی احادیث میں کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی' یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) ہشام بن حسان کو ثبت قرار دیتے تھے۔ یحییٰ بن سعید نے اس کی اُس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جو اس نے عطاء سے روایت کی ہے۔ لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو جو حوشب سے منقول تھی' اُسے مرسل طور پر نقل کردیا ہے۔

سلیمان بن حرب نے حماد بن زید کا یہ قول نقل کیا ہے: ایوب کے سامنے ہشام سے منقول روایت کا ذکر کیا گیا تو وہ بولے: میں نے عبیدہ سے دریافت کیا: کون سی چیز وضو توڑ دیتی ہے؟ تو اُنہوں نے وہ حدیث بھی بیان کی کہ مسلمان کو اذیت دینا' تو اُنہوں نے اسے منکر قرار دیا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے سب سے بڑے عالم ہشام تھے۔ حماد بن سلمہ' ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں کسی کو اُن پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ ایک قول کے مطابق اُن کے پاس ایک ہزار روایات موجود تھیں۔ مکی بن ابراہیم کہتے ہیں: ان کا انتقال 148 ہجری میں صفر کے مہینے کے آغاز میں ہوا اور ان سے روایات نقل کرنے والا آخری شخص عثمان بن ہیثم مؤذن ہے۔

۹۲۲۹ - ہشام بن خالد بن ولید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ''مجہول'' ہے۔ یہ مشہور صحابی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بیٹا نہیں ہے جن کا تعلق بنو مخزوم سے تھا۔

۹۲۳۰ - ہشام بن خالد ازرق

یہ دمشق کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' تاہم یہ اس پر روج کرتا تھا۔

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہشام بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اصیب بمصیبة من سقم او ذهاب مال فاحتسب لم یشك الی الناس كان حقا علی الله ان یغفر له.

''جس شخص کو بیماری یا مالی نقصان کے طور پر کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اس پر ثواب کی اُمید رکھے اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ وہ اُس کی مغفرت کردیں''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے' اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بقیہ تدلیس کیا کرتے تھے' اُنہوں نے یہ سمجھا کہ شاید یہ ہر روایت میں حدثنا کہتا ہے اور لوگ یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ اُنہوں نے اس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ قول جسے اُنہوں نے قرآن کے حفظ والی حدیث کی طرف نقل کیا ہے تو یہ جھوٹ ہے' کیونکہ اس نے اُس میں بھی حدثنا کہا ہے۔

۹۲۳۱ - ہشام بن زیاد (ت' ق)' ابوالمقدام بصری

اس نے قرظی اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شیبان بن فروخ' قواریری اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۹۲۳۲ - ہشام بن سعد (عو،م) ابوعباد مدنی

یہ بنومخزوم کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اسے زید بن اسلم کا زیرِ پرورش یتیم بھی کہا جاتا ہے' یہ اُن کے ساتھ رہا اور اس نے اُن سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اس نے عمرو بن شعیب' مقبری اور نافع سے جبکہ اس سے ابن وہب' قعنبی اور ایک بہت بڑی جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث نہیں تھا۔ یحییٰ القطان اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کہا ہے: یہ حدیث میں محکم نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں تھا اور یہ متروک بھی نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زید بن اسلم کے بارے میں سب سے زیادہ ثبت ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے شواہد کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اور ابن سحاق میرے نزدیک ایک ہی مرتبے کے مالک ہیں۔ اس کا انتقال 160 ہجری کے لگ بھگ ہوا تھا۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من مات يوم الجمعة او ليلتها غفر له او كما قال.

''جو شخص جمعہ کے دن یا شبِ جمعہ میں فوت ہو جائے' اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جاء رجل افطر في رمضان فذكره.

وفيه :فاتي بعرق' فقال :كله انت واهلك' وصم يوما' واستغفر الله.

''ایک شخص آیا' اُس نے رمضان میں روزہ توڑ دیا تھا۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا' آپ نے فرمایا: اس سے تم اور تمہارے اہلِ خانہ کھا لیں' تم ایک دن روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا''۔

تو اس کے ان الفاظ کو غریب قرار دیا ہے: تم ایک دن روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا۔

۹۲۳۳- (صح) ہشام بن سعید (د،س) طالقانی

اس نے ابن لہیعہ اور ابوشہاب حناط سے ملاقات کی ہے۔ اس سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' احمد بن ابوخیثمہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اس سے روایت نقل نہیں کرتے تھے۔ مجھے نہیں معلوم

اس کی وجہ کیا ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۲۳۴ - ہشام بن سلمان

اس نے یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔موسیٰ بن اسماعیل منقری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۳۵ - ہشام بن سلیمان (خ'م'ق) مخزومی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ساتھ دیا ہے۔عقیلی کہتے ہیں: اس نے ابن جریج کے علاوہ جن لوگوں سے روایات نقل کی ہیں اُس میں یہ وہم کا شکار رہتا ہے۔اس نے سفیان ثوری سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من حج فلم یرفث.

''جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی فضول حرکت نہ کرے''۔

یہ روایت عجیب سند کے ساتھ منقول ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے' ویسے اس کا محل صدق ہے۔میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔صحیح بخاری کی کتاب البیوع میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع بیان کرتے ہیں:

ایما ثمرۃ بیعت ثم ابرت ...وذکر الحدیث من قولہ.

''جس پھل کو فروخت کر دیا گیا ہو' پھر اُس کی پیوند کاری کی جائے'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

تو یہ ہشام نامی راوی' ہشام بن سلیمان ہے' ہمارا تو یہی گمان ہے' اس سے ہشام بن یوسف صنعانی نہیں ہے۔

۹۲۳۶ - ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ مخزومی

اس نے ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے مصعب زبیری نے روایات نقل کی ہیں۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اُن روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے' جن کی ہشام سے منقول ہونے کے طور پر کوئی اصل نہیں ہے۔مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس کی حدیث سے استدلال کیا جائے۔یہ وہ شخص جس نے ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اطلبوا الرزق فی خبایا الارض.

''زمین کے دور دراز کے حصوں میں رزق تلاش کرو''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بیہقی کے جزء کے آغاز میں عالی سند کے ساتھ منقول ہے' یہ مدینہ منورہ کا قاضی بھی بنا تھا اور یہ وہاں کے رہنے والے نیک لوگوں میں سے ایک تھا۔

۹۲۳۷ - ہشام بن ابوعبداللہ (ع) دستوائی حافظ

یہ حافظ الحدیث ہے' ثبت راویوں میں سے ایک ہے' البتہ ایک قول کے مطابق اس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے' یہ بات عجلی'

محمد بن سعد اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق اس نے اس عقیدے سے رجوع کر لیا تھا۔ ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں: ہشام دستوائی امیر المؤمنین فی الحدیث ہے۔

۹۲۳۸ - ہشام بن عبید اللہ رازی

اس نے امام مالک اور ابن ابوذئب سے جبکہ اس سے ابوحاتم' احمد بن فرات اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے سترہ سو مشائخ سے ملاقات کی ہے اور علم کے حصول کے لیے سات لاکھ درہم خرچ کیے ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' میں نے رے (تہران) میں اس سے زیادہ قدر و منزلت والا شخص اور دمشق میں ابومسہر سے زیادہ قدر و منزلت والا شخص نہیں دیکھا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثبت راویوں سے روایات نقل کرنے میں وہم کا شکار بھی ہو جاتا ہے اور غلطی بھی کر جاتا ہے۔

اس نے امام مالک کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خیر ام آخره.

''میری اُمت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ اس کا پہلے والا حصہ زیادہ بہتر ہے یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الدجاج غنم فقراء امتی' والجمعة حج فقرائها.

''مرغی میری اُمت کے غریبوں کی بکری ہے اور جمعہ اس کے غریبوں کا حج ہے''۔

یہ روایت عبداللہ بن محمد قیراطی نے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں۔

۹۲۳۹ - ہشام بن عبدالملک (د' س' ق)' ابوتقی یزنی حمصی

یہ مشہور شخص ہے' اس کے حوالے سے ایسی تھوڑی سی روایات منقول ہیں جو اس نے اسماعیل بن عیاض سے نقل کی ہیں اس کے علاوہ اس نے بقیہ اور ایک گروہ سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' ابن جوصا رحمۃ اللہ علیہ' اور ابوعروبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حدیث میں یہ متقن تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابوعبید نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 251 ہجری میں ہوا۔

۹۲۴۰ - ہشام بن عبدالملک (ع) طیالسی

یہ حافظ الحدیث ہے' اس کی کنیت ابوالولید ہے اور یہ بالاتفاق میں حجت ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوالولید آج کے زمانے میں شیخ الاسلام ہے' میں آج کے زمانے میں کسی کو اس پر مقدم قرار نہیں دیتا۔ ابن وارہ کہتے ہیں: ابوالولید نے ہمیں حدیث بیان کی

اور اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ میں نے اُس جیسے کسی شخص کو نہیں پایا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ امام اور فقیہ ہے' عقل مند ہے' ثقہ ہے' حافظ الحدیث ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ میں کبھی کوئی تحریر نہیں دیکھی (یعنی یہ حافظے کی بنیاد پر روایات نقل کرتا تھا)۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 94 برس کی عمر میں ربیع الثانی کے مہینے میں 227 ہجری میں ہوا۔

۹۲۴۱- (صح) ہشام بن عروہ (ع)

یہ جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہیں' حجت ہیں' امام ہیں' لیکن عمر زیادہ ہونے پر ان کے حافظے میں خرابی آ گئی تھی۔ البتہ یہ کبھی بھی اختلاط کا شکار نہیں ہوئے۔ ان کے بارے میں ابوالحسن بن قطان کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ یہ اور سہیل بن ابوصالح اختلاط کا اور تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔ جی ہاں! یہ تھوڑے سے تغیر کا شکار ہوئے تھے لیکن ان کا حافظہ اُسی طرح تھا جس طرح بڑھاپے میں کسی بھی شخص کا ہوتا ہے۔ یہ اپنی محفوظ کی ہوئی بعض چیزوں کو بھول گئے اور بعض کے بارے میں وہم کا شکار ہو گئے تو پھر کیا ہوا! کیا یہ بھولنے سے معصوم تھے! جب یہ آخری عمر میں عراق آئے تو انہوں نے بہت سی علمی روایات بیان کیں اور اُن میں سے تھوڑی سی روایات ایسی تھیں جنہیں یہ بہترین طور پر پیش نہیں کرتے تھے اور اس طرح کی صورتِ حال تو امام مالک' شعبہ' وکیع اور دیگر اکابر ثقہ راویوں کو بھی درپیش ہوئی تھی' اس لیے آپ اپنے خبط کو چھوڑ دیں اور ثبت ائمہ کو بھی ضعیف اور اختلاط کا شکار لوگوں سے ملانے سے بچیں۔ ہشام بن عروہ شیخ الاسلام ہیں۔ اے ابن قطان! آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ بہترین عزاء کیا۔ اسی طرح عبدالرحمٰن بن خراش کا قول ہے کہ امام مالک اس سے راضی نہیں تھے اور ان پر اُن کی اُن روایات کے حوالے سے تنقید کی گئی ہے جو انہوں نے اہلِ عراق کو بیان کی تھیں۔ یہ تین مرتبہ کوفہ تشریف لائے تھے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا کہ میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ دوسری مرتبہ میں اُنہوں نے یہ کہا: میرے والد نے مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بتایا' اور تیسری مرتبہ وہ یہ کہنے لگے: میرے والد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے' یعنی یہ اپنے والد کے حوالے سے مرسل روایت نقل کرتے تھے۔

محمد بن علی باہلی نے قریش کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہشام بن عروہ' منصور کے ہاتھ کی طرف جھکے اور اُسے بوسا دیا اور اُسے رو کے رکھا تو اُس نے کہا: اے ابن عروہ! ہم تمہیں اس سے عزت دیں گے اور اسے تمہارے علاوہ دیگر حضرات سے عزت دیں گے۔ ایک قول کے مطابق ہشام کی عمر 87 برس ہوئی تھی۔

۹۲۴۲- (صح) ہشام بن عمار (خ' عو) سلمی

یہ امام ہے' اس کی کنیت ابوالولید ہے' یہ دمشق کا خطیب تھا' وہاں کا قاری' وہاں کا محدث اور وہاں کا عالم تھا' یہ ''صدوق'' ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے' اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے جو تغیر کا شکار ہو گیا تھا' اسے جب بھی تلقین کی جاتی تھی تو یہ اسے قبول کر لیتا تھا' تو میرا یہ خیال ہے کہ یہ اُن لوگوں میں سے ہے جنہیں تلقین کی جاتی تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من يتزود في الدنيا ينفعه في الآخرة.

''جو شخص دنیا میں زادِ راہ اختیار کرتا ہے تو یہ چیز اُسے آخرت میں فائدہ دیتی ہے''۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث جھوٹی ہے' یہ قیس نامی راوی کے قول کے طور پر روایت کی گئی ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس راوی نے چار سو ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ سمجھدار ہے' سمجھدار ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اور بلند مرتبے کا مالک ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ روایت نقل کرنے کے درہم وصول کرتا تھا' ایک مرتبہ اس نے مجھ سے کہا: تم میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرو تو میں نے کہا: علی بن جعد نے اپنی سند کے ساتھ ابو العالیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تو مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی۔ تو ہشام نے کہا: کیا تم نے یہ میرے سامنے پیش کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ میں نے تمہیں سنائی ہے۔

عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: ہشام ...... ہر چیز ہے' جو اس کی حدیث میں نہیں تھی' وہ یہ بھی کہتا تھا: میں نے یہ صحیح (یعنی مستند) روایات نقل کی ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اُس کو سن لے اور اُس کے بعد اُسے تبدیل کر دے تو اس کا گناہ اُن لوگوں کے سر ہو گا جنہوں نے اسے تبدیل کیا''۔

یہ دو اوراق کے ایک درہم وصول کرتا تھا اور پہلے شرط طے کرتا تھا' میں نے اس سے کہا: اگر تم یہ یاد رکھتے ہو تو حدیث بیان کرو اور اگر تمہیں یہ یاد نہیں ہے تو جو تلقین کی جاتی ہے تم اُسے قبول نہ کرو' ورنہ اس بارے میں اختلاط ہو جائے گا۔ تو وہ بولا: میں ان تمام روایات کو زیادہ اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اس نے مجھ سے کہا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم علم حاصل کرو تو تم میرے سامنے کچھ ایسی اسناد پیش کرو جو ایک دوسرے میں شامل ہو گئی ہوں' تو میں نے اُن روایات کو پیش کیا جن میں تھوڑا سا اضطراب پایا جاتا تھا اور اس سے سوال کرنے لگا' تو یہ اُن میں موجود اضطراب سے واقف تھا۔ ہشام نامی اس راوی کی پیدائش 153 ہجری میں ہوئی تھی' اس کے اکابر مشائخ میں امام مالک شامل ہیں۔ اس سے بہت سی مخلوق نے حدیث روایت کی ہیں جو علمِ قرأت اور علمِ حدیث سیکھنے کے لیے سفر کر کے اس کے پاس آئے تھے' اس سے ولید بن مسلم نے بھی حدیث روایت کی ہے' جو اس کے اساتذہ میں سے ہیں اور اُنہوں نے ابن لہیعہ کے حوالے سے اجازت کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔ عبدان کہتے ہیں: دنیا میں اس کے جیسا اور کوئی شخص نہیں تھا۔ ایک اور شخص نے کہا ہے: ہشام فصیح تھا' بلیغ تھا اور بہت زیادہ علم کا مالک تھا' آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام ابو زرعہ رازی نے یہ کہا ہے: جو شخص ہشام بن عمار سے استفادہ نہ کر سکا ہو' وہ اس بات کا محتاج ہو گا کہ وہ دس ہزار روایات کی تحقیق کرے۔ احمد بن ابو حواری بیان کرتے ہیں: یہ علم اور زہد کے ائمہ میں سے ایک ہیں' اگر مجھے یہ بتایا جائے کہ کسی شہر میں ہشام جیسا کوئی شخص ہے تو یہ لازم ہو گا کہ میری داڑھی مونڈ دی جائے۔ ایک اور مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: ہشام کے مزاج میں کچھ مزاحیہ پن تھا۔ مروزی کہتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ہشام کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: یہ جلدی طیش میں آنے والا کمزور شخص ہے۔ مروزی کہتے ہیں: دمشق سے ایک خط آیا کہ ابو عبداللہ سے ہمارے لیے سوال کرو کہ ہشام بن عمار نے یہ کہا ہے کہ لفظ جبرائیل اور لفظ محمد جو قرآن میں ہیں یہ مخلوق ہیں' میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اسے طیش میں آنے والے ایک شخص نے بھیجا ہے' اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے! کرابیسی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے کیونکہ یہ تو جہمی عقیدہ اختیار کر چکا ہے۔ کتاب میں یہ بات بھی تحریر ہے کہ اس نے اپنے

خطبے میں یہ کہا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے اپنی مخلوق کے لئے اپنی مخلوق کے ذریعے تجلی کی۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ جہمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی نازل کی تھی اور یہ شخص یہ کہتا ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کے لئے اپنی مخلوق کے ذریعے تجلی کی' اگر لوگوں نے اس کے پیچھے نماز ادا کی ہے تو وہ اپنی نمازوں کو دُہرالیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہشام کے قول کے ثانوی شواہد موجود ہیں لیکن اس مجمل عبارت کا اطلاق کرنا مناسب نہیں ہے' میں نے شیخ ابوالولید کی تفصیلی حالات اپنی بڑی تاریخ میں ذکر کردیئے ہیں' اس کے علاوہ طبقات القرا میں بھی ذکر کیے ہیں' میں نے اُس میں کچھ فوائد بھی ذکر کیے ہیں کہ اسلام میں اسے بہت قدر و منزلت حاصل تھی اور ایک زمانے کے علماء ایک دوسرے کے خلاف اپنے اجتہاد کے مطابق کلام کرتے رہتے ہیں اور ہر ایک کے کسی قول کو لیا جاتا ہے اور کسی قول کو ترک کردیا جاتا ہے' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ مختلف ہے۔ ہشام کا انتقال محرم کے مہینے کے آخر میں 245 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 92 سال تھی۔

۹۲۴۳ - ہشام بن عمرو (عو) فزاری

اس سے ایک ایسی حدیث منقول ہے جو اس نے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في آخر وتره :اللّٰهم انى اعوذ برضاك من سخطك ...الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت اس راوی سے حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔ باوجودیکہ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس روایت کو اس راوی سے حماد کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور قدیم ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حماد کے پرانے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۹۲۴۴- ہشام بن غاز (عو)

یہ مکحول کا شاگرد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دحیم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عبادت گزار اور نیک شخص ہے۔

۹۲۴۵ - ہشام بن محمد بن سائب کلبی' ابومنذر

یہ تاریخی روایات کا عالم اور علم الانساب کا عالم تھا اور بڑا علامہ تھا۔ اس نے اپنے والد شیخ ابونضر کلبی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو مفسر تھے' اس کے علاوہ اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ رات کے وقت کلام کرنے والا شخص تھا اور نسب کا ماہر تھا' میں یہ گمان نہیں کرتا کہ کسی نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہوگی۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: یہ رافضی ہے اور ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثاً) - قال: اسر الی حفصة ان ابا بکر ولی الامر من بعده' وان عمر والیه من بعد ابی بکر' فاخبرت بذلك عائشة.

''جب نبی نے اپنی ایک زوجہ کے ساتھ پست آواز میں ایک بات کہی''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پست آواز میں یہ بتایا تھا کہ آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنیں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنیں گے' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتادی تھی۔

یہ روایت بلاذری نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہے اور ہشام نامی راوی کو ''ثقہ'' قرار دیا نہیں دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی تصانیف 150 سے زیادہ ہیں۔ اس کا انتقال 204 ہجری میں ہوا۔

٩٢٤٦ - ہشام بن محمد بن احمد بن علی تیمی کوفی

اس نے ابوحفص کتانی سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن علی صوری نے اس پر جھوٹا ہونے پر الزام عائد کیا ہے کیونکہ اس نے ایک موضوع حدیث روایت کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

٩٢٤٧ - ہشام بن مودود

اس نے زیاد بن علاقہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

٩٢٤٨ - ہشام بن نجیح

٩٢٤٩ - ہشام بن ابوہشام

اس نے زید عمی سے روایت نقل کی ہے۔

٩٢٥٠ - ہشام مرہبی

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔

٩٢٥١ - ہشام بن ابویعلیٰ

اس نے محمد بن حنفیہ سے روایت نقل کی ہے۔

٩٢٥٢ - ہشام سختیانی

(ہشام نامی سابقہ پانچ راوی) مجہول ہیں۔

٩٢٥٣ - ہشام بن ہارون

اس نے معاذ بن رفاعہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ زید بن حباب نے اس کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے:

اللھم اغفر للانصار ولذراریھم ولجیرانھم.

''اے اللہ! انصار کی' اُن کے بال بچوں اور اُن کے پڑوسیوں کی مغفرت کردے''۔

یہ روایت عالی سند کے ساتھ وراق کے امالی میں ہم تک پہنچی ہے۔

۹۲۵۴ - ہشام بن ابوالولید (ق)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابوداؤد طیالسی نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ بظاہر یہ ہشام بن زیاد ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۹۲۵۵ - ہشام بن لاحق

اس نے عاصم احول سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کی حدیث کو ترک کردیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُنہوں نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' یہ ابوعثمان مدائنی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۹۲۵۶ - ہشام ابوکلیب

اس نے ابن ابونعم اور امام شعبی سے جبکہ اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نھی عن عسب الفحل' وعن قفیز الطحان.

''نہ جانور کو جفتی کے لئے دینے اور آٹا پیسنے والے کو (گندم یا آٹے کا ہی) قفیز دینے سے منع کیا گیا ہے''۔

یہ روایت منکر ہے اور اس شخص کی شناخت موجود ہے۔

۹۲۵۷ - ہشام بن ابویعلیٰ

اس نے محمد بن حنفیہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ یہ سفیان ثوری کا استاد ہے۔

(ہشیم)

۹۲۵۸ - ہشیم بن بشیر (ع) سلمی' ابومعاویہ واسطی

یہ حافظ الحدیث ہے اور جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہے۔ اس نے زہری اور حصین بن عبدالرحمٰن سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے یحییٰ القطان' امام احمد' یعقوب دورقی اور بہت سی مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی پیدائش 104 ہجری میں ہوئی تھی' اس نے حج کے دنوں میں زہری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' یہ تدلیس کرتا تھا' زہری سے روایت نقل کرنے میں یہ کمزور ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے یزید بن ابوزیاد سے' یا عاصم بن کلیب سے' یا حسن بن عبداللہ سے' یا ابن ابوخلدہ' یا سیار سے' یا علی بن زید سے سماع نہیں کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں بہت سے لوگوں کے نام ذکر کیے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس نے ان لوگوں کے حوالے

سے حدیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا مسلک یہ تھا کہ لفظ "عن" کے ذریعے تدلیس کرنا جائز ہے اور اس نے تقریباً ہزار روایات میں ایسا کیا ہے' یہ بات دورقی نے بیان کی ہے۔ وہب بن جریر بیان کرتے ہیں: ہم نے شعبہ سے کہا کہ کیا ہشیم کے حوالے سے حدیث نوٹ کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! خواہ وہ تمہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حدیث بیان کرے تو تم اُس کی بھی تصدیق کرو۔ ابن مہدی بیان کرتے ہیں: ہشیم' ثوری سے بڑا حافظ الحدیث تھا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے ہشیم سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں دیکھا صرف سفیان اُس سے بڑے حافظ تھے' اگر اللہ نے چاہا۔ ابن ابودنیا کہتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے عمرو بن عون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہشیم کے انتقال سے دس سال پہلے تک اُس کا یہ معمول رہا کہ وہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتا تھا (یعنی زندگی کے آخری دس سالوں میں اُس نے ایسا کیا)۔ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے ہشیم سے زیادہ سمجھدار اور کوئی محدث نہیں دیکھا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہشیم کی نیکی' اُس کی سچائی اور اُس کی امانت کے بارے میں نہیں پوچھا جا سکتا۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: زمانے نے بہت سے لوگوں کا حافظہ خراب کیا' لیکن ہشیم کے حافظے کو خراب نہیں کر سکا۔ علی بن ثابت بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری کہتے ہیں: تم لوگ ہشیم کے حوالے سے روایت نوٹ نہ کرو۔ ابن دورقی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہشیم اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے سماع کیا ہے اور یہ دونوں اُس وقت کمسن تھے۔ جوزجانی بیان کرتے ہیں: ہشیم ایک ایسا شخص ہے کہ جیسا آپ چاہ سکتے ہیں' البتہ اس نے کچھ ایسے لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جن سے اس نے ملاقات نہیں کی تھی۔ امام عبدالرزاق نے عبداللہ بن مبارک کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ہشیم سے کہا: آپ تدلیس کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ اتنی زیادہ احادیث روایت کرنے والے شخص ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: تمہارے دو بڑے افراد بھی تدلیس کرتے تھے: اعمش اور سفیان۔ یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی بیان کیا کرتے تھے: حصین سے روایات نقل کرنے میں ہشیم نامی راوی سفیان اور شعبہ سے زیادہ ثبت ہے۔ اسحاق ازرق بیان کرتے ہیں: میں نے ہشیم کے ساتھ تختیاں نہیں دیکھی ہیں' وہ محفل میں آتا تھا' حدیث سنتا تھا اور اُٹھ جاتا تھا' یعنی اپنے حافظے پر اکتفاء کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اس نے سیار سے سماع نہیں کیا ہے۔ عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ہشیم کے حوالے سے سیار اور حصین اور ایک جماعت سے یہ روایت نقل کی ہے' پھر اُنہوں نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے طلاق ہونے اور اُن کی عدت والی روایت ذکر کی۔

ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: ہشیم کا تدلیس کے بارے میں ایک مخصوص انداز ہے' امام ابوعبداللہ حاکم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس کے شاگردوں میں سے ایک جماعت نے اس بات پر ایک دن اتفاق کیا کہ وہ اب ہشیم سے تدلیس کے طور پر کوئی روایت نہیں لیں گے' اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ تو اس نے ہر حدیث میں یہ ذکر کرنا شروع کر دیا کہ حصین اور مغیرہ نے ابراہیم کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی' جب یہ فارغ ہوا تو اس نے اُن سے دریافت کیا: کیا میں نے آج تمہارے سامنے تدلیس کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اس نے کہا: میں نے مغیرہ سے کوئی ایک حرف بھی نہیں سنا جو میں نے تمہارے سامنے ذکر کیا ہے' میں نے تو یہ کہا ہے کہ حصین نے مجھے

حدیث بیان کی اور مغیرہ سے میں نے سماع نہیں کیا ہے۔

حصین بن فہم بیان کرتے ہیں: ہروی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہشیم نے زہری کے حوالے سے تقریباً 300 احادیث نوٹ کی تھیں' یہ ایک صحیفے میں تھیں' ایک مرتبہ ہوا چلی تو وہ صحیفہ اُڑ گیا' لوگ نیچے اُترے لیکن اُنہیں وہ صحیفہ نہیں ملا تو ہشیم کو اُن میں سے صرف نو احادیث یاد تھیں۔ عمرو بن عون کہتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے محدثین میں ہشیم سے زیادہ سمجھدار اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ لوگ یہ بیان کرتے ہیں: ہشیم کا انتقال 183 ہجری میں ہوا تھا۔

(ہمام)

۹۲۵۹ - ہمام بن مسلم زاہد

اس نے محمد بن سوقہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔ یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔

سلیمان بن ربیع نہدی نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ وہ شخص ہے جس نے سفیان ثوری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المضمضة والاستنشاق ثلاثا فريضة.

''تین مرتبہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے''۔

یہ روایت حمزہ بن داؤد نے سلیمان بن ربیع نہدی کے حوالے سے ہمام سے نقل کی ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے' یہ روایت مرسل کے طور پر بھی منقول ہے۔

۹۲۶۰ - ہمام بن نافع (ت) صنعانی

یہ امام عبدالرزاق کا والد ہے۔ میرے علم کے مطابق اس سے اس کے صاحبزادے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ اس کی وفات بہت پہلے ہوگئی تھی۔ کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میرے والد نے ساٹھ سے زیادہ حج کیے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے کتابوں میں صرف ایک حدیث منقول ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رحمه الله ابن رواحة' كان اين ما ادركته الصلاة اناخ.

''اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم کرے! یہ جہاں بھی ہو' جب نماز کا وقت ہوتو یہ جانور کو بٹھا لیتا ہے''۔

۹۲۶۱ - ہمام بن یحییٰ (ع) عوذی بصری

یہ بصرہ کے علماء اور وہاں کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' تاہم اس کے حافظے میں کچھ

خرابی تھی۔ یحییٰ القطان اس کے حافظے سے راضی نہیں تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید' ہمام کو کمتر قرار نہیں دیتے تھے' میں نے یحییٰ کو نہیں دیکھا کہ اُن کی حجاج' ابن اسحاق اور ہمام سے زیادہ کسی اور کے بارے میں بُری رائے ہو' اُن میں سے کوئی بھی شخص یہ استطاعت نہیں رکھتا کہ ان لوگوں کے بارے میں اُنہیں نظر ثانی کے لئے کہہ سکے۔ محمد بن منہال بیان کرتے ہیں: یزید بن زریع سے ہمام کے بارے میں سوال کیا تو وہ بولے: اس کی تحریر صالح ہے لیکن اس کا حافظہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ اس کے حافظے اور اس کی تحریر دونوں سے راضی نہیں تھے اور وہ اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے' جبکہ عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے حدیث روایت کر لیتے تھے۔ حسن حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے عفان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہمام اپنی تحریر کی طرف رجوع نہیں کرتا تھا اور اُس میں دیکھتا بھی نہیں تھا' اگر اس سے اختلاف کیا جاتا تو یہ پھر بھی اپنی تحریر کی طرف رجوع نہیں کرتا تھا اور یہ اس بات کو ناپسند کرتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اس نے رجوع کیا اور اس کا اپنی تحریر کا جائزہ لیا تو بولے: اے عفان! ہم نے تو بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں' تو ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

عفان بیان کرتے ہیں: ہمام نے انس بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک کشتی پر نماز پڑھائی' ہم میں سے بعض لوگ اُن کے آگے تھے اور بعض پیچھے تھے۔ عفان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت یزید بن ہارون کو سنائی تو وہ بولے: تم نے اسے ہمارے لیے خراب کر دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

السنة بالنساء -يعني بالطلاق والعدة.

''خواتین کے بارے میں سنت یہ ہے' یعنی طلاق اور عدت کے حوالے سے سنت یہ ہے''۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمام اپنے تمام اساتذہ کے بارے میں ثبت ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں: میں نے ہمام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نیک اعمال میں سے ہر ایک عمل کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہے کہ میں نے اس کے ذریعے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کیا' پھر حدیث کا معاملہ مختلف ہے۔ اس راوی کا انتقال 164 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوا۔ اس کے اصحاب میں سے ہدبہ بن خالد اور شیبان کے نام معروف ہیں۔ اس نے حسن بصری' عطاء بن ابی رباح' نافع اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(ہناد' ہود)

۹۲۶۲ - ہناد بن ابراہیم ابومظفر نسفی

اس نے 450 ہجری کے بعد بہت سی روایات نقل کی ہیں' البتہ اس نے موضوع اور آزمائشی روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اس نے غنجار کے حوالے سے اپنی تاریخ میں روایت نقل کی ہے جبکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی' ابوعمر ہاشمی' ابوالحسین بن بشران اور ایک طبقے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت کرنے والے آخری افراد ابوبکر انصاری اور ابوبدر کرخی ہیں۔ تاہم ابوالبدر نے اس

کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں اُن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس کا انتقال بعقوبا میں ہوا جہاں کا یہ قاضی تھا' یہ 465 ہجری کی بات ہے۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: جب میں نے نیشاپور کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو ہناد کے میرے سپرد کچھ روایات کیں جو ایک ایسے بزرگ سے منقول تھیں جس کے بارے میں اُس نے یہ ذکر کیا کہ وہ نہروان میں زندہ ہے جو ابن کردی کے نام سے مشہور ہے اور اُس نے خلدی اور نجاد سے روایات نقل کی ہیں' جب میری ملاقات ابن کردی سے ہوئی تو مجھے یہ محسوس نہیں ہوا کہ یہ خلدی اور نجاد کو جانتا بھی ہو گا۔ اُس نے بیان کیا: عبدالملک بن بکران نہروانی نے مجھے حدیث بیان کی ہے جو اُن لوگوں کے حوالے سے منقول ہے جن کا تم نے نام لیا ہے۔

۹۲۶۳ - ہود بن عبداللہ (ت) عصری

اس نے اپنا نانا مزیدہ بن جابر سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ طالب بن حجیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۲۶۴ - ہود بن عطاء یمامی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس کی روایات کم ہونے کے باوجود منکر ہیں۔

(ہوذہ)

۹۲۶۵- (صح) ہوذہ بن خلیفہ (ت)

اس نے بغداد میں عوف اعرابی اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ہوذہ بن خلیفہ بن عبد اللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ ثقفی ابواشہب بصری ہے۔ اس نے سلیمان تیمی' ابن عون اور ابن جریج سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عباس دوری' حارث بن ابواسامہ' بشر بن موسیٰ اور مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث زیادہ صالح نہیں تھی' وہ یہ کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ "صدوق" ہوگا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ قابلِ تعریف نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ ہوذہ نامی راوی کا انتقال 216 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 91 برس تھی۔

(ہلال)

۹۲۶۶ - ہلال بن اسامہ فہری مدنی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اسامہ بن زید لیثی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۲۶۷ - ہلال بن علی بن اسامہ عامری

یہ وہ شخص نے جسے ہلال بن ابومیمونہ بھی کہا جاتا ہے' یہ ثقہ ہے۔ اس سے امام مالک اور فلیح نے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے چند احادیث منقول ہیں۔

۹۲۶۸ - ہلال بن بسام

اس کی ترتیب یہاں ذکر کی گئی ہے۔

۹۲۶۹ - ہلال بن جبیر (ق)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور اس سے دو آدمیوں نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۲۷۰ - ہلال بن جبیر کوفی

اس نے سعید بن جبیر اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۹۲۷۱ - ہلال بن جہم

اس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۲۷۲ - ہلال بن خباب (عو) کوفی

اس نے ابوجحیفہ' ابوعمر زاذان اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یونس بن ابواسحاق اور ثابت بن یزید احول نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا تھا' اُس وقت یہ تغیر کا شکار ہو چکا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

یاھل الکوفة' لو لم تذھل نفسی عنکم الا لثلاث لذھلت لقتلکم ابی' وطعنکم فی فخذی' وانتھا بکم ثقلی.

''اے اہلِ کوفہ! میں اپنے آپ کو تم لوگوں سے لاتعلق صرف تین باتوں کی وجہ سے کر رہا ہوں' ایک اس وجہ سے کہ تم لوگوں نے میرے والد کو قتل کروایا' دوسرا یہ کہ تم نے میرے زانوں پر (تیر یا نیزہ یا چھڑی کو) چبھویا اور تیسرا یہ کہ تم نے میرے بوجھ کو چوری کر لیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعة' واھله لا یجدون عشاء ' وکان عامة خبزھم

الشعیر.

''نبی اکرم ﷺ پر کچھ مسلسل راتیں ایسی گزرتی تھیں کہ آپ کے گھر والوں کو رات کا کھانا نہیں ملتا تھا اور ان لوگوں کی روٹی زیادہ تر جَو کی بنی ہوئی ہوتی تھی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: ہلال نامی راوی سے کچھ احادیث منقول ہیں' مجھے یہ اُمید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے' آخری عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔ محمد بن عبداللہ بن عمار نے اپنی تاریخ میں یہ بات نقل کی ہے: ہلال کوفی ثقہ ہے' یہ موصل میں موجود تھا' جبکہ یونس بن خباب اور جو اُس کا بھائی ہے وہ ضعیف ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس شخص کو یہ بیان کرنے میں وہم ہوا ہے کیونکہ وہ ان دونوں کے درمیان مناسبت کو نہیں جانتا' اسی طرح جوزجانی نے یہ گمان کیا ہے کہ ان دونوں کا تیسرا بھائی صالح بن خباب ہے جو اعمش کا استاد ہے۔ احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہلال بن خباب ثقہ ہے' اس کے اور یونس بن خباب کے درمیان کوئی نسبی تعلق نہیں ہے۔

۹۲۷۳ - ہلال بن خالد

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كان ذا جدة فوسع على عياله يوم عاشوراء اوسع الله عليه سنته.

''جو شخص صاحبِ حیثیت ہو اور عاشوراء کے دن اپنے گھر والوں پر زیادہ کھل کر خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے پورا سال زیادہ عطا کرتا ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت جھوٹی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ امام مالک سے ثابت نہیں ہے اور اس کے راویوں میں کئی ایک مجہول راوی بھی ہیں۔

۹۲۷۴ - ہلال بن رداد (خت)

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس سے اس کے بیٹے محمد نے روایت نقل کی ہے' یہ حماد بن ہلال کے نام سے معروف ہے۔

۹۲۷۵ - ہلال بن زید (ق)' ابوعقال

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اس کی قبر عسقلان میں موجود ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی قبر پر یہ لکھا ہوا پڑھا ہے: یہ ابوعقال ہلال بن زید کی قبر ہے جو نبی اکرم ﷺ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہلال بن زید کی کنیت ابن بولی تھی اور ایک قول کے مطابق ابوعقال تھی۔ ابراہیم بن سوید بن حیان نے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایات میں سے کچھ منکر ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

سعید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم بن سوید سے سوال کیا کہ ہلال بن زید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عمرة فی رمضان کحجة معی.

''رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی مانند ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

وقت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لاهل المدائن العقیق' ولاهل البصرة ذات عرق.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدائن کے لئے عقیق کو اور اہلِ بصرہ کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے' کیونکہ بصرہ نام کا شہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں آباد ہوا تھا۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

بینما نحن نطوف مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذ راینا بردا ونداء .

قلنا :ما هذا یا رسول اللّٰہ ؟ قال :عیسی ابن مریم یسلم علی.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف کر رہے تھے' اسی دوران ہم نے ایک چادر اور پکار دیکھی تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں جو مجھے سلام کر رہے ہیں''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عسقلان احدی العروسین التی بها شهداؤها وفود الی الجنة' یبعث اللّٰہ من مقبرتها سبعین الف شهید' رؤوسهم بایدیهم' وتثج اوداجهم دما' یقولون :ربنا آتنا ما وعدتنا علی رسلك ولا تخزنا یوم القیامة' انك لا تخلف المیعاد. یقول اللّٰہ تعالی :صدق عبادی' ادخلوهم الجنة' واغسلوهم فی نهر البیضة فیخرجون منه بیضا نقاة یمرحون من الجنة حیث شاء وا' وان بها لمصاف الشهداء یوم القیامة وخمسون الفا وفود الی ربهم.

''عسقلان دُلہنوں میں سے ایک ہے' یہاں اس کے شہداء ہوں گے جو جنت کی طرف جانے والے ہوں گے' اللہ تعالیٰ یہاں کے قبرستان سے ستر ہزار شہیدوں کو زندہ کرے گا' جن کے سر اُن کے ہاتھوں میں ہوں گے اور اُن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا' وہ لوگ یہ پڑھ رہے ہوں گے: ''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں وہ عطا کردے جس کا تُو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا اور تُو قیامت کے دن ہمیں غمگین نہ کرنا بے شک تُو وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتا''۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا ہے' تم انہیں جنت میں داخل کر دو اور انہیں سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس میں سے صاف ستھرے سفید ہو کر نکلیں گے اور جنت میں جہاں چاہیں گے چلتے پھریں گے اور قیامت کے دن شہداء کی

مخصوص صف ان کے لئے ہوگی' جس میں پچاس ہزار لوگ ہوں گے جو اپنے پروردگار کی زیارت کے لئے جائیں گے''۔
ولید نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن واقد عمری نے اس میں یہ روایت نقل کی ہے: دوسری عروس اسکندریہ ہے۔ پھر عمر نامی راوی نے یہ کہا ہے: مدینہ طیبہ اور اسکندریہ بھی طیبہ ہے۔
یہ روایت ابن عدی نے اسحاق بن ابراہیم غزی سے نقل کی ہے اور یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوعقال نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: غزی نامی راوی صدوق ہے۔

۹۲۷۶ -ہلال بن ابوزینب (ق)

اس نے شہر بن حوشب سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ معروف نہیں ہے۔ ابن عون اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کے حوالے سے شہداء کے بارے میں حدیث منقول ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں شہر نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۲۷۷ -ہلال بن سوید

ایک قول کے مطابق یہ ابن ابوسوید ہے' یہ واہی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ ابوظلال ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۹۲۷۸ -ہلال بن سوید احمری' ابومعلیٰ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''الضعفاء'' میں بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن موسیٰ نے مروان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُس نے ہلال کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

حرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم (خلط) البسر والتمر' ولا یدخر شیء لغد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر کھانے کو حرام قرار دیا ہے اور آپ کل کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے''۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۲۷۹ -ہلال بن عامر (د)

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہلال بن عمرو۔ اس نے حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گرہن کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۹۲۸۰ -ہلال بن عبداللہ (ت)' ابوہاشم

اس نے ابواسحاق سے روایت نقل کی ہے۔ بخاری کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہیض

من ملك زادا وراحلة فلم يحج لا يضره مات يهوديا او نصرانيا' قال الله تعالى :ومن كفر فان الله غني عن العالمين.

''جو شخص زادِراہ اور سواری کا مالک ہو اور پھر بھی حج نہ کرے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور جو شخص کفر کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے''۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کا قول بھی نقل کیا ہے جو ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے جو اس سے زیادہ بہتر ہے۔عفان نامی راوی نے بھی اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۲۸۱ - ہلال بن عبدالرحمٰن حنفی

اس نے ابن منکدر سے روایت نقل کی ہے۔عقیلی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔عباد بن عباد مہلبی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے تین منکر روایات تعلیق کے طور پر نقل کی ہیں۔اس راوی سے ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس نے عطاء بن ابومیمونہ اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں' تاہم اس کی نقل کردہ احادیث میں ضعف واضح ہوتا ہے' اس لیے اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔

۹۲۸۲ - ہلال بن عمر رقی

یہ ہلال بن العلاء کا دادا ہے۔ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۸۳ - ہلال بن عمرو (د)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جو منکر ہے۔اس کا شاگرد ابوالحسن ہے' میں اُس سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۹۲۸۴ - ہلال بن العلاء (س) بن ہلال بن عمر بن ہلال باہلی رقی' ابوعمر

یہ حافظ الحدیث ہے' حدیث کا عالم ہے' قتیبہ بن مسلم کے غلاموں میں سے ایک ہے۔اس نے اپنے والد' اس کے علاوہ حجاج اعور' حجاج بن منہال' عفان اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی' خیثمہ' نجاد اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کے طور پر اس سے روایت نقل کی ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس نے اپنے والد کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں' مجھے یہ نہیں پتا کہ شک اس کی طرف سے ہے یا اس کے والد کی طرف سے ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 208 ہجری میں 96 برس کی عمر میں ہوا۔

۹۲۸۵ - ہلال بن فیاض (د س) یشکری بصری

اس کا لقب شاذ اور کنیت ابوعبیدہ ہے۔اس نے ہشام دستوائی اور شعبہ سے جبکہ اس سے امام ابوداؤد' محمد بن ضریس' ابوخلیفہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔امام بوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے۔ابن جوزی کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر شدید تنقید

کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ موقوف روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا اور اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا' اس کی روایت میں مشغول نہیں کیا جائے گا۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس پر شدید تنقید کی ہے۔ اس کا انتقال 225 ہجری میں ہوا۔

۹۲۸۶ - ہلال بن محمد بصری

یہ ہلال رازی کا بھتیجا ہے اور یہ وہ آخری فرد ہے جس نے بصرہ میں ابو مسلم کجی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن صلاح کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن غلام زہری بیان کرتے ہیں: اس نے ایک شیخ سے ملاقات کا دعویٰ کیا ہے' جسے اس نے دیکھا بھی نہیں ہے۔

۹۲۸۷ - ہلال بن مرہ

عمرو بن شعیب اس کے حوالے سے شہد کی زکوٰۃ والی روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ راوی حجت نہیں ہے۔

۹۲۸۸ - ہلال بن میمون (ت)

یہ ہلال بن ابوسوید' اس کی کنیت اور اسم منسوب ابوظلال قسملی ہے' یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور رازی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں ثقہ راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار شخص ہے' اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوظلال نامی راوی کا نام ہلال بن بشر تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان لله لوحا من زبرجدة خضراء جعله تحت العرش' كتب فيه :انى انا الله لا اله الا انا' ارحم واترحم' خلقت بضعة عشر وثلاثمائة خلق' من جاء من خلق منها مع شهادة ان لا اله الا الله ادخله الجنة.

سبز زبرجد کی بنی ہوئی ایک تختی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے رکھا ہے اور اُس میں یہ تحریر کیا ہے: بے شک میں اللہ ہوں' میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں رحم کرتا ہوں اور مجھ سے رحم کی توقع رکھی جاتی ہے' میں نے 310 سے زیادہ قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں' اس ساری مخلوق میں سے جو بھی شخص اس بات کی گواہی کے ہمراہ میری بارگاہ میں آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میں اُسے جنت میں داخل کروں گا''۔

۹۲۸۹ - ہلال بن نعیم

اس نے سالم بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۲۹۰ - ہلال بن ابوہلال مدنی (د' س' ق)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کا بیٹا محمد بن ہلال اس سے روایت نقل

کرنے میں منفرد ہے۔اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۹۲۹۱ -ہلال مولیٰ ربعی

اس سے صرف عبدالملک بن عمیر نے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۹۲ -ہلال رای

یہ ہلال بن یحییٰ بصری حنفی ہے جو فقیہ ہے۔اس نے شیخ ابوعوانہ اور ابن مہدی کے حوالے سے جبکہ اس سے عبداللہ بن قحطبہ‘ حسین بن احمد بن بسطام نے روایات نقل کی ہیں۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ تھوڑی روایات نقل کرنے کے باوجود زیادہ غلطیاں کرتا ہے‘ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة‘ وكان نعله له قبالان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا اور آپ کے نعلین شریفین کے دو تسمے ہوتے تھے''۔

اس کا انتقال 245 ہجری میں ہوا۔

۹۲۹۳ -ہلال ابوالورد عتکی

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

(ہیاج)

۹۲۹۴ -ہیاج بن بسام‘ خراسانی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے‘ جب اُنہوں نے لوگوں کو سلام کرتے ہوئے اشارہ کیا تھا۔اس راوی کی شناخت نہیں ہوسکی۔بشر بن حکم نیشاپوری اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔اس کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''الادب المفرد'' میں ایک روایت منقول ہے۔

۹۲۹۵ -ہیاج بن بسطام (ق) ہروی

اس نے حمید‘ لیث بن ابوسلیم سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خالد‘ (اس کے علاوہ) ابراہیم بن عبداللہ ہروی‘ سعدویہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔سعید بن ہناد کہتے ہیں: میں نے ہیاج سے زیادہ کوئی شخص نہیں دیکھا‘ اس نے بغداد میں حدیث بیان کی تو تقریباً ایک لاکھ لوگوں کا مجمع اس کے اردگرد اکٹھا ہوگیا جو اس کی فصاحت کو پسند کر رہے تھے اور اس کے حوالے سے روایات نوٹ کر رہے تھے۔

مالک بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہیاج بن بسطام سب سے بڑا عالم تھا اور سب سے بڑا بردبار تھا اور سب سے زیادہ فقیہ تھا اور

سب سے زیادہ بہادر تھا اور سب سے زیادہ سخی تھا اور سب سے زیادہ رحم دل تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔

یحییٰ بن ابوبکیر کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يواخي بين اصحابه' فقال :علي اخي' وانا اخوه' اللهم وال من والاه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور ارشاد فرمایا: علی میرا بھائی ہے اور میں اس کا بھائی ہوں' اے اللہ! جو اس سے محبت رکھتا ہے تُو بھی اس سے محبت رکھنا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا عمر وقال :اني لعلي انهاكم عن اشياء تصلح لكم وآمركم باشياء لا تصلح لكم.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے میں تمہیں کچھ ایسی چیزوں سے منع کر رہا ہوں جو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوں اور میں تمہیں کچھ ایسی چیزوں کا حکم دے رہا ہوں جو تمہارے لیے بہتر نہ ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرجت يوم الخندق اقفو آثار الناس' فمشيت حتى اقتحمت حديقة فيها نفر من السلمين' فيهم عمر' وفيهم رجل عليه نسيعة لا يرى الا عيناه' فقال عمر :انك لجرية ما يدريك لعله يكون بلاء ' فو الله ما زال يلومني حتى وددت ان الارض تنشق فادخل فيها' فكشف الرجل عن وجهه النسيعة فاذا هو طلحة' فقال :انك قد اكثرت.

''غزوۂ خندق کے موقع پر میں لوگوں کے نقشِ قدم پر چلتی ہوئی آئی' میں چلتی رہی یہاں تک کہ میں ایک باغ میں داخل ہوئی' جن میں کچھ مسلمان بھی موجود تھے' اُن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ایک شخص بھی تھا جس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: آپ نے بڑی جراَت کا مظاہرہ کیا ہے' آپ کو کیا پتا کہ کس نوعیت کی آزمائش ہے؟ اللہ کی قسم! وہ مسلسل مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ زمین شق ہو جائے اور اُس میں میں داخل ہو جاؤں۔ پھر اُس نے اپنے چہرے سے نقاب اُٹھایا تو وہ حضرت طلحہ تھے' اُنہوں نے کہا: تم نے بڑی زیادتی کی ہے''۔

ہیاج نامی راوی کا انتقال 177 ہجری میں ہوا۔

۹۲۹۶ - ہیاج بن عمران (د) برجمی

یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے۔ اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور علی نے سچ کہا ہے (یعنی علی بن مدینی نے سچ کہا ہے)۔

(ہیثم)

۹۲۹۷ - ہیثم بن احمد بن محمد بن سالم مہری

حسن بن عمر بصری قطان کہتے ہیں: یہ کذاب اور وضاع (یعنی احادیث ایجاد کرنے والا شخص) ہے' اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ایسے لوگوں کو زیادہ نہ کرے!

۹۲۹۸ - ہیثم بن اشعث

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے عثمان بن ہیثم نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۲۹۹ - ہیثم بن بدر ضبی

اس نے حرقوص سے روایت نقل کی ہے۔ یہ رے (تہران) کے خراج کو وصول کرنے کا نگران تھا۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔ مغیرہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی سند ثابت نہیں ہے۔

۹۳۰۰ - ہیثم بن جماز حنفی بکاء بصری

یہ معروف شخص ہے۔ اس نے یحییٰ بن ابوکثیر اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شجاع بن ابونصر' آدم بن ابوایاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بصرہ کا قصہ گو تھا اور ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ یہ راوی بیان کرتا ہے: حسن کے پاس ایک شخص نے کہا: گھڑ سوار آپ کو مبارکباد دے گا۔ تو حسن نے کہا: ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی گدھے کا سوار ہو یا گائے کا سوار ہو' تم یہ کہو کہ ہبہ کرنے والے کا شکریہ ادا کیا اور تمہارے لیے جو چیز ہبہ کی گئی تھی اُس میں تمہارے لیے برکت رکھی گئی اور وہ اپنی حد تک اپنی پہنچ گئی اور تمہیں اُس کی نیکی میں سے حصہ دیا گیا۔

یہ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا ہے' اُن کے کان پر ریحان کا ایک پھول تھا اور اُنہوں نے سرخ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

یہ راوی بیان کرتا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:

يؤتى بعمل المؤمن يوم القيامة فيوضع في كفة الميزان فلا يرجح شيء حتى يؤتى بصحيفة مختومة من عند الرحمن فتوضع في الكفة فترجح، وهي لا اله الا الله.

''قیامت کے دن مؤمن کے اعمال کو لایا جائے گا اور اُسے میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا تو پھر بھی وہ پلڑا بھاری نہیں ہوسکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ایک صحیفہ لایا جائے گا جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی' اُسے اُس پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ وزنی ہو جائے گا' اُس صحیفے میں لا الہ الا اللہ لکھا ہوا ہوگا''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ وکل بعبدہ ملکین یکتبان عملہ' فاذا مات قالا :یا رب' قد قبضت عبدك فلانا فالی این ؟ قال: یقول سمائی مملوء ۃ من ملائکتی' وارضی مملوء ۃ من خلقی یطیعونی' اذھبا الی قبر عبدی فسبحانی وکبرانی وھللانی واکتبا ذلك فی حسنات عبدی الی یوم القیامۃ.

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر دو فرشتوں کو مقرر کرتا ہے جو اُس کے عمل کو نوٹ کرتے ہیں جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ دونوں عرض کرتے ہیں: اے میرے پروردگار! تُو نے اپنے فلاں بندے کی روح قبض کر لی ہے تو یہ کہاں جائے گا؟ تو پروردگار فرماتا ہے: میرا آسمان میرے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے' میری زمین میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے' یہ لوگ میری اطاعت کرتے ہیں' تم دونوں میرے بندے کی قبر کے پاس جاؤ' تم دونوں میری تسبیح بیان کرنا' میری کبریائی بیان کرنا' میری معبودیت کا اعتراف کرنا اور ان سب کا ثواب قیامت کے دن تک میرے بندے کی نیکیوں میں نوٹ کرتے رہنا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تکلموا فی القدر فانہ سر اللہ فلا تفشوا للہ سرہ.

''تقدیر کے بارے میں بحث نہ کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے اور اللہ تعالیٰ کے راز کو افشاء کرنے کی کوشش نہ کرو''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

شاھد الزور یلعنہ اللہ فوق سبع سموات .

''جھوٹی گواہی دینے والے پر اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت کرتا ہے''۔

۹۳۰۱ - ہیثم بن جمیل (ق)' ابوسہل بغدادی' ثم انطاکی

یہ حافظ الحدیث ہے' اس نے حماد بن سلمہ اور مالک سے جبکہ اس سے امام احمد' ذہلی' محمد بن عوف اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوا مقعدہ من النار.

''جو شخص علم نہ ہونے کے باوجود قرآن (کی تفسیر) کے بارے میں کوئی بات کہتا ہے تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ الحدیث ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور سنت کا عالم ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث نہیں ہے' یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات نقل کرتے ہوئے غلطی کرتا ہے' تاہم مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۹۳۰۲ - ہیثم بن حبیب

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے امام مہدی کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور اس روایت کے حوالے سے الزام اسی راوی کے سر ہے۔ یہ روایت ابونعیم نے طبرانی کے حوالے سے محمد بن رزیق کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۹۳۰۳ - ہیثم بن حبیب

اس نے عکرمہ اور حکم بن عتیبہ سے جبکہ اس سے شعبہ' ابوعوانہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۳۰۴ - ہیثم بن حسین عقیلی

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۳۰۵ - ہیثم بن حماد

اس نے ابوکثیر سے روایت نقل کی ہے۔ نہ تو اس کی اور نہ ہی اس کے استاد کی شناخت ہو سکی ہے۔ یعلیٰ غزال نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۰۶ - (صح) ہیثم بن حمید (عو) دمشقی حافظ غسانی

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے۔ اس نے یحییٰ ذماری اور داؤد بن ابوہند سے جبکہ اس سے ابوتوبہ حلبی' علی بن حجر' ابن عائذ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ دحیم کہتا ہے: مکحول کی آراء کے بارے میں یہ سب پہلے والوں اور بعد والوں سے زیادہ علم رکھتا تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ ابومسہر غسانی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۳۰۷ - ہیثم بن خالد بن عبداللہ مصیصی

اس نے عبدالکریم بن معافی اور حجاج اعور سے جبکہ اس سے محاملی اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۹۳۰۸ - ہیثم بن خالد (د) جہنی کوفی

اس نے وکیع اور اُن کے طبقے سے جبکہ اس سے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔
مطین کی تاریخ میں یہ بات تحریر ہے: ہیثم بن خالد بجلی خشاب کا انتقال 237 ہجری میں ہوا' جو ایک ثقہ راوی نہیں تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں: ہیثم بن محمد بن جناد جہنی جو ایک ثقہ راوی تھا' اُس کا انتقال 239 ہجری میں ہوا۔ ابن دباغ نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں یہ بات بیان کی ہے: ہیثم بن خالد جہنی کے حوالے سے ابوبشر دولابی نے روایات نقل کی ہیں اور اُنہوں نے اس کی کنیت ابوصالح بیان کی ہے۔
میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ کوئی دوسرا شخص ہے اور یہ ابونعیم کا وراق ہے۔ اس کا انتقال 278 ہجری میں ہوا تھا۔ ابوبکر خلال حنبلی نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

۹۳۰۹ - ہیثم بن خالد قرشی بصری ثم بغدادی

اس نے ابوحذیفہ نہدی، یحییٰ وحاظی اور ایک مخلوق سے جبکہ اس سے ابن ابوالدنیا اور قاسم محاملی نے روایات نقل کی ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۳۱۰ - ہیثم بن خالد کوفی خشاب

اس نے امام مالک سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو يعلم الناس ما في سورة "الذين كفروا "لعطلوا الاهل والمال ...الحديث.

''اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ سورۂ الذین کفروا میں کتنا اجر وثواب ہے تو اُن کے اہلِ خانہ اور مال کا نظام خراب ہو جائے''۔

یہ روایت مطین نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، مطین کہتے ہیں: ابن نمیر نے مجھ سے کہا: اس کی ذمہ داری کے لئے یہ شخص ہمارے لیے کافی ہے، اُس کی مراد یہ تھی کہ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۹۳۱۱ - ہیثم بن رافع (ق) طائی بصری

اس سے ایسی روایت منقول ہیں، جو اس نے عطاء، ابویحییٰ مکی اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے یزید، زید بن حباب، ابوسعید مولیٰ بنوہاشم نے روایات نقل کی ہیں، یہ علمِ حدیث کا عالم ہے۔ ذخیرہ اندوزی کے بارے میں اس کی حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام فروخ کا یہ بیان منقول ہے:

ان عمر خرج الى السجد، فراى طعاما منثورا، فقال :بارك الله فيه وفيمن جلبه. قيل :يا امير المؤمنين فانه قد احتكر. قال :ومن احتكره؟ قالوا :فروخ مولى عثمان، وفلان مولى عمر، فقال :ما حملكما على ذلك؟ قالا :نشترى باموالنا يا امير المؤمنين ونبيع. فقال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :من احتكر على السلمين طعامهم ضربه الله بالافلاس والجذام. فقال فروخ: اعاهد الله واعاهدك انى لا اعود. واما مولى عمر فلقد رايته مجذوما.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے لئے نکلے، اُنہوں نے اناج بکھرا ہوا دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور اُس شخص کو برکت دے جو اسے لے کے آیا ہے۔ تو عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! اس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کی ذخیرہ اندوزی کس نے کی تھی؟ لوگوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام فروخ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام فلاں نے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں نے ایسا کیوں کیا؟ ان دونوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہم اپنے اموال کے عوض میں خریداری کرتے ہیں اور پھر چیزیں فروخت کرتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے اناج کی ذخیرہ اندوزی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس پر افلاس اور جذام کو مسلط کر دے گا''۔

اس پر فروخ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ بھی یہ عہد کرتا ہوں کہ اب میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ جہاں تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہے تو اُسے میں نے بعد میں دیکھا کہ اُسے جذام ہو گیا تھا''۔

اس روایت کے ایک راوی ابویحییٰ کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

۹۳۱۲ - ہیثم بن ربیع (ت) عقیلی

اس نے سماک بن عطیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ایک حدیث منقول ہے جس میں اسے وہم ہوا ہے' یہ بصری ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے' جسے دوسرے راویوں نے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جو معروف نہیں ہے۔

۹۳۱۳ - ہیثم بن رزیق مالکی

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من حثى على مسلم احتسابا كتب الله له بكل ثراة حسنة.

''جو شخص ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے کسی مسلمان (کی قبر پر) مٹھی بھر مٹی ڈالے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر ایک مٹھی کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے''۔

۹۳۱۴ - ہیثم بن سہل تستری

اس نے بغداد میں حماد بن زید' ابوعوانہ اور عبثر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن یوسف زیات' ابوسعید بن اعرابی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں: قاضی اسماعیل نے ہیثم بن سہل نامی اس راوی کی حماد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو ایک طرف کر دیا تھا اور اسے منکر قرار دیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن جمیع کی معجم میں اور خلعیات میں اس کی عالی سند کے ساتھ روایت ہم تک پہنچی ہے۔ یہ 260 ہجری کے بعد تک زندہ رہا تھا۔

۹۳۱۵ - ہیثم بن شفی (د' س' ق)' ابوحصین اسدی رعینی

یہ مصر کا رہنے والا ایک بزرگ ہے اور صالح الحدیث ہے۔ حافظ عبدالحق نے اپنی کتاب ''الاحکام'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے اپنے ساتھی کے حوالے سے حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخاتم الا لذى سلطان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے' البتہ سرکاری اہلکار پہن سکتا ہے''۔

ابن قطان نے یہ بات بیان کی ہے: ہیثم نامی راوی کی حالت سے ہم واقف نہیں ہے' ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ شیخ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۹۳۱۶ - ہیثم بن صالح

اس نے سلام اور ابومنذر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۳۱۷ - ہیثم بن عباد

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۳۱۸ - ہیثم بن عبدالغفار طائی بصری

یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا اور ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ہیثم بن عبدالغفار کی ہمام بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کردہ روایات ابن مہدی کے سامنے پیش کیں تو وہ بولے: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ میں نے اقرع جو علمِ حدیث کے ماہر تھے اُن سے ہیثم کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ہشیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم ہمارے بھائی عباد بن عوام کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' کیونکہ میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بصرہ سے ایک شخص ہمارے پاس آیا ہے جس کا نام ہیثم بن عبدالغفار ہے' اُس نے ہمام کے حوالے سے قتادہ سے اور اُن کے والد سے اور ایک اور شخص سے جس کا نام ربیع بن حبیب ہے اور ایک جماعت سے روایات ہمارے سامنے بیان کی ہیں' ہم اس پر بڑے حیران ہوئے' پھر اُس نے ہمارے سامنے ایک حدیث بیان کی جسے میں نے منکر قرار دیا ہے اور جس کے حوالے سے مجھے اُس پر شک ہوا۔ میں نے بعد میں اُس سے ملاقات کی تو اُس نے مجھ سے کہا کہ اُس حدیث کو تم چھوڑ دو۔ پھر میں عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس آیا اور اُس راوی کی نقل کردہ کچھ روایات اُن کے سامنے پیش کیں تو وہ بولے: یہ شخص جھوٹا ہے (راوی کو شک ہے' شاید اُنہوں نے یہ کہا:) یہ ثقہ نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میری اقرع سے مکہ میں ملاقات ہوئی تو میں نے اُس کے سامنے اس کا کچھ حصہ ذکر کیا تو وہ بولے: یہ بری کی نقل کردہ حدیث ہے جو اس نے قتادہ سے نقل کی ہے' یعنی ہمام کی نقل کردہ احادیث ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: تو میں نے اُس کی حدیثوں کو جلا دیا اور اُس کے بعد اُسے ترک کر دیا۔

۹۳۱۹ - ہیثم بن عدی طائی' ابوعبدالرحمٰن منبجی' ثم کوفی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' یہ جھوٹ بولتا تھا۔ یعقوب بن محمد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن جو اہلِ منبج سے تعلق رکھتے ہیں اور اُن کی والدہ منبج کے قیدیوں میں سے تھیں۔ محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے' یہ جھوٹ بولتا تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا بڑا عالم شخص ہے۔ اس نے ہشام بن عروہ' عبداللہ بن عیاش منتوف اور مجالد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے جو مسند روایات منقول ہیں وہ بہت تھوڑی سی ہیں' یہ اصل میں تاریخی روایات کا عالم ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ واقدی سے زیادہ ثقہ ہے' تاہم میں کسی بھی حوالے سے اس سے راضی

نہیں ہوں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے عدی بن حاتم کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ.

''جب کسی قوم کا معزز شخص تمہارے پاس آئے تو تم اُس کی عزت افزائی کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حارث بن کلدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من بلغ الخمسین فلا یقربن الحجامۃ' ولا یاخذ من الدواء الا ما لابد منہ' انہ لا یصلح شیئا الا افسد غیرہ.

''جو شخص پچاس سال کا ہو جائے تو وہ پچھنے نہ لگوائے اور دواء بھی استعمال نہ کرے ماسوائے اُس دواء کے جو انتہائی ضروری ہو' کیونکہ پچھنے لگوانا (یا دواء استعمال کرنا) اُس کی کسی ایک چیز کو ٹھیک کرے گا اور دوسری کو خراب کر دے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القران وان تفتش التمرۃ عما فیھا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے اور تھال کے اندر کھجوریں تلاش کر کے کھانے سے منع کیا ہے''۔

عباس دوری بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ہیثم بن عدی کی کنیز نے یہ بات بیان کی ہے: میرے آقا رات کے زیادہ تر حصے میں نماز ادا کرتا رہتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تو وہ بیٹھ کر جھوٹ بولنا شروع کر دیتا تھا۔ ہیثم نامی راوی کا انتقال 93 سال کی عمر میں 207 ہجری میں ہوا۔ اس کی نقل کردہ حدیث ابوجہم کے جزء میں واقع ہوئی ہے۔

۹۳۲۰ - ہیثم بن عقاب کوفی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ام قوما وفیھم من ھو اقرا لکتاب اللہ منہ واعلم' لم یزل فی سفال الی یوم القیامۃ.

''جب کوئی شخص کچھ لوگوں کی امامت کرے اور اُن لوگوں کے درمیان وہ شخص بھی موجود ہو جو اللہ کی کتاب کا اُس (امام) سے زیادہ علم رکھتا ہو اور وہ شخص زیادہ علم بھی رکھتا ہو تو ایسا شخص قیامت کے دن تک ہمیشہ نیچ ہی رہے گا''۔

۹۳۲۱ - ہیثم بن قیس

قرہ بن حبیب نے اس کے حوالے سے مسح کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۹۳۲۲ - ہیثم بن محمد بن حفص

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے عبدالعزیز دراوردی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی روایات تھوڑی

ہونے کے باوجود یہ منکر الحدیث ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ مجہول ہے اور عدالت یعنی عادل ہونے کی حد سے باہر نکلا ہوا ہے۔

بزار کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بالجماجم ان تنصب فی الزرع من اجل العین .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوپڑیوں کے بارے میں حکم دیا کہ اُنہیں کھیت میں نصب کیا جائے تاکہ نظر نہ لگے''۔

۹۳۲۳ - ہیثم بن محفوظ ابوسعد

علی بن حرب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۳۲۴ - ہیثم بن مغیرہ سرخسی خراسانی

یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۳۲۵ - ہیثم سلمی

یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۹۳۲۶ - ہیثم بن یمان

محمد بن حسن زعفرانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۳۲۷ - ہیصم بن شداخ

اس نے اعمش اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے تباہ کن روایات نقل کی ہیں اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من وسع علی اھلہ یوم عاشوراء ...الحدیث

''جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہلِ خانہ پر کھل کر خرچ کرے'' الحدیث۔

حروف الواو

(وازع)

۹۳۲۸ -وازع بن نافع عقیلی جزری

اس نے ابوسلمہ اور سالم بن عبداللہ سے جبکہ اس سے علی بن ثابت بقیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من شهد الفجر في جماعة فكانما قام ليلة، ومن شهد العشاء (في جماعة) فكانما قام نصف ليلة.

"جو شخص فجر کی نماز باجماعت میں شریک ہو گویا وہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہا اور جو شخص عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو تو گویا نصف رات تک نوافل ادا کرتا رہا"۔

اس نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تفكروا في آلاء الله ولا تفكروا في الله.

"اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں غور و فکر کرو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں غور و فکر نہ کرو"۔

اس راوی نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انه كان يقول عند منامه: اللهم اني اعوذ بك ان تدعو على نفس ظلمتها او رحم قطعتها، واسالك غنى النفس.

"وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سوتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ایسے نفس کے بارے میں جس پر میں نے ظلم کیا یا وہ رشتہ داری جس کے حقوق کا میں خیال نہیں رکھ سکا اور میں تجھ سے نفس کی بے نیازی کا سوال کرتا ہوں"۔

اس راوی نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يا عباس عم رسول الله، يا فاطمة بنت محمد، يا ازواج محمد: اهينوا الدنيا، واكرموا الآخرة، فاني لا اغني عنكم من الله شيئا.

''اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ! اے محمد کی بیویو! تم لوگ دنیا کو ہیچ سمجھو اور آخرت کی عزت کرو' میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا''۔

اس راوی نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحد الرجل النظر الى الغلام الامرد.

''نبی اکرم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی ایسے شخص پر حد جاری کی جائے۔ جس نے کسی داڑھی مونچھ کے بغیر والے لڑکے کی طرف دیکھا ہو''۔

ابن عدی کہتے ہیں: واضع نامی راوی کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

(واسط)

۹۳۲۹ - واسط بن حارث

اس نے عاصم اور نافع سے جبکہ اس سے یوسف بن حوشب اور عبداللہ بن خراش نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے' اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا ياكلن احدكم من اضحيته.

''کوئی بھی شخص اپنی قربانی کے گوشت میں سے ہرگز کچھ نہ کھائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما يقبل حج امرء الا برفع حصاه.

''آدمی کا حج اُسی وقت قبول ہوتا ہے جب وہ اپنی کنکریاں بلند کرتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لله عتقاء في رمضان عند كل فطر الا من افطر على خمر.

''رمضان کے مہینے میں افطاری کے وقت روزانہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ (جہنم سے) آزاد ہوتے ہیں ماسوائے اُس شخص کے جو شراب کے ذریعے افطاری کرے''۔

(واصل)

۹۳۳۰ - واصل بن ابوجمیل

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے مجاہد

اور مکحول سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایات مرسل ہیں۔

۹۳۳۱ - واصل بن سائب (ت' ق)

اس نے عطاء بن ابورباح اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما مات ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اليهود :قد بتر محمد. فانزل الله عزوجل :انا اعطيناك الكوثر (فصل لربك وانحر' ان شانئك هو الابتر). قوله :وانحر -قال :ابد نحرك اذا سجدت.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو یہودیوں نے کہا: حضرت محمد کی نسل ختم ہوگئی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی ہے تو تم اپنے پروردگار کے لئے نماز ادا کرو اور قربانی کرو' بے شک تمہارا دشمن ہی بے نام ونشان رہ جائے گا''۔

یہاں روایت ''وانحر'' سے مراد یہ ہے کہ جب تم سجدے میں جاؤ تو تم ابد کو ظاہر کرو''۔

اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

لا تصعر خدك للناس -قال :التصعير لوى اشداقه.

''تم لوگوں کے لئے اپنے رخسار کو ٹیڑھا نہ کرو''۔ راوی کہتے ہیں: یہاں تصعیر سے مراد باچھوں کا پھیلانا ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

مدهامتان -قال :خضراوان. ''مدهامتان سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں سرسبز ہیں''۔

۹۳۳۲ - واصل بن عبدالرحمٰن (م' س)' ابوحرہ رقاشی بصری

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن سیرین سے جبکہ اس سے ابن مہدی' ابوعمر حوضی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوقطن کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ سب سے زیادہ سچا شخص ہے۔ طیالسی کہتے ہیں: ابوحرہ ہر دو دن میں ایک مرتبہ قرآن ختم کر لیتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی اُس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے جو اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 152 ہجری میں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ایک تھا۔

۹۳۳۳ - واصل بن عطاء بصری

یہ غزال ہے' علمِ کلام کا ماہر ہے' بلیغ شخص ہے' چبا چبا کر گفتگو کرتا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جو راء کو پُر پڑھتا تھا اور اس کی بلاغت کی وجہ سے

راء کو چھوڑ دیا گیا اور خطاب کے دوران اُس سے اجتناب کیا جانے لگا۔ اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔
ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ایک بُرا شخص تھا اور کافر تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ انتہاء پسند معتزلیوں میں سے ایک تھا۔ یہ مدینہ منورہ میں 80 ہجری میں پیدا ہوا تھا' اس کے بارے میں یہ شعر کہا گیا ہے:

ویجعل البرقهمحًا فی تصرفه — وخالف الراء حتی احتال للشعر

ولم یطبق مطرًا فی القول یجعلهٗ — معاذ بالغیث اشفاقا من المطر

اس سے تصانیف بھی منقول ہیں جن میں سے ایک کتاب ''مرجئہ کی اقسام'' ہے' ایک کتاب ''توبہ کا بیان'' ہے اور ایک کتاب ''قرآن کے معانی'' ہے۔ یہ اہلِ جمل کو عادل قرار دینے میں توقف سے کام لیتا تھا اور یہ کہتا تھا: ان دونوں میں سے کوئی ایک گروہ فاسق ہے اور وہ متعین نہیں ہے۔ اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ایک سبزی کے بارے میں میرے سامنے گواہی دیں تو میں اُن کی گواہی کے مطابق فیصلہ نہیں دوں گا۔ اس کا انتقال 131 ہجری میں ہوا تھا۔

(واضح)

۹۳۳۴ - واضح بصری

• اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(وافد' واقد)

۹۳۳۵ - وافد

یہ لفظ یا تو ''ف'' کے ساتھ ہے یا ''ق'' کے ساتھ ہے۔ یہ ابن سلامہ ہے' اس نے یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیث نے ابن عجلان کے حوالے سے وافد بن سلامہ سے روایت نقل کی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ابن وہب نے بھی سماع کیا ہے' یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت منقطع ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: لفظ وافد یعنی جو ''ف'' کے ساتھ ہے' یہ زیادہ درست ہے۔

۹۳۳۶ - واقد بن حافظ' ابویعلیٰ خلیلی

اس کی کنیت ابوزید ہے۔ ابن طاہر مقدسی نے اس کے سنن ابن ماجہ کے قاسم بن ابومنذر سے سماع کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۹۳۳۷ - واقد بن ابوواقد لیثی (د)

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' زید بن اسلم اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے کہ نبی

اکرم ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا تھا:

هذه ثم ظهور الحصر .

''(حج) بس یہی ہے' پھر (گھر کی) چٹائیوں کولازم پکڑنا ہے''۔

یہ روایت منکر ہے کیونکہ ازواجِ مطہرات اُس کے بعد بھی حج کرتی رہی ہیں۔

۹۳۳۸ - واقد بن عبدالرحمٰن (د) بن سعد بن معاذ

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اُس عورت کو دیکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جسے آدمی نے نکاح کا پیغام بھیجا ہو۔

داؤد بن حصین اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ البتہ یہ درجِ ذیل راوی ہوسکتا ہے۔

۹۳۳۹ - واقد بن عمرو (م' د' س) بن سعد بن معاذ

یہ راوی ثقہ ہے۔

(والان' وائل)

۹۳۴۰ - والان' ابوعروہ مرادی

یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۳۴۱ - وائل بن علقمہ

اس نے وائل بن حجر سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۹۳۴۲ - وائل بن داؤد

یہ بکر کا والد ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' ثقہ ہے۔

۹۳۴۳ - وائل بن مہانہ (س)

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس سے ایک ہی حدیث منقول ہے۔

(وثیمہ' وجیہ)

۹۳۴۴ - وثیمہ بن موسیٰ

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے سلمہ بن فضل کے حوالے سے موضوع احادیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان لكل شیء معدنا' ومعدن التقوى قلوب العارفين.

''ہر چیز کا ایک معدن ہوتا ہے اور پرہیز گاری کا معدن عارف لوگوں کا دل ہے''۔

وثیمہ سے یہ روایت احمد بن ابراہیم نے سنی ہے' اس راوی کے حوالے سے ایک ایسی روایت بھی منقول ہے جو امام مالک سے منقول ہے اور وہ منکر روایت ہے۔

۹۳۴۵ -وجیہ قانف

اس نے محمد بن ابراہیم بن مصفی حمصی سے روایات نقل کی ہیں۔ابوعروبہ نے اس پر تنقید کی ہے۔

۹۳۴۶ -وجیہ بن ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی

اس نے ابوالقاسم ربعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔اس کے والد کا ذکر گزر چکا ہے۔ابوالقاسم بن عساکر کہتے ہیں: یہ اپنے باپ سے زیادہ سمجھدار شخص تھا۔

(وحشی)

۹۳۴۷ -وحشی بن حرب (دٗق) بن وحشی بن حرب حبشی حمصی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔صالح جزرہ کہتے ہیں: اس میں یا اس کے والد میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

یا رسول الله انا ناكل ولا نشبع. قال :فلعلكم تفترقون ؟ قالوا :نعم. قال :فاجتمعوا واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه.

''یارسول اللہ! ہم کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو! لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اکٹھے ہو کر اللہ کا نام لو تو اس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہوگی''۔

عجلی بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

صدقہ بن خالد نے اس راوی کے حوالے سے اس کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

اللهم املاه علما وحلما. ''اے اللہ! اسے علم اور بردباری سے بھر دے''۔

(ورقاء الورکانی)

۹۳۴۸- (صح) ورقاء بن عمر (ع) بن کلیب یشکری

یہ ''صدوق'' اور عالم ہے' یہ کوفہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اس نے مدائن میں رہائش اختیار کی تھی۔اس نے عمرو بن دینار اور منصور سے جبکہ اس سے قبیصہ' علی بن جعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور سنت کا عالم ہے۔امام

ابوداؤد کہتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا: تم پر ورقاء کے پاس جانا لازم ہے کیونکہ تم واپس آنے تک اُس جیسے کسی شخص سے نہیں ملو گے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: ورقاء سنت کا عالم تھا' البتہ اس میں ارجاء کا عقیدہ پایا جاتا تھا۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ اُنہوں نے یہ بات یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے کہی تھی' جبکہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ورقاء ثقہ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ورقاء نے ابوزناد کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے اور منصور کے حوالے سے یہ نسخہ نقل کیا ہے۔ اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی اسانید میں اس نے غلطیاں کی ہیں' البتہ اس کی باقی احادیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی اُس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے جو اس نے منصور سے نقل کی ہے۔

۹۳۴۹ - ورکانی

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے یہ حکایت نقل کی گئی ہے کہ جس دن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تھا' اُس دن بیس ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ پتا نہیں ہے کہ یہ راوی کون ہے اور اس بیان میں کسی نے بھی اس کی متابعت نہیں کی' حالانکہ یہ واقعہ رونما ہوا ہوتا تو فطری سی بات ہے کہ اسے بہت سے لوگ نقل کرتے۔

۹۳۵۰ - محمد بن جعفر ورکانی

یہ امام بغوی کا استاد ہے اور صدوق ہے۔ تاہم اس کا انتقال امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کافی عرصہ پہلے ہو گیا تھا۔

(وزیر)

۹۳۵۱ - وزیر بن صبیح وزان

اس نے بعض تابعین سے ایک منکر روایات نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۳۵۲ - وزیر بن صبیح (ق) شامی

اس نے یونس بن میسرہ سے جبکہ اس سے متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ دحیم کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ حافظ ابونعیم کہتے ہیں: اس کا شمار ابدال میں ہوتا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

کل یوم ھو فی شان ...الحدیث. ''ہر دن اُس کی نئی شان ہوتی ہے'' الحدیث۔

شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۹۳۵۳ - وزیر بن عبداللہ خولانی

اس نے زبیدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۳۵۴ - وزیر بن جزری

اس نے غالب سے جبکہ اس سے بقیہ بن ولید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ

کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک حصہ دیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناول معاویۃ سھما' فقال :خذ ھذا السھم حتی تلقانی بہ فی الجنۃ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک حصہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم یہ حصہ لے لو یہاں تک کہ اس کے ساتھ جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا''۔

(وضاح)

۹۳۵۵ - وضاح بن حسان

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔ فسوی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ غفلت کا شکار شخص تھا۔ اس سے دوری اور صغانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۵۶ - وضاح بن خیثمہ

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اھدیت الھدیۃ الی الرجل وعندہ جلساؤہ فھم شرکاؤہ فیھا.

''جب تم کسی شخص کو کوئی تحفہ دو اور اُس وقت اُس کے پاس دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہوں تو وہ لوگ اُس تحفے کے بارے میں اُس کے شراکت دار ہوں گے''۔

اس بارے میں مستند طور پر کوئی بھی روایت منقول نہیں ہے۔

۹۳۵۷ - وضاح بن عباد

اس نے عاصم احول کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالحسن احمد بن منادی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۹۳۵۸-(صح) وضاح بن عبداللہ (ع)'ابوعوانہ واسطی

یہ قتادہ کا شاگرد ہے' اس کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہے' اس کی تحریر متقن ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے' اُس وقت جب یہ اپنے حافظے کی بنیاد پر حدیث روایت کر رہا ہو۔

۹۳۵۹ - وضاح بن یحییٰ نہشلی انباری

اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے اہلِ عراق سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے حدیث نوٹ کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ پسندیدہ شخصیت نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس سے استدلال کرنا جائز

نہیں ہے۔

(وضین)

۹۳۶۰ - وضین بن عطاء (دٗ ق) شامی ابو کنانہ کفرسوسی

اس نے خالد بن معدان اور مکحول سے جبکہ اس سے بقیہ، یحییٰ بن حمزہ، عبداللہ بن بکر سہمی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور صالح الحدیث ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا انتقال 149 ہجری میں ہوا۔ یہ خطیب تھا اور بلیغ شخص تھا۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے۔ دحیم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

العین وکاء السه، فمن نام فلیتوضا.

"آنکھ سرین کا بندھن ہے تو جو شخص سو جائے اُسے ازسرنو وضو کرنا چاہیے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لقد قبض اللّٰه داود من بین اصحابه، فما فتنوا ولا بدلوا، ولقد مکث اصحاب عیسی علی هدیه وسنته مائتی سنة.

"اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھیوں کے درمیان میں ہی اُن کی روح کو قبض کر لیا اور وہ آزمائش کا شکار نہیں ہوئے اور اُنہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی دو سو سال تک اُن کی ہدایت اور سنت پر عمل پیرا رہے"۔

(وعلہ، وقاء)

۹۳۶۱ - وعلہ بن عبدالرحمٰن (د) یمامی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں، یہ معروف نہیں ہے۔ عمر بن جابر حنفی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۶۲ - وقاء بن ایاس (س) اسدی

اس نے سعید بن جبیر اور مجاہد سے جبکہ اس سے امام مالک، یحییٰ قطان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ ایسا شخص نہیں ہے کہ اس پر اعتماد کیا جائے گا۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ "صدوق" ہے۔ (یا ایک اور صاحب نے یہ کہا ہے:) یہ "صدوق" ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(وکیع)

۹۳۶۳ - وکیع بن عدس (عو)

اس نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ یعلیٰ بن عطاء اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۳۶۴ - وکیع بن جراح بن ملیح ابوسفیان رؤاسی کوفی

یہ حافظانِ حدیث اور جلیل القدر اہلِ علم ائمہ میں سے ایک ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: وکیع غلطی کرتے تھے اور اگر میں اُن کے الفاظ تمہارے سامنے بیان کروں تو یہ بڑے حیران کن ہوں گے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ شعبی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا: جب وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بیان کے اندر اختلاف ہو جائے تو ہم کس کے قول کو اختیار کریں گے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: عبدالرحمٰن زیادہ تر موافق ہوتا ہے بطورِ خاص سفیان سے روایت نقل کرنے میں اور عبدالرحمٰن اسلاف پر طعن نہیں کرتا اور نشہ آور چیز پینے سے اجتناب کرتا ہے اور اُس کی یہ رائے نہیں ہے کہ فرات کی سرزمین پر کھیتی باڑی کی جائے۔

ابن مدینی نے اپنی کتاب ''التھذیب'' میں یہ بات بیان کی ہے: وکیع کے اندر تھوڑا سا تشیع پایا جاتا تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے مروان بن معاویہ کے پاس ایک تختی دیکھی جس میں یہ تحریر تھا: فلاں اس طرح ہے فلاں رافضی ہے۔ میں نے اُس سے دریافت کیا: وکیع تم سے زیادہ بہتر ہے اُس نے دریافت کیا: کیا مجھ سے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس نے مجھے کچھ نہیں کہا کیونکہ اگر وہ کچھ کہتا تو محدثین (یا علمِ حدیث کے طالبان) اُس پر حملہ کردیتے۔ جب اس بات کی اطلاع وکیع کو ملی تو وہ بولے: یحییٰ ہمارے ساتھی ہیں۔

۹۳۶۵ - وکیع بن محرز (ق) سامی ناجی

اس نے عثمان بن جہم کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من لبس ثوب شهرة اعرض الله عنه.

''جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا' اللہ تعالیٰ اُس سے منہ پھیر لے گا''۔

اس روایت کو اس راوی سے روح بن عبدالمؤمن نے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس راوی سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن مدینی اور محمد بن ابوبکر مقدمی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(ولید)

۹۳۶۶ - ولید بن بکیر (ق) طہوی' ابوخباب کوفی

اس نے اعمش اور عبداللہ بن محمد عدوی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عرفہ' ابن نمیر اور حسین بن الحسن مروزی نے روایات

نقل کی ہیں۔ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو' صرف ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

۹۳۶۷ -ولید بن ابوثور

یہ ولید بن عبداللہ ہے' جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

۹۳۶۸ -ولید بن جبلہ

یہ ایک بزرگ ہے' جس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ یہ مروان بن معاویہ کے اساتذہ میں سے ہے اور ''مجہول'' ہے۔

۹۳۶۹ -ولید بن جمیل (ت' ق)' ابوحجاج یمامی ثم دمشقی

اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے منکر احادیث نقل کی ہیں' یہ بات امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ اس سے یزید بن ہارون اور ابونضر ہاشم نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من رحم ذبیحة عصفور رحمه الله یوم القیامة.

''جو شخص چڑیا کے ذبیحہ پر رحم کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر رحم کرے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان من المؤمنین من یدخل الجنة بشفاعته مثل ربیعة ومضر.

''بے شک کچھ مؤمنین ایسے بھی ہوں گے کہ اُن کی شفاعت کی وجہ سے ربیعہ اور مضر قبیلے جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے''۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ایک کمزور شخص ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۳۷۰ -ولید بن جمیع (د' ت' س' م)

یہ ولید بن عبداللہ بن جمیع زہری کوفی ہے۔ اس نے ابوطفیل اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے جبکہ اس سے یحییٰ بن سعید القطان' ابواحمد زبیری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا تفرد فحش ہے' اس لیے اس سے استدلال کرنا کالعدم قرار پایا۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اگر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو یہ زیادہ بہتر تھا۔ فلاس کہتے ہیں: ولید بن عبداللہ بن جمیع زہری اُن لوگوں کا حصہ ہے' یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ یحییٰ اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان نہیں کرتے تھے۔ اس کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے میں نے علی صائغ سے اس کی روایات حاصل کیں' وہ اُنہوں نے مجھے بیان کیں تو وہ کل چھ احادیث تھیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوء الحفظ' فقال :افتح كساء ك ففتحت.

ثم قال :اجمعه' فجمعته' فما نسيت شيئا سمعته منه.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حافظے کی خرابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر کو پھیلاؤ! میں نے اپنی چادر کو پھیلا لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اکٹھا کرو! میں نے اُسے اکٹھا کیا' اُس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوئی کوئی بھی بات نہیں بھولا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

افضى النبى صلى الله عليه وسلم (على)ابن صاعد وهو يلعب' فقال :انى قد خبات لك خبيئا' فما هو ؟ قال :الدخ .

''نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس ابن صاعد کی طرف بڑھایا جو کھیل رہا تھا' آپ نے فرمایا: میں نے اپنے ذہن میں ایک بات سوچی ہے' وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: دخ''۔

یہ روایت ابونعیم نے ولید نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۹۳۷۱ - ولید بن حیان

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ اس راوی سے عطاء خراسانی نے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۷۲ - ولید بن خالد

اس نے یوسف بن عطیہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۳۷۳ - ولید بن دینار سعدی تیاس

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ''الادب المفرد'' میں روایت نقل کی ہے۔ حماد بن زید' فضل سینانی اور متعدد افراد نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۳۷۴ - ولید بن زروان (د) رقی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ [illegible]اع کیا ہے یا نہیں کیا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایسی روایت بھی منقول ہیں جو اس نے میمون بن مہران سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوالملیح رقی اور دیگر حضرات نے روایت نقل کی ہیں۔ لیکن یہ حجت کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے

ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۳۷۵ - ولید بن زیاد کوفی

اس نے حصین یا شاید غصین سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۷۶ - ولید بن ابوزینب

اس نے ابولؤلؤ سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۷۷ - ولید بن سعید

اس نے عبیداللہ بن اقرم سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تمام راوی مجہول ہیں۔

۹۳۷۸ - ولید بن سفیان

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۷۹ - ولید بن سفیان (ذ،ت،ق) غسانی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابوبکر بن ابومریم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۸۰ - ولید بن سلمہ طبرانی ازدی

اس نے عبیداللہ بن عمر اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ذاہب الحدیث'' ہے۔ دحیم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''کذاب'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابوالعباس ہے جو طبریہ کا قاضی تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تحنطوا احياء كم الا بما تحنطون به موتاكم.

''اپنے زندہ لوگوں کو وہی خوشبو لگاؤ جو تم اپنے مردوں کو لگاتے ہو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

القدرية مجوس هذه الامة.

''قدریہ فرقے کے لوگ اس اُمت کے مجوسی ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سرعة المشي تذهب بهاء المؤمن.

''تیز چلنا مؤمن کی چمک کو ختم کر دیتا ہے''۔

۹۳۸۱ - ولید بن سلیمان (س، ق) بن ابوالسائب دمشقی

حالت کے اعتبار سے یہ اعتبار ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ اس نے بسر بن عبداللہ رجاء بن حیوہ اور ایک گروہ سے روایت نقل کی ہیں۔ ابومغیرہ حمصی نے اس سے ملاقات کی ہے۔ ابوقاسم بغوی کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ حدیث میں کمزور ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: دحیم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کا ذکر ضعیف راویوں میں کیا ہو۔ البتہ بغوی کا قول مختلف ہے جسے ابن القطان نے نقل کیا ہے اور یہ ''التہذیب'' میں بھی منقول ہے۔

۹۳۸۲ - ولید بن شجاع (م، د، ت، ق) ابوہمام بن ابوبدر سکونی کوفی

یہ حافظ الحدیث اور صدوق ہے۔ اس نے شریک اور اسماعیل بن جعفر سے ملاقات کی ہے جبکہ اس سے ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں جن میں آخری فرد ابن صاعد ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس سے احادیث نوٹ کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوکریب کہتے ہیں: شیوخ کی طرف جو بھی تحریر لے کر جائی گئی اُس میں یہ ہی لکھا ہوتا ہے: ابوہمام فارغ ہے ابوہمام فارغ ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ غلابی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوہمام نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایک لاکھ احادیث نقل کی ہیں اس کا انتقال 243 ہجری میں ہوا۔ سریج بن یونس کہتے ہیں: ابن ابوبدر کا کیا معاملہ ہے کہ جراح بن ملیح کے بارے میں محدثین اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۹۳۸۳ - ولید بن عباد

یہ ایک بزرگ ہے جس سے اسماعیل بن عیاش نے حدیث روایت کی ہے یہ ''مجہول'' ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اسماعیل بن عیاش کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور اس شخص نے ایسے لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جو معروف نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تزال عصابة من امتی یقاتلون علی ابواب دمشق وما حولها علی ابواب بیت المقدس وما حولها لا یضرهم خذلان من خذلهم ظاهرین علی الحق الی ان تقوم الساعة.

''میری اُمت کا ایک گروہ دمشق کے دروازوں پر اور اُس کے اردگرد مسلسل جنگ کرتا رہے گا اور بیت المقدس کے دروازوں اور اُس کے اردگرد مسلسل جنگ کرتا رہے گا جو اسے رسوا کرنے کی کوشش کرے گا اُس کی کوشش انہیں نقصان نہیں پہنچائے گی یہ لوگ قیامت قائم ہونے تک حق پر گامزن رہیں گے''۔

۹۳۸۴ - ولید بن عباس بن مسافر مصری

یہ 300 ہجری سے پہلے تک زندہ تھا۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوعمر کندی مصری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس نے عبدالغفار بن

صالح اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۸۵ - ولید بن عبداللہ (ذ ت ق) بن ابوثور ہمدانی کوفی

اس نے سماک اور زیاد بن علاقہ سے جبکہ اس سے محمد بن صباح دولابی' سعید بن محمد جرمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد' صالح جزرہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' تاہم انہوں نے اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔ اس کا انتقال 172 ہجری میں ہوا تھا۔ جی ہاں! محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اس کے بارے میں یہ کہا تھا: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور کذاب ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے اس کی نقل کردہ احادیث کو واہی قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ ایسی احادیث نقل کی ہیں جو مقارب ہونے کا احتمال رکھتی ہیں' تاہم اُن کے متن قوی ہیں۔

۹۳۸۶ - ولید بن عبداللہ بن جمیع

اس کا ذکر اس کے دادا کی طرف منسوب کر کے کیا جاتا ہے۔

۹۳۸۷ - ولید بن عبدالرحمن

اس نے معتمر بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۳۸۸ - ولید بن عبدہ

یہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔

۹۳۸۹ - ولید بن عنبسہ

یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن عبدہ یزید بن ابوحبیب سے روایت نقل کی ہے اور وہ روایت معلول ہے جو کوبہ غبیراء کے بارے میں ہے۔

۹۳۹۰ - ولید بن عبدہ کوفی

اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ حالت کے اعتبار سے صالح شخص ہے۔ یونس بن بکیر اور ابونعیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۹۱ - ولید بن عبیداللہ بن ابورباح

اس نے اپنے چچا عطاء بن ابورباح سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنا چچا کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جو شکاری کتے کی قیمت کے جائز ہونے کے بارے میں ہے۔ یہ روایت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

۹۳۹۲ - ولید بن عتبۃ الدمشقی.

اس نے معاویہ بن صالح حضرمی سے روایت نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور کیسا ہے؟

۹۳۹۳-ولید بن عتبہ (د) دمشقی مقری

یہ ''صدوق'' ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے ولید بن مسلم اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 240 ہجری میں ہوا۔

۹۳۹۴ -ولید بن عجلان

جون بن بشیر نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ازدی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۹۳۹۵ -ولید بن عصام زبیدی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ روایت نقل کرنے کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۹۳۹۶ -ولید بن عطاء (م - مقرونا)

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے راوی کے ہمراہ اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۹۷ -ولید بن عطاء بن اغر

یہ مکہ کا بزرگ ہے اس نے مسلم زنجی سے جبکہ اس سے عبداللہ بن شبیب نے روایت نقل کی ہے۔ شاذان اور نضر بن سلمہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے حالانکہ اُن کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ اس کا ذکر کرتے کیونکہ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے تو ابن عدی نے اسے اُس سے بری الذمہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس میں خرابی کی جڑ شاذان نامی راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ فی صورتہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو اُس کی اصل صورت میں دیکھا''۔

پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے متن میں کچھ ایسی چیزیں ذکر کی ہیں جو منکر ہیں اس لیے میں نے اسے ترک کر دیا۔

۹۳۹۸ -ولید بن عقبہ (ق)

یہ عراق کا رہنے والا بزرگ ہے اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ زید بن حباب اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۹۳۹۹ -ولید بن عمرو بن ساج حرانی

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کیا ہے اُنہوں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس

سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے عون بن ابوجحیفہ عبداللہ بن ابوہند اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے ولید بن عبدالملک بن مسرح، علی بن ثابت اور عبیداللہ بن یزید قردوانی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل مکة قال :اللّٰھم لا تجعل منایانا بھا من حین یدخلھا حتی یخرج منھا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے: اے ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں موت نہ دیجئے گا' یہاں تک کہ آپ ہمیں یہاں سے نکال کرلے جائیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اکلت ثریدة بلحم وخل' ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت اتجشا' فقال :اکفف من جشائك' فان اکثر الناس شبعا اطولھم جوعا یوم القیامة.

''میں نے گوشت اور سرکہ والا ثرید کھایا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے ڈکار آ رہے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: ڈکاروں کے حوالے سے احتیاط کرو کیونکہ جو لوگ زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے ہوں گے''۔

۹۴۰۰ -ولید بن عمرو دمشقی

اس نے امام مالک کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۰۱ -ولید بن عیسیٰ' ابو وہب

اس نے شعبی اور ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بحر سقاء اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۴۰۲ -ولید بن فضل عنزی

اس نے عبداللہ بن ادریس اودی سے جبکہ اس سے حسن بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے' اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص ہے جس کی نقل کردہ حدیث ابن عرفہ کے جزء میں منقول ہے جو اسماعیل بن عبید سے منقول ہے:

ان عمر حسنة من حسنات ابی بکر. ''عمر' ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیک ہے''۔

اس کی سند میں اسماعیل نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔ سنن دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ میں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اربع سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا تكفروا احدا من اهل قبلتي بذنب وان عملوا الكبائر' وصلوا خلف كل امام' وجاهدوا -او قال :قاتلوا' ولا تقولوا في ابي بكر وعمر وعثمان وعلي الا خيرا. قولوا :تلك امة قد خلت ...الحديث.

''چار باتیں ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں:

''تم میرے اہلِ قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہ کرو چاہے وہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہوں اور تم ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لو اور تم ہر امام کے ہمراہ جہاد میں حصہ ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لڑائی میں حصہ لو۔ اور تم لوگ ابوبکر' عمر' عثمان اور علی کے بارے میں صرف بھلائی کی بات کہو اور تم لوگ یہ کہو کہ یہ ایک اُمت ہے جو پہلے گزر چکے ہیں''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عباد کے بعد والے تمام راوی ضعیف ہیں۔

۹۴۰۳ - ولید بن قاسم (ت'ق) بن ولید ہمدانی

اس نے اعمش ' مجالد اور ابوحیان تیمی سے جبکہ اس سے امام احمد' عبد بن حمید' رمادی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس سے حدیث نوٹ کرو۔ احمد بن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: جب یہ کسی ثقہ راوی کے حوالے سے روایت نقل کرے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرنے میں منفرد ہے جو اُن کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی' اس لیے یہ اس حد سے باہر نکل گیا ہے کہ اس سے استدلال کیا جائے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم المد ليس فيها ترجيع.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کھینچ کر ہوتی تھی جس میں ترجیع نہیں ہوتی تھی''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عمر بن موسیٰ نامی راوی منفرد ہے اور اس روایت کے حوالے سے الزام بھی اُسی کے سر ہے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

انه راى رجلا يمشي واضعا يديه على خاصرتيه' فقال :لا تمش هذه المشية' فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :هذه مشية اهل النار الى النار.

''اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چل رہا تھا' تم اس طرح سے نہ چلو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ اہلِ جہنم کا جہنم کی طرف جاتے ہوئے چلنے کا طریقہ ہے''۔

۹۴۰۴ - ولید بن کامل (د)

یہ بقیہ کا استاد ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اور اُس سے پہلے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ولید بن کامل ابوعبیدہ بجلی شامی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: علی بن عیاش اور یحییٰ بن صالح نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں اور اس کے حوالے سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا حدثتم الناس فلا تحدثوهم بما يفزعهم.

''جب تم لوگوں کے ساتھ بات چیت کرو تو اُن کے ساتھ کوئی ایسی بات چیت نہ کرو جو اُنہیں خوف زدہ کر دے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الحزم سوء الظن -مرسل.

''احتیاط بُرا گمان ہے'' یہ روایت مرسل ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابوطرفہ کندی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من غلبت صحته مرضه فلا يتداوى.

''جس کی صحت اُس کی بیماری پر غالب آ سکتی ہو وہ دوائی استعمال نہ کرے''۔

یہ روایت بھی مرسل ہے۔

ابوعلی بن سلمی نے اپنی سنن میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا صلى احدكم الى عمود او سارية او شيء فلا يجعله نصب عينيه، وليجعله على حاجبه الايسر.

''جب کوئی شخص کسی ستون یا کسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اسے اپنی آنکھوں کے عین سامنے نہ رکھے بلکہ اسے اپنے بائیں بھنوؤں کے سامنے رکھے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الى عود ولا عمود ولا شجرة ...الحديث.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف رُخ کرتے ہوئے نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا''۔

تو اس حوالے سے بقیہ اور علی بن عیاش نامی راوی کے درمیان اختلاف ہے، جیسا کہ آپ متن اور سند دونوں میں دیکھ سکتے ہیں تو بقیہ یہ کہتے ہیں: راوی خاتون کا نام سیّدہ ضبیعہ بنت مقدام رضی اللہ عنہا ہے جبکہ دوسرا راوی یہ کہہ رہا ہے: یہ سیّدہ ضباعہ بنت مقداد رضی اللہ عنہا ہیں، یہ

خاتون مجہول ہیں' اسی طرح مہلب نامی راوی بھی مجہول ہے اور اس سے روایت نقل کرنے والا شخص ضعیف ہے۔

۹۴۰۵-(صح) ولید بن کثیر (ع) مخزومی

یہ ثقہ اور صدوق ہے' اس کی نقل کردہ حدیث صحاح میں موجود ہے۔ اس نے سعید بن ابو ہند اور دیگر اکابرین سے سماع کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اباضیہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۴۰۶ -ولید بن کثیر (س) مزنی مدنی

یہ دوسرا شخص ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے ربیعہ رای اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے اشج اور محمد بن عبداللہ بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا باوجودیکہ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نہ تو توثیق کے صیغے کے ساتھ اور نہ ہی اس میں اس راوی کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

۹۴۰۷ -ولید بن کریز

اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ حدیث بھی منکر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۹۴۰۸ -ولید بن محمد (ت' ق) موقری

یہ امام زہری کا شاگرد ہے' اس کی کنیت ابوبشر بلقاوی ہے' یہ بنوامیہ کا غلام ہے۔ موقر' بلقاء کے مقام پر موجود ایک قلعہ ہے۔ ابومسہر' علی بن حجر' حکم بن موسیٰ اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: اس کی حدیث مقارب رہی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے زہری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

مثل المريض اذا برء وصح مثل البردة في صفائها ولونها .

''بیمار جب تندرست اور ٹھیک ہو جائے تو اُس کی مثال اس اولے جیسی ہوتی ہے (جو آسمان سے) صاف ستھرا اور اپنی رنگت میں اترتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

علیکم بالثیاب البیاض، البسوھا احیاء کم، وکفنوا فیھا موتاکم، فانھا من خیر ثیابکم.

''تم پر سفید کپڑے استعمال کرنا لازم ہے، تم اپنے زندوں کو یہی پہناؤ اور اپنے مُردوں کو اسی میں کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اربع مدائن من مدن الجنة :مكة، والمدينة، والمقدس، ودمشق.

واربع من مدن النار :قسطنطينية، والطوانة، وانطاكية، وصنعاء .

''چار شہر جنت کے شہر ہیں: مکہ، مدینہ، قدس، دمشق۔ جبکہ چار شہر جہنم کے شہر ہیں: قسطنطنیہ، طوانہ، انطاکیہ اور صنعاء''۔

موسیٰ بن محمد بلقاوی نے اس کے حوالے سے آزمائش والی (یعنی جھوٹی) روایات نقل کی ہیں، تاہم اس میں خرابی کی جڑ بلقاوی ہے اگرچہ موقری کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

۹۴۰۹ - ولید بن محمد بن صالح ایلی

اس نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوامیہ طرسوسی اور ابوبکیر اعین نے اس سے روایات نقل کی ہیں، تو اس کا مجہول ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ ابن عدی اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے حوالے سے دو منکر روایات نقل کی ہیں۔

۹۴۱۰ - ولید بن محمد سلمی حجام

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۹۴۱۱ - ولید بن مروان

اس نے غیلان بن جریر سے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۱۲ - ولید بن مغیرہ

اس نے ابن مسیّب سے روایت نقل کی ہے۔

۹۴۱۳-(صح) ولید بن مسلم (ع)، ابوالعباس دمشقی

یہ بنوامیہ کا غلام ہے، جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہے اور اہلِ شام کا بڑا عالم ہے۔ اس نے یحییٰ ذماری، ثور اور ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد، دحیم، موسیٰ بن عامر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ایسی تصانیف منقول ہیں جو اچھی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اہلِ شام میں اس سے زیادہ عقلمند شخص نہیں دیکھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ہے، اس کے پاس بہت زیادہ علم تھا۔ اس نے ابراہیم بن منذر کے حوالے سے ولید سے منقول روایات میرے سامنے بیان کی تھیں (یا مجھے املاء کروائی تھیں)۔

ابن جوصا کہتے ہیں: ہم یہی سنتے آرہے ہیں کہ جس نے ولید کی مصنفات کو تحریر کر لیا (یا نوٹ کر لیا) وہ قاضی بننے کے قابل ہو جاتا

ہے' یہ ستر کتابیں ہیں۔ ابومسہر کہتے ہیں: ولید تدلیس کرتا تھا' بعض اوقات یہ کذاب راویوں کے حوالے سے بھی تدلیس کر لیتا تھا۔ دحیم کہتے ہیں: اس کی پیدائش 119 ہجری میں ہوئی تھی۔ فسوی کہتے ہیں: میں نے ہشام بن عمار سے ولید کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس کے علم' پرہیزگاری اور اس کے تواضع کی تعریف کرنے لگے۔ ابوالیمان کہتے ہیں: میں نے ولید بن مسلم جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ صدقہ بن فضل مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے صالح طویل سے زیادہ بڑا حافظ الحدیث کوئی نہیں دیکھا اور جنگی واقعات سے متعلق روایات کا ولید سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا' یہ ابواب کو یاد رکھتا تھا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابوعبید آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے صدقہ بن خالد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ولید بن مسلم سے زیادہ ثبت ہے' ولید نے امام مالک کے حوالے سے دس ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے' اُن میں سے چار روایات نافع کے حوالے سے منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ سب سے زیادہ منکر روایت وہ ہے جو اس نے قرآن حفظ کرنے کے بارے میں نقل کی ہے' جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن قتادہ کے حوالے سے اُن کے والد سے نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :من قعد على فراش مغيبة قيض الله له يوم القيامة ثعبانا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی غائب شوہر والی عورت کی شرمگاہ پر بیٹھے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر اژدھے کو مسلط کرے گا''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جب ولید یہ کہے کہ ابن جریج یا امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت منقول ہے تو یہ قابلِ اعتماد نہیں ہوگا کیونکہ یہ دو کذاب راویوں کے حوالے سے تدلیس کرتا ہے' لیکن جب یہ کہے کہ یہ حدیث ہمیں اس نے بیان کی ہے تو پھر یہ حجت شمار ہوگا۔

ابومسہر بیان کرتے ہیں: ولید نے ابن ابوسفر کے حوالے سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث حاصل کی تھی اور ابن ابوسفر کذاب ہے۔ وہ اس میں یہ کہتا ہے کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے۔

صالح جزرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ہیثم بن خارجہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ولید بن مسلم سے کہا: تم نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کو خراب کر دیا ہے' اُس نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: تم اسے اُن کے حوالے سے نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہو اور اُن کی حوالے سے زہری سے نقل کرتے ہو اور اُن کے حوالے سے یحییٰ سے نقل کرتے ہو' جبکہ تمہارے علاوہ دیگر راوی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور نافع کے درمیان عبداللہ بن عامر اسلمی کا ذکر کرتے ہیں اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور زہری کے درمیان قرہ کا ذکر کرتے ہیں' تو تم نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے کہا: اوزاعی اس سے زیادہ سمجھدار ہیں کہ ان جیسے لوگوں سے روایات نقل کریں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جب امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان جیسے لوگوں سے روایات کیں اور یہ ضعیف اور منکر راوی ہیں تو تم نے تو انہیں ساقط الاعتبار قرار دے دیا اور تم نے اس روایت کو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی روایت بنا دیا جو اُنہوں نے ثبت

راویوں کے حوالے سے نقل کی ہے، تو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ تو ضعیف ہو گئے، لیکن پھر اس نے میری اس بات کی طرف توجہ نہیں کی۔

ابراہیم بن منذر بیان کرتے ہیں: حرملہ بن عبدالعزیز جہنی نے مجھ سے کہا: ولید بن مسلم حج سے واپس جاتے ہوئے میرے ہاں ٹھہرا تھا اور اس کا انتقال ذی مروہ میں میرے ہاں ہی ہوا تھا۔ لوگ بیان کرتے ہیں: اس کا انتقال محرم کے مہینے میں 195 ہجری میں ہوا۔

۹۴۱۴ - ولید بن مسلم (م، د، س) ابوبشر عنبری

یہ تابعی ہے، ثقہ ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔

۹۴۱۵ - ولید بن مسلمہ ازدی

اس نے عمر بن قیس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۱۶ - ولید بن معدان

اس سے اس کے بیٹے عبدالملک نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ دونوں ساقط الاعتبار ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اُس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا خط حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا، جس میں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کریں۔

۹۴۱۷ - ولید بن مغیرہ مخزومی

اس نے ابن مسیّب سے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سفیان ثوری نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۴۱۸ - ولید بن مغیرہ معافری مصری

یہ ثبت ہے، اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو مشرح بن ہاعان اور اُس کے طبقے کے افراد سے منقول ہے۔

اس کا انتقال 172 ہجری میں ہوا۔

۹۴۱۹ - ولید بن مہلب

اس نے نضر بن محرز سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے، یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ احمد بن عبدالرحمٰن بن مفضل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۴۲۰ - ولید بن موسیٰ دمشقی

اس نے سعید بن بشیر سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عقیلی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واہی قرار دیا ہے، اس کے حوالے سے ایک موضوع حدیث منقول ہے۔

۹۴۲۱ - ولید بن نافع (س)

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابوداؤد حرانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۲۲ - ولید بن ہشام بن ولید

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۲۳ - ولید بن ہشام قحذمی

یہ ثقہ ہے۔

۹۴۲۴ - ولید بن ولید دمشقی

اس نے سعید بن بشیر سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۴۲۵ - ولید بن ولید بن زید عنسی دمشقی قلانسی' ابوالعباس

اس نے ابن ثوبان اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے جبکہ اس سے ذہلی' عباس ترقفی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ نصر مقدسی نے اس کے حوالے سے اپنی اربعین میں ایک منکر روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۴۲۶ - ولید بن یزید ہدادی

اس نے مجہول مشائخ کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کلام کیا ہے۔ اس نے قتیبہ اور نصر بن علی سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۴۲۷ - ولید رماح

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۹۴۲۸ - ولید

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن شداد نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(وہب)

۹۴۲۹ - وہب بن ابان

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۹۴۳۰ - وہب بن اسماعیل اسدی کوفی

اس نے وقاء بن ایاس کے حوالے سے چار منکر احادیث نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے سماع کیا ہے اور اس سے استدلال کرنے کے بارے میں توقف سے کام لیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہب بن اسماعیل کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۴۳۱ - وہب بن جابر (د،س) خیوانی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ ابواسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۳۲- (صح) وہب بن جریر (ع) بن حازم، ابوالعباس جہضمی بصری

یہ حافظ الحدیث ہے۔ اس نے اپنے والد، ابن عون اور ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہی جبکہ اس سے امام احمد، علی بن مدینی، اسحاق بن راہویہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، عفان اسکے بارے میں کلام کرتے تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن مہدی نے کہا ہے کہ یہاں کچھ لوگ ہیں جو شعبہ کے حوالے سے حدیث روایت کرتے ہیں جبکہ ہم نے اُنہیں کبھی شعبہ کے پاس نہیں دیکھا۔ تو ابن مہدی اصل میں وہب نامی اس راوی کی طرف اشارہ کرر ہے تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہب کو شعبہ کے پاس کبھی نہیں دیکھا گیا، لیکن وہب سنت کا عالم ہے اور وہب کا تذکرہ ابن عدی نے بھی کیا ہے اور اس کے حوالے سے دو حدیثیں نقل کرنے کے بعد اُن دونوں کو غریب قرار دیا ہے۔

۹۴۳۳ - وہب بن حفص بجلی حرانی

اس نے ابوقتادہ حرانی سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابوعروبہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے محاملی نے روایات نقل کی ہیں، یہ 250 ہجری تک زندہ رہا تھا۔ یہ وہب بن یحییٰ بن حفص بن عمرو بجلی ہے۔ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کی جاتی ہے، اس کا ذکر عنقریب دوبارہ ہوگا۔

۹۴۳۴ - وہب بن حکیم

اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۴۳۵ - وہب بن داؤد مخرمی

اس نے ابن علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب ابوبکر بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من صلی علی یوم الجمعة ثمانین مرة غفر الله له ذنوب ثمانین عاما ...الحدیث).

"جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس کے اسّی برس کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے"۔

۹۴۳۶ - وہب بن راشد رقی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب بصری ہے۔ اس نے ثابت، مالک بن دینار اور فرقد سے جبکہ اس سے داؤد بن رشید، علی بن

معبداور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ابن عدی کہتے ہیں اس کی نقل کردہ حدیث مستقیم نہیں ہوتی' اس کی نقل کردہ تمام روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اصبح حزینا علی الدنیا اصبح ساخطا علی ربه' ومن اصبح یشکو الله مصیبة نزلت به -انما یشکو الله.

ومن تضعضع لغنی لینال فضل ما عنده احبط الله عمله.

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ دنیا کے حوالے سے غمگین کرے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے اور جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ کسی مصیبت کی شکایت کررہا ہو جو اس پر نازل ہوئی ہو تو وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی شکایت کررہا ہوتا ہے اور جو شخص کسی خوشحال شخص کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے عاجزی کی تا کہ اُس کے پاس زائد مال کو حاصل کرلے تو اللہ تعالیٰ اُس کے عمل کو ضائع کردیتا ہے''۔

۹۴۳۷ - وہب اللہ بن راشد' ابوزرعہ مصری

سعید بن ابومریم اور دیگر حضرات نے اس پر تنقید کی ہے۔اس نے یونس ایلی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ابن وارہ نے عنبسہ بن خالد کو اس پر فضیلت دی ہے۔

۹۴۳۸ - وہب بن ربیعہ (ت'م)

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔عمارہ بن عمیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۴۳۹ - وہب بن عمر

یہ ابراہیم بن عمر کا بھائی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا نام وہب بن عمرو ہے۔

۹۴۴۰ - وہب بن عمرو

اس نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایات نقل کی ہیں۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۹۴۴۱-(صح) وہب بن منبہ (خ'م'د'ت'س)' ابوعبداللہ یمانی

یہ قصہ نقل کرنے والا شخص ہے اور تابعین کے بڑے علماء میں سے ایک ہے۔یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں پیدا ہوا تھا۔اس کی نقل کردہ روایت جو اس نے اپنے ہمام بن منبہ سے نقل کی ہے' وہ صحیحین میں منقول ہے۔اس نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن دینار' عوف اعرابی اور اُن کے قریبی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔یہ ثقہ تھا اور سچا تھا لیکن اس نے اسرائیلی کتابوں سے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں۔عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور تابعی ہے' یہ

صنعاء کا قاضی رہا تھا۔ مثنیٰ بن صباح کہتے ہیں: وہب بیس سال تک اس عالم میں رہا کہ اُس نے عشاء اور صبح کے درمیان وضو نہیں کیا (یعنی عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتا رہا)۔ وہب کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔ صرف فلاس نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ قول نقل کیا ہے: میں وہب بن منبہ کے گھر میں داخل ہوا جو صنعاء میں تھا' تو اس نے اپنے گھر م میں موجود بادام مجھے کھلائے' میں نے کہا: میری یہ خواہش تھی کہ آپ نے تقدیر کے بارے میں کچھ نہ لکھا ہوتا' تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میری بھی یہی رائے خواہش ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: اس نے تقدیر کے بارے میں ایک کتاب لکھی تھی پھر یہ اُس پر ندامت کا شکار ہوا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: تقدیر کے حوالے سے کچھ نظریات کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی تھی' لیکن پھر اس نے رجوع کر لیا تھا۔

امام عبدالرزاق نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ 100 ہجری میں بہت سے فقہاء نے حج کیا' اس سال وہب نامی اس راوی نے بھی حج کیا' جب ان لوگوں نے عشاء کی نماز ادا کر لی تو وہ لوگ وہب کے پاس آئے جن میں عطاء' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے' وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ تقدیر کے بارے میں اس کے ساتھ بحث کریں' تو یہ باب حرم میں چھپ گیا اور وہاں موجود رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی اور وہ لوگ بکھر گئے اور اُنہوں نے اس سے سوالات نہیں کیے۔

ابوسنان بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں تقدیر کے بارے میں رائے دیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے ستّر سے زیادہ کتابوں میں پڑھا جو انبیاء کی تحریروں پر مشتمل تھیں' اُن سب میں یہی لکھا ہوا تھا کہ جو شخص مشیت کے حوالے سے کوئی چیز اپنے لیے مقرر کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے' تو میں نے اپنے قول کو ترک کر دیا۔

ابوعاصم نبیل بیان کرتے ہیں: وہب کہتے ہیں کہ علم مؤمن کا ساتھی ہے اور حلم اُس کا وزیر ہے' عقل اُس کی رہنما ہے اور صبر اُس کے لشکروں کا امیر ہے اور نرمی اُس کا باپ ہے اور کمزوری اُس کا بھائی ہے۔

۹۴۴۲ - وہب بن وہب بن کثیر بن عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قاضی' ابوالبختری قرشی مدنی

اس نے ہشام بن عروہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مسیّب بن واضح' ربیع بن ثعلب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ مہدی کے لشکر کا قاضی بھی بنا تھا' پھر یہ مدینہ منورہ کا قاضی رہا تھا' پھر یہ وہاں کے سامانِ حرب اور نمازوں کا نگران بنا' یہ بہت زیادہ سخی اور بہت زیادہ قابلِ تعریف تھا' لیکن حدیث میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اللہ کا دشمن تھا اور جھوٹ بولتا تھا۔ عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میری یہ رائے ہے کہ اسے قیامت کے دن دجال کے طور پر اُٹھایا جائے گا۔ اس کا انتقال 200 ہجری میں ہوا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہماری یہ رائے ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لجاریتی بریرۃ :اکنسی المسجد یوم الخمیس' فان من اخرج من مسجد یوم الخمیس بقدر ما تری العین کان کعدل رقبۃ.

''نبی اکرم ﷺ نے میری کنیز بریرہ سے کہا: جمعرات کے دن مسجد میں جھاڑو دے دینا کیونکہ جو شخص جمعرات کے دن مسجد میں سے ایسی چیز باہر نکالتا ہے جسے کوئی آنکھ دیکھ سکتی ہو تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم دعا حجاما حجمہ واعطاہ دینارا.

''نبی اکرم ﷺ نے ایک پچھنے لگانے والے کو بلایا' اُس نے آپ کو پچھنے لگائے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے ایک دینار عطاء کیا''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً مما ینفعہا اللہ بہ بعثہ اللہ یوم القیامۃ فقیہا عالما.

''جو شخص میری اُمت کے لئے چالیس احادیث یاد کرلے' جن احادیث کے حوالے سے اُنہیں (دینی احکام کو حاصل کرنے میں) فائدہ ہوتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس عمل کی وجہ سے اُسے قیامت کے دن فقیہ اور عالم کے طور پر زندہ کرے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی ابی بکر فاذا سیفہ وترسہ وقوسہ معلق فی قبلۃ مسجد بیتہ' فوضعہ ونحاہ عن القبلۃ' وصلی رکعتین' ثم قال :لا تعلقوا علی القبلۃ.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلوار اُن کی ڈھال اُن کی کمان اُن کے گھر میں نماز کی جگہ میں قبلہ کی سمت لٹکے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں وہاں سے اُٹھایا اور قبلہ سے ایک طرف کر کے رکھ دیا' پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ چیزیں قبلہ کی سمت میں نہ لٹکاؤ''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من زوق بیتہ وزخرف مسجدہ لم یمت او تصیبہ قارعۃ.

''جو شخص اپنے گھر کو مزین کرتا ہے اور اپنی مسجد کو مزین کرتا ہے' وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اُسے مصیبت لاحق نہیں ہوگی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الحدۃ تعتری جماع القرآن.قیل :لم یا رسول اللّٰہ ؟ قال :لغیرۃ القرآن فی اجوافہم.

''بے شک قرآن کے عالموں کے اندر مزاج کی تیزی پائی جاتی ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن کے پیٹ میں موجود قرآن کی غیرت کی وجہ سے''۔

یہ تمام روایات جھوٹی ہیں۔

۹۴۴۳ - وہب بن وہب

اس نے حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۹۴۴۴ - وہب بن یحییٰ بن حفص بجلی

یہ وہب بن حفص ہے' جس کا ذکر پہلے ہوگا۔ اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابوالولید بن محتسب حرانی کے نام سے معروف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قتل وزغا فكانما قتل شيطانا.

''جس شخص نے چھپکلی کو مارا' اُس نے گویا شیطان کو مار دیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اذهب الله بصره كان حقا على الله واجبا الا ترى عيناه نار جهنم.

''جس شخص کی بینائی کو اللہ تعالیٰ ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ اُس کی آنکھیں جہنم کی آگ کو نہ دیکھیں''۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت بھی ہے:

ليس احد يدخل الجنة الا جرد مرد الا موسى بن عمران فان لحيته الى سرته.

وليس احد يكنى الا آدم' فانه يكنى ابا محمد.

''جنت میں داخل ہونے والا شخص داڑھی مونچھ کے بغیر ہوگا' صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اُن کی داڑھی اُن کی ناف تک ہوگی اور جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہوگی' صرف حضرت آدم کی ہوگی اور اُن کی کنیت ابومحمد ہوگی''۔

یہ روایت وہب بن حفص نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۹۴۴۵ - وہب (د) مولیٰ ابواحمد

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لية لا ليتين.

''ایک مرتبہ دوپٹہ لپیٹو دو مرتبہ نہیں''۔

یہ راوی معروف نہیں ہے۔ حبیب بن ابوثابت نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

حرف لام الف

(لاحق' لاہز)

۹۴۴۶ - لاحق بن الحسین المقدسی

یہ لاحق بن ابوورد ہے' اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔ یہ لاحق بن حسین بن عمران بن ابوورد ہے' اس کی کنیت ابوعمر ہے۔ ادریسی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ابوورد کا نام محمد بن عمران بن محمد بن سعید بن مسیّب بن حزن تھا۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال خوارزم میں 384 ہجری میں ہوا جبکہ یہ ہو چکا تھا۔ حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ''حلیۃ الاولیاء'' میں اور دیگر کتابوں میں اس کے حوالے سے مصیبت (یعنی جھوٹی) روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ادریسی کہتے ہیں: یہ کذاب تھا اور جھوٹا الزام لگانے والا شخص تھا۔

۹۴۴۷ - لاحق بن حمید (ع)' ابومجلز

یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہے' البتہ یہ تدلیس کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی ہے۔ حسین اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 100 ہجری کے بعد ہوا تھا۔

۹۴۴۸ - لاہز' ابوعمرو تیمی

اس نے معتمر بن سلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ بغداد کا رہنے والا مجہول شخص ہے' یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعثني النبي صلى الله عليه وسلم الى ابى برزة الاسلمي' فقال له -وانا اسمعه :يا ابا برزة' ان ربي عهد الي في علي عهدا' فقال :علي راية الهدى' ومنار الايمان' وامام اوليائي' ونور جميع من اطاعني' يا ابا برزة' علي اميني غدا علي حوضي' وصاحب لوائي وثقتي علي مفاتيح خزائن جنة ربي.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (میں انہیں بلا کر لایا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جبکہ میں یہ بات سن رہا تھا: اے ابوبرزہ! بے شک میرے پروردگار نے علی کے بارے میں مجھ سے ایک عہد لیا ہے' اُس نے فرمایا ہے: علی ہدایت کا جھنڈا ہے' ایمان کا مینارہ ہے' میرے دوستوں کا امام ہے اور اُن تمام لوگوں کا نور ہے جو میری فرمانبرداری کرتے ہیں' اے ابوبرزہ! کل میرے حوض پر علی میرا امین ہوگا اور میرے جھنڈے کو اُٹھانے والا ہوگا اور میرے پروردگار کی جنت کے خزانوں کی چابیوں کا نگران ہوگا''

یہ روایت جھوٹی ہے' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ انتہائی موضوع روایت ہے اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کی اُس پر لعنت ہو!

حرف الیاء

(یاسر، یاسین)

۹۴۴۹- یاسر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے، جو عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں کے لئے عرش کے وزنی ہونے کے بارے میں ہے۔ یہ ابوالقاسم بن عساکر کے سباعیات کے جزء میں ہے۔

۹۴۵۰- یاسین بن محمد

اس نے ابوحازم مدینی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۴۵۱- یاسین بن معاذ زیات

اس نے زہری اور حماد بن ابوسلیمان سے جبکہ اس سے علی بن غراب، مروان بن معاویہ اور عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کوفہ کے اکابر فقہاء اور وہاں کے مفتیوں میں سے ایک تھا، اصل کے اعتبار سے یہ یمامی ہے، اس کی کنیت ابوخلف تھی۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن جنید کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :انى طفت اسبوعين قرنت بينهما، وركعت اربعا.

فقال :احسنت.

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: میں نے ایک ساتھ سات طواف دو مرتبہ کیے ہیں (یعنی ایک ہی مرتبہ میں چودہ طواف کیے ہیں) اور پھر میں نے چار رکعت ادا کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان من معادن التقوى تعلمك علم ما لم تعلم الى ما قد علمت، والنقص فيما قد علمت قلة الزيادة فيه، وانما يزهد الرجل في علم ما لم يعلم قلة انتفاعه بما قد علم.

''یہ بات تقویٰ کی کان ہے کہ تم جو چیز سیکھ چکے اسے انجانی چیز کی طرف سیکھنے میں لگادو' اور جو چیز جان چکے اس میں نقصان' زیادتی کی کمی ہے' آدمی انجانی چیز میں بے رغبتی کرتا ہے معلوم چیز سے کم فائدہ اٹھاتا ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اہل مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ ابن جریج نے ابوزبیر سے سماع نہیں کیا ہے' اُنہوں نے یاسین سے سماع کیا ہے۔ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ادرك ركعتي الجمعة او احداهما فقد ادرك ....الحديث.

''جو شخص جمعہ کی دو رکعت یا کسی ایک رکعت کو پالے تو وہ (جمعہ کی نماز کو) پالیتا ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا انتقال ثوری کے انتقال کے قریب ہی ہوا تھا۔

۹۴۵۲ -یاسین بن شیبان (ق) عجلی کوفی

اس نے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے روایات نقل کی ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المهدي منا اهل البيت يصلحه الله في ليلة.

''مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا' اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہی رات میں اُسے اس کے قابل کردے گا (کہ وہ خلیفہ بن جائے''۔

ابوداؤد حفری نے یاسین سے اسے روایت نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔ابن یمان کہتے ہیں: میں نے سفیان کو دیکھا کہ وہ یاسین بن شیبان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کررہے تھے۔ابن عدی کہتے ہیں: وہ اس حدیث سے واقف تھے۔ایک قول کے مطابق اس راوی کا نام یاسین بن سنان ہے اور ایک قول کے مطابق یاسین بن سیار ہے' یہ بات مزی نے نقل کی ہے۔

(یافع)

۹۴۵۳ -یافع بن عامر

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسماعیل بن عیاش نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے' بلکہ یہ ایک مشہور آدمی ہے۔

(یحییٰ)

۹۴۵۴ -یحییٰ بن ابراہیم سلمی

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہے' یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت

حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر زمانا یقال للرجل فیہ :ما اظرفہ !ما اجلدہ !ما اعقلہ !وما فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان.

''اُنہوں نے نبی اکرم کو ایک ایسے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے سنا جس میں ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ کتنا سمجھدار' کتنا عقلمند ہے' حالانکہ اُس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان نہیں ہوگا''۔

یحییٰ نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا نکاح الا بولی.

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات منکر ہیں اور یحییٰ نامی راوی معروف نہیں ہے۔

۹۴۵۵ - یحییٰ بن ابراہیم بن عثمان بن داؤد

اس نے ابوقتیلہ سلمی مدنی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک دوسرا شخص ہے۔ اسے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات وہم کا شکار ہوتا ہے اور بعض اوقات (دوسرے راویوں کے) برخلاف نقل کرتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے امام مالک' دراوردی اور ایک جماعت سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے زبیر اور محمد بن اسماعیل ترمذی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۴۵۶ - یحییٰ بن ابراہیم بن ابوزید اندلسی' ابوالحسین بن بیاز مقری

عبدالجبار بن احمد طرسوسی سے اس نے قرأت کی سند نقل کی ہے' اس کے علاوہ مکی اور دانی سے بھی کی ہے جبکہ ابوعبداللہ بن سعید دانی نے اور ایک جماعت نے اس سے علمِ قرأت سیکھا ہے۔ ابن بشکوال بیان کرتے ہیں: میں نے بعض حضرات کو اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا ہے اور بعض کو اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کرتے ہوئے سنا ہے اور ایسی روایت کی طرف اس کے دعوے کی نسبت کی گئی ہے کہ جن لوگوں سے اس نے ملاقات نہیں کی' اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ایسا اُس وقت ہوا ہو جب یہ اختلاط کا شکار ہوا ہو' کیونکہ یہ آخری زمانے میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اس کا انتقال 296 ہجری میں مرسیہ کے مقام پر ہوا تھا۔

۹۴۵۷ - یحییٰ بن ابراہیم سلماسی

یہ ایک معروف بزرگ ہے جو بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں ایک تصنیف بھی ہے جس میں اس نے جہالت اور خواہشِ نفس کو ظاہر کیا ہے۔ ابوالقاسم بن عساکر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۴۵۸ - یحییٰ بن احمد

یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے اور اُس کی سند میں مجہول راوی پائے جاتے ہیں۔ عبدان نے کتاب

''معرفۃ الصحابۃ'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عباس بن بزیع ازدی کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا رب زینتنی فحسن ارکانی. قال :قد حسنت ارکانك بالحسن والحسین.

''اے میرے پروردگار! تُو مجھے آراستہ کر دے اور میرے ارکان کو خوبصورت کر دے۔ جس طرح تُو نے اپنے ارکان حسن اور حسین کو خوبصورت کیا ہے۔

۹۴۵۹ - یحییٰ بن ابواسحاق (ق) ہنائی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ عتبہ بن حمید اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۶۰ - یحییٰ بن اسحاق (ت)

اس نے اپنا چچا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' تاہم یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن اسحاق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' تو وہ شاید یہی ہے۔

۹۴۶۱ - یحییٰ بن ابواسحاق (ع)

یہ ثقہ ہے' عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ عبدالعزیز بن صہیب حدیث میں اس سے زیادہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

سال انسا عن قصر الصلاة.

''اس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز کو قصر کرنے کے بارے میں دریافت کیا''۔

یہ روایت اس راوی سے وہیب' ہشیم اور متعدد افراد نے نقل کی ہے اور یہ روایت تقریباً تمام کتابوں میں موجود ہے۔

۹۴۶۲ - یحییٰ بن ابوامامہ (د) اسعد انصاری

اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس کا بھتیجا محمد بن عبدالرحمٰن اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۶۳ - یحییٰ بن اسماعیل

اس سے ابراہیم بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا شمار اہلِ واسط میں ہوتا ہے۔ یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۹۴۶۴ - یحییٰ بن اسماعیل کوفی جریری

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۹۴۶۵ - یحییٰ بن اسود

یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۶۶ - یحییٰ بن ابواشعث

اس نے ابوعون سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۶۷ - یحییٰ بن اکثم (ت) قاضی

اس نے سفیان بن عیینہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اکابر فقہاء میں سے ایک ہے۔ علی بن حسین بن جنید بیان کرتے ہیں: لوگوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ حدیث چوری کرتا تھا۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ بات واضح ہوتی ہے کہ احداث کی طرف میلان رکھتا تھا (یعنی قرآن کو حادث مانتا تھا)۔ ہم نے اس کے تفصیلی حالات اپنی بڑی تاریخ میں بیان کیے ہیں۔ اس کا انتقال 242 ہجری میں ذوالحج کے مہینے میں ہوا۔

۹۴۶۸ - یحییٰ بن ایوب (د' ت) بجلی

اس نے اپنے دادا ابوزرعہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبداللہ بن مبارک' عبداللہ بن رجاء غدانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ جریر بن ایوب کا بھائی ہے جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۴۶۹ - یحییٰ بن ایوب' ابوعقال ہلال بن زید بن حسن بن اسامہ بن زید بن حارثہ کلبی

(وہ اسامہ بن زید) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ دمشق کا رہنے والا ایک شیخ ہے جس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اور اپنے چچا زید بن ہلال کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اہلِ دمشق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایسے شخص کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی' تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۴۷۰ - یحییٰ بن ایوب (ع) غافقی مصری' ابوالعباس

یہ اہلِ مصر کا عالم اور مفتی ہے۔ اس نے ابوقبیل اور یزید بن ابوحبیب سے جبکہ اس سے مقری' سعید بن ابومریم' سعید بن عفیر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ''صدوق'' ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے۔ ابن القطان فاسی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے کہ جن کی حالت کا مجھے علم ہے کہ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی بعض احادیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ اس کی منکر روایات میں سے ایک روایت

یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تعلموا العلم لتباهوا به العلماء ' ولا لتماروا به السفهاء ' ولا لتخبروا به المجالس' فمن فعل ذلك فالنار النار.

''علم کو اس لیے حاصل نہ کرو تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو' یا اس کے ذریعے بیوقوفوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرو' یا اس کے ذریعے محافل میں اپنے آپ کو نمایاں کرو' جو شخص ایسا کرے گا تو (اُس کا انجام) جہنم ہوگی' جہنم ہوگی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر يقرا في الوتر في الركعة الاولى بسبح' وفي الثانية بقل يا يها الكافرون.

وفي الثالثة بقل هو الله احد.

وقل اعوذ برب الفلق.

وقل اعوذ برب الناس.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر ادا کرتے تھے تو وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے' دوسری رکعت میں سورۂ کافرون کی تلاوت کرتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص' سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت کرتے تھے''۔

یہ روایت ابن ابومریم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اُنہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔ اور یحییٰ کو اس حوالے سے منکر قرار دیا گیا ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المؤنثون اولاد الجن.

قيل لابن عباس :كيف ذلك ؟ قال :نهى الله ورسوله ان ياتي الرجل امراته وهي حائض' فاذا اتاها سبقه بها الشيطان فحملت منه فانث المؤنث.

''لوگ جنات کی اولاد ہوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ اور اُس کے رسول نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کرے' جب وہ ایسا کرتا ہے تو شیطان اُس سے سبقت لے جاتا ہے اور وہ عورت حاملہ ہوتی ہے اور پھر اُس کے گھر مؤنث پیدا ہوتا ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک روایت سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت :يا رسول الله صلى الله عليك وسلم' العمرة واجبة وفريضتها كفريضة الحج ؟ قال :لا' وان تعتمر خير لك.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے! عمرہ کرنا واجب ہے یا حج کی طرح فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (لیکن یہ فرض نہیں ہے)''۔

یہ روایت انتہائی عجیب و غریب ہے' اسے نقل کرنے میں سعید نامی راوی منفرد ہے' جس نے یحییٰ بن ایوب سے اسے نقل کیا ہے اور یہ معجم طبرانی میں آئی سند کے ساتھ منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وان کان مائعا فانتفعوا به.

''اگر وہ پگھلا ہوا ہو تو تم اُس کے ذریعے نفع حاصل کرلو''۔

اس راوی سے ایک اور مرسل حدیث بھی منقول ہے:

من کشف امراة فنظر الی عورتها فقد وجب الصداق.

''جو شخص کسی عورت کا پردہ ہٹا کر اُس کی شرمگاہ کی طرف دیکھتا ہے تو پھر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال عائشة' فقالت :دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فرای فی یدی متخات من ورق'

فقال :ما هذا یا عائشة ؟ قالت :صنعتهن اتزین بهن لك.

فقال اتؤدین زکاتهن ؟ قالت :لا' او ما شاء الله من ذلك.

فقال :هی حسبك من النار

''ہم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' آپ نے میرے ہاتھوں میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھیاں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئی ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ میں نے اس لیے تیار کروائی ہیں کہ آپ کے سامنے اس کے ذریعے زیب و زینت اختیار کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی نہیں! یا جو بھی اللہ کو منظور تھا وہ فرمایا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے جہنم میں جانے کے لئے یہی کافی ہیں''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حافظ الحدیث کے باوجود محمد نامی راوی کا معاملہ اُن سے پوشیدہ رہا کہ اُس نے یہ حدیث بغوی کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ سنی ہے اور یہ ایک اور روایت کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ تو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محمد بن عطاء نامی راوی مجہول ہے' حالانکہ یہ محمد بن عمرو بن عطاء ہے جو ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔

ابن وہب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الندم توبة.

''ندامت توبہ ہوتی ہے''۔

اس راوی کا انتقال 168ہجری میں ہوا۔

۹۴۷۱ - یحییٰ بن ابوانیسہ (ت) جزری رہاوی

یہ زید بن ابوانیسہ کا بھائی ہے' اس نے ابن ابوملیکہ اور نافع کے حوالے سے جبکہ اس سے عبدالوارث' عبداللہ بن بکر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔فلاس کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے جو وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: محدثین نے اس بات پر اتفاق ہے کیا ہے کہ اس کی حدیث کو ترک کیا جائے گا۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یحییٰ بن ابوانیسہ میرے نزدیک حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق سے زیادہ محبوب ہے۔عبیداللہ بن عمرو کہتے ہیں: زید بن ابوانیسہ نے مجھ سے کہا: تم میرے بھائی کے حوالے سے روایات نوٹ نہ کرو کیونکہ وہ کذاب ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔خالد نے اپنی سند کے ساتھ جعفر بن برقان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے رقہ کے پل پر کچھ اونٹوں پر شہد دیکھا' جو مٹکوں میں تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ یحییٰ بن ابوانیسہ کے ہیں اور یہ اُس نے تحفہ کے طور پر زہری کی طرف بھیجے ہیں۔

یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لوگ یحییٰ بن ابوانیسہ کی تحریر پر اکٹھے ہو جایا کرتے تھے جو زہری کے پاس موجود ہوتی تھی۔

اس راوی نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود والنصاری.

''سفید بالوں کی رنگت تبدیل کر دو اور یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو''۔

اس راوی نے زہری کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیباشر بعض ازواجه وهی حائض علیها ازار الی انصاف فخذیها.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور اُس کا تہبند نصف زانوں تک ہوتا تھا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

طاف رسول الله صلی الله علیه وسلم علی راحلته من وجع کان به.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی تکلیف کی وجہ سے اونٹنی پر بیٹھ کر طواف کیا تھا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یاکل الوالدان من مال ولدھما بالمعروف' ولیس للولد ان یاکل من مال والدیه الا باذنهما.

''والدین اپنی اولاد کے مال میں سے مناسب طور پر کھا سکتے ہیں' البتہ بچے کو یہ حق نہیں ہے کہ اپنے ماں باپ کے مال میں سے اُن کی اجازت کے بغیر کھائے''۔

اس راوی کا انتقال 146 ہجری میں ہوا۔

۹۴۷۲ - یحییٰ بن برید بن ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری

اس راوی نے ابن جریج اور اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابوبردہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اراد الله رحمة امة قبض نبیها قبلها ...الحدیث.

''جب اللہ تعالیٰ کسی اُمت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اُس سے پہلے اُس کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو ساقط الاعتبار ہے' تاہم وہ علاء بن عمرو حنفی کی اس سے روایت کے طور پر ہے اور علاء نامی راوی بھی واہی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا جلس القاضی فی مکانه هبط علیه ملکان یسددانه ویوفقانه ویرشدانه' ما لم یجر' فاذا جار عرجا وترکاه.

''جب قاضی اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے تو دو فرشتے اُس پر نازل ہوتے ہیں' جو اُس کا ساتھ دیتے ہیں' اُسے توفیق دیتے ہیں' اُس کی رہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ ظلم نہیں کرتا' جب وہ ظلم کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور اُسے اُس کے حال پر چھوٹ دیتے ہیں''۔

یہ روایت منکر ہے۔

۹۴۷۳ - یحییٰ بن بسطام

اس نے ابن لہیعہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایک بصری بزرگ ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ قدریہ فرقے کا داعی تھا اور اس کی روایات میں منکر روایات پائی جاتی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن بسطام مصفر قدریہ فرقے سے متعلق نظریات ذکر کیا کرتا تھا۔

۹۴۷۴ - یحییٰ بن بشر خراسانی

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ مشہور نہیں ہے۔

۹۴۷۵ - یحییٰ بن بشر حریری

یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے اور ثقہ ہے۔

۹۴۷۶ - یحییٰ بن بشار کندی

یہ عباد بن یعقوب رواجنی کا استاد ہے۔ اس جیسے شخص کو معروف قرار نہیں دیا جا سکتا' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

شجرة انا اصلها' وعلی فرعها' والحسن والحسين ثمرها ' والشيعة ورقها' فهل يخرج من الطيب الا الطيب.

وانا مدينة العلم وعلی بابها' فمن اراد المدينة فليات الباب.

''ایک درخت ہے جس کی جڑ میں ہوں' اُس کی شاخ علی ہے' اُس کا پھل حسن اور حسین ہیں اور اُس کے پتے شیعہ ہیں تو پاکیزہ چیز سے پاکیزہ چیز ہی باہر نکلتی ہے' میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ جو شخص شہر میں آنا چاہتا ہو اُسے دروازے پر آنا چاہیے''۔

۹۴۷۷ - یحییٰ بن بشیر بن خلاد

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

سدوا الخلل' ووسطوا الامام.

''تم لوگ خلل کو ختم کرو اور امام کو اپنے عین درمیان کے مطابق کھڑا کرو''۔

ابن القطان کہتے ہیں: اس کی اور اس کے باپ کی حالت ''مجہول'' ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: یہ سند قوی نہیں ہے۔

۹۴۷۸ - یحییٰ بن بشیر

اس نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ یحییٰ بن محمد بن بشیر ہے۔ مطین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ الحدیث ہے۔ یہ اسحاق' داؤد اور عیسیٰ کا باپ ہے۔

۹۴۷۹ - یحییٰ بن بہماہ

یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے' اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابراہیم خوزی نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۸۰ - یحییٰ بن ثعلبہ' ابومقوم

اس نے حکم بن عتیبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۴۸۱ - یحییٰ بن جرجہ

یہ معروف نہیں ہے۔ اس نے زہری سے ایک معروف حدیث نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج

نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۴۸۲ - یحییٰ بن جعفر بن زبرقان

یہ یحییٰ بن ابوطالب ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کسی نے بھی حجت کی بنیاد پر اس پر طعن نہیں کیا' میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس کا ذکر دوبارہ آئے گا۔

۹۴۸۳ - یحییٰ بن جہم

یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۴۸۴ - یحییٰ بن جعفر سراج

یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۹۴۸۵ - یحییٰ بن جزار (م'عو)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ''صدوق'' ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ حکم بن عتیبہ کہتے ہیں: یہ تشیع میں غالی تھا۔

۹۴۸۶ - یحییٰ بن حارث

اس نے اپنے بھائی زہدم بن حارث سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ بہز بن حکیم کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لعن الله قاطع السدر.

''اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو بیری کے درخت کو کاٹ دیتا ہے''۔

۹۴۸۷ - یحییٰ بن ابوحجاج (ت'س) منقری

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن عون' عوف اور ابن جریج سے سماع کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ بن حجاج بن ابوحجاج مکی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اس کی کنیت ابوایوب ہے۔ اور عبدالجبار بن العلاء' یزید بن سنان اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن تجصيص القبور' وان يكتب عليها' وان يبنى عليها' وان توطا.

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ قبروں پر چونا لگایا جائے یا اُن پر کچھ لکھا جائے یا اُن پر عمارت تعمیر کی جائے یا اُن پر سے گزرا جائے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۹۴۸۸ - یحییٰ بن حرب (ق)

اس نے سعید مقبری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۹۴۸۹ - یحییٰ بن الحسن (د) زہری

یہ مدنی ہے اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔ موسیٰ بن یعقوب اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۹۰ - یحییٰ بن حسین مدائنی

اس نے ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول الحال ہے اور اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے جسے خطیب نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔

۹۴۹۱ - یحییٰ بن حسین علوی

یہ رافضی ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے ابوغنائم نرسی سے روایات نقل کی ہیں اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں جس کا متن یہ ہے:

ان ابوی النبی صلی الله علیه وسلم وجده فی الجنة.

''نبی اکرم ﷺ کے والدین اور آپ کے دادا جنت میں ہیں''۔

اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام اس جاہل آدمی کے سر ہے۔

۹۴۹۲ - یحییٰ بن حفص کرجی

یہ معروف نہیں ہے اس نے یعلیٰ بن عبید کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے:

من شارك ذمیا فتواضع له اذا كان یوم القیامة ضرب بینهما واد من نار' فقیل للمسلم :خض الی ذلك الجانب حتی تحاسب شریكك.

''جو شخص کسی ذمّی کے ساتھ شراکت داری کرے اور اُس کے لیے تواضع اختیار کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اُن دونوں کے درمیان آگ کی بنی ہوئی وادی رکھی جائے گی اور مسلمان سے کہا جائے گا: تم اس میں سے گزر کر دوسری جانب جاؤ تاکہ تم اپنے شراکت دار سے حساب لے سکو''۔

اس روایت میں خرابی کی جڑ یحییٰ نامی راوی ہے ورنہ پھر محمد بن معمر بن محمد شامی نامی راوی ہے کیونکہ حالت کے اعتبار سے وہ بھی''

مجہول'' ہے۔

۹۴۹۳ - یحییٰ بن حکیم (س، ق) بن صفوان بن امیہ

ابن ابوملیکہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۹۴ - یحییٰ بن حمزہ (ع) حضرمی بتلہی

یہ دمشق کا قاضی ہے' صدوق ہے اور عالم ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صدقہ بن خالد میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس پر قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے کا الزام ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عکرمہ بن رویم اور زبیدی سے جبکہ اس سے ابومسہر' علی بن حجر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ دحیم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور عالم ہے عالم ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حسان بن عطیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه حدثه ان یاجوج وماجوج اربعمائة الف الف (امة)لیس منها امة تشبه الاخری' قال :منهم الف ومنا واحد. وسعة الارض مائة سنة' والبحار مائة سنة' ومائة سنة خراب' ومائة سنة عمران.

''یاجوج ماجوج کی تعداد چالیس ارب ہوگی' اُن میں سے کوئی ایک گروہ دوسرے کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ہوگا' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اُن میں سے ایک ہزار لوگ ہوں گے اور ہم میں سے ایک شخص ہوگا اور زمین کی وسعت ایک سو سال جتنی ہوگی اور سمندر ایک سو سال جتنے ہوں گے اور پھر ایک سو سال تک خرابی آئے گا اور پھر ایک سو سال تک خرابی ہوگی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت منکر ہونے کے باوجود قول کے اعتبار سے منکر ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ حسان بن عطیہ کو کہاں سے ملی ہے' جہاں تک اُن کے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ زمین کی لمبائی ایک سو سال ہوگی' تو اس سے مراد یہ ہے کہ کسر کے اعتبار سے ہوگا' جیسا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ گھر ایک سو بالشت کا کسر کے اعتبار سے ہے' یعنی دس بالشت لمبا ہے اور اتنا ہی چھوڑا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس راوی کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔

۹۴۹۵ - یحییٰ بن حمید بن تیرویہ طویل

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستقیم نہیں ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یکرع فی حیاض زمزم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمزم کے کنویں میں سے چلّو کے ذریعے پیتے تھے''۔

۹۴۹۶ - یحییٰ بن حمید

اس نے قرہ بن حیویل سے جبکہ اس سے ابن وہب نے روایت نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت

نہیں کی گئی۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۴۹۷ - یحییٰ بن حوشب اسدی

مخلد بن مالک حرانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث اور اس نے ضعیف راویوں سے روایات نقل کی ہیں' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم في مجلسه اذ سمع دويا في الهواء ' فاذا جبرائيل قد هبط بجناحين اخضرين منسوجين بالدر والياقوت' فقال :يا محمد' ان القدس شكت الى الله تعطيلها' وافتخرت الكعبة بكثرة حجاجها' فاطلع الله في ظلل من الغمام والملائكة . ...

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محفل میں تشریف فرما تھے' اسی دوران آپ نے فضاء میں بھنبھناہٹ کی آواز سنی' اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے' اُن کے دو سبز پَر تھے جن میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے تھے' اُنہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد! قدس نے (یعنی بیت المقدس نے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ شکایت کی کہ وہ معطل ہو کر رہ گیا ہے اور خانہ کعبہ اپنے حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے فخر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے سایوں کے اندر سے فرشتوں کو مخاطب کیا''۔

اس نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے' بلکہ ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۹۴۹۸ - یحییٰ بن حیان

یہ مقاتل بن حیان کا بھائی ہے' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابومجلز اور ابن بریدہ سے منقول ہیں' اس سے غلط روایات بھی منقول ہیں۔ابن عدی نے جنیدی کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ یحییٰ بن حیان کہتے ہیں: یہ ابومجلز سے سماع کیا ہے اور ابن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں' اسے بہت زیادہ وہم لاحق ہوتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کا تذکرہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الضعفاء'' میں نہیں پایا' اس میں بزید بن حیان کا تذکرہ ہے' جیسا کہ آگے آئے گا۔

۹۴۹۹ - یحییٰ بن ابوحیہ (د'ت'ق)' ابوجناب کلبی

اس نے شعبی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں اس چیز کو حلال قرار نہیں دیتا کہ میں اس سے روایت نقل کروں۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے لیکن تدلیس کرتا ہے۔ابن دورقی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوجناب میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم یہ تدلیس کرتا ہے۔عثمان نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''صدوق'' ہے' پھر عثمان نے یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

انت وشیعتك فی الجنة' وان قوما یقال لھم الرافضة فان لقیتموھم فاقتلوھم' فانھم مشرکون.
''تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہوں گے اور ایک قوم ہوں گی جنہیں رافضہ کہا جائے گا' اگر تم اُن کا سامنا کرو تو اُنہیں قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاث علی فریضة ولکم تطوع :الوتر والاضحیة ورکعتا الفجر.
''تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے نفل ہیں: وتر' قربانی اور فجر کی دو رکعت سنت''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصلاة فی المسجد الحرام مائة الف صلاة' والصلاة فی مسجدی الف صلاة' وفی مسجد بیت المقدس خمسمائة صلاة.
''مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا پانچ سو نمازوں کے برابر ہے''۔

یہ روایت اسی طرح ابن عدی نے نقل کی ہے اور میرا یہ گمان نہیں ہے کہ یہ ابوجناب نامی یہی راوی ہے' بلکہ یہ دوسرا راوی ہے جو مکہ کا رہنے والا ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سمع المنادی فلم یمنعه اتیانه عذر -قالوا :وما عذره ؟ قال :خوف او مرض -لم یقبل الله منه تلك الصلاة التی صلاھا.
''جو شخص مؤذن کو سنے اور پھر اُس کے لئے مسجد تک جانے میں کوئی عذر رکاوٹ نہ ہو' لوگوں نے عرض کی: عذر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف یا بیماری' تو اللہ تعالیٰ اُس کی ادا کی ہوئی اُس نماز کو قبول نہیں کرے گا''۔

یہ روایت سلیمان بن قرم نے ابوجناب کے حوالے سے عدی سے نقل کی ہے۔

۹۵۰۰ - یحییٰ بن ابوحیہ حجازی

اس نے عثمان بن اسود سے روایات نقل کی ہیں' اس پر اعتماد نہیں کیا گیا۔ اس کا ذکر پہلے والے راوی کے ترجمہ کے ضمن میں ہو چکا ہے۔

۹۵۰۱ - یحییٰ بن خالد

اس نے روح بن قاسم کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے اور یہ بقیہ کے اساتذہ میں سے ہے۔

۹۵۰۲ - یحییٰ بن ابی خالد.

یہ ابن ابوفدیک کا استاد ہے۔

۹۵۰۳ - یحییٰ بن خذام (ق) غبری سقطی

اس نے صفوان بن عیسیٰ انصاری اور ابوسلمہ محمد بن عبداللہ انصاری سے روایات نقل کی ہیں جو مالک بن دینار کا شاگرد ہے۔ اس سے امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ ''صدوق'' ہوگا۔ مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے البتہ حافظ ابواحمد حاکم نے ابوسلمہ کے حالات میں کنیت سے متعلق باب میں یہ کہا ہے: یحییٰ بن خذام نے اس سے منکر روایات نقل کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے اور اس میں سارا وزن یا تو ابوسلمہ کے سر ہے یا ابن خذام کے سر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُس شخص نے غلطی کی ہے جس نے اس راوی کا نام ابن حزام نقل کیا ہے۔ مشائخ نبل کے اندر یہ بات تحریر ہے کہ یہ راوی یحییٰ بن حزام ترمذی ہے لوگ اس کے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ موسیٰ بن حزام کا بھائی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ راوی بصرہ کا رہنے والا ہے۔

۹۵۰۴ - یحییٰ بن خلف طرسوسی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس نے امام مالک سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کا احتمال موجود نہیں ہے۔ اس سے ابوامیہ علی بن زید فرائضی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۰۵ - یحییٰ بن خلیف بن عقبہ سعدی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ اس سے ابراہیم بن سعید جوہری اور ابوامیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے جو سب سے زیادہ منکر روایت منقول ہے وہ یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا يصلح الكذب الا في ثلاثة :الرجل يرضي امراته' وفي الحرب' وفي صلح بين الناس.

''غلط بیانی کرنا صرف تین صورتوں میں درست ہے: ایک یہ کہ آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بولے دوسرا یہ کہ آدمی جنگ کے دوران (دشمن کو دھوکا کرنے دینے کے لئے غلط بیانی کرے) اور یہ کہ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے کرے''۔

۹۵۰۶ - یحییٰ بن ابودنیا

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ محمد بن مہران جمال نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۰۷ - یحییٰ بن راشد (ق) بصری

اس نے خالد حذاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الندم توبة.

''ندامت توبہ ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تجوز عطية امراة الا باذن زوجها.

''عورت کا کوئی چیز عطیہ دینا جائز نہیں ہے' البتہ اپنے شوہر کی اجازت سے ایسا کر سکتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا فسح راسه مرة' ثم صلى فسلم مرة.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کرتے ہوئے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور پھر آپ نے نماز ادا کی تو ایک مرتبہ سلام پھیرا''۔

ہمارے شیخ اپنی کتاب ''تہذیب الکمال'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابوسعید یحییٰ بن راشد مازنی براء نے حمید' یزید بن ابوعبید کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور پھر اُنہوں نے ایک جماعت کا تذکرہ کیا ہے' جبکہ اس سے اسی طرح (کئی لوگوں نے) روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جو حدیث میں کمزور ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے اُنہوں نے دو ابواب میں ٹکڑوں میں نقل کیا ہے۔

۹۵۰۸ - یحییٰ بن راشد' (د) ابوہشام دمشقی طویل

یہ عمار بن راشد کا بھائی ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' مکحول اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمارہ بن غزیہ' جعفر بن برقان اور اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

من حالت شفاعته دون حد. ''جس شخص کی سفارش حد سے کم کسی معاملے میں حائل ہوگی''۔

ان لوگوں کے حوالے سے تیسری۔

۹۵۰۹ - یحییٰ بن راشد' ابوبکر مستملی ابوعاصم

یہ ابوعاصم کا املاء کرنے والا شخص ہے' اس کا انتقال ابوعاصم سے کچھ عرصہ پہلے ہوا تھا۔ اس سے مسندی اور محمد بن ابوعتاب اعین نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۱۰ - یحییٰ بن ربیعہ

اس نے عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی کے بارے میں ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: میرے

علم کے مطابق امام عبدالرزاق کے علاوہ اور کسی نے یحییٰ کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۵۱۱ - یحییٰ بن ابوروق

یہ نفیلی کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابوداؤد سجزی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۵۱۲ - یحییٰ زبان

اس نے عبداللہ بن اسد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۵۱۳- (صح) یحییٰ بن زکریا (ع) بن ابوزائدہ کوفی' ابوسعید

یہ اکابر فقہاء اور ثبت محدثین میں سے ایک ہے۔ اس نے عاصم احول اور ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے امام احمد' یعقوب دورقی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

عمر بن شبہ' ابونعیم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ نے ہمیں حدیث بیان کی حالانکہ وہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ میں اُس کے حوالے سے حدیث روایت کروں' اُس نے ابن ابوخالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے منبر پر مصعب سے زیادہ خوبصورت کوئی امیر نہیں دیکھا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: کوفہ میں ثوری کے بعد ابن ابوزائدہ سے زیادہ ثبت راوی اور کوئی نہیں تھا' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے زمانے میں علم اس پر آ کر ختم ہو گیا ہے۔ ایک قول کے مطابق کوفہ میں کتاب تصنیف کرنے والا یہ سب سے پہلا شخص ہے۔ عمرو ناقد بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو ان دو لوگوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوں (یعنی ان کے پائے کا ہو) عبداللہ بن مبارک اور ابن ابوزائدہ۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: کوفہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے برخلاف نقل کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ شدید ہو جتنا یحییٰ بن ابوزائدہ سے برخلاف نقل کرنا شدید ہے۔ ایک قول کے مطابق اس نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی۔ یہ مدائن کا قاضی بنا تھا' اس کا انتقال 182 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 63 برس تھی۔

۹۵۱۴ - یحییٰ بن زکریا

درست یہ ہے کہ یہ یحییٰ ابوزکریا ہے' لیکن بغوی نے اسے اسی طرح یحییٰ بن زکریا نقل کیا ہے۔ اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ملا من اصحابہ اذ دخل ابو بکر وعمر من ابواب المسجد' معھما فئام من الناس یتمارون وقد ارتفعت اصواتھم حتی انتھوا الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم، فقال :ما هذا ؟ فقال بعضهم :يا رسول الله، شیء تكلم فيه ابو بكر وعمر فاختلفا، فاختلفنا لاختلافهما. فقال :وما ذلك ؟ قالوا :في القدر، قال ابو بكر :يقدر الله الخير ولا يقدر الشر.
وقال عمر :يقدرهما جميعا. وكنا نتمارى في ذلك.
فقال :الا اقضي بينكما بقضاء اسرافيل بين جبرائيل وميكائيل ؟ فقيل :وقد تكلم فيه جبرائيل وميكائيل ؟ فقال :والذى بعثني بالحق انهما لاول الخلائق تكلما فيه ...وذكر الحديث. وفيه: يا ابا بكر، ان الله لو لم يشا ان يعصى ما خلق ابليس.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے' اسی دوران مسجد کے دروازوں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے' اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے جو آپس میں بحث کر رہے تھے' ان کی آوازیں بلند ہوئیں' یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ تو اُن میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک معاملہ ہے جس کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے تو ان کے درمیان اختلاف ہو گیا تو ان دونوں کے اختلاف کی وجہ سے ہمارے درمیان بھی اختلاف ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: تقدیر کا معاملہ ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی تقدیر مقرر کی ہے اُس نے بُرائی کی تقدیر مقرر نہیں کی' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں قسم کی تقدیر مقرر کی ہے اور ہم اسی بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں کے درمیان وہ فیصلہ نہ کروں جو حضرت اسرافیل نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کے درمیان کیا تھا' حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کسی چیز کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! مخلوق میں یہ دونوں پہلے فرد تھے جنہوں نے تقدیر کے بارے میں بحث کی تھی'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: ''اے ابوبکر! اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو اُس کی نافرمانی ہو تو وہ ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتا''۔

یہ روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے' ابن جوزی کہتے ہیں: اس روایت کے حوالے سے یحییٰ نامی راوی پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ راوی حدیث ایجاد کرتا تھا' یہ بات ابن جزری نے بیان کی ہے اور اسی طرح کتاب ''الموضوعات'' میں اس روایت کے بعد منقول ہے۔ اُنہوں نے یحییٰ بن زکریا کا ذکر نہیں کیا' نہ تو اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور نہ ہی میں نے اس راوی کا تذکرہ ابن عدی کی کتاب میں دیکھا ہے اور نہ ہی ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الضعفاء'' میں دیکھا ہے اور نہ ہی عقیلی کی کتاب ''الضعفاء'' میں دیکھا ہے' لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ حدیث ایجاد کی ہوئی ہے۔ ایک عرصہ تک میں یہی گمان کرتا رہا کہ یہ یحییٰ سے مراد یحییٰ بن ابوزائدہ ہے اور یہ حدیث اس کے جزء میں مجھ پر داخل ہوئی ہے' لیکن پھر یہ روایت آغاز میں ایک اور سند کے ساتھ بغوی کے حوالے سے بھی منقول تھی تو بغوی علمِ حدیث کا ماہر بھی تھا' سمجھدار بھی تھا' سچا بھی تھا اور اُس کا استاد بھی ثقہ ہے' تو یہ بات متعین ہو گئی کہ اس حدیث کے

اندر سارا وبال یحییٰ بن زکریا نامی اس مجہول اور ہلاکت کا شکار ہونے والے راوی پر ہے۔ پھر میں نے شیخ ابوالقاسم بن بشران کی امالی کے آغاز میں یہ روایت پائی جو اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جس میں یحییٰ بن سابق کا ذکر ہے' یہ راوی بھی واہی ہے اور اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۹۵۱۵ - یحییٰ بن زکریا بن ابوالحواجب

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ اس سے پہلے والا راوی ہے۔

۹۵۱۶ - یحییٰ بن ابوزکریا غسانی واسطی

اس نے ہشام بن عروہ اور یونس بن عبید سے جبکہ اس سے محمد بن حرب نشائی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ اس کی کنیت ابومروان ہے اور یہ زید بن ہارون کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۵۱۷ - یحییٰ بن زہدم بن حارث غفاری

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے محمد بن عزیز ایلی اور احمد بن علی بن افطح نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اہلِ مغرب میں سے ہے' اس کے حوالے سے اس کے بیٹے نے حدیث روایت کی ہے' اس کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی روایات کی ہیں' مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تكرهوا اربعة فانها لاربعة :لا تكرهوا الرمد فانه يقطع عرق العمى' ولا تكرهوا الزكام فانه يقطع عرق الجذام' ولا تكرهوا السعال فانه يقطع عرق الفالج' ولا تكرهوا الدماميل فانه يقطع عرق البرص.

"تم لوگ چار چیزوں کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ چار چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں' تم لوگ آنکھ کی تکلیف کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ اندھا کرنے والی رگ کو کاٹ دیتی ہے اور تم زکام کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ جذام کی رگ کو کاٹ دیتا ہے اور تم کھانسی کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ فالج کی رگ کو کاٹ دیتی ہے اور تم پھوڑے پھنسیوں کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ برص کی رگ کو کاٹ دیتے ہیں"۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۹۵۱۸ - یحییٰ بن زیاد بن عبدالرحمٰن' ابوسفیان ثقفی

اس نے سعید بن ابوبردہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات کی ہیں جو اُن کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔

دولابی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۹۵۱۹ - یحییٰ بن سام (د' س)

یہ معمر کا والد ہے اور اس کا اسم منسوب کوفی ہے۔ اس سے وہ روایت منقول ہے جو اس نے موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے ایامِ بیض کے بارے میں نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے اعمش اور فطر نے روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ گویا اس سے راضی نہیں تھے' اُنہوں نے یہ کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۵۲۰ - یحییٰ بن سابق مدینی

اس نے ابوحازم مدینی' زید بن اسلم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتیبہ' علی بن حجر' حجین بن مثنیٰ' داؤد بن رشید اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے خلقانی بھی کہا گیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا ذکر القدر فامسکوا' فانه يدعو الى الكهانة.

''جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو تم لوگ رُک جاؤ کیونکہ یہ چیز کہانت کی طرف لے کر جاتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مجوس امتی القدرية.

''میری اُمت کے مجوسی' قدر یہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں''۔

اس راوی سے ایک ایسی روایت بھی منقول ہے جو اس نے امام مالک سے نقل کی ہے' جسے منکر قرار نہیں دیا گیا۔

۹۵۲۱ - یحییٰ بن سالم کوفی

اس نے اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۵۲۲ - یحییٰ بن سعید قرشی عبشمی سعدی

ایک قول کے مطابق سعیدی اور اس کا لقب شہید ہے۔ اس نے ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے عبید بن عمیر کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مقلوب اور ملزق روایات نقل کرتا ہے' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بصری ہے اور ایک قول کے مطابق کوفی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اس حدیث کے حوالے سے معروف ہے اور اس طریقے کے حوالے سے منکر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حسن بن عرفہ' موسیٰ بن عباس تستری' حسن بن ابراہیم بیاضی' ابراہیم بن حرب' محمد

بن غالب تمتام' ابراہیم بن زبیر اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ پھر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کا کچھ حصہ نقل کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: اس بارے میں جو روایت نقل کی گئی ہے اُس سے سب سے زیادہ مشابہت وہ روایت رکھتی ہے جو ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

درست یہ ہے کہ ابراہیم بن ہشام نامی راوی بھی اُن متروک راویوں میں سے ایک ہے' جن کا ساتھ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے اور اُنہوں نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔

۹۵۲۳ - یحییٰ بن سعید تمیمی مدنی

یہ شیراز کا قاضی تھا۔ اس نے زہری' عمرو بن دینار اور ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے زہری کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں' ابن عدی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مبارک اور معلٰی بن اسد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یدخل احدکم الماء الا بمئزر' فان للماء غامرا.

''کوئی بھی تہبند پہنے بغیر پانی میں داخل نہ ہو' کیونکہ پانی کا بہاؤ ہوتا ہے''۔

ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ شیراز کا قاضی ایک فارسی تھا۔

۹۵۲۴ - یحییٰ بن سعید بن سالم قداح

اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: محمد بن اسحاق فاکہی نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

۹۵۲۵ - یحییٰ بن سعید مازنی فارسی اصطخری

یہ شیراز کا قاضی تھا۔ ابن عدی کا اس کا نسب اسی طرح بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: اس نے ثقہ راویوں سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سعد بن صلت اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا بر افضل من بر الاموات' ولا یصل الاموات الا مؤمن.

''کوئی نیکی اس سے زیادہ افضل نہیں ہے کہ مرحومین کے ساتھ اچھائی کی جائے اور مرحومین کے ساتھ اچھائی صرف کوئی مؤمن ہی کرسکتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن عتق الیہود والنصاری والمجوس.

''نبی اکرم ﷺ نے یہودی یا عیسائی یا مجوسی (غلام) کو ہلاک کرنے سے منع کیا ہے''۔
اسی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے:

ان اللہ یدخل العبد المسلم الجنة بطلاقة وجھه وحسن بشرہ' وحسن خلقه۔

بے شک اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کو اُس کے خندہ پیشانی اور اُس کی شکل وصورت کی خوبصورتی اور اُس کے اخلاق کی اچھائی کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیتا ہے''۔

پھر ابن عدی نے مازنی کے بعد یحییٰ بن سعید تمیمی مدینی کا ذکر کیا ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس نے زہری اور ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: اس نے زہری کے حوالے سے موضوع احادیث نقل کی ہیں' یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ دونوں' ایک ہی آدمی ہیں اور مازن بنوتمیم کی ہی ایک شاخ ہے۔

۹۵۲۶ - یحییٰ بن سعید مطوعی

اس نے ہشام بن عبیداللہ رازی

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۹۵۲۷ - یحییٰ بن سعید حمصی عطار انصاری

اس نے حریز بن عثمان' فضیل بن مرزوق' یحییٰ بن ایوب مصری اور مسعودی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ علمِ حدیث کا ماہر تھا' اس نے مصر' عراق اور حرمین کا سفر کیا تھا۔ اس سے محمد بن مصفیٰ' محمد بن عمرو بن حنان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مصفیٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ جائز الحدیث ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کا ضعیف ہونا واضح ہے۔ زبان کی حفاظت کے بارے میں اس کی ایک تصنیف منقول ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یمشی خلف الجنازۃ ویطیل الفکر۔

''نبی اکرم ﷺ کے جنازے کے پیچھے چلتے تھے اور مسلسل غور وفکر میں مصروف رہتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ لیدفع عن مائة اھل بیت البلاء بالرجل الصالح من جیرانه.

ثم قرا ابن عمر :ولولا دفع اللہ الناس ....الآیة.

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک نیک آدمی کی وجہ سے ایک سو گھرانوں سے آزمائش کو دور کر دیتا ہے جو اُس نیک آدمی کے پڑوس میں رہتے ہیں''۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو پرے نہ کرے''۔

۹۵۲۸ - یحییٰ بن سعید انصاری مدنی تابعی

۹۵۲۹ - یحییٰ بن سعید ابوحیان تیمی کوفی

یہ شعبی کا شاگرد ہے۔

۹۵۳۰ - یحییٰ بن سعید قطان

یہ اپنے زمانے کا محدث ہے۔

۹۵۳۱ - یحییٰ بن سعید (خ،م) بن عاص اموی

یہ عمرواشدق کا بھائی ہے' یہ تمام لوگ مکمل طور پر ثقہ ہیں۔

۹۵۳۲ - یحییٰ بن سعید (ع) اموی کوفی

یہ صالح الحدیث ہے' میں اس کی اُس روایت کو منکر قرار دیتا ہوں جو اس نے اعمش کے حوالے سے ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

لا یزال المسروق له یتظنی حتی یکون اعظم اثما من السارق.

''جس شخص کے ہاں چوری ہوئی ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ لوگوں کے بارے میں بدگمانی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے کا گناہ چور سے زیادہ ہو جاتا ہے''۔

یحییٰ نامی اس راوی کا انتقال 194 ہجری میں ہوا۔ اس نے ہشام بن عروہ اور اعمش سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے سعید' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا لقب جمل ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' میں نے اس کے تذکرہ صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ عقیلی نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اُنہوں نے مروزی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوعبداللہ کو سنا' اُنہوں نے یحییٰ بن سعید اموی کو ذکر کرتے ہوئے حدیث میں اُس کے معاملے کو ثبت قرار نہیں دیا اور بولے: یہ سچ بولتا تھا لیکن حدیث کا ماہر نہیں ہے۔

۹۵۳۳ - یحییٰ بن سکن

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ قوی نہیں ہے۔ صالح جزرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۵۳۴ - یحییٰ بن سلام بصری

اس نے مراکش میں سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے' امام مالک کے حوالے سے اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ بحر بن نصر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے سب سے زیادہ منکر روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے نقل کی ہے۔

قال اصحابه: ای الشجرة ابعد من الخاذف :قالوا :فرعها.

قال :فکذلك الصف المقدم هو احصنها من الشیطان.

''نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: درخت کا کون سا حصہ خازف سے زیادہ دور ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اُس کی شاخ' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی طرح پہلے والی صف شیطان سے زیادہ محفوظ ہوتی ہے''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما من ایام اعظم عند الله من عشر ذی الحجة' اذا کان عشیة عرفة نزل عزوجل الی السماء الدنیا وحفت به الملائکة فیباهی بهم الملائکة ویقول :انظروا الی عبادی' اتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق. ولم یروا رحمتی ولا عذابی. قال :فلم یر یوم اکثر عتیقا من یوم عرفة.

''ذوالحج کے پہلے عشرے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظمت والے دن اور کوئی نہیں ہیں' جب عرفہ کی شام ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ رحمت کرتا ہے اور فرشتے عرفہ والوں کو اپنے پَروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اُن پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو! یہ بکھرے ہوئے غبار آلود ہو کر دور دراز کے علاقوں سے میری بارگاہ میں آئے ہیں' حالانکہ انہوں نے نہ تو میری رحمت کو دیکھا ہے اور نہ ہی میرے اعضاء کو دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو عرفہ کے دن سے زیادہ جہنم سے آزاد اور کسی دن میں نہیں ہوتے''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ نامی راوی منفرد ہے۔

۹۵۳۵ - یحییٰ بن سلمہ (ت) بن کہیل

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

یہ راوی بیان کرتا ہے: سفیان ثوری میرے والد کے پاس آئے' وہ اُس وقت کمسن لڑکے تھے' اُنہوں نے قباء پہنی ہوئی تھی' وہ میرے والد سے سماع کرنا چاہتے تھے تو میرے والد نے مجھے اُن کے حوالے سے عار دلائی اور بولے: اس لڑکے کو دیکھو کہ یہ بنوثور سے تعلق رکھتا ہے اور علمِ حدیث کی طلب میں آیا ہے اور تم یہاں ہو' تمہیں اس علم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

النظر الی علی عبادة. ''علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

لئن بقيت لاقتلن العمالقة.

فقال جبرائيل :او علي رضي الله عنه.

''اگر میں زندہ رہ گیا تو میں عمالقہ کو ضرور قتل کروں گا۔ تو حضرت جبرائیل نے کہا: یا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسا کر دیں گے''۔

صرف امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے اپنی کتاب مستدرک میں روایت نقل کی ہے اور درست نہیں کیا۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله خلق جنة عدن من ياقوتة حمراء ' فقال لها :تزيني فتزينت' ثم قال :تكلمي فتكلمت. فقال :طوبى لمن رضيت عنه. فاطبقها وعلقها بالعرش' فلم يدخلها بعد الا الله لا اله غيره' يدخلها كل سحر ' فلذلك برد السحر.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت عدن سرخ یاقوت سے پیدا کی اور پھر اُس سے فرمایا: تم آراستہ ہو جاؤ! تو وہ آراستہ ہو گئی' پھر پروردگار نے فرمایا: تم کلام کرو! تو اُس نے کلام کیا اور اُس نے عرض کی: اُس شخص کو مبارک ہو' جس سے دو راضی ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے لپیٹا اور اسے عرش کے ساتھ معلق کر دیا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوا' وہ روزانہ صبح کے وقت اس میں داخل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صبح ٹھنڈی ہوتی ہے''۔

اس کے راوی عمر کے حوالے سے ابوبکر شافعی اور عبداللہ بن محمد حمال نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۳۶ - یحییٰ بن ابوخلید سلیمان

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ **معضل** روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بکاء ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۹۵۳۷ - یحییٰ بن سلیمان

اس نے اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۳۸ - یحییٰ بن سلیمان

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۹۵۳۹ - یحییٰ بن سلیمان محاربی

اس نے مسعر سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں ہے۔

۹۵۴۰ - یحییٰ بن سلیمان (خ، ت) جعفی کوفی

اس نے عبد العزیز دراوردی، ابن فضیل سے جبکہ اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ بعض حافظانِ حدیث نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بعض اوقات غریب روایت نقل کرتا ہے، جہاں تک اس کے ہم نام راوی کا تعلق ہے (تو وہ درج ذیل ہے)۔

۹۵۴۱ - یحییٰ بن سلیمان جفری افریقی

اس نے عباد بن عبد الصمد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۹۵۴۲ - یحییٰ بن سلیمان قرشی

اس نے فضیل بن عیاض سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابونعیم کہتے ہیں: اس کی گفتگو میں گنجائش ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن جوزی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۹۵۴۳ - یحییٰ بن ابوسلیمان (د، ت، س) مدنی

اس نے مقبری اور عطاء سے جبکہ اس سے شعبہ، بنو ہاشم کے غلام ابوسعید اور ابوالولید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، یہ قوی نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من رمانا بالليل فليس منا.

"جو شخص رات کے وقت ہمیں تیر مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے۔

۹۵۴۴ - یحییٰ بن سلیمان مدنی

اس نے ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے ابوالولید طیالسی نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی اُس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے، جس کا متن یہ ہے۔

ليس الكاذب من اصلح بين الناس.

"وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے"۔

۹۵۴۵ - یحییٰ بن سلیمان بن نضلہ خزاعی مدنی

اس نے امام مالک اور سلیمان بن بلال سے جبکہ اس سے ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں، وہ اس کے معاملے میں تعظیم و توقیر سے کام لیتے تھے۔ ابن عقدہ کہتے ہیں: میں نے ابن خراش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ ایک حدیث عالی سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔

۹۵۴۶ - یحییٰ بن سلیم (ع) طائفی حذاء خراز

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم اور موسیٰ بن عقبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام شافعی، حسن زعفرانی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بکثرت حدیث نقل کرنے والا شخص ہے۔ امام شافعی اور حسن زعفرانی کہتے ہیں: یہ فاضل شخص تھا، ہم اس کا شمار ابدال میں کرتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اپنی احادیث میں یہ اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے تو میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔ ابوخیثمہ بیان کرتے ہیں: ہم یحییٰ بن سلیم کے پاس آئے، ہم نے اُس سے کہا: آپ ہمیں کوئی چیز دیجئے تاکہ ہم اُسے نوٹ کر لیں تو اس نے کہا: تم میرے پاس ایسا قرآن مجید لے کر آؤ جو رہن کے طور پر رکھا جائے، وہ ہم نے اسے دے دیا تو اس نے اپنی تحریروں میں سے کچھ چیزیں ہمیں دے دیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: یحییٰ بن سلیم یہ ہے اور وہ ہے۔ اُنہوں نے اُس کی تعریف نہیں کی۔ ابن ابومریم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما القى البحر او دسر عنه فكله لا باس به، وما وجدته طافيا فلا تاكله.

''جسے سمندر باہر پھینک دے یا جسے باہر چھوڑ کر خود پیچھے ہٹ جائے تو اس طرح کی کسی بھی چیز میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جسے تم پاؤ کہ وہ مر کر اوپر آ گئی ہے اُسے تم نہ کھاؤ''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان من تمام التحية الاخذ باليد. ''سلام کی تکمیل میں ہاتھ تھامنا بھی شامل ہے''۔

اس راوی کا انتقال 195 ہجری میں ہوا۔

۹۵۴۷ - یحییٰ بن سلیم (عو)

یا شاید یحییٰ بن ابوسلیم ابوبلج فزاری واسطی۔ اس نے عمرو بن میمون اودی، محمد بن حاطب جمحی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ اور ہشیم نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اور محمد بن سعد، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرتا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ایک منکر حدیث روایت کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ غلطیاں کرتا تھا۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن حاطب کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الفصل ما بين الحلال والحرام الصوت وضرب الدف.

''حلال اور حرام (نکاح) کے درمیان فرق آواز (یعنی اعلان کرنا) اور دف بجانا ہے''۔

اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رضی اللہ عنه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی کے) باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا''۔

یہ روایت ابوعوانہ نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ راوی شعبہ کے حوالے سے بھی اس راوی سے منقول ہے۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے جو فسوی نے اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

لیاتین علی جهنم زمان تخفق ابوابها لیس فیها احد.

''جہنم پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جب اس کے دروازے چرچرائیں گے اور اُس میں کوئی نہیں ہوگا''۔

یہ روایت منکر ہے۔ ثابت بنانی کہتے ہیں: میں نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے منکر قرار دیا۔

۹۵۴۸ - یحییٰ بن سلیم (د)

اس راوی کے والد (سلیم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق لیث کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۵۴۹ - یحییٰ بن سیرین بصری (ع'س)

یہ محمد بن سیرین کا بھائی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس سے اس کی بہن حفصہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۵۰ - یحییٰ بن شبل

اس نے مقاتل بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ مکی بن ابراہیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۵۵۱ - یحییٰ بن شبیب یمانی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اس نے سفیان ثوری کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُنہوں نے کبھی بیان بھی نہیں کی ہیں۔ محمد بن عاصم نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من نجی اخاہ من ید سلطان نجاہ اللہ من النار.

''جوشخص اپنے کسی بھائی کو حکمران (کی سزا یا ظلم) سے بچالے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے بچالے گا''۔
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:
من صام رمضان واتبعه بست من شوال ...الحديث.
''جوشخص رمضان کے روزے رکھے اور اُس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھ لے''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
انفلقت في يدي تفاحة عن حوراء ' فقالت :انا للمقتول ظلما عثمان.
''ایک حور کے ہاتھ سے میرے ہاتھ میں ایک سیب گرا' اُس حور نے کہا: میں ظلم کے طور پر قتل ہونے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے مخصوص ہوں''۔
یہ روایت جھوٹی ہے۔ اس کی ایجاد کردہ روایات میں سے ایک روایت وہ حدیث ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
ان لله ملائكة يوم الجمعة يستغفرون لاصحاب العمائم البيض.
''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مخصوص ہیں جو جمعہ کے دن سفید عمامہ باندھنے والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں''۔
خطیب کہتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۵۲ - یحییٰ بن صالح ایلی

یحییٰ بن بکیر نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
من علق الصيد غفل' ومن لزم البادية جفا' ومن لزم السلطان افتتن.
''جوشخص شکار سے متعلق ہوتا ہے وہ غفلت کا شکار ہو جاتا ہے' جوشخص ویرانوں میں رہتا ہے اُس میں سختی آ جاتی ہے اور جوشخص حاکم وقت کے پاس رہتا ہے' وہ آزمائش کا شکار ہوتا ہے''۔
اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث منقول ہے:
ان المصلي ليقرع باب الملك' ومن يكثر قرع الباب يوشك ان يفتح له.
''نماز ادا کرنے والا شخص دراصل بادشاہ کے دروازے کو کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے اور جوشخص دروازے کو بکثرت کھٹکھٹاتا ہے تو عنقریب دروازہ اُس کے لئے کھل جاتا ہے''۔
اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

فضل العالم علی العابد سبعون درجة.

''عالم شخص کو عبادت گزار پر ستر درجوں کی فضیلت حاصل ہوتی ہے''۔

۹۵۵۳ - یحییٰ بن صالح (خ'م'د'ت'ق) وحاظی حمصی

یہ فقیہ ہے اور اکابر علماء میں سے ایک ہے۔ اس نے عفیر بن معدان' سعید بن عبدالعزیز اور فلیح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری' امام ابوحاتم' علی بن محمد جکانی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ احمد بن صالح مصری کہتے ہیں: یحییٰ بن صالح نے امام مالک کے حوالے سے ہمیں تیرہ احادیث بیان کی تھیں' ہمیں وہ احادیث اس کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ملیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک محدث نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ یحییٰ بن صالح نے یہ کہا ہے: اگر محدثین دس احادیث کو ترک کر دیں' یعنی وہ روایات جو رؤیت کے بارے میں ہیں تو یہ مناسب ہو گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یوں لگتا ہے جیسے یہ جہمیہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ عقیلی کہتے ہیں: حمصی نامی یہ راوی جہمی ہے۔ اس کا انتقال 222 ہجری میں ہوا۔

۹۵۵۴ - یحییٰ بن ابوصالح (ت)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خلیل بن مرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۵۵ - یحییٰ بن ابوطالب

(اس راوی کے والد ابوطالب کا نام) جعفر بن زبرقان تھا۔ یہ راوی محدث ہے اور مشہور ہے۔ اس نے یزید بن ہارون اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے ابن سماک اور ابن بختری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ موسیٰ بن ہارون بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ جھوٹ بولتا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی گفتگو میں جھوٹ بولتا ہے' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ جہاں تک امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ اس کے بارے میں سب سے زیادہ واقف تھے۔ ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ابوطالب کی حدیث پر لکیر لگا دی تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 275 ہجری میں 95 سال کی عمر میں ہوا۔

۹۵۵۶ - یحییٰ بن طاہر واعظ

اس نے ابومحمد سبط جو خیاط کا پوتا ہے' اُس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے جو اس کے لہجے کے بارے میں ہے۔

۹۵۵۷ - یحییٰ بن طلحہ (ت) یربوعی

اس نے شریک اور قیس بن ربیع سے جبکہ اس سے امام ترمذی' عبداللہ بن زیدان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کم

درجے کا صالح الحدیث ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد من الله الا بعدا.

''جس کی نماز اُسے فحش اور منکر کاموں سے نہیں روکتی ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے''۔

علی بن جنید نے اس کے بارے میں سب سے زیادہ سخت رائے استعمال کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ جھوٹا ہے اور جھوٹے دعوے کرتا تھا۔

۹۵۵۸ - یحییٰ بن عباد (خ'م'ت'س) ضبعی

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ اور صدوق ہے۔ زکریا ساجی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے لیکن اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجت ہے۔

۹۵۵۹ - یحییٰ بن عباد بن ہانی مدنی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث جھوٹ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم امر مناديا فنادى :ان صدقة الفطر صاع من تمر او صاع من شعير او نصف صاع من بر' وان الولد للفراش وللعاهر الحجر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم دیا تو اُس نے یہ اعلان کیا: صدقۂ فطر کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا گندم کا ایک نصف صاع ہوگا اور بچہ فراش والے کا شمار ہوگا اور زانی کو محرومی ملے گی''۔

یہ روایت خضر بن سلام نے یحییٰ بن عباد سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کا اسم منسوب بصری ہے' پھر اُنہوں نے اس روایت کو ذکر کیا ہے' پھر خضر نے اس راوی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے:

نعم الريحان ينبت تحت العرش وماؤه شفاء للعين.

ریحان عمدہ پودا ہے جو عرش کے نیچے اُگتا ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے''۔

عقیلی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' باقی اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

۹۵۶۰ - یحییٰ بن عباد سعدی

اس نے ابن جریج سے جبکہ اس سے صرف داؤد بن شبیب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۹۵۶۱ - یحییٰ بن عباد (م'عو) بن شیبان انصاری' ابوہبیرہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ

قرار دیا ہے۔

۹۵۶۲ - یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جبکہ اس سے ہشام بن عروہ اور ابن سحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال جوانی ہی میں ہو گیا تھا۔

۹۵۶۳ - یحییٰ بن عبداللہ (د) مرادی

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ معمر بن راشد کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔

۹۵۶۴ - یحییٰ بن عبداللہ بن خاقان

اس کی کنیت ابوسہل ہے' اس نے امام مالک کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا هم كهم الدين' ولا وجع كوجع العين.

''قرض کی پریشانی کی طرح اور کوئی پریشانی نہیں ہوتی اور آنکھ کی تکلیف کی طرح اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام مالک کی طرف جھوٹی منسوب ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۹۵۶۵ - یحییٰ بن عبداللہ (م) بن ادرع

اس نے ابوطفیل سے روایات نقل کی ہیں' جعفر بن ربیعہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۶۶ - یحییٰ بن عبداللہ (عو) ابوحجیہ کندی اجلح کوفی شیعی

اس نے شعبی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے شعبہ' علی بن مسہر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ذکر اس کے لقب کے ساتھ پہلے ہو چکا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ''صدوق'' ہے' البتہ اس کا شمار شیعوں میں کیا جاتا ہے اور یہ مستقیم الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: اجلح نامی راوی مفتری ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' یہ قوی نہیں ہے۔

۹۵۶۷ - یحییٰ بن عبداللہ (د' ت' ق) جابر کوفی تیمی' ابوالحارث

اس نے ابوماجد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے۔ عبداللہ بن احمد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ جبکہ دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں تاہم اس کے استاد ابوماجد کی شناخت نہیں ہو سکی۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ قابلِ تعریف نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ یحییٰ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام عیسیٰ نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو اُنہوں نے پانچ تکبیریں کہیں' پھر اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی میں نے سہو کیا ہے بلکہ میں نے اُسی طرح کیا ہے جس طرح ایک نیک بندے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اُنہوں نے یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! میں نہ تو بھولا ہوں اور نہ ہی میں نے سہو کیا ہے' لیکن میں نے تمہارے نبی

کو پانچ تکبیریں کہتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من امراین مسلمین یموت لهما ثلاثة ...الحدیث.

''جب بھی دو مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان السقط لیجر امه بسرره الی الجنة اذا احتسبت.

''مردہ پیدا ہونے والا پیدا اپنی نال کے ذریعے کھینچ کر اپنی ماں کو جنت میں لے جایا گا جبکہ اُس کی ماں نے (اُس کے انتقال پر) ثواب کی اُمید رکھی ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالنا نبینا صلی اللہ علیه وسلم عن السیر بالجنازة، فقال :ما دون الخبب، فان یکن خیرا تعجل الیه، وان یکن سوی ذلك فبعدا لاهل النار.

الجنازة متبوعة، ولا تتبع، ولیس منا من یتقدمها .

''ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ دوڑنے سے کچھ ہلکا ہوگا، اگر تو وہ بھلا ہوگا تو تم اُس کی طرف جلدی لے جاؤ گے اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوگا تو اہلِ جہنم سے دور ہی رہنا چاہیے اور جنازہ متبوع ہوتا ہے، یہ تابع نہیں ہوتا اور جو شخص اس کے آگے چلتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مقارب ہوتی ہیں، مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۵۶۸ - یحییٰ (ق)

یہ مکہ کا محدث ہے، یہ یحییٰ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہے اور اسماعیل بن یحییٰ تیمی کا بھائی ہے، اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق یحییٰ بن عثمان تیمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۵۶۹ - یحییٰ بن عبداللہ

یہ ایک مصری بزرگ ہے، اس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک ایسی حدیث ذکر کی ہے جو یقینی طور پر جھوٹی ہے، شاید اسی نے وہ ایجاد کی ہے۔

۹۵۷۰ - یحییٰ بن عبداللہ بن مالک الدار (س)

یہ تابعی ہے، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عجلان اور سعید بن ابو ہلال اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۷۱ - یحییٰ بن عبداللہ (خ ت) بن ضحاک بن بابلت

یہ بنوامیہ کا آزاد کردہ غلام ہے اس کا اسم منسوب ابوسعید بابلتی حرانی ہے۔ جہاں تک امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ بابلت سے تعلق رکھتا ہے جو تہران میں ایک جگہ ہے اس نے حران میں سکونت اختیار کی تھی۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: بلکہ بابلت حران اور رقہ کے درمیان ایک گاؤں ہے۔ اس نے اپنے سوتیلے باپ امام اوزاعی ابوبکر بن ابومریم صفوان بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابواسحاق جوزجانی اسماعیل بن سمویہ ابوشعیب حرانی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جہاں تک اس کے سماع کا تعلق ہے تو وہ پرے نہیں ہوا۔ امام ابوزعہ نے اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے صالح احادیث منقول ہیں جن میں سے بعض کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے اور اس کی حدیث میں ضعیف ہونے کا نشان واضح ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس کا شمار نہیں کیا جائے گا۔ عبداللہ بن دورقی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ حران میں آئے تو بابلتی نے یہ لالچ دیا کہ وہ اس کے پاس آیا کرے اُس نے انہیں ایک سو دینار اور کھانا اور پاکیزہ چیزیں بھجوائیں تو اُنہوں نے سونا واپس کر دیا اور کھانا قبول کر لیا۔ تو یحییٰ سے ایک دن کہا گیا: آپ بابلتی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اُس نے تعلق داری میں اچھائی کی ہے اور اُس کا کھانا پاکیزہ تھا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی بھی چیز کا سماع نہیں کیا۔ تاہم یہ روایت منقطع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه كان ياتي القبر يسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى ابي بكر وعمر.

''وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر تشریف لاتے تو آپ کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تھے۔''

یہ جس طرح بھی اُنہوں نے بیان کی ہے درست ہے کہ یہ روایت امام مالک کے حوالے سے عبداللہ بن دینار کی ہے۔ ابن طاہر مقدسی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بابلتی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے جو اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

اذا كانت سنة ستين ومائة كان الغرباء في الدنيا اربعة :قرآن في جوف ظالم، ومصحف في بيت من لا يقرا فيه، ومسجد في نادي قوم لا يصلون فيه، ورجل صالح بين قوم سوء .

''جب 360 ہجری کا آغاز آئے گا تو دنیا میں چار لوگ غریب الوطن ہوں گے ایک وہ قرآن جو ظالم کے سینے میں ہو ایک وہ مصحف جو کسی ایسے گھر میں ہو جس میں اُس کی تلاوت نہ ہوتی ہے ایک وہ مسجد جو کسی قوم کی چوپال کے قریب ہو اور وہ لوگ اس میں نماز ادا نہ کریں اور اگر وہ شخص جو بُرے لوگوں کے درمیان موجود ہو۔''

۹۵۷۲ - یحییٰ بن عبداللہ (م خ ق) بن بکیر مصری

یہ حافظ الحدیث ہے اور لیث بن سعد اور امام مالک کا شاگرد ہے۔ یہ ثقہ ہے یہ حدیث کا عالم اور معرفت رکھتا ہے۔ صحیحین میں اس

سے روایات منقول ہیں۔ایک بڑی تعداد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔اس کی نسبتِ ولاء بنومخزوم سے تھی۔اس کی کنیت ابوزکریا ہے۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوزرعہ کے حوالے سے اس سے روایت نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اس علم کا فہم رکھتا تھا' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔اس کا انتقال 231 ہجری میں ہوا' اُس وقت یہ 90 سال کے لگ بھگ تھا۔کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۵۷۳ - یحییٰ بن عبداللہ بن کلیب

اس سے اس کے پوتے محمد بن سلیمان صنعانی نے روایات کی ہیں' لیکن یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ہمام بن منبہ کو ایک ایسا بزرگ پایا ہے جو پرہیزگار تھا' میں یا اُن دونوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے:

زر غبا تزدد حبا.

''وقفے وقفے سے ملاقات کیا کرو' اس سے محبت میں اضافہ ہوگا''۔

حذاقی نامی راوی یہ بات بیان کی: ابن ابوغیس نے امام عبدالرزاق سے سماع کیا ہے' اُس روایت کا جو ہمام سے منقول ہے۔اُس وقت اُن کی عمر 68 برس تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور شاید یہ ابن کلیب اس راوی کی ایجاد کردہ ہے۔

۹۵۷۴ - یحییٰ بن عبداللہ

یہ ایک مجہول بزرگ ہے۔عبدالرحمٰن بن خالد نے اس کے حوالے سے ایام کے بارے میں ایک جھوٹی حدیث روایت کی ہے۔

۹۵۷۵ - یحییٰ بن عبدالحمید حمانی

یہ حافظ الحدیث ہے' اس نے شریک اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔جہاں تک امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: یہ کھلم کھلا جھوٹ بولا کرتا تھا۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن مدینی اس کے بارے میں کلام کرتے تھے۔محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: ابن حمانی کذاب ہے۔ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ حمانی سے ایک صالح مسند منقول ہے۔یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ کوفہ میں وہ پہلا شخص ہے جس نے مسند تصنیف کی تھی اور بصرہ میں سب سے پہلے مسدد نے مسند تصنیف کی تھی جبکہ مصر میں سب سے پہلے اسد بن موسیٰ نے مسند تصنیف کی تھی۔اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ حمانی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے اپنی کتابیں اُسے دی تھیں جب وہ مکہ سے نکلے تھے' جب وہ آئے تو اُنہوں نے اپنی کتابوں کو پایا کہ وہ حل ہوچکی تھیں۔تو عبداللہ نے کہا: اس نے اُنہوں کی کتابوں میں سے حدیث چوری کی ہیں جو سلیمان بن بلال سے منقول ہیں اور حمانی نے بذاتِ خود سلیمان کے حوالے سے اُنہیں نقل کر دیا ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی مسند میں اوراس کی احادیث میں منکر احادیث نہیں دیکھی ہیں' مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: البتہ یہ بغض رکھنے والا شیعہ ہے۔ زیاد بن ایوب کہتے ہیں: میں نے یحییٰ حمانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام کی بجائے کسی اور دین پر تھے۔ زیاد کہتے ہیں: اللہ کے اس دشمن نے جھوٹ کہا ہے۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں: محمد بن ابان بن صالح نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

فلما بلغا مجمع بينهما.

قال :افريقية.

''جب وہ دونوں اُن دونوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ پر پہنچے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ جگہ افریقہ میں ہے''۔

اس راوی کا انتقال 228 میں ہوا' اس کی عالی سند کے ساتھ ایک حدیث ہم تک پہنچی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا تكذبوا علي' فمن كذب علي متعمدا فليلج النار.

''میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو' جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ جہنم میں داخل ہو گا''۔

یہ حدیث متصل سند کے ساتھ منقول ہے اور ضعیف راویوں سے خالی ہے۔

۹۵۷۶ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن عصری بصری

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے شہاب بن عباد سے نقل کی ہے۔ ابوسلمہ تبوذکی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۷۷ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن ثقفی

اس نے عون بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ سعید بن ابوہلال اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۷۸ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن (ت' س' ق) ارحبی کوفی ہمدانی

اس نے عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن ابجر اور عبیدہ بن اسود سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوکریب اور محمد بن عمر بن ہیاج نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کم درجے کا صالح شخص ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نیک ہے' اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۵۷۹ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ

یہ وکیع کے اساتذہ میں سے ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۵۸۰ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن

یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔ اس نے ابان بن ابوعیاش سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۵۸۱ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن وردان

اسے ضعف قرار دیا گیا ہے۔ یہ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن عدی بن وردان ہے۔ زکریا ساجی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۵۸۲ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حیویل

یہ قرہ کے نام سے مشہور ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۵۸۳ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن' ابوبسطام

اس نے ضحاک بن مزاحم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۵۸۴ - یحییٰ بن عبدالرحمٰن

اس نے محمود بن خالد دمشقی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ نہیں ہے' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۹۵۸۵ - یحییٰ بن عبدالصمد

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' جسے فسوی نے احمد بن سعید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

۹۵۸۶ - یحییٰ بن عبدالملک (م' س' خ مقرونا) بن ابوغنیّہ کوفی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے یحییٰ بن معین' زیاد بن ایوب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے حوالے سے کچھ احادیث بیان کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ بعض احادیث کی متابعت نہیں کی گئی' تاہم یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے جس میں اس کے ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔ اس کا انتقال 188 ہجری میں ہوا۔

۹۵۸۷ - یحییٰ بن عبدالواحد ثقفی

لیث بن سعد نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عبدالواحد بن یحییٰ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے بھی کچھ اور ہے۔ شعبہ نے اس کے حوالے سے ابومجیب سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

۹۵۸۸ - یحییٰ بن عبدویہ

یہ شعبہ کا شاگرد ہے' یہ بغداد میں تھا۔ اس نے جعفر بن کزال اور عبداللہ بن احمد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعریف کی ہے' اُنہوں نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا کہ اس سے استفادہ کرو اور اُنہوں نے علی بن جعد سے سماع سے منع کیا تھا۔ جہاں

تک یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے اور ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اتقوا النار ولو بشقي تمرة.

''آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ آدھی کھجور کے ذریعے ہو''۔

یہ روایت اس سے شعبہ کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔ عبدالخالق بن منصور بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور ایک بُرا آدمی ہے۔

۹۵۸۹ - یحییٰ بن عبیداللہ (ت، ق) بن موہب تیمی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ احادیث نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے یحییٰ القطان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ قطان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' یہ اُسے درست ادا نہیں کر رہا تھا' اس لیے میں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں: یحییٰ القطان نے اس سے حدیث روایت کی تھی پھر اُنہوں نے اسے ترک کر دیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ کوفی ہے اور اس کا باپ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ احادیث ''اہلِ صدق'' کی احادیث ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما رايت مثل الجنة نام طالبا' ولا مثل النار نام هاربها.

''میں نے جنت جیسی ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کا طلب گار سو گیا ہو' اور آگ جیسی ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بچنے والا شخص سو گیا ہو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ما من احد يموت الا ندم. قالوا :وما ندامته يا رسول الله ؟ قال :ان كان محسنا ندم الا يكون ازداد احسانا' وان كان مسيئا ندم الا يكون نزع.

''مرنے والا ہر شخص ندامت کا شکار ہوتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کی ندامت کیا ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ نیک ہو تو اُسے یہ ندامت ہوتی ہے کہ اُس نے زیادہ اچھائیاں کیوں نہیں کیں اور اگر وہ گناہگار ہو تو اُسے یہ ندامت ہوتی ہے کہ وہ اس سے الگ کیوں نہیں ہوا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا انقطع شسع احدكم فليسترجع فانها من المصائب.

''جب کسی شخص کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اُسے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے کیونکہ اُسے مصیبت لاحق ہوئی ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ نے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں سے بعض ایسی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۵۹۰ - یحییٰ بن عبید اللہ (ق)

اس نے عبید اللہ بن مسلم کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے۔ اس سے عبیدہ بن حمید نے روایات نقل کی ہیں' یوں لگتا ہے جیسے یہ یحییٰ بن عبد اللہ جابر ہے۔

۹۵۹۱ - یحییٰ بن عثمان (ق)' ابوسہل تیمی

اس نے ابن ابوملیکہ صغیر کے حوالے سے اُن کے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے اور مقلوب روایات کو جو منکر ہوتی ہیں اُنہیں کر دیتا ہے' جن کی متابعت نہیں کی گئی ہوتی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تكلم في القدر يسال عنه يوم القيامة. ومن لم يتكلم لم يسال عنه.

''جو شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرے گا قیامت کے دن اُس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا اور جو شخص کلام نہیں کرے گا اُس سے حساب نہیں لیا جائے گا''۔

اس سے مالک بن اسماعیل نہدی' فلاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۹۵۹۲ - یحییٰ بن عثمان

اس نے ابوحازم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔ اس سے نضر بن محمد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۹۳ - یحییٰ بن عثمان حربی

اس نے ابوملیح رقی اور ہقل بن زیاد سے جبکہ اس سے ابن ابودنیا' ابوالعباس سراج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: ہقل سے نقل کردہ اس کی روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 238 ہجری میں ہوا۔

۹۵۹۴ - یحییٰ بن عثمان (ق) بن صالح سہمی مصری

اس نے اپنے والد' ابن ابومریم اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ ''صدوق'' ہوگا۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں' محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

علیکم بالعمائم فانها سیما الملائکة وارخوها خلف ظهورکم.

''تم پر لازم ہے کہ عمامہ باندھو کیونکہ یہ فرشتوں کا مخصوص علامتی نشان ہے اور اس کا شملہ اپنی پشت پر رکھو''۔

۹۵۹۵ - یحییٰ بن عثمان حمصی

یہ عمرو بن عثمان کا بھائی ہے اور صدوق ہے۔ صرف ابوعروبہ حرانی نے اسے لین قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: حدیث میں یہ ایک گٹھلی کے برابر بھی نہیں ہے' اسے ہر چیز کی تلقین کی جاتی تھی ویسے یہ سچائی کے حوالے سے معروف ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 255 ہجری میں ہوا۔

۹۵۹۶ - یحییٰ بن ابوعطاء

اس نے ابوجعفر خطمی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۵۹۷ - یحییٰ بن عفیف کندی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اسد بن عبداللہ قسری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۹۸ - یحییٰ بن عقبہ بن ابوعیزار

اس نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابوزکریا بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ اس نے منصور اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن محرز نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے' خبیث ہے' اللہ کا دشمن ہے' وہ اس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن بکار بن زیات اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۹۹ - یحییٰ بن العلاء (د'ق) بجلی رازی' ابوعمرو

اس نے زہری اور زید بن اسلم سے جبکہ اس سے امام عبدالرزاق' ابوعمر حوضی' جبارہ بن مغلس اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ فصیح تھا' سمجھدار تھا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ جوزجانی بیان کرتے ہیں: امام عبدالرزاق نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے وکیع سے یحییٰ بن العلاء کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: کیا تم نے اُس کی فصاحت نہیں دیکھی؟ میں نے کہا: اس کے باوجود آپ لوگ اُس سے منقول روایات کو منکر قرار دیتے ہیں۔ تو وکیع نے کہا: اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے کھانے کے وقت جوتے اُتارنے کے بارے میں بیس روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال: امان من الغرق اذا ركبوا قالوا :بسم الله مجريها ومرساها ... الآية.
وما قدروا الله حق قدره ... الآية.
''جب لوگ کشتی پر سوار ہونے سے پہلے یہ پڑھ لیں تو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے:
''اللہ تعالیٰ کے نام سے مدد حاصل کرتے ہوئے میں سفر کرتا ہوں اور منزل تک پہنچوں گا''۔
اور یہ آیت: ''اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ نے اُس طرح نہیں پہچانا جس طرح اُسے پہچاننا چاہیے تھا''۔
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من ولد له مولود فاذن في اذنه واقام في اليسرى لم تضره ام الصبيان.
''جب بھی کوئی بچہ پیدا ہو تو اُس کے کان میں اذان دی جائے اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے تو اُم صبیان اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے:
في الجمعة ساعة لا يوافقها رجل يحتجم فيها الامات.
''جمعہ کے اندر ایک مخصوص گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی شخص اُس میں پچھنے لگوالے تو وہ مرجاتا ہے''۔
امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء عمرو بن قرة' فقال :يا رسول الله' كتب الله على الشقاوة' ولا اراني ارزق الا من دفي بكفي' فاذن لي في الغناء من غير فاحشة. فقال :لا آذن لك ولا كرامة. ولقد كذبت يا عدو الله' لقد رزقك الله رزقا طيبا فاخترت ما حرم الله' ولو كنت تقدمت اليك لنكلت بك. فدع ذا' وتب الى الله. اما والله ان تعد بعد التقدمة ضربتك ضربا وجيعا' وحلقت راسك مثلة' ونفيتك من اهلك' واحللت سلبك نهبة لفقيان المدينة' فقام عمرو بن قرة' وبه من الخزي والشر مالا يعلمه الا الله. قال النبي صلى الله عليه وسلم بعدما قام :هؤلاء العصابة من مات منهم بغير توبة حشره الله يوم القيامة كما هو في الدنيا مخنثا عريانا' لا يستتر من الناس بهدبه' كلما قام صرع مرتين. فقام عرفصة بن نهيك' فقال :اني اصطاد. فقال النبي صلى الله عليه وسلم :نعم العمل' قد كانت لله رسل قبلي كلها تصطاد' وتطلب الصيد. فذكر الحديث.
''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران عمرو بن مرہ آیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بدبختی مقرر کردی ہے' اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ مجھے صرف اپنے ہاتھ کے ذریعے دف بجا کر ہی رزق مل سکتا ہے تو آپ مجھے ایسے گانے کی اجازت دیجئے' جس میں فحاشی نہ کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا کیونکہ یہ بدعت کی بات نہیں ہے' اے اللہ کے دشمن! تم جھوٹ بول رہے ہو' اللہ تعالیٰ تو تمہیں پاکیزہ رزق عطا کرسکتا ہے

لیکن تم اُس چیز کو اختیار کرنا چاہتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اگر میں پہلے تم تک آ گیا ہوتا تو تمہیں سزا دیتا' لیکن اب تم اسے چھوڑ دو اور توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف آ جاؤ' اللہ کی قسم! تم نے پہلے تو جو کیا سو کیا' اگر تم نے دوبارہ ایسا کیا تو میں تمہاری پٹائی کروں گا اور تمہارا سر مونڈ دوں گا اور تمہیں تمہارے علاقے سے جلاوطن کر دوں گا اور مدینہ منورہ کے بچوں کے لئے تمہارے سامان کو حلال کر دوں گا کہ وہ اُسے اُچک لیں۔ تو عمرو بن مرہ کھڑا ہوا اور اُسے ایسی رسوائی اور شر لاحق ہو' جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ اُس کے کھڑے ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسا گروہ ہے کہ ان میں سے جو شخص توبہ کیے بغیر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن ایسی حالت میں اُٹھائے گا جس طرح وہ دنیا میں تھا کہ ہیجڑا اور برہنہ اور اُس کی چادر کا پلّو لوگوں سے پردے میں نہیں ہوگا اور یہ جب بھی کھڑا ہوگا تو دو مرتبہ گرے گا'' اس پر عرفصہ بن نہیک کھڑے ہوئے اور بولے: میں شکار کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اچھا عمل ہے' مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے رسول گزرے ہیں جو سب شکار کیا کرتے تھے اور شکار کو تلاش کرتے تھے'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی سند میں بشر نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور شاید یہ ایجاد بھی اسی نے کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اخذ ابو ایوب من لحیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا' فقال :لا یصیبك السوء یا ابا ایوب.

''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کا کوئی بال لے کر (اُسے کھالیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوایوب! تمہیں کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

جعل اللہ ذریه کل نبی من صلبه' وجعل ذریتی من صلب علی.

''اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اُس کی پشت سے پیدا کی ہے اور میری اولاد علی کی پشت سے پیدا کی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اوحی الی فی علی ثلاثا :انه سید المسلمین' وامام المتقین' وقائد الغر المحجلین.

''علی کے بارے میں میری طرف تین مرتبہ یہ بات وحی کی گئی: وہ مسلمانوں کا سردار ہے' پرہیزگاروں کا امام ہے اور روشن پیشانی والوں کا قائد ہے''۔

۹۶۰۰ - یحییٰ بن علی مصری

یہ عیثم کی مسجد کا امام تھا۔ اس نے ابن رفاعہ سعدی سے سیرت پڑھی تھی۔ ابن مفضل اور زکی عبدالعظیم نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام

عائد کی ہے۔

۹۶۰۱ - یحییٰ بن علی (د،ت،ق) بن یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل :توضا کما امرك اللہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اُس طرح وضو کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے''۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ اسماعیل بن جعفر نے اس سے روایات نقل کی ہیں، مجھے اس میں کسی کمزوری کا علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۹۶۰۲ - یحییٰ بن عمارہ (ت،س)

(یا شاید یہ نام ہے:) یحییٰ بن عباد یا شاید یہ نام ہے: عباد۔ اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں، اعمش اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۰۳ - یحییٰ بن عمرو (ت) بن مالک نکری بصری

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے مالک، مسلم بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ حماد بن زید نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو لم تذنبوا لجاء اللہ بقوم یذنبون فیغفر لهم، وکفارة الذنب الندم.

''اگر تم لوگ گناہ کا ارتکاب نہ کرو تو اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے گا اور گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ ندامت ہو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کاتب یسمی السجل. ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کاتب تھا جس کا نام سجل تھا''۔

اس بارے میں یزید بن کعب عوذی نے عمرو بن مالک سے اس روایت کو نقل کرنے میں متابعت کی ہے اور یزید نامی راوی ''مجہول'' ہے۔ تاہم امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ضرب بعض الصحابة خباء علی قبر. ولا یعرف انه قبر، فاذا فیه انسان یقرا تبارك ...الحدیث.

''بعض صحابہ کرام نے قبر پر خیمہ لگوالیا، اُنہیں یہ پتا نہیں تھا کہ یہ قبر ہے، تو اُس میں ایک انسان موجود تھا جو سورۂ ملک کی

تلاوت کرتا تھا''۔

۹۶۰۴ - یحییٰ بن ابوعمرو (د،س،ق)، ابوزرعہ شیبانی

یہ شامی ہے اور صدوق ہے، مجھے اس کے بارے میں کسی تنقید کا علم نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، ثقہ ہے۔

۹۶۰۵ - یحییٰ بن عمران مدنی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابومصعب اور ابراہیم بن حمزہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۶۰۶ - یحییٰ بن عمیر

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدود کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۰۷ - یحییٰ بن عنبسہ قرشی

اس نے حمید طویل سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دجال ہے اور بہت زیادہ حدیث ایجاد کرنے والا شخص ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کا معاملہ پردے میں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دجال ہے جو حدیث ایجاد کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یتوضا احدکم فی موضع استنجائه، فان الوضوء یوضع مع الحسنات فی المیزان.

''کوئی بھی شخص اُس جگہ وضو نہ کرے جہاں اُس نے استنجاء کیا تھا، کیونکہ وضو کو نامۂ اعمال میں نیکیوں کے ساتھ رکھا جائے گا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

حسن الوجه مال، وحسن الشعر مال، وحسن اللسان مال، والمال مال کانه یعنی فی المقام.

''چہرے کا خوبصورت ہونا ایک مال ہے، بالوں کا خوبصورت ایک مال ہے اور زبان کا خوبصورت ہونا ایک مال ہے اور مال بھی ایک مال ہے، یوں لگتا ہے جیسے یہ بات خواب کے بارے میں ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

خدر الوجه بالسکر یهدر الحسنات.

''شکر کے ساتھ چہرے کو مل لینا نیکیوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

اس راوی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یجتمع علی مسلم خراج وعشر.

''مسلمانوں پر خراج اور عشرا کٹھے نہیں ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

امتی علی خمس طبقات.

''میری اُمت پانچ طبقوں میں تقسیم ہوگی''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ساری کی ساری روایات اس سیانے آدمی کی ایجاد کردہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وقف بنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عشیة عرفة' فلما کان عند دفعة استنصت الناس فانصتوا' فقال :ان ربکم قد تطول علیکم فی یومکم هذا' فوهب مسیئکم لمحسنکم' وذکر حدیثاً طویلا مکذوبا.

''عرفہ کی شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وقوف کروایا' جب روانگی کا وقت آیا تو آپ نے لوگوں کو خاموش کرایا' آپ نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف بھرپور توجہ رکھی اور اُس نے تمہارے گناہگار' تمہارے نیک لوگوں کو ہبہ کر دیئے''

اس کے بعد اس راوی نے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: یحییٰ بن عنبسہ اصل کے اعتبار سے بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس نے حمید' امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یوسف بن معبد بن مسلم' تمتام اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تزال الملائکة تصلی علی الغازی ما دام حمائل سیفه فی عنقه.

''فرشتے اُس وقت تک مجاہد کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی تلوار کو اپنی گردن میں لٹکائے رکھتا ہے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن عنبسہ نامی راوی کذاب ہے۔

۹۶۰۸ - یحییٰ بن عیسیٰ (م' ت' ق) رملی تمیمی نہشلی فاخوری

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے جس نے رملہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اعمش اور مسعر سے نقل کی ہے' جبکہ اس سے محمد بن مصفی' علی بن محمد طنافسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ابومعاویہ کہتے ہیں: اس سے حدیث نوٹ کرلو کیونکہ میں نے اسے بڑا عرصہ اعمش کے پاس دیکھا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اعمش کا یہ بیان نقل کیا ہے:

محمد بن مصفی' حدثنا یحییٰ بن عیسی' حدثنا الاعمش' قال :اختلف اهل البصرة فی القصص'

فاتوا انس بن مالك فسالوه :اكان النبی صلی الله علیه وسلم یقص ؟ قال، :لا' انما بعث النبی صلی الله علیه وسلم بالسیف' ولكن سمعته یقول :لان اقعد مع قوم یذكرون الله بعد صلاة العصر حتی تغیب الشمس احب الی من الدنیا وما فیها.

ایک مرتبہ کچھ واقعات کے بارے میں اہل بصرہ کے درمیان اختلاف ہوگیا' وہ لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہوں نے دریافت کیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصے بیان کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوتلوار کے ہمراہ مبعوث کیا گیا تھا' تاہم میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں عصر کی نماز کے بعد کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' یہ عمل میرے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے''۔

احمد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے یحییٰ بن عیسیٰ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم اُس کی حدیث کونوٹ نہ کرو۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مقارب ہوتی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

النظر الی وجه علی عبادة.

''علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ روایت ہارون نامی راوی کی ایجاد کردہ ہے۔ ابن عدی نے یحییٰ کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۶۰۹ - یحییٰ بن غالب عبشمی

اس نے یحییٰ بن حمزہ کے حوالے سے نکاح کے بارے میں روایات نقل کی ہے جو مستند نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۹۶۱۰ - یحییٰ بن غالب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور پھر اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۹۶۱۱ - یحییٰ بن فلان انصاری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۱۲ - یحییٰ بن فیاض زمانی

اس نے ہمام بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کے بارے میں یہ بات

بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۹۶۱۳ - یحییٰ بن قیس (ذ ت) ماربی

یہ دیہاتی ہے اس کے حوالے سے ایک حدیث اس کے بیٹے محمد نے نقل کی ہے جو اس نے ثمامہ بن شراحیل سے نقل کی ہے جو مجہول ہیں اور اُنہوں نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت ابیض بن حمال ماربی سے نقل کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ مارب کا نمکین حصہ اُنہیں جاگیر کے طور پر دیا گیا تھا۔

یہ ایک ایسی سند ہے جس کے ذریعے حجت ظاہر نہیں ہوسکتی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے اور اس کی مانند روایت فرج بن سعید بن ابیض نے اپنے چچا ثابت کے حوالے سے اپنے والد حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۹۶۱۴ - یحییٰ بن قیس ابوصعصعہ

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللّٰهم اذل قيسا، فان ذلها عز الاسلام.

''اے اللہ! قیس کو ذلیل کردے کیونکہ اُن کی ذلت اسلام کی عزت ہے''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے اسے عبیداللہ بن سعید بن عفیر نے اپنے والد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔ اس کا ذکر ابواحمد حاکم نے کیا ہے۔

۹۶۱۵ - یحییٰ بن ابوکثیر یمامی

یہ جلیل القدر ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے اسی لیے میں نے بھی کر دیا ہے اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کا تدلیس کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کرتا ہے حالانکہ اس نے اُن سے سماع نہیں کیا۔ نعیم بن حماد عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے ہمام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم یحییٰ بن ابوکثیر کو صبح کے وقت روایات بیان کرتے تھے جب شام ہوتی تھی تو وہ اُنہیں اُلٹ کر ہمارے حوالے سے روایت کر دیتا تھا۔

حسین معلم بیان کرتے ہیں: ہم نے یحییٰ بن ابوکثیر سے کہا: یہ جو مرسل روایات ہیں یہ کس سے منقول ہیں؟ اُس نے کہا: تمہارے کیا خیال ہے! ایک شخص نے سیاہی اور کاغذ لیا ہوگا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کر دی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا: اگر ایسی صورتِ حال ہے تو تم ہمیں بتادو! تو اُس نے کہا: جب میں یہ کہوں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحریر سے پہنچی ہوگی۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر کی نقل کردہ مرسل روایات ہوا کی مانند ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ اپنی ذات کے اعتبار سے عادل اور حافظ الحدیث ہے اور زہری کا ہم پلّہ ہے لیکن زید بن سلام سے جو

روایات نقل کی ہیں وہ منقطع ہیں کیونکہ یہ ایک تحریر سے نقل کی گئی ہے جو اسے ملی تھی۔

۹۶۱۶ - یحییٰ بن کثیر صاحب بصری (ق)

اس نے ایوب اور محمد بن ... سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابو مالک اور ایک قول کے مطابق ابونصر ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف اور انتہائی ذاہب الحدیث ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو اُن کی احادیث کا حصہ نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشرك اخفى في امتي من دبيب النمل على الصفا.

فقال ابو بكر :فكيف النجاة من ذلك ؟ فقال :يا ابا بكر الا اعلمك شيئا اذا قلته برئت من قليله وكثيره' قل :اللّٰهم اني اعوذ بك ان اشرك وانا اعلم' واستغفرك مما لا اعلم.

''میری اُمت میں شرک اس سے زیادہ پوشیدہ ہوگا جتنی چیونٹی کی پوشیدہ چٹان پر ہوتی ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تو اس سے نجات کیسے پائی جا سکتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں کہ جب تم اُنہیں پڑھ لو گے تو تم تھوڑے اور زیادہ شرک سے لاتعلق ہو جاؤ گے:

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں علم رکھتے ہوئے شرک کا مرتکب ہوں اور میں اس بات سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں کہ جس کا مجھے علم نہیں ہے''۔

فلاس کہتے ہیں: یحییٰ بن کثیر ابوالنضر جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا تھا' البتہ یہ غلطی کرتا تھا اور وہم کا شکار ہو جاتا تھا۔

۹۶۱۷ - یحییٰ بن کثیر (د) کاہلی اسدی کوفی

اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے مسور بن یزید کاہلی اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے' جبکہ اس سے صرف مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۹۶۱۸ - یحییٰ بن کثیر طائی

اس نے عبدالرحمٰن بن نجدہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے استاد کی طرح اس کا بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۱۹ - یحییٰ بن ابولبیبہ مدنی

یہ ایک بزرگ ہے جس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔ وکیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ ہے اور یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ کا بیٹا ہے تو اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۹۶۲۰ - یحییٰ بن مالک بن انس اصبحی

عقیلی کہتے ہیں: اس کی اپنے والد (امام مالک) سے نقل کردہ روایات منکر ہیں۔

۹۶۲۱ - یحییٰ بن مبارک دمشقی صنعانی

یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حسنة الحر بعشرة، وحسنة المملوك بعشرين.

''آزاد شخص کی ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوگا اور غلام کی ایک نیکی کا بدلہ بیس گنا ہوگا''۔

یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے اور اسماعیل بن موسیٰ عسقلانی اس راوی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔

۹۶۲۲ - یحییٰ بن متوکل (د)، ابوعقیل

اس نے بہیہ اور ابن منکدر سے جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ، لوین اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مدنی ہے اور ایک قول کے مطابق کوفی ہے۔ ابن مدینی اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا، یہ بات ابن قانع نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے زیر پرورش ایک یتیم لڑکی کے بارے میں یہ بات بتائی:

سمعت عائشة تحدث عن يتيمة كانت في حجرها قالت :زوجناها من رجل من الانصار، وكنت فيمن اهداها الى زوجها، فلما رجعنا قال :ما قلتم !قلت :سلمنا ودعونا بالبركة، ثم انصرفنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ان الانصار قوم غزل، افلا قلتم :اتيناكم اتيناكم فحيونا نحييكم.

''ہم نے اُس کی شادی ایک انصاری سے کردی، میں اُن لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے اس کی رُخصتی اس کے شوہر کی طرف کروائی تھی، جب ہم لوگ واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے رُخصتی کے وقت دعا کے طور پر (کیا کہا؟) تو میں نے کہا: ہم نے یہ کہا کہ ہم سپرد کرتے ہیں اور برکت کی دعا کرتے ہیں، پھر ہم واپس آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاری ایسے لوگ ہیں جو گیتوں کو پسند کرتے ہیں تو تم لوگوں نے یہ کیوں نہیں کہا (یعنی یہ گیت کیوں نہیں گایا) ہم تمہارے پاس آ رہے ہیں، ہم تمہارے پاس آ رہے ہیں، تم ہمیں خوش آمدید کہو، ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں''۔

اسی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن ولدان المسلمين اين هم يوم القيامة ؟ قال :في الجنة، وسالته

عن ولدان المشركين اين هم يوم القيامة' قال :في النار.

فقلت :يا رسول الله لم يدركوا الاعمال ولم تجر عليهم الاقلام.

قال :ربك اعلم بما كانوا عاملين' والذی نفسی بیدہ لئن شئت لاسمعنك تضاغيهم في النار.

''میں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مسلمانوں کے بچپن میں فوت ہونے والے بچوں کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ قیامت کے دن کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جنت میں' میں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ قیامت کے دن کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جہنم میں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُنہوں نے تو اعمال کا زمانہ ہی نہیں پایا اور قلم اُن پر جاری ہی نہیں ہوا (یعنی شریعت کے احکام اُن پر لاگو ہی نہیں ہوئے) تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اُنہوں نے کیا عمل کرنے تھے' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم چاہو تو میں تمہیں جہنم میں اُن کے شور وغوغا کی آواز سنا سکتا ہوں''۔

۹۶۲۳ - یحییٰ بن مثنیٰ

اس نے نعیم بن ابوہند سے جبکہ اس سے ابومغیرہ حمصی سے یہ روایت نقل کی ہے' جو اونٹ کے کنویں میں گرنے کے بارے میں ہے۔

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ راوی کون ہے۔

۹۶۲۴ - یحییٰ بن محمد (م (متابعہ)' ت' س' ق) بن قیس' ابوزکیر مدنی ثم بصری مؤدب

اس نے زید بن اسلم اور ابوحازم اعرج سے جبکہ اس سے ابن مدینی' فلاس' بندار اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: دو حدیثوں کے علاوہ اس کی نقل کردہ روایات مقارب ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ حسن الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كلوا البلح بالتمر فان الشيطان يغضب ويقول :عاش ابن آدم حتى اكل الجديد بالخلق.

''تم لوگ کچی کھجور کے ساتھ تیار کھجور کو ملا کر کھاؤ کیونکہ اس سے شیطان کو غصہ آتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے: ابن آدم اتنا عرصہ زندہ رہا ہے کہ وہ تازہ کے ساتھ پرانی کھانے لگ پڑا ہے''۔

یہ حدیث منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لست من دد ولا الدد منی. ''نہ کھیل تماشے سے مجھے کوئی لگاؤ ہے نہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

شکی رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدغة عقرب' فقال :اما انك لو قلت -حین امسیت :اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق -لم تضرك.

قال :فقلت هذه الكلمة ليلة من الليالي فلدغتني فلم تضرني.

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچھو کے ڈنگ مارنے کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا (وہ کلمات یہ ہیں:)

''میں اللہ تعالیٰ کے اُن مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ایک رات میں یہ کلمہ پڑھا تو مجھے ایک بچھو نے ڈنگ مارا لیکن مجھے اُس سے تکلیف نہیں ہوئی۔

یہ روایت کئی لوگوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں' ماسوائے اُن احادیث کے جن کی میں نے نشاندہی کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

آية المنافق ثلاث.

''منافق کی نشانیاں تین ہیں''۔

اور ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے۔

۹۶۲۵ - یحییٰ بن محمد (ذ' ت' س) جاری

اس نے عبدالعزیز دراوردی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غربت له الشمس بمكة' فجمع بين المغرب والعشاء بسرف.

'' مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورج غروب ہوگیا تو آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں سرف کے مقام پر ایک ساتھ ادا کیں''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ دراوردی نامی راوی سے منقول ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: جاری نامی راوی کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال :من شرب في اناء من ذهب او فضة او اناء فيه شیء من ذلك فانما يجرجر في بطنه نار جهنم.

''جو شخص سونے یا چاندی یا کسی ایسے برتن میں پئے جس میں سونا یا چاندی لگا ہوا ہو تو ایسا شخص اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو

ڈال رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت منکر ہے' اسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ زکریا نامی راوی مشہور نہیں ہے۔ ابن ابوفدیک نے بھی اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۹۶۲۶ - یحییٰ بن محمد (ت) بن عباد بن ہانی شجری' ابوابراہیم

اس نے ابن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں منکر ہونا اور غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ نیز مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' جس کے مطابق یہ نابینا تھا اور اسے تلقین کی جاتی تھی۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے' پھر اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

اس سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بلغہ ان امراۃ من بنی فزارۃ یقال لھا ام قرفۃ جھزت ثلاثین راکبا من ولدھا وولد ولدھا' فقالت :اقدموا المدینۃ فاقتلوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم' فقال :اللّٰھم اثکلھا ولدھا. وبعث الیھم زید بن حارثۃ' فقتل بنی فزارۃ' وقتل ولد ام قرفۃ' وبعث بدرعھا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فنصبہ بین رمحین' واقبل زید -قالت عائشۃ :ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ فی بیتی -فقرع الباب فخرج' الیہ یجر ثوبہ عریانا' والذی بعثہ بالحق ما رایت عریتہ قبل ذلک ولا بعدھا حتی اعتنقہ وقبلہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جس کا نام اُم قرفہ ہے' اُس نے اپنی اولاد اور اپنی اولاد کی اولاد میں سے تیس سوار تیار کیے ہیں اور پھر یہ کہا: تم لوگ مدینہ جاؤ اور حضرت محمد کو شہید کر دو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اُس کے بچوں کو رسوا کر دے! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کی طرف بھجوایا تو بنوفزارہ کے وہ لڑکے قتل کر دیئے گئے اور اُم قرفہ کا ایک لڑکا بھی قتل ہوا' تو اُس نے اپنی زرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی' جسے آپ نے دو نیزوں کے درمیان نصب کر دیا' پھر حضرت زید آئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے اوپر کچھ پہنے بغیر باہر نکل گئے' اُس ذات کی قسم جس نے حق کے ہمراہ آپ کو مبعوث کیا ہے' میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ کو اوپر کچھ پہنے بغیر باہر جاتے ہوئے نہیں دیکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں گلے لگایا' اُن کا بوسہ لیا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت منکر ہے۔ ابراہیم نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۲۷ - یحییٰ بن محمد (م) بن معاویہ مروزی

اس نے بخارا میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے نضر بن شمیل سے جبکہ اس سے امام مسلم' عمر بجیری اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔ مہدی بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ جب بھی وہ اپنی تحریر میں یہ روایت نقل کرتے کہ یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' نضر بن شمیل نے اُسے حدیث بیان کی ہے' تو پھر وہ یہ کہتے تھے: اسے ایک طرف رکھ دو اور یہ روایت اس راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر مجھ سے نہ سنو۔ حالانکہ اُنہوں نے نضر نامی راوی کے حوالے سے چار ہزار احادیث نوٹ کی ہوئی تھیں۔

۹۶۲۸ - یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ

یہ وکیع کے اساتذہ میں سے ہے' یہ یحییٰ بن عبدالرحمٰن ہے۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۹۶۲۹ - یحییٰ بن محمد

یہ حرملہ تجیبی کا بھتیجا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں' یہ ''ضعیف'' ہے۔ اس نے اپنے چچا کے حوالے سے اور ابن ابوسری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۶۳۰ - یحییٰ بن محمد' ابوبشر

اس نے روح بن عبادہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اس سے استادہ کرنے سے منع کیا ہے۔

۹۶۳۱ - یحییٰ بن محمد بن بشیر

یہ یحییٰ بن بشیر نامی وہ شخص ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ مطین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ ہے۔ اس نے ابوبکر بن عیاش اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اسحاق بن یحییٰ' داؤد بن یحییٰ اور عیسیٰ بن یحییٰ کا والد ہے۔

۹۶۳۲ - یحییٰ بن محمد بن یحییٰ بن خالد ذہلی

یہ اپنے والد کی طرح حافظ الحدیث ہے اور اس کا لقب حیکان ہے۔

۹۶۳۳ - یحییٰ بن محمد بن خشیش

اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ مراکش کا رہنے والا ہے اور منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس نے قیروان کے رہنے والوں سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوطالب احمد بن نصر نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من اکل طعاما وغیرہ ینظر الیه فلم یطعمه اصابه داء یقال له النفس.

''جو شخص کھانا کھا رہا ہو اور کوئی دوسرا اُس کی طرف دیکھ رہا ہو اور وہ شخص اُسے کھانا نہ کھلائے تو اللہ تعالیٰ اُسے ایک بیماری لاحق کرے گا جس کا نام نفس ہے''۔

امام مالک کہتے ہیں: یہ ایک ایسی بیماری ہے جس کی کوئی دواء نہیں ہے۔ تو اس روایت کی امام مالک کی طرف نسبت جھوٹ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لعنت القدرية على لسان اثنين وسبعين نبيا' اولهم نوح.

''بہتر انبیاء کی زبانی قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے' اُن انبیاء میں سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام ہیں''۔

۹۶۳۴ - یحییٰ بن محمد بزاز

اس کا لقب قشیلہ ہے' یہ فاسق ہے اور رافضی ہے۔ اس نے ایک جھوٹے محمد بن عبدالخالق بن یوسف کی تحریر میں ابن بطی سے سماع کا دعویٰ کیا ہے اور یہ 600 ہجری کے بعد بھی موجود تھا۔

۹۶۳۵ - یحییٰ بن مساور

اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

۹۶۳۶ - یحییٰ بن مسلم

یہ بقیہ کے اساتذہ میں سے ایک ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی اور اس پر اعتماد بھی نہیں کیا جا سکتا' اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اكرم اخاه المسلم فانما اكرم الله عزوجل.

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت افزائی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا احترام کرتا ہے''۔

۹۶۳۷ - یحییٰ بن مسلم

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے روایت نقل کرنے میں عبدالمنعم بن نعیم منفرد ہے۔

۹۶۳۸ - یحییٰ بن مسلم

اس نے ابوادریس خولانی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۹۶۳۹ - یحییٰ بن مسلم (ت'ق) بکاء

اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یحییٰ بن ابوخلید ہے اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن سلیم بکاء ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے بھی کچھ اور ہے۔ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور ازد قبیلے کے موالیوں میں سے ایک ہے' ایک قول کے مطابق یہ کوفی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سعید بن مسیّب اور ابوالعالیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید' عبد الوارث' علی بن عاصم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ ثقہ ہوگا۔ جہاں تک یحییٰ القطان کا تعلق ہے تو وہ اس سے راضی نہیں تھے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے معضل روایات نقل کرتا ہے' اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وکیع کہتے ہیں کہ اس نے اپنے ایک ضعیف استاد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جن کا نام یحییٰ بن مسلم کوفی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن عدی نے یحییٰ بکاء کے حالات میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ اُنہیں وہم ہوا ہے کیونکہ یحییٰ بکاء کا انتقال 130 ہجری میں ہوا تھا اور وکیع نے علم کے حصول کا آغاز 140 ہجری کے بعد کیا تو اُن کا استاد بکاء نامی راوی نہیں ہوگا۔

احمد بن زہیر نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یحییٰ بکاء اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن مسلم بکاء بصرہ کا رہنے والا ہے اور متروک ہے۔

حماد بن زید نے یحییٰ بکاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ کہتا ہے: میں نے ایک شخص کو سنا' اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا:

انی لاحبك فی اللّٰه. قال :وانا ابغضك فی اللّٰه. قال :لم ؟ قال :لانك تتغنی فی اذانك' وتاخذ علیه اجرا.

''میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تم سے بغض رکھتا ہوں' اُس نے کہا: وہ کیوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اذان کو گا کر دیتے ہو اور اُس کا معاوضہ بھی وصول کرتے ہو''۔

۹۶۴۰ - یحییٰ بن مسلم کوفی' ابوضحاک

اس نے زید بن وہب اور امام شعبی سے جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس کی کنیت بیان کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۴۱ - یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب

یہ قعنبی کا بھائی ہے' اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر احادیث روایت کرتا ہے' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا اطلع علی احد من اهله کذب کذبة لم یزل معرضا عنه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا ہے تو آپ اس سے مسلسل کنارہ کشی فرماتے (جب تک وہ اس جھوٹ سے توبہ ظاہر نہ کرے)''۔

۹۶۴۲ - یحییٰ بن معن مدنی

اس نے سعد بن شراحیل سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے' اسی طرح اس کا استاد بھی ''مجہول'' ہے۔

۹۶۴۳ - یحییٰ بن ابومطاع (ق)

اس نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ دحیم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور معروف ہے اور

دحیم نے اس بات کو بعید از امکان قرار دیا ہے کہ اس کی ملاقات حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہوگی۔ ہوسکتا ہے اس نے اُن کے حوالے سے مرسل روایت نقل کی ہو اور یہ بات اہلِ شام میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ وہ اُن لوگوں کے حوالے سے روایات نقل کر دیتے ہیں جن سے اُن کی ملاقات بھی نہیں ہوتی۔

۹۶۴۴- (صح) یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ

یہ جلیل القدر اہلِ علم ہیں' ثبت اور حجت ہیں۔ ابن مقری کہتے ہیں: میں نے محمد بن عقیل بغدادی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابراہیم بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید کی تو میں نے کہا: آپ یحییٰ جیسے بندے پر تنقید کر رہے ہیں تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے دامن کھینچتا ہے' لوگ اُس کا دامن کھینچتے ہیں۔

محمد نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں ایسے افراد سے روایات نوٹ کرنے کو ناپسند کرتا ہوں جنہوں نے آزمائش کے دوران غلط جواب دیا' جیسے یحییٰ' ابونصر تمار۔ ایوب بن ابوشیبہ نے یحییٰ سے منقول اُس حدیث کو منکر قرار دیا ہے جو اُنہوں نے حفص بن غیاث سے نقل کی ہے اور میں نے ان کا ذکر اسی لیے کیا ہے تاکہ نصیحت ہو اور یہ بات پتا چل جائے کہ ایک بلند حافظ کے بارے میں جو کلام واقع ہوا ہے' یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی حوالے سے اس پر اثر انداز بھی ہو۔ جہاں تک یحییٰ کا تعلق ہے تو وہ بہت بڑے ماہر تھے اور اُنہوں نے مشرقی جانب سے مغربی جانب بہت سا علم منتقل کیا' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے!

۹۶۴۵- یحییٰ بن مقدام (د' س' ق) بن معدی کرب

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ صرف اُس حوالے سے ہوسکی ہے جو روایت اس کے بیٹے صالح نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۹۶۴۶- یحییٰ بن منذر کندی

اس نے اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۶۴۷- یحییٰ بن میمون (س' ق)' ابومعلیٰ عطار بصری

یہ واہی ہے' اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالوں سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو اُن کی احادیث میں شامل نہیں ہوتیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ ''صدوق'' ہے۔ اس سے شعبہ اور ابن علیہ جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔ اس کا انتقال 132 ہجری میں ہوا۔

۹۶۴۸- یحییٰ بن میمون بن عطاء (د)' ابوایوب بصری تمار

اس نے ثابت بنانی اور عاصم احول سے جبکہ اس سے حسن بن صباح بزاز' علی بن مسلم طوسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی

ہیں۔فلاس کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں'یہ ''کذاب'' ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو پھاڑ دیا تھا۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اختضبوا بالحناء فانه یزید فی جمالکم وشبابکم ونکاحکم.

''مہندی کے ذریعے خضاب لگاؤ کیونکہ یہ تمہاری خوبصورتی' جوانی اور نکاح کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 190 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

۹۶۴۹ - یحییٰ بن میمون (د'س) حضرمی

یہ مصر کا قاضی تھا' یہ تابعی ہے اور صدوق ہے۔اس سے سہل بن سعد سے جبکہ اس سے عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔اس کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔

۹۶۵۰ - یحییٰ بن نصر بن حاجب القرشی.

اس نے عاصم احول' ہلال بن خباب اور ثور بن یزید نے روایات نقل کی ہیں۔اس کا شمار مرو کے رہنے والوں میں ہوتا ہے۔ابراہیم بن سعید جوہری' احمد بن سیار اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کے حوالے سے حسن روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔مہنا بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ جہمی تھا اور ابوجہم کے سے نظریات رکھتا تھا۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک لین ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال بغداد میں 215 ہجری میں ہوا۔

۹۶۵۱ - یحییٰ بن ہاشم سمسار' ابوزکریا غسانی کوفی

اس نے ہشام بن عروہ اور اعمش سے جبکہ اس سے تمتام' محمد بن ایوب رازی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ابن نجید کے جزء میں اس کی عالی سند کے ساتھ ایک روایت ہم تک پہنچی ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: یہ بغداد میں تھا' یہ حدیث ایجاد کرتا تھا اور اُسے چوری بھی کر لیتا تھا۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

لا تاکلی الطین فانه یعظم البطن' ویصفر اللون' ویذهب ببهاء الوجه.

''تم مٹی نہ کھانا کیونکہ یہ پیٹ کو بڑا کر دیتی ہے' رنگ کو زرد کر دیتی ہے اور چہرے کی چمک کو ختم کر دیتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اتی رجل فی قبره فقالوا :انا جالدوك ثلاث جلدات.

قال :ولم ؟ قیل :لانك صلیت بغیر طھور' ومررت بمظلوم فلم تنصرہ.

''ایک شخص کے پاس قبر میں فرشتے آئے اور بولے: ہم تمہیں تین کوڑے لگائیں گے' اُس نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو اُسے بتایا گیا: کیونکہ تم وضو کے بغیر (یا باقاعدہ طہارت حاصل کیے بغیر) نماز ادا کرتے تھے اور تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے تھے لیکن تم نے اُس کی مدد نہیں کی تھی''۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عند کل ختمة دعوة مستجابة.

''ہر مرتبہ قرآن کو (ختم کرنے کے وقت) ایک دعا ہوتی ہے جو مستجاب ہوتی ہے''۔

یہ روایت یزید رقاشی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' یہ قتادہ یا مسرکی نقل کردہ روایت نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نبات الشعر فی الانف امان من الجذام.

''ناک میں بال اُگنا جذام سے محفوظ رہنے کا باعث ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تستخدموا ارقاء کم باللیل' فان اللیل لھم والنھار لکم.

''اپنے غلاموں اور کنیزوں سے رات کے وقت خدمت نہ لو' کیونکہ رات اُن کے لئے ہے اور دن تمہارے لیے ہے''۔

صالح جزرہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ہاشم کو دیکھا ہے' وہ حدیث بیان کرتے ہوئے جھوٹ بولتا تھا۔

۹۶۵۲ - یحییٰ بن واضح' ابوتمیلہ مروزی

اس نے ابن اسحاق اور حسین بن واقد سے جبکہ اس سے امام احمد' اسحاق اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' مجھے یہی اُمید ہے' میں نے اس کے حوالے سے ہشیم کے دروازے پر روایات نوٹ کی تھیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی اچھی چیز نقل نہیں کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کو یہ وہم ہوا کہ جو اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے' حالانکہ میں نے یہ چیز نہیں دیکھی اور نہ ہی ایسا ہے کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس سے استدلال کیا ہے' اگر ابن جوزی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا ذکر یہاں نہ کرتا۔

۹۶۵۳ - یحییٰ بن ولید (س) بن عبادہ بن صامت

اگر اللہ نے چاہا تو یہ ''صدوق'' ہوگا۔ مجھے ایک راوی کے علاوہ اور کسی کے بارے میں علم نہیں ہے کہ اُس نے اس سے روایت نقل کی ہے اور وہ راوی جبلہ بن عطیہ ہے جو حماد بن سلمہ کا استاد ہے اور اس کی نقل کردہ روایت کا متن یہ ہے: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

من غزا ینوی عقالا فله ما نوی.

''جو شخص ایک رسّی کے حصول کی نیت کے ساتھ جنگ میں حصہ لے گا تو اُسے صرف وہی چیز ملے گی جس کی اُس نے نیت کی تھی''۔

۹۶۵۴ - یحییٰ بن ولید (د،س،ق) بن مسیر طائی ثم سنبسی کوفی

یہ ثقہ ہے' اس کی کنیت ابوزعراء ہے۔ اس نے محل بن خلیفہ سے جبکہ اس سے ابن مہدی اور ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۵۵ - یحییٰ بن وہب کلبی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہیں۔

۹۶۵۶ - یحییٰ بن ابوزکریا یحییٰ غسانی واسطی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب اس نے ثقہ راویوں کے برخلاف بکثرت روایات نقل کیں' جو روایات ثبت راویوں سے منقول ہیں تو پھر اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں رہا۔

۹۶۵۷ - یحییٰ بن یحییٰ (د) بن قیس غسانی

یہ اپنے زمانے میں اہلِ دمشق کا رئیس تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے سعید بن مسیّب اور دیگر اکابرین سے استفادہ کیا ہے۔

۹۶۵۸ - یحییٰ بن ابو یحییٰ (س)

یہ ایک بزرگ ہے جس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ورقاء بن عمر یشکری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس نے عمرو بن دینار سے سماع کیا ہے۔

۹۶۵۹ - یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نوفلی مدنی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' مجھے نہیں معلوم کہ خرابی اس کی طرف سے ہے یا اس کے باپ کی طرف سے ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره العطسة الشديدة فى المسجد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں زور سے چھینکنے کو ناپسند کرتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله ليعجب من مداعبة الرجل زوجته' ويكتب لهما بذلك الاجر' ويجعل لهما به رزقا.

''اللہ تعالیٰ آدمی کے اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی کرنے کو پسند کرتا ہے' اور اس وجہ سے اُن دونوں کے لئے اجر کو نوٹ کرتا ہے اور اس وجہ سے اُن کے لئے رزق نوٹ کرتا ہے (یعنی اولاد دیتا ہے)''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا ظهرت الفاحشة ، كانت الرجفة. واذا جار الحكام قل المطر. واذا غدر باهل الذمة ظفر العدو.

''جب فحاشی ظاہر ہو جائے گی تو یہ رجفہ ہوگی اور جب حکمران ظلم کرنے لگیں گے تو بارش کم ہو جائے گی اور جب ذمیوں کے ساتھ وعدوں کی خلاف ورزی ہوگی' اُس وقت دشمن کامیاب ہوگا''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے باپ کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

۹۶۶۰ - یحییٰ بن یزید (د) ابوشیبہ رہاوی

اس نے یزید بن ابوانیسہ سے جبکہ اس سے اسماعیل بن عیاش اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ 'صدوق' ہوگا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۶۱ - یحییٰ بن یزید اہوازی

اس نے محمد بن زبرقان سے مٹی کھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جو مستند نہیں ہے اور اس شخص کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔

۹۶۶۲ - یحییٰ بن یزید اشعری

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ بعض حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے اور تصحیف کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ یحییٰ بن برید ہے۔

۹۶۶۳ - یحییٰ بن یزید (د) ہنائی

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شعبہ اور ابن علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

۹۶۶۴ - یحییٰ بن یعقوب' ابوطالب

یہ قصہ گو شخص ہے جس نے ابراہیم تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور کوفی ہے۔ اس نے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے ابراہیم تیمی سے روایات نقل کی ہیں اور یہ قاضی ابویوسف کا ماموں ہے۔ ابوتمیلہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نعم الادام الخل، وكفى بالمرء اثما ان يسخط ما قرب اليه.

''سرکہ بہترین سالن ہے اور آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اُس پر ناراضگی کا اظہار کرے جو اس کے پاس ہے''۔

۹۶۶۵ - یحییٰ بن یعلیٰ (ت) اسلمی قطوانی

اس نے یونس بن خباب اور اعمش سے جبکہ اس سے قتیبہ' ابوہشام رفاعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر على الجنازة فرفع يديه في اول تكبيرة، ووضع اليمنى على اليسرى.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے تکبیر کہی اور پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ بلند کیے اور پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں تو اس اعتبار سے یہ راوی سچا ہے اور ابوفروہ نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۹۶۶۶ - یحییٰ بن یعلیٰ (م' س)' ابومحیاۃ تیمی

۹۶۶۷ - یحییٰ بن یعلیٰ (م' خ' د' س' ق) محاربی

یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) ثقہ ہیں۔ اور اسلمی اور تیمی نامی ان دونوں راویوں سے روایات نقل کرنے میں کچھ لوگ مشترک ہیں کیونکہ یہ دونوں کوفی ہیں اور ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابوبکر بن ابوشیبہ اور دیگر حضرات نے ان دونوں سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۶۶۸ - یحییٰ بن یعمر (ع)

میں نے عثمان بن دحیہ کو پایا کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ گمراہ تھا اور گمراہ کرنے والا تھا' یہ اللہ تعالیٰ کو عاجز قرار دیتا تھا اور یہ کہتا ہے: ہم اُس سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں اور تمام قدریہ فرقے کے لوگوں کا یہی قول ہے۔ اُنہوں نے اسی طرح بیان کی ہے لیکن امام ابوزرعہ' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۶۶۹ - یحییٰ بن یمان (م' عو) عجلی کوفی

اس نے ہشام بن عروہ اور منہال بن خلیفہ سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے داؤد' ابوکریب' علی بن حرب اور ایک مخلوق نے روایات

نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے' اسے فالج ہوا تھا جس کے نتیجے میں اس کا حافظہ متغیر ہو گیا۔ وکیع کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں یحییٰ بن یمان سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں ہے۔ یہ ایک محفل میں پانچ سو احادیث یاد کر لیتا تھا اور پھر بھول بھی جاتا تھا۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: اس کا حافظہ بھی بہت تیز تھا اور بھولنے کی صلاحیت بھی بہت تیز تھی' ویسے یحییٰ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا۔ ابوبکر بن عیاش نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ وہ شخص ہے کہ جس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان عمر من اهل الجنة.

"بے شک عمر اہلِ جنت میں سے ہیں"۔

یہ روایت اس سے جرجرائی نے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ سفیان کے حوالے سے مسعر سے منقول ہے' جبکہ یہ غلطی ہے کیونکہ درست یہ ہے کہ یہ عبدالملک کے حوالے سے مصعب بن سعد کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ موضوع حدیث نقل کی ہے:

كاد الحسد ان يغلب القدر' وكاد الفقر ان يكون كفرا.

"قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے اور قریب ہے کہ غربت کفر بن جائے"۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں' اپنی ذات کے اعتبار سے یہ غلط بیانی جان بوجھ کر نہیں کرتا' البتہ یہ غلطی کرتا ہے اور اسے شبہ لاحق ہو جاتا ہے۔ یحییٰ بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل قبرا ليلا فاسرج له سراج.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت قبر میں داخل ہوئے تو آپ کے لئے چراغ روشن کیا گیا"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے باوجودیکہ اس کی سند میں تین راوی ضعیف ہیں تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دینے کی وجہ سے کسی کو غلط فہمی نہ ہو کیونکہ محققین کے نزدیک اس کے زیادہ تر راوی ضعیف ہیں۔

۹۶۷۰ - یحییٰ بن توءم

اس نے ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کی کنیت ابویعقوب ہے اور اسم منسوب بصری ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بال فاتبعه عمر بكوز. فقال :ما هذا يا عمر ؟ قال :ماء توضا يا

رسول اللہ. قال :ما امرت کلما بلت ان اتوضا' ولو فعلت کانت سنة.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے پیشاب کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک برتن میں پانی لے کر آپ کے پیچھے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ پانی ہے تاکہ آپ وضو فرمالیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو اُسی وقت وضو بھی کرلوں' اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز سنت بن جائے گی''۔

۹۶۷۱ - یحییٰ کندی (خ' ت)

اس نے شعبی کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے جو ایک بچے کے بارے میں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ نامی راوی معروف نہیں ہے اور اس روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے صرف صلت بن حجاج نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ یحییٰ بن قیس نامی وہ راوی ہے' جس سے ابوعوانہ' شریک اور سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۶۷۲ - یحییٰ انصاری (ق) سلمی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس کا بیٹا عبداللہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۷۳ - یحییٰ اسود

یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۶۷۴ - یحییٰ

یہ یزید بن ابوزیاد کوفی کی اولاد میں سے ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس سے سماع کیا ہے' یہ کذاب تھا۔

۹۶۷۵ - یحییٰ بکاء

یہ یحییٰ بن مسلم ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۶۷۶ - یحییٰ

اس نے عمیر کے حوالے سے حدود کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام یحییٰ بن عمیر ہے۔

(یزید)

۹۶۷۷ - یزید بن ابان (ت' ق) رقاشی بصری

یہ ابوعمرو ہے جو صوفی اور عبادت گزار شخص ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' غنیم بن قیس اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے جبکہ اس سے حماد بن سلمہ' معتمر بن سلیمان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ابان بن ابوعیاش سے زیادہ بہتر تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں زنا کرلوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں یزید رقاشی کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں' پھر اُنہوں نے یہ کہا: یزید اُن کے نزدیک زنا سے کم ہلکا نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت ابان کے بارے میں بھی پہنچی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یزید منکر الحدیث تھا' سعید نے اس پر بڑی تنقید کی ہے' یہ ایک قصہ گو شخص تھا۔ ابن دورقی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: عبدالرحمٰن نے ربیع بن صبیح کے حوالے سے اس راوی سے حدیث ہمیں بیان کی ہے' یہ راوی قوی نہیں ہے۔

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اراد ان يصلي على عبد الله بن ابى فاخذ جبرائيل بثوبه' وقال: لا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت جبرائیل نے آپ کے کپڑے کو پکڑ لیا اور بولے: ان میں سے جو کوئی بھی مرجائے' آپ اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کریں اور نہ ہی اُس کی قبر پر کھڑے ہوں''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''الضعفاء'' میں تعلیق کے طور پر اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اعظم الناس هما المؤمن الذى يهتم بامر دنياه وآخرته.

''لوگوں میں سب سے زیادہ پریشان مؤمن ہوتا ہے جسے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کے معاملات کی پریشانی ہوتی ہے''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يشفع الله آدم فى مائة الف الف وعشرة آلاف الف.

''اللہ تعالیٰ ایک ہزار ہزار سو (یعنی دس کروڑ) اور دس ہزار افراد کے بارے میں حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت کو قبول کرے گا''۔

یہ روایت صرف تبوذکی سے منقول ہے۔

۹۶۷۸ - یزید بن براہیم (ع) تستری

اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے ابن مہدی' عفان' ہدبہ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ثبت ہے اور عفان اس کے معاملے کو بلند قرار دیتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: قتادہ کے بارے میں یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی اُن احادیث کو منکر قرار دیتا ہوں جو اس نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہیں' یہ اُن لوگوں میں سے ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا

جائے گا' اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ ''صدوق'' ہوگا۔ یزید بن زریع کہتے ہیں: میں نے حسن کے شاگردوں میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو یزید بن ابراہیم سے زیادہ ثبت ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن شقیق کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت لابی ذر :لو رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسالتہ :ھل رای ربہ ؟ فقال :قد سالتہ فقال لی: نور انی اراہ مرتین او ثلاثا.

''میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوتی تو میں آپ سے سوال کرتا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک نور تھا' میں بھلا اُسے کیسے دیکھ سکتا تھا' یہ بات آپ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی''۔

قتادہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے اور اس راوی سے معتمر بن سلیمان کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یاایھا الناس احفظوا علیکم اموالکم لا تعمروا احدا شیئا' فمن اعمر احدا شیئا حیاتہ فھو لہ حیاتہ وبعد موتہ.

''اے لوگو! تم اپنے اموال اپنے لیے محفوظ رہنے دو اور تم کسی کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز نہ دو اور جس شخص کو زندگی بھر کے لئے عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے تو اُس کی زندگی اور اُس کے مرنے کے بعد وہ چیز اُسی کی ہوگی''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ان صلاۃ الخوف نزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ببطن مکۃ' فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمشرکون امامہ' واصطف اصحابہ صفین' فذکرہ.

نمازِ خوف کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس وقت نازل ہوا جب آپ مکہ کے نشیبی حصے میں تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جبکہ مشرکین آپ کے سامنے تھے تو آپ کے اصحاب نے دو صفیں بنالیں' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یزید بن ابراہیم کا انتقال 161 ہجری میں ہوا۔

۹۶۷۹ - یزید بن امیہ

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عمر بن ذر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۸۰ - یزید بن انیس ہذلی

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ مسلم بن جندب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۶۸۱ - یزید بن اوس (د س)، کوفی

ابراہیم نخعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۹۶۸۲ - یزید بن بابنوس (د س)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

کان خلقه القرآن. "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا"۔

اور یہ حدیث نقل کی ہے:

لما مرض قال :انی لا استطیع ان ادور بینکن.

"جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا: اب میں تم ازواج کے گھروں تک جانے کی استطاعت نہیں رکھتا"۔

ابوعمران جونی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔ دولابی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ اُن شیعوں میں سے تھا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کی تھی۔ ابن القطان نے یہ قول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث مشہور ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۸۳ - یزید بن بزیع

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ رملہ سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۶۸۴ - یزید بن بشر

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ "مجہول" ہے۔

۹۶۸۵ - یزید بن بلال

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یزید بن بلال بن حارث فزاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ اس سے کیسان ابوعمر ہجری نے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی بھی شناخت نہیں ہوسکی۔

۹۶۸۶ - یزید بن بیان عقیلی بصری

یہ معلم ہے اور مؤذن تھا اور نابینا تھا' اس کی کنیت ابوخالد ہے' اس نے ابورحال سے جبکہ اس سے فلاس نے روایات نقل کی ہیں' اُنہوں نے اس کی تعریف بھی کی ہے' اس کے علاوہ یعقوب فسوی اور ایک جماعت نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما اکرم شاب شیخا عند سنه الا قیض الله له من یکرمه عند سنة.

''جو نوجوان کسی عمر رسیدہ شخص کی عمر رسیدگی میں اُس کا احترام کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اُس شخص کو پیدا کر دے گا جو اُس کے بڑھاپے میں اُس کا احترام کرے گا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

۹۶۸۷ - یزید بن حجر

یہ اسماعیل بن عیاش کا استاد ہے۔

۹۶۸۸ - یزید بن ابو حریز

یہ عبدالصمد بن عبدالوارث کا استاد ہے۔ یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۹۶۸۹ - یزید بن حصین بن نمیر

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ محمد بن زبیر نے اس سے سماع کیا ہے۔

۹۶۹۰ - یزید بن حوتکیہ (س)

اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔ موسیٰ بن طلحہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۹۱ - یزید بن حیان (ت،ق)

یہ مقاتل کا بھائی ہے' اس نے ابو مجلز اور ابن بریدہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن سلیم حسینی اور شبابہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یزید بن حیان خراسانی جو مقاتل کا بھائی ہے' اس نے مدائن میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس سے احمد بن عبداللہ بن یونس اور شبابہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس روایت کو نقل کرنے والا راوی ہے:

لا یجتمع هؤلاء الاربعة فی مؤمن. ''یہ چار چیزیں مؤمن میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں''۔

یہ کم درجے کا صالح شخص ہے۔

۹۶۹۲ - یزید بن خالد

یہ بقیہ کا استاد ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۹۳ - یزید بن خمیر (م،عو) رحبی

محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا

ہے: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب ابوبکر کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک یزید بن خمیر کی نقل کردہ روایت سے زیادہ محبوب ہیں۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے خطبہ دیتے ہوئے یہ حدیث ذکر کی:

اسالوا الله العافية. ''تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو''۔

۹۶۹۴ - یزید بن خمیر (د) حمصی یزنی

اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ تو پھر تابعی ہوگا' یہ قدیم زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور کم درجے کا صالح شخص ہے۔

۹۶۹۵ - یزید بن درہم' ابوالعلاء

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ فلاس نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وجعلنا بينهم موبقا -قال :نهر في جهنم من قيح ودم.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور ہم نے اُن کے درمیان ہلاکت کا سامان کر دیں گے''۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ جہنم میں موجود ایک نہر ہے جو پیپ اور خون سے بنی ہوئی ہوگی۔

۹۶۹۶ - یزید بن ربیعہ رحبی دمشقی

اس نے ابواشعث صنعانی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابوکامل ہے۔ اس سے ابونضر فرادیسی اور ابوتوبہ حلبی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خالقوا الناس باخلاقهم' وخالفوهم باعمالهم.

''لوگوں کے ساتھ اُن کے اخلاق کے مطابق برتاؤ کرو اور اعمال میں اُن کے برخلاف کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يقبل الجبار فيثني رجله على الجسر فيقول :وعزتي وجلالي لا يجاوزني اليوم ظلم ظالم.

''ایک ظالم شخص آئے گا اور اپنا پاؤں اُن پر رکھے گا تو پروردگار فرمائے گا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! کہ میں آج کسی ظالم کے ظلم کو اس سے نہیں گزرنے دوں گا''۔

ابومسہر بیان کرتے ہیں: یزید بن ربیعہ ایک فقیہ تھا اور اس پر تہمت عائد نہیں کی گئی ہے۔ ہم اس کی روایات کو منکر قرار نہیں دیتے' اس

نے ابواشعث کا زمانہ پایا ہے' تاہم مجھے اس کے حوالے سے حافظے کی خرابی اور وہم کا شکار ہونے کا اندیشہ ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس کی نقل کردہ احادیث موضوع ہوں گی۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اس راوی سے ایک یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

ویل لامتی من بنی العباس ...الحدیث. ''بنوعباس سے تعلق رکھنے والے میرے اُمتیوں کے لئے بربادی ہے''۔

۹۶۹۷ - یزید بن روح حمی

۹۶۹۸ - یزید بن زیاد حمیری

یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۹۶۹۹ - یزید بن زریع

یہ ایک رملی بزرگ ہے' جس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ اس نے عطاء خراسانی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۰۰ - یزید بن زمعہ

ابوزرعہ رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۰۱ - یزید بن زیاد (ت)

اس نے محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے امام مالک اور ابن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۷۰۲ - یزید بن زیاد (س'ق) بن ابوالجعد

امام احمد اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے جامع بن شداد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے خریبی اور محمد بن بشر عبدی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۷۰۳ - یزید بن ابوزیاد (م مقروناً' عو) کوفی

یہ کوفہ کے علماء میں سے اور وہاں کے مشاہیر میں سے ایک ہے' باوجودیکہ اس کا حافظہ خراب تھا۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن مبارک کہتے ہیں: تم اسے پھینک دو۔ شعبہ کہتے ہیں: یزید بن ابوزیاد بہت زیادہ مرفوع روایات نقل کرتا تھا۔ علی بن عاصم کہتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا: جب میں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کرلوں تو پھر اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں کسی اور کے حوالے سے اسے نوٹ کروں یا نہ کروں۔ وکیع کہتے ہیں: یزید بن ابوزیاد نے ابراہیم کے حوالے سے علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے' یعنی وہ حدیث جو جھنڈوں کے بارے میں ہے اور یہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث اتنے پائے کی نہیں ہے' یعنی اس کی وہ حدیث جو اس نے

ابراہیم کے حوالے سے نقل کی ہے جو جھنڈوں کے بارے میں ہے' تو یہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔
عقیلی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا جلوسا عند النبى صلى الله عليه وسلم اذ جاء ه فتية من قريش' فتغير لونه' فقلنا :يا رسول الله' انا لا نزال نرى فى وجهك الشىء تكرهه.

فقال :انا اهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا' وان اهل بيتى سيلقون بعدى تطريدا وتشريدا حتى يجىء قوم من ههنا -واوما بيده نحو المشرق اصحاب رايات سود -يسالون الحق ولا يعطونه مرتين او ثلاثا' فيقاتلون فيعطون ما سالوا فلا يقتلون حتى يدفعوها الى رجل من اهل بيتى يملؤها عدلا كما ملئت ظلما وجورا' فمن ادرك ذلك منكم فلياته ولو حبوا على الثلج.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران قریش کے کچھ نوجوان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت تبدیل ہوگئی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھ رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایک ایسے گھرانے کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو اختیار کرلیا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد ایک طرف کیے جانے اور ہٹا دیئے جانے کا سامنا کریں گے' یہاں تک کہ اس طرف سے ایک قوم آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ وہ سیاہ جھنڈے والے ہوں گے' وہ حق مانگتے ہوں گے لیکن دوسرے لوگ اُنہیں نہیں دیں گے' وہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ ایسا کریں گے' پھر وہ جنگ کریں گے تو اُنہیں وہ چیز دے دی جائے گی جو وہ مانگ رہے تھے' اور وہ اُس وقت تک لڑائی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس حق کو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے سپرد کردیں گے جو زمین کو عدل سے یوں بھر دے گا جس طرح پہلے یہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی' تم میں سے جو شخص اُس کا زمانہ پائے وہ اُس کے پاس چلا جائے' خواہ وہ برف پر گھسٹ کر چلنا پڑے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت مستند نہیں ہے' یہ روایت کتنی اچھی ہے جسے ابوقدامہ نے روایت کیا ہے کہ میں نے یزید کی ابراہیم کے حوالے سے جھنڈوں کے بارے میں نقل کردہ روایت کے بارے میں ابواسامہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر قسامت والے پچاس افراد بھی میرے سامنے حلف اُٹھالیں تو میں پھر بھی اُن کی تصدیق نہیں کروں گا' تو کیا یہ ابراہیم نخعی کا اپنا مسلک ہے' کیا یہ علقمہ کا مسلک ہے' کیا یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے!

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور احمد بن منیع کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عما يقتل المحرم. قال :الحية والعقرب والفويسقة ' ويرمى الغراب ولا يقتله' والكلب العقور' والحداة' والسبع العادى.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سانپ' بچھو' چھوٹا فاسق (چوہا) اور وہ کوّے کو کنکری مارے گا اُسے قتل نہیں کرے گا اور پاگل کتا' چیل' جنگلی درندہ''۔

روایت کے یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تغنی معاویة وعمرو بن العاص' فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم :اللهم ارکسهما فی الفتنة رکسا' ودعهما فی النار دعا.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے گانا گایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انہیں آزمائش کا اچھی طرح سے شکار کر دینا اور انہیں جہنم میں چھوڑ دینا چھوڑنا کرنا''۔

یہ روایت غریب اور منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من شرب الخمر لم تقبل له صلاة سبعا' فان مات فیهن مات کافرا' وان هی اذهبت عقله عن شیء من القرآن لم تقبل له صلاة اربعین یوما. وان مات فیهن مات کافرا.

''جو شخص شراب پیئے گا اُس کی سات دن تک نماز قبول نہیں ہوگی' اگر وہ اس دوران مر گیا تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا اور اگر قرآن کے حوالے سے اُس کی عقل رخصت ہوگئی تو چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس دوران مر گیا تو کافر ہوکر مرے گا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یزید بن ابوزیاد' بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے' جس کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

ابن فضیل بیان کرتے ہیں: یزید بن ابوزیاد شیعہ کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن فضیل نے بھی اس راوی کے حوالے سے روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قال للمدینة یثرب فلیستغفر اللہ' هی طابة.

''جو شخص مدینہ منورہ کے لیے یثرب لفظ استعمال کرتا ہے' اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے کیونکہ یہ طابہ (پاکیزہ اور صاف ستھرا) ہے''۔

یزید نامی اس راوی کا انتقال صحیح قول کے مطابق 136 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 90 سال تھی یا اس سے کچھ کم تھی۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں ساتھ میں دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔

۹۷۰۴ - یزید بن ابوزیاد (ت' ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام یزید بن زیاد شامی ہے۔ اس نے زہری اور سلیمان بن حبیب محاربی سے جبکہ اس سے وکیع' ابونعیم'

ابوالیمان اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اعان علی قتل مسلم بشطر کلمة لقی الله یوم القیامة مکتوب علی جبهته :آیس من رحمة الله.

''جو شخص نصف کلمہ کے ذریعے کسی مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کرتا ہے' جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اُس کی پیشانی پر یہ لکھا ہوا ہوگا: یہ شخص اللہ کی رحمت سے مایوس ہے''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ باطل ہے اور ایجاد کی ہوئی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تجوز شهادة خائن' ولا خائنة' ولا مجلود فی حد' ولا ظنین' ولا ذی غمر علی اخیه.

''خیانت کرنے والے مرد' خیانت کرنے والی عورت' حد میں سزا یافتہ مرد اور متہم اور اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی رکھنے والے شخص کی گواہی نہیں ہوتی''۔

۹۷۰۵ - یزید بن ابوزیاد بن سکن

اس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی۔

۹۷۰۶ - یزید بن ابوزیاد

اس نے محمد بن ہلال کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کانت یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم لا' واستغفر الله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم یہ ہوتی تھی: جی نہیں! اور میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ روایت موضوع ہے۔

۹۷۰۷ - یزید بن زید

یہ ایک بزرگ ہے جس سے ابواسحاق سبیعی نے تفسیر کے بارے میں ایک کلمہ نقل کیا ہے۔ہم اس سے واقف نہیں ہیں۔

۹۷۰۸ - یزید بن زید

اس نے ظہار کے بارے میں خولہ بنت صامت سے حدیث روایت کی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اُس روایت کا مستند ہونا محلِ نظر ہے۔اس کا نام یزید بن یزید ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۹۷۰۹ - یزید بن سفیان (د' ت) ابومہزم

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔اس کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے اور یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالرحمٰن بن سفیان ہے۔شعبہ نے اس سے روایات نقل کی تھیں' پھر اُنہوں

نے اسے ترک کر دیا۔ حسین معلم' عبدالوارث اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ مسلم بن ابراہیم نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابومہزم کو ثابت کی مسجد میں ایک طرف کر دیا گیا تھا کیونکہ اگر کوئی شخص اسے ایک ٹکا بھی دیتا تھا تو یہ اُسے ستّر حدیثیں بیان کر دیتا تھا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابومہزم کو دیکھا ہے' اگر اُسے ایک درہم بھی دیا جاتا تھا تو وہ ایک حدیث ایجاد کر دیتا تھا۔

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امر ام سلمۃ او فاطمۃ ان تجر ذیلھا ذراعا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُم سلمہ یا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے دامن کو ایک بالشت تک لٹکا کر رکھیں''۔

اس راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

المؤمن اکرم علی اللّٰہ من الملائکۃ الذین عندہ.

''مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی بارگاہ میں موجود فرشتوں سے زیادہ معزز ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اول من یدخل النار من ھذہ الامۃ السواطون عامۃ.

''اس اُمت میں سے جہنم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے لوگ کوڑے مارنے والے لوگ ہوں گے''۔

اس راوی کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

۹۷۱۰ - یزید بن سفیان

اس نے سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک منکر نسخہ منقول ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبیداللہ بن محمد حارثی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ذنب لا یغفر' وذنب لا یترک' وذنب یغفر. فاما الذی یغفر فذنب العبد بینہ وبین اللّٰہ. واما الذی لا یغفر فالشرک باللّٰہ. واما الذی لا یترک فظلم العباد بعضھم بعضا.

''ایک گناہ وہ ہوتا ہے جس کی مغفرت نہیں ہوتی' ایک گناہ وہ ہوتا ہے جس کو ترک نہیں کیا جاتا' ایک گناہ وہ ہوتا ہے جس کی مغفرت ہو جاتی ہے' جہاں تک اُس گناہ کا تعلق ہے جس کی مغفرت ہو جاتی ہے تو اس سے مراد وہ گناہ ہے جو بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو' جہاں تک اُس گناہ کا تعلق ہے جس کی مغفرت نہیں ہوتی تو وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے' جہاں تک اُس گناہ کا تعلق ہے جسے چھوڑا نہیں دیتا تو وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے''۔

۹۷۱۱ - یزید بن ابوسلمہ ایلی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۱۲ - یزید بن سمط دمشقی فقیہ (ق)

اس نے نعمان بن منذر اور وضین بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابومسہر' مروان بن محمد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوعبداللہ حاکم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خلق الله جمجمة جبرائيل على قدر الغوطة.

''اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی کھوپڑی غوطہ (دمشق کا ایک بہت بڑا علاقہ جو ہرے بھرے درختوں اور پانی سے بھرا ہوا ہے) کہ برابر بنائی ہے''۔

یہ حدیث منکر ہے۔

۹۷۱۳ - یزید بن سنان (ت'ق)' ابوفروہ رہاوی

یہ بنوتمیم کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے میمون بن مہران اور زید بن ابوانیسہ سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد' وکیع اور ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مقارب الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے کوفہ میں حدیث روایت کی تھیں' اس کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللّٰهم احيني مسكينا ...الحديث.

''اے اللہ! تُو مجھے مسکین ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا''۔

اس سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جو اُس کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہو''۔

یہ روایت محمد بن یزید بن سنان نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے مجاہد بن جبر کو بھی سنا ہے' میں نے سعید بن میسب کو بھی سنا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ما آمن ...فذكره.

''وہ شخص ایمان نہیں لایا'' اس کے بعد اُنہوں نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

لیکن یہ دونوں روایات محفوظ نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى تبوك ونحن زيادة على ثلاثين الفا.

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی طرف روانہ ہوئے' ہم اُس وقت تیس ہزار سے زیادہ لوگ تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ضحك منكم في الصلاة فليعد الوضوء والصلاة.

''تم میں سے جو شخص نماز کے دوران ہنستا پڑتا ہے وہ وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ ادا کرے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

التميمة والشتيمة والحمية في النار' ولا يجتمعن في صدر مؤمن.

''چغل خوری' بُرا بھلا کہنا اور حمیت جہنم میں ہوں گے اور یہ کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ولد نوح ثلاثة :حام' وسام' ويافث' فولد سام العرب وفارس والروم والخير فيهم.

وولد يافث ياجوج وماجوج والترك والصقالبة ولا خير فيهم' وولد حام القبط وبربر والسودان.

''حضرت نوح علیہ السلام کے دوبارہ تین بیٹے ہوئے: حام' سام' یافث' تو سام سے عرب' فارس اور روم والے پیدا ہوئے اور ان میں سب سے بہتر یہی لوگ ہیں' جبکہ یافث کی اولاد میں یاجوج ماجوج' ترکی والے اور صقالبہ پیدا ہوئے ان میں کوئی بھلائی نہیں ہے' جبکہ حام کی اولاد میں سے قبطی' بربر اور سوڈانی (یا سیاہ فام لوگ) پیدا ہوئے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن ابن عوف -وكان قد بعثه على جيش فراى عليه عمامة قد لفها فنقضها ثم عممه بيده بعمامة سوداء .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا' جنہیں آپ ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے بھیج رہے تھے' آپ نے اُنہیں عمامہ پہنے دیکھا کہ اُنہوں نے اسے سر پر لپیٹا ہوا ہے' تو آپ نے اُن کا عمامہ کھلوایا اور اپنے دستِ مبارک کے ذریعے اُنہیں سیاہ عمامہ باندھا''۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خلق الله الجن على ثلاثة اصناف :صنف حيات وعقارب وخشاش الارض' وصنف كالريح في الهواء ' وصنف كابن آدم عليهم الحساب والعقاب' وخلق الله بني آدم على ثلاثة اصناف :صنف كالبهائم' قال الله تعالى :ان هم الا كالانعام' بل هم اضل سبيلا. وصنف اجسادهم اجساد بني آدم

واردواحهم ارواح الشياطين. وصنف في ظل الله يوم (القيامة يوم) لا ظل الا ظله.

''اللہ تعالیٰ نے جنوں کو تین قسموں میں پیدا کیا ہے' ایک قسم سانپوں اور بچھوؤں کی اور زمین کے کیڑے مکوڑوں کی ہے' ایک قسم فضاء میں چلنے والی ہوا کی ہے اور ایک قسم انسانوں کی طرح ہے جن سے حساب و کتاب ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی اولاد کو تین حصوں میں پیدا کیا ہے' اُن میں سے ایک قسم جانوروں کی طرح ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''یہ لوگ صرف جانوروں کی طرح ہیں بلکہ یہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں''۔ ایک قسم وہ ہے جن کے جسم اولادِ آدم کے ہیں لیکن اُن کی روحیں شیاطین کی روحیں ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے خاص سایۂ رحمت میں ہوگی جب اُس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

۹۷۱۴ - یزید بن سنان (س) قرشی بصری قزاز

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ اس نے یحییٰ القطان سے سماع کیا ہے۔

۹۷۱۵ - یزید بن سہیل

یہ تابعی ہے' اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے عمرو بن حارث نے نقل کی ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۹۷۱۶ - یزید بن شداد

اس نے معاویہ بن قرہ سے روایت نقل کی ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۹۷۱۷ - یزید بن شیبان

اس نے ابن مربع سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۹۷۱۸ - یزید بن شریح (د' ت' ق) حمصی

یہ تابعی ہے اور صالح الحدیث ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۷۱۹ - یزید بن صالح

یا شاید یزید بن صلیح' یہ تابعی ہے اور حمصی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ حریز بن عثمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۲۰ - یزید بن صالح

یہ وہ شخص ہے جس کے حوالے سے غلام خلیل نے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کا مخصوص ورد نقل کیا ہے اور یہ جھوٹا ورد ہے' یوں لگتا ہے کہ یہ غلام خلیل کا ایجاد کردہ ہے' اُس سے اسے شعبہ نے نقل کیا ہے اور حیاء کی کمی کی وجہ سے مستند سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۹۷۲۱ - یزید بن صالح یشکری فراء نیشاپوری' ابو خالد

اس نے ابراہیم بن طہمان اور امام مالک سے جبکہ اس سے محمد بن عبدالوہاب فراء' حسن بن سفیان اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔ یہ پرہیزگار شخص تھا' مجتہد تھا اور بلند شان کا مالک تھا۔ حسن بن سفیان کہتے ہیں: میں اپنی والدہ کی وجہ سے یحییٰ بن یحییٰ تک تو نہیں پہنچ سکا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے عوض میں شیخ ابو خالد فراء عطاء کر دیئے (یعنی یہ راوی عطاء کر دیا)۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 229 ہجری میں ہوا۔

۹۷۲۲ - یزید بن طلق (س ق)

اس نے ابن بیلمانی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے یعلیٰ بن عطاء نے روایت نقل کی ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۷۲۳ - یزید بن عبداللہ (ع) بن خصیفہ

اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی جاتی ہے اور اسے یزید بن خصیفہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ اس نے سائب بن یزید' عروہ اور یزید بن عبداللہ بن قسیط سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ اثرم نے اُن سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ امام ابو حاتم' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۷۲۴ - یزید بن عبداللہ

یہ بغداد کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔ ابن ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۲۵ - یزید بن عبداللہ (ع) بن ہادی

یہ ثقہ تابعین میں سے اور اہلِ علم تابعین میں سے ایک ہے۔ میں نے اس کا ذکر صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ ابو عبداللہ بن حذاء نے ایک باب میں اس کا ذکر کیا ہے جس میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جن پر جرح کی گئی ہے اور جو موطا کے رجال میں سے ہیں' تو اُس نے اس میں صرف یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ ہر ایک سے روایت نقل کر دیتا ہے' تو یہ بات کوئی جرح نہیں ہے' کیونکہ سفیان ثوری بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ حجت ہیں۔

۹۷۲۶ - یزید بن عبداللہ (ق)

یہ مکحول کے مشائخ میں سے ایک ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے صفوان بن امیہ سے نقل کی ہے۔

۹۷۲۷ - یزید بن عبداللہ بن قسیط مدنی (ع)' ابو عبداللہ لیثی اعرج

اس نے حضرت ابو ہریرہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور سعید بن مسیب سے جبکہ اس سے امام مالک' ابن ابو ذئب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: یزید بن قسیط نے مجھے حدیث بیان کی' جو فقیہ بھی ہے اور ثقہ بھی ہے' عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ شخص صالح ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان عمر وعثمان رضی اللہ عنهما قضيا في الملطاة -وهي السمحاق -بنصف ما في الموضحة.

''حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے سر کی ہڈی پر باریک جھلی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس زخم کی دیت موضحہ سے نصف ہوگی''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: پھر سفیان ہمارے پاس آئے اور انہوں نے امام مالک کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں بیان کی' پھر میری ملاقات امام مالک سے ہوئی تو میں نے کہا: سفیان نے آپ کے حوالے سے اس طرح کی روایت ہمیں بیان کی ہے' تو انہوں نے کہا: اس نے سچ بیان کیا ہے' میں نے اسے یہ حدیث بیان کی تھی۔ میں نے کہا: آپ مجھے بھی بیان کیجئے! تو انہوں نے فرمایا: میں یہ حدیث اب بیان نہیں کروں گا' مسلم بن خالد نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ یہ ضرور بیان کریں' تو انہوں نے فرمایا: تم مجھے قسم دے رہے ہو' میں نے اگر آج کے دن تک کسی کو یہ حدیث بیان کی ہوتی تو میں اسے بیان بھی کر دیتا۔ میں نے کہا: پھر آپ یہ ہمیں کیوں بیان نہیں کرتے جبکہ آپ نے دوسرے لوگوں کو یہ بیان کی ہے' تو ہمارے نزدیک اس کے علاوہ پر عمل ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن قسیط نامی راوی سے صحاح ستہ میں استدلال کیا گیا ہے۔ محمد بن بکر برسانی نے اس روایت کو ابن جریج کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ ابن عدی نے بھی ابن قسیط کا ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اس کے حالات میں اس حدیث کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی اور یہ روایت دو راویوں کے حوالے سے رمادی سے منقول ہے۔ تو یہ ہم تک ایک عالی سند کے ساتھ پہنچی ہے۔

۹۷۲۸ - یزید بن عبداللہ جہنی

اس نے ہاشم اوقص سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے اور وہ علی بن عیاش کے حوالے سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اشترى ثوبا بعشرة دراهم في ثمنه درهم من حرام لم تقبل له صلاة ما كان عليه' ثم ادخل اصبعيه في اذنيه وقال :صمتا ان لم اكن سمعته من نبي الله صلى الله عليه وسلم مرتين ردها.

''جو شخص دس درہم کی قیمت میں کوئی کپڑا خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہو گی جب تک وہ کپڑا اس کے اوپر موجود رہے گا''۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کیں اور یہ کہا: اگر میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ نہ سنی ہو کہ آپ نے اسے دہرایا تھا تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

۹۷۲۹ - یزید بن عبداللہ بن عوف

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۳۰ - یزید بن عبداللہ بیسری' ابوخالد قرشی بصری

اس نے ابن جریج اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے قواریری' ابوداؤد طیالسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تبرز فخذك ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے زانو سے کپڑا نہ ہٹانا اور کسی زندہ یا مردے کے زانو کی طرف نہ دیکھنا''۔

ابن عدی نے اس شخص کا تذکرہ کیا ہے اور اس کا ساتھ دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جالسوا العلماء، وسائلوا الکبراء، وخالطوا الحکماء.

''علماء کی ہم نشینی اختیار کرو اور بڑوں سے سوالات کرتے رہو اور دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو''۔

۹۷۳۱ - یزید بن عبدالرحمٰن (عو)، ابو خالد دالانی

یہ مشہور محدث ہے۔ اس نے حکم اور قتادہ سے جبکہ اس سے شعبہ، شجاع بن ولید، محاربی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا وہم فحش ہے اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابو خالد سے کئی روایات منقول ہیں اور اس سے سب سے زیادہ روایات عبدالسلام بن حرب نے نقل کی ہیں، اس کی نقل کردہ حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے، تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ شریک بیان کرتے ہیں: ابو خالد دالانی نے ہمیں حدیث بیان کی، جو مرجئی اور چھوٹا شخص تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام حتی غط ونفخ، ثم قام یصلی ولم یتوضا، قیل: یا رسول اللہ انك نمت !قال: انما الوضوء علی من نام واضطجع، فاذا اضطجع استرخت مفاصله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے، پھر آپ اُٹھے اور نماز ادا کرنے لگے، آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا، عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کرنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو لیٹ کر سو جائے، کیونکہ جب وہ سو جاتا ہے تو اُس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت ابن ابو عروبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے، حالانکہ اس کے راوی قتادہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما من مسلم یمرض مرضا الا حط اللہ به خطایاه.

''جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس بیماری کی وجہ سے اُس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

۹۷۳۲ - یزید بن عبدالرحمٰن (د) بن علی بن شیبان

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ محمد بن یزید یمامی نے اس سے روایت

نقل کی ہے۔

۹۷۳۳ - یزید بن عبدالعزیز رعینی

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ابن لہیعہ اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الیوم واللیلہ'' میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:

امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقرا المعوذات دبر کل صلاة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت حسن غریب ہے۔

۹۷۳۴ - یزید بن عبدالملک (ق) نوفلی مدنی

اس نے مقبری اور یزید بن رومان سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے یحیٰی، عبدالعزیز اویسی اور خالد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے یحیٰی بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔معاویہ بن صالح نے یحیٰی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔
احمد بن صالح کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ یزید بن عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم مدنی ہے (یعنی یہ جنابِ عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہے)۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من افضی بیده الی ذکره ولیس بینهما ستر فلیتوضا.

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اور اُن دونوں کے درمیان کپڑا نہ ہو (یعنی ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کپڑا نہ ہو) تو ازسرنو وضو کرنا چاہیے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لسقط اقدمه احب الی من فارس اخلفه ورائی.

''نامکمل پیدا ہونے والا وہ بچہ جسے میں اپنے لیے آگے بھیج دوں، وہ میرے نزدیک اُس شہسوار سے زیادہ بہتر ہے جسے میں اپنے پیچھے چھوڑ کر جاؤں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان سبیعة بنت ابی لهب جاء ت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت :یا رسول الله، ان الناس یصیحون بی ویقولون :انت ابنة حمالة الحطب.

فقام النبي صلى الله عليه وسلم مغضبا' فقال :ما بال اقوام يؤذون نسبي وذي رحمي' الا ومن آذى نسبي وذوي رحمي فقد آذاني' ومن آذاني فقد آذى الله.

''ابولہب کی صاحبزادی سبیعہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! لوگ مجھے دیکھ کر آوازیں نکالتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: تم لکڑیاں اُٹھانے والی عورت کی بیٹی ہو (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔ تو نبی اکرم ﷺ غصے کے عالم میں کھڑے ہوئے' آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ میرے نسب سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور میرے رشتہ داروں کو ایذاء پہنچاتے ہیں' خبردار! جو شخص میرے نسب سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور رشتہ داروں کو اذیت پہنچاتا ہے' وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انزل عليه فاسنده (على) الى صدره' فلم يسر عنه حتى غابت الشمس' فقال النبي صلى الله عليه وسلم :اللهم اردد الشمس على علي' فرجعت حتى صلى.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے سینے کے ساتھ لگالیا اور نبی اکرم ﷺ یہ کیفیت اُس وقت ختم ہوئی جب سورج غروب ہو چکا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی کے لئے سورج کو لوٹادے! تو سورج واپس لوٹ آیا یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی''۔

اس روایت کی سند میں یحییٰ نامی راوی بھی واہی ہے۔ اس راوی کا انتقال 165 ہجری میں ہوا (یعنی وہ راوی جس کے حالات ذکر کیے جارہے ہیں)۔

۹۷۳۵ - یزید بن عبدالملک نمیری

اس نے عائذ سے جبکہ اس سے سلیمان شاذکونی نے تاریک سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور وہ روایت منکر ہے۔

۹۷۳۶ - یزید بن عبیداللہ

اس نے عمرو کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۳۷ - یزید بن عبید (د'س) 'ابووجزہ سعدی

یہ تھوڑی روایت نقل کرنے والا شخص ہے۔ محدثین نے اس کی توثیق یا تضعیف کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے۔ اس نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس نے اُن سے سماع نہیں کیا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس راوی نے ہشام بن عروہ اور سلیمان بن بلال نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۷۳۸ - یزید بن عدی بن حاتم طائی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جو مستند نہیں ہے۔

۹۷۳۹ - یزید بن عطاء (د) یشکری

یہ وہ شخص ہے جس نے ابوعوانہ وضاح بن عبداللہ کو آزاد کیا تھا۔ اس کی کنیت ابوخالد واسطی بزاز ہے۔ اس نے منصور' علقمہ بن مرثد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن مہدی' یحییٰ وحاظی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مقارب الحدیث ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انما جمع النبي صلى الله عليه وسلم بين الحج والعمرة' لانه علم انه لا يحج بعدها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کرلیا تھا کیونکہ آپ کو پتا تھا کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے''۔

۹۷۴۰ - یزید بن عطاء

یہ علاء بن عبدالجبار مکی کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' شاید یہ یشکری ہے۔

۹۷۴۱ - یزید بن عطارد

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوبزری ہے۔

۹۷۴۲ - یزید بن عقبہ' ابومحمد عتکی مروزی

سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ اس نے ابن بریدہ اور ضحاک سے جبکہ اس سے یحییٰ بن واضح اور نعیم بن حماد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قيل لابن عباس :هنا يهودي يتكهن. فبعث اليه ابن عباس فجاء فقال :بلغني انك تخبر بالغيب. فقال :اما الغيب فلا. ولكن ان شئت اخبرتك. فقال :هات. قال :لك ابن ابن عشر ؟ قال :نعم. قال: فانه ياتي من الكتاب محموما ويموت يوم عاشوراء ' وانت لا تموت حتى يذهب بصرك. قال: فاخبرني عن نفسك. قال :اموت راس السنة' فاتفق ذلك كله.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہاں ایک یہودی ہے جو کہانت کرتا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے بلایا تو وہ آ گیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم غیب کی خبریں دیتے ہو! اُس نے کہا: جہاں تک غیب کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں دیتا لیکن اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو کوئی اطلاع دے سکتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بتاؤ! اُس نے کہا: آپ کا ایک بیٹا ہے جو دس سال کا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جی ہاں! تو اُس یہودی نے کہا: وہ مدرسے سے آئے گا تو اُسے بخار ہوگا اور وہ عاشوراء کے دن انتقال کر جائے گا اور آپ کا

انتقال اُس وقت تک نہیں ہوگا جب تک آپ کی بینائی رخصت نہیں ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں بتاؤ! اُس نے کہا: میں سال کے آغاز میں انتقال کر جاؤں گا۔ تو یہ باتیں درست ثابت ہوئیں''۔

۹۷۴۳ - یزید بن عمر تمیمی

اس سے جمیع بن عمر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی' اس کی متابعت صرف اُس شخص نے کی ہے جو اس سے بھی کم مرتبے کا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت خالي هند بن ابي هالة عن صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم -وكان وصافا.

فقال :كان فخما مفخما يتلالا وجهه تلالو القمر ...وذكر الحديث.

''میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابو ہالہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیے کے بارے میں دریافت کیا' کیونکہ وہ لفظوں میں حلیہ بہت اچھا بیان کرتے تھے تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھاری بھرکم تھے' آپ کا چہرہ یوں چمکتا تھا جیسے چاند چمکتا ہے'' اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۴۴ - یزید بن عمر

یہ ایک بزرگ ہے جس نے مجالد بن سعید سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' اس نے مجالد کے حوالے سے شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ حضرت صفوان بن امیہ بن خلف رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ یہ روایت اس سے یحییٰ بن واضح نے نقل کی ہے۔

۹۷۴۵ - یزید بن عمرو اسلمی

یہ تابعی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ حاتم بن اسماعیل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۴۶ - یزید بن عوانہ کلبی

اس نے محمد بن ذکوان سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :ما بال اقوال تبلغني عن اقوام ان الله خلق سبع سموات فاختار العليا فسكنها ...وذكر الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ مجھے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ بات پتا چلی ہے کہ وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کیے اور پھر اُن میں سے سب سے اوپر والے کو منتخب کر کے وہاں رہائش اختیار کر لی'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے''۔

۹۷۴۷ - یزید بن عوف (ق)

یہ بقیہ کے اساتذہ میں سے ہے' جن کے بارے میں یہ پتا نہیں ہے کہ وہ کون ہیں۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابوزبیر سے نقل کی ہے۔

۹۷۴۸ - یزید بن عیاض (ت' ق) بن یزید بن جعدبہ لیثی' حجازی

اس نے بصرہ میں نافع' ابن شہاب اور مقبری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن الجعد' شیبان اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' امام مالک نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ضعیف ہے۔ یزید بن ہیثم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ ابواحمد نے کنیت سے متعلق باب میں یہ کہا ہے: اس کی کنیت ابوحکم تھی اور یہ ابوضمرہ انس کا بھائی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ خلق فی الجنۃ ریحا یعد الریح بسبع سنین ...الحدیث.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ہوا پیدا کی ہے کہ جو سات سال کی ہوا شمار کی جاتی ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یزید بن جعدبہ نامی راوی یزید بن عیاض ہے اور عمر وعمر میں اس سے بڑا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ خیال ہے کہ بعد والا شخص قدیم ہے' شاید یہ اس راوی کا دادا ہے۔ اسی طرح ابن مخراق تابعی ہے اور بڑی عمر کا ہے اور جس راوی کے حالات نقل کیے جا رہے ہیں' وہ اس سے عمر میں چھوٹا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث محاملیات میں عالی سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان من اعظم خطیئۃ عند اللہ ان یموت الرجل وعلیہ اموال الناسی دینا فی عنقہ لا یوجد لھا قضاء

''اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں سب سے بڑی خطاء یہ ہے کہ آدمی مر جائے اور اُس کے ذمے لوگوں کے مال قرض کے طور پر ہوں اور اُن کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان المؤمن لین حتی تخالہ من اللین احمق.

''مؤمن نرم خو ہوتا ہے یہاں تک کہ تم اُس کی نرمی کی وجہ سے اُسے احمق محسوس کرو گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا احب ان يبيت المسلم جنبا' اخشى ان يموت فلا تحضر الملائكة جنازته.

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مسلمان جنابت کی حالت میں رات بسر کرے' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ (اُس رات کے دوران ہی جنابت کی حالت میں) فوت ہو جائے اور پھر ملائکہ اُس کے جنازے میں شریک بھی نہ ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كان اذا دخل بيته يقول السلام علينا من ربنا التحيات الطيبات المباركات لله. السلام عليكم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے: ہم پر ہمارے پروردگار کی طرف سے سلام نازل ہو! ہر طرح کی جسمانی اور مالی اور زبانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں' آپ لوگوں کو سلام ہو!''۔

اس راوی کا انتقال خلیفہ مہدی کے زمانے میں ہوا تھا۔

۹۷۴۹ - یزید بن عیسیٰ بصری

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۹۷۵۰ - یزید بن فراس

اس نے ابان بن عثمان سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوفدیک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۵۱ - یزید بن کعب عوذی

یہ اس حدیث کو روایت کرنے والا شخص ہے:

ان السجل كتب الوحى للنبى صلى الله عليه وسلم.

''سجل نامی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی کتابت کرتا تھا''۔

یہ روایت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ شخص اصل میں کون ہے۔ یہ روایت اس نے عمرو بن مالک نکری کے حوالے سے نقل کی ہے اور نوح بن قیس حدانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: قتیبہ نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

السجل كتاب للنبى صلى الله عليه وسلم

''سجل نامی شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا''۔

یہ روایت ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ نوح نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور نوح نامی راوی صدوق ہے اور صحیح مسلم کے رجال میں سے ہے۔

۹۷۵۲ - یزید بن کمیت کوفی

اس سے حسین قتات نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۷۵۳ - یزید بن کیسان (م، عو) یشکری کوفی

اس نے ابوحازم اشجعی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے یحییٰ قطان، یعلیٰ بن عبید اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کا نیک شخص ہے، تاہم یہ اُن افراد میں سے نہیں ہے جن پر اعتماد کیا جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یزید بن کیسان ابومنین ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابواسماعیل ہے۔

۹۷۵۴ - یزید بن کیسان خلقانی

اس نے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۷۵۵ - یزید بن ابو مالک (د، س، ق)

اس کے والد کا نام عبدالرحمٰن دمشقی قاضی ہے۔ یہ تابعین کے ائمہ میں سے ایک ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب اور ابوادریس خولانی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے خالد (اُس کے علاوہ) سعید بن عبدالعزیز اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تدلیس کرنے والا اور مرسل روایات نقل کرنے والا شخص ہے، جو اُن حضراتِ کے حوالے سے ارسال کرتا ہے جن کا زمانہ اس نے نہیں پایا۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں: ہمارے نزدیک قضاء کے بارے میں یزید بن ابو مالک سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے، نہ مکحول اور نہ ہی اُن کے علاوہ کوئی اور۔ یعقوب فسوی کہتے ہیں: یزید بن ابو مالک میں کمزوری پائی جاتی تھی۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۷۵۶ - یزید بن محمد

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۵۷ - یزید بن محمد بن خثیم محاربی

اس نے محمد بن کعب سے روایت نقل کی ہے۔ ابن اسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۵۸ - یزید بن مروان خلال

اس نے امام مالک اور ابن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔ عثمان دارمی کہتے ہیں: میں نے اس کا زمانہ پایا ہے، یہ ''ضعیف'' ہے اور اُس چیز کے قریب ہے جس کا بیان یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔

۹۷۵۹ - یزید بن ابومریم دمشقی

اس نے مجاہد اور متعدد افراد سے جبکہ اس سے ولید اور ابن شابور نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین، دحیم اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے

اسے ثقہ قرار دیا ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۹۷۶۰ - یزید بن مسہر

یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۶۱ - یزید بن معاویہ ابوشیبہ

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ نیک ہے۔سعید بن منصور نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۷۶۲ - یزید بن معاویہ بن ابوسفیان اموی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خالد (اُس کے علاوہ) عبدالملک بن مروان نے روایات نقل کی ہیں۔اس کے عادل ہونے پر تنقید کی گئی ہے اور یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔

۹۷۶۳ - یزید بن مغلس باہلی

اس نے امام مالک بن انس اور ہشام بن سعد سے روایات نقل کی ہیں۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے البتہ ثانوی شواہد کے طور پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔فلاس نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۷۶۴ - یزید بن مقدام (د،س،ق) بن شریح

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔عبدالحق نے کسی حجت کے بغیر اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۶۵ - یزید بن مہران کوفی خباز

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۶۶ - یزید بن میمون

اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے جبکہ اس سے ابوسلمہ تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں، یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۶۷ - یزید بن ابونشبہ (د)

جعفر بن برقان اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

ثلاث من اصل الایمان.

''تین چیزیں اصل ایمان سے تعلق رکھتی ہیں''۔

۹۷۶۸ - یزید بن ہرمز مدنی فقیہ

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شخص فقیہ عبداللہ بن یزید کا والد ہے۔اس نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے زہری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۷۶۹ -یزید بن یثیع

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ابواسحاق سبیعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۷۷۰ -یزید بن یحییٰ بن صباح

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۷۷۱ -یزید بن یزید بلوی موصلی

اس نے ابواسحاق فزاری کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزل منزلا' فاذا رجل في الوادي يقول :اللهم اجعلني من امة محمد المرحومة' فاشرفت فاذا رجل طوله ثلاثمائة ذراع' فقال :من انت ؟ قلت: انا انس خادم رسول الله.

فقال :واين هو ؟ قلت :هو ذا يسمع كلامك.

قال :فاته واقرئه مني السلام' وقل له :اخوك الياس يقرئك السلام.

فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته' فجاء حتى عانقه وقعدا يتحدثان' فقال :يا رسول الله' اني انما آكل في السنة يوما وهذا يوم فطري فآكل انا وانت' فنزلت عليهما مائدة من السماء عليها خبز وحوت وكرفس' فاكلا واطعماني وصليا العصر' ثم ودعه.

ثم رايته مر على السحاب نحو السماء فما استحيى الحاكم من الله يصحح مثل هذا.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کررہے تھے' آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو وادی کے نشیبی علاقے میں سے ایک آدمی نے یہ کہا: اے اللہ! مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل کرلے جس پر رحمت کیا گیا ہے! میں نے جھانک کر دیکھا تو وہ ایک لمبا شخص تھا جو تقریباً تین سو بالشت لمبا ہوگا' اُس نے کہا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں اللہ کے رسول کا خادم ہوں' اُس نے کہا: وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: وہ وہاں تمہارا کلام سن رہے ہیں' اُس نے کہا: تم اُن کے پاس جاؤ اور اُنہیں میری طرف سے سلام پیش کرو اور اُنہیں کہنا: آپ کا بھائی الیاس آپ کو سلام کہہ رہا ہے! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' پھر وہ شخص آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گلے ملا' پھر وہ دونوں حضرات بیٹھ کر بات چیت کرتے رہے' اُس نے کہا: یارسول اللہ! میں سال میں ایک دن کھانا کھاتا ہوں اور آج میری افطاری کا دن

تھا تو آج میں اور آپ اکٹھے کھانا کھاتے ہیں' پھر اُن دونوں حضرات کے لئے آسمان سے ایک دسترخوان اُترا جس پر روٹی اور مچھلی اور کرفس تھا۔ ان دونوں حضرات نے کھایا اور مجھے بھی کھلایا' پھر ان دونوں حضرات نے عصر کی نماز ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے رخصت کیا' پھر میں نے اُسے دیکھا کہ وہ آسمان کی سمت بادل پر گزرا"۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کو شرم نہیں آئی کہ اُنہوں نے اس جیسی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۹۷۷۲ - یزید بن یزید (د) رقی

اس نے یزید بن اصم سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ ابوملیح رقی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۷۳ - یزید بن یزید

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔ ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۷۷۴ - یزید بن یزید

اس نے سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ظہار سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے مستند ہونے میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۷۷۵ - یزید بن یزید (م' د' ت' ق) بن جابر

یہ اہلِ دمشق کا عالم ہے اور مکحول کا شاگرد ہے۔ کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابن قانع نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۹۷۷۶ - یزید بن یعفر

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے' یہ حجت نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۷۷۷ - یزید بن یوسف مصری

اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ "مجہول" ہے۔ عبداللہ بن مسیّب بلوی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۷۸ - یزید بن یوسف صنعانی شامی (ت)

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' جی نہیں! بلکہ اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے قاسم بن مخیمرہ' حسان بن عطیہ اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بقیہ' ابومسہر اور منصور بن ابومزاحم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوزرعہ نصری کہتے ہیں: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد دو آدمی اہلِ دمشق کے عالم ہوئے ہیں: یزید بن سمط اور یزید بن یوسف۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' میں نے اسے دیکھا ہوا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد یزید بن یوسف' یہ بغداد میں ہوتا تھا' ابومسہر نے اس کی تعریف کی ہے حالانکہ یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔

ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق نہیں ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے بغوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی

ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ بیان کی ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لم يبق من الدنيا الا بلاء وفتنة' فاعدوا للبلاء صبرا.

''دنیا میں سے اب صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گئے ہیں تو تم آزمائش کے لئے صبر کی تیاری کر لو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ حدیث سند کے اعتبار سے صالح ہے۔ یزید بن یوسف نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

وكان تحته كنز لهما -قال :ذهب وفضة.

''اُس کے نیچے اُن دونوں کا خزانہ ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سونا اور چاندی تھا''۔

جہاں تک اس روایت کے راوی عبدالوہاب بن ضحاک کا تعلق ہے تو وہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' اُس نے یہ روایت ولید بن مسلم سے نقل کی ہے اور اُس کے الفاظ یہ ہیں:

وكان تحته كنز لهما -قال :صحف علم خباها لهما ابوهما.

''اُس کے نیچے اُن دونوں کا خزانہ تھا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ علم کے کچھ صحیفے تھے جنہیں اُن دونوں کے والد نے اُن دونوں کے لئے چھپا دیا تھا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات غیر محفوظ ہیں۔

۹۷۷۹ - یزید' ابوحسن مؤذن

اس نے حازم بن جبلہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل کی ہے جو طویل حدیث ہے اور کر اس کے بارے میں ہے' یہ روایت موضوع ہے۔ اس کے آغاز میں مغرب سے سورج نکلنے کا ذکر ہے اور اس میں اور بھی بہت سی قیامتیں ہیں جو طرق کے اختلاف سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ روایت اس سے حسن بن عرفہ نے نقل کی ہے اور اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابن عرفہ سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر ''طوالات'' میں کیا ہے۔

۹۷۸۰ - یزید' ابوخالد سراج

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۷۸۱ - یزید' ابوخالد

یہ طیالسی کا استاد ہے۔ اس نے طلحہ بن عمرو سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۸۲ - یزید' ابوسلیمان

یا شاید ابوسلمان' مسعر نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۸۳ - یزید' ابوطلحہ

اس نے عبدالرحمٰن بن خیار سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۷۸۴ - (صح) یزید رشک (ع) ضبعی

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اور اس کا اسم منسوب بصری بھی ہے۔ اس نے مطرف بن شخیر اور سعید بن میسّب سے جبکہ اس سے شعبہ' ابن علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ تھا' عبادت گزار تھا۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابواحمد حاکم یہ کہنے میں منفرد ہیں کہ محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ تو یہاں ابواحمد نے غلطی کی ہے۔

(یسار)

۹۷۸۵ - یسار بن زید (ذ ت)

(یہ زید) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ اس راوی نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے بلال نے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔

۹۷۸۶ - یسار مدنی (ذ' ت' ق)

اس نے اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام ابوعلقمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' تاہم امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۷۸۷ - یسار معلم (د) مروزی

اس سے ایک ایسی روایت منقول ہے جو اس نے یزید نحوی سے نقل کی ہے۔ ابوتمیلہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۸۸ - یسار بنانی

اس نے ثابت بنانی سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(یسر)

۹۷۸۹ - یسر بن براہیم

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' یہ 200 ہجری کے آس پاس سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور اس کی سند مجہول ہے اور وہ روایت یہ ہے:

محاش النساء حرام .

''عورتوں کی پچھلی شرمگاہ حرام ہے''۔

۹۷۹۰ - یسر بن عبداللہ

اس نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جھوٹی اور تباہ کن روایات نقل کی ہیں جبکہ خرابی کی جڑ اس کے بعد والا راوی ہے' یا پھر اس راوی کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ حسن بن خارجہ نے اس سے روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ مصر میں تھا اور اس کی عمر 300 سال تھی جبکہ ابن خارجہ تک جانے والی سند بھی تاریکیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی احادیث کو ابوالقاسم بن عساکر نے نقل کیا ہے۔

۹۷۹۱ - یسر' مولیٰ انس

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' تاہم یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ سلفی نے اپنی معجم میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان ذاکر اللہ یجیء یوم القیامۃ ولہ نور کنور الشمس.

''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا شخص جب قیامت کے دن آئے گا تو اُسے ایسا نور حاصل ہوگا جیسا سورج کا نور ہوتا ہے''۔

(یسع)

۹۷۹۲ - یسع بن اسماعیل بغدادی

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۹۳ - یسع بن سہل زینبی

اس نے ابن عیینہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' میں نے محدثین کا اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں دیکھا اور یہ وہ آخری شخص ہے' جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اُس نے سفیان سے سماع کیا ہے۔ اس کا انتقال 280 ہجری کے لگ بھگ ہوا تھا۔

۹۷۹۴ - یسع بن طلحہ

اس نے عطاء بن ابورباح سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) نعیم بن حماد اور دیگر حضرات نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس سے روایت کرنے والا آخری شخص اس کا پوتا عبدالوہاب بن فلیح مکی ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من قرا قل هو الله احد - فقد قرا ثلث القرآن.

''جو شخص سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے' وہ ایک تہائی قرآن پڑھ لیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو آخذ بعضادتی الباب' فقال :الا لا صلاۃ بعد العصر الا بمکۃ.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے خانۂ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا ہوا تھا اور آپ نے یہ فرمایا کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت محمد بن موسیٰ حرشی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رأيت رسول الله وهو آخذ بحلقتي الكعبة يقول ثلاثا :لا صلاة بعد العصر الا بمكة ...الحديث.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے خانۂ کعبہ کے حلقوں کو پکڑا ہوا تھا' آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جاسکتی' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقط القذى من المسجد مهر حور العين.

''مسجد سے گندگی کا نکال دینا' حور عین کا مہر ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلسن حتى يركع ركعتين.

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعت ادا کرنے سے پہلے ہرگز نہ بیٹھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء ت ام قيس بنت محصن الى النبى صلى الله عليه وسلم بصبى لها لم ياكل الطعام' فقالت :يا رسول الله' برك عليه' فاجلسه فى حجره' فبال عليه الصبى' فدعا بماء فصبه على البول ولم يغسله.

''سیّدہ اُم قیس بن محصن رضی اللہ عنہا اپنا ایک چھوٹا بچہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' جو ابھی کچھ کھاتا نہیں تھا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس کے لئے برکت کی دعا کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اپنی گود میں بٹھالیا' اُس بچے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا اور اُس پیشاب پر چھڑک دیا' آپ نے اُسے دھویا نہیں''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہیں۔

۹۷۹۵ - یسع بن عیسیٰ بن حزم غافقی' ابویحییٰ

اس کی نقل کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس کی عبارت سے مجازفت ظاہر ہوتی ہے' اس کی کچھ تالیفات بھی ہیں' یہ ادب اور فنون میں درک رکھتا تھا' یہ سلفی کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۷۹۶ - یسع بن عیسیٰ

اس نے ابوظبیہ سے جبکہ اس سے مبارک بن ہمام نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۷۹۷ -یسع بن محمد

اس نے ابوسلیمان ایلی سے روایت نقل کی ہے۔ازدی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۷۹۸ -یسع بن مغیرہ مخزومی

اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے' یہ' صدوق'' ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(یسیر)

۹۷۹۹ -یسیر بن جابر (س' م' ج)

ایک قول کے مطابق اس کا نام اسیر ہے' یعنی الف کے ساتھ ہے۔یہ اُس واقعہ کو نقل کرنے والا شخص ہے' جس میں حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے' یہ ''صدوق'' ہے۔ابومحمد بن حزم بیان کرتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔اہلِ کوفہ نے اس کا نام اسیر بن عمرو بیان کیا ہے۔اس نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۰۰ -یسیر بن سباع

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگاتے تھے۔یہ روایت منکر ہے۔

۹۸۰۱ -یسیر بن عمیلہ (س' ت)

اس نے خریم بن فاتک سے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔اس سے اس کے بھائی ربیع نے روایت نقل کی ہے۔

(یعقوب)

۹۸۰۲ -یعقوب بن ابراہیم قاضی

اس نے عطاء بن سائب اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔فلاس کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہیں لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔عمرو ناقد کہتے ہیں: یہ سنت کے عالم تھے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔مزنی کہتے ہیں: یہ حدیث کے سب سے زیادہ پیروکار تھے۔محمود بن غیلان کہتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون نے کہا: آپ قاضی ابویوسف کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: میں اُن سے روایات نقل کرتا ہوں۔اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ ابویوسف کے پاس شریک آئے تو اُنہوں نے اُنہیں واپس کردیا اور کہا: میں ایسے شخص سے روایت قبول نہیں کروں گا جو یہ گمان رکھتا ہے کہ نماز ایمان کا حصہ نہیں ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ روایت منقول کی گئی ہے کہ اُنہوں نے قاضی ابویوسف کو کمزور قرار دیا ہے۔جہاں تک امام طحاوی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن ابوداؤد برلسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اصحابِ رائے میں قاضی

ابو یوسف سے زیادہ حدیث روایت کرنے والا اور زیادہ ثبت شخص اور کوئی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اصحاب رائے میں اُن سے زیادہ حدیث نقل کرنے والا شخص اور کوئی نہیں تھا' تاہم وہ حسن بن عمارہ اور اُن جیسے دیگر بہت سے راویوں سے روایات نقل کرتے تھے اور وہ ایسی بہت سی روایات نقل کرتے ہیں کہ جو اُن کے اصحاب کے برخلاف ہیں اور وہ آثار کی پیروی کرتے ہیں' جب کوئی ثقہ راوی اُن سے روایت نقل کرے اور اُنہوں نے بھی کسی ثقہ راوی سے روایت نقل کی ہوئی ہو تو پھر اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۸۰۳ - یعقوب بن ابراہیم جرجانی

یہ حافظ الحدیث ہے۔ سلمی کہتے ہیں: امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ایک مدت تک مکہ میں مقیم رہے' پھر رملہ میں' پھر مصر میں مقیم رہے' یہ حافظانِ حدیث میں سے ہیں' مصنفین میں سے ہیں' مخرجین میں سے ہیں اور ثقہ ہیں' تاہم ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انحراف پایا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنے دروازے پر محدثین کو اکٹھا کیا اور پھر مرغی حلال کر کے اُن کو کھانا کھلایا۔

۹۸۰۴ - یعقوب بن ابراہیم زہری مدنی

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تختموا بالعقيق فانه مبارك.

''عقیق کی انگوٹھی پہنو' کیونکہ یہ برکت والا ہے''۔

یہ روایت صلت بن مسعود نے اس سے روایت کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۹۸۰۵ - یعقوب بن ابراہیم نیلی

اس نے ابن عجلان سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی اس حوالے سے متابعت نہیں کی گئی۔ اس سے عبداللہ بن حرب لیثی نے حدیث روایت کی ہے اور اُنہوں نے ایک ایسی حدیث ذکر کی ہے جس کا متن صحیح ہے۔

۹۸۰۶ - یعقوب بن ابراہیم (ع) بن سعد زہری

یہ ثقہ ہے' مشہور ہے' بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس کا انتقال 208 ہجری میں ہوا۔

۹۸۰۷ - یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن مجمع

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعقوب بن محمد زہری نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یعقوب بن محمد نامی راوی بھی ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۸۰۸ - یعقوب بن اسحاق انصاری رازی' ابوعمارہ

اس نے یونس بن عبید سے جبکہ اس سے حسن بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۸۰۹ - یعقوب بن اسحاق بن تحیہ واسطی

اس نے یزید بن ہارون سے روایت نقل کی ہے' یہ ثقہ نہیں ہے' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ یہ کہتا ہے: یزید بن حمید نے حضرت انس

بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمیں بیان کیا ہے:

ان من اجلالی توقیر المشایخ من امتی.

''میرے احترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میری اُمت کے بوڑھوں کا احترام کیا جائے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام اس راوی کے سر ہے۔

۹۸۱۰ - یعقوب بن اسحاق واسطی مؤدب

میرا اس کے بارے میں یہ گمان ہے کہ یہ ابن تحیہ ہے۔ اس نے عمرو بن عون سے روایت نقل کی ہے' یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۸۱۱ - یعقوب بن اسحاق ضبی بیہسی

اس نے عفان بن مسلم سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۱۲ - یعقوب بن اسحاق عسقلانی

یہ کذاب ہے کیونکہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً.

''جو شخص میری اُمت کے لئے چالیس احادیث یاد کر لے''۔

۹۸۱۳ - یعقوب بن بحیر

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اعمش اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اهدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقحۃ' فامرنی ان احلبها' فحلبتها فجهدت حلبها' فقال:

دع داعی اللبن.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی تحفہ کے طور پر دیا گیا تو آپ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں اُس کا دودھ دوہ لوں' میں نے اُس کا دودھ دوہ لیا' اُس کا دودھ دوہنے میں مجھے مشکل کا سامنا کرنا پڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے کے لئے دودھ چھوڑ دینا''۔

یہ روایت غریب ہے اور مفرد ہے۔ اعمش نامی تدلیس کرنے والا ہے' اُس نے سماع کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یعقوب بن بحیر نامی راوی نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے اس کے سماع کا تذکرہ کیا ہے اور میرے علم کے مطابق حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔ یہ جنگِ یمامہ کے دن شہید ہو گئے تھے' یہ بات واقدی نے بیان کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اجنادین کی جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ اور ایک قول کے مطابق یہ دمشق کی فتح میں شریک ہوئے تھے' پھر انہوں نے حران میں رہائش اختیار کی تھی۔ ایک قول کے مطابق ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ میں انتقال ہوا تھا۔ ایک قول کے مطابق دمشق میں انتقال ہوا تھا اور یہ مشرقی دروازے کے قریب دفن ہوئے تھے' یہ بڑے بہادر لوگوں میں سے ایک تھے۔ یہ روایت ابومعاویہ' وکیع اور دیگر حضرات نے اعمش سے نقل

کی ہے۔ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثوری نے یہ روایت اعمش سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ عبداللہ بن سنان کے حوالے سے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۹۸۱۴ - یعقوب بن بشیر حذاء

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۱۵ - یعقوب بن تحیہ

یہ یعقوب بن اسحاق ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۹۸۱۶ - یعقوب بن جبیر

زکریا بن اسحاق نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۸۱۷ - یعقوب بن جہم حمصی

اس نے علی بن عاصم کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: اس میں خرابی کی جڑ یہ شخص ہے۔اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما خلق الله آدم وزوجته بعث اليه ملكا وامره بالجماع ففرغ' فقالت حواء :هذا طيب زدنا منه.

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اُن کی اہلیہ کو پیدا کیا تو اُن کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا اور اُنہیں صحبت کرنے کا حکم دیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئیں تو سیّدہ حوا نے کہا: یہ کام تو بہت عمدہ ہے ہمیں مزید یہ کرنا چاہیے''۔

یہ روایت احمد بن ابوروح بغدادی نے نقل کی ہے اور علی بن عاصم کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر یہ معروف نہیں ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من افترى على الله كذبا قتل ولا يستتاب. ومن سبني قتل ولا يستتاب. ومن سب ابا بكر قتل ولا يستتاب. ومن سب عمر قتل ولا يستتاب. ومن سب عثمان وعليا جلد الحد. قيل :يا رسول الله ولم ذاك ؟ / قال :لان الله خلقني وخلق ابا بكر وعمر من تربة واحدة' وفيها ندفن.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اُسے توبہ نہیں کروائی جائے گی (یعنی توبہ کرنے کی صورت میں معاف نہیں کیا جائے گا) اور جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے اُس قتل کر دیا جائے اور اُس سے توبہ نہیں کروائی جائے گی اور جو شخص ابوبکر کو بُرا کہتا ہے اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اُس سے توبہ نہیں کروائی جائے گی اور جو شخص عمر کو بُرا کہتا ہے اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اُس سے توبہ نہیں کروائی جائے گی اور جو شخص عثمان اور علی کو بُرا کہتا ہے تو اُس کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ابوبکر اور عمر کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ہم اُسی میں دفن ہوں گے''۔

یہ حدیث موضوع ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: اس میں خرابی کی جڑ یعقوب نامی راوی ہے۔

۹۸۱۸ - یعقوب بن حمید (ق) بن کاسب مدنی

اس نے ابراہیم بن سعد ٗ ابن وہب اور ایک مخلوق سے جبکہ اس سے امام ابن ماجہ ٗ امام بخاری ٗ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم صرف بھلائی کی رائے رکھتے ہیں ٗ اصل میں یہ ''صدوق'' ہے اور مضر بن محمد اسدی نے یہ شاذ رائے اختیار کی ہے کہ اُنہوں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے ٗ تو میں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر حد جاری ہوئی تھی۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ اپنے سماع میں ثقہ نہیں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اپنے سر کو حرکت دی اور یحییٰ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ حدیث کے علماء میں سے تھا ٗ تاہم اس سے منکر اور غریب روایات منقول ہیں ٗ اس کی نقل کردہ حدیث صحیح بخاری میں دو مقام پر منقول ہے ٗ ایک صلح کے بیان میں اور ایک اُن افراد کے باب میں جن کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابن کاسب ہے اور ایک شخص نے یہ کہا ہے: یہ یعقوب بن ابراہیم دورقی ہے۔ تو جس شخص نے اپنی معرفت کی کمی کی وجہ سے یہ کہا ہے کہ یہ یعقوب بن محمد بن سعد ہے ٗ یا یہ یعقوب بن محمد زہری ہے تو اُس نے غلطی کی ہے۔

عبداللہ بن اسحاق مدائنی نے مضر بن محمد اسدی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے ابن کاسب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ثقہ ہے۔ قاسم بن عبداللہ بن مہدی کہتے ہیں: میں نے ابومصعب سے کہا: میں مکہ میں کس سے احادیث نوٹ کروں؟ اُنہوں نے کہا: تم پر لازم ہے کہ ہمارے استاد ابویوسف یعقوب بن حمید بن کاسب کے پاس جاؤ۔ ابن عدی کہتے ہیں: یعقوب نامی راوی میں اور اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے ٗ یہ بکثرت احادیث نقل کرنے والا شخص ہے اور اس نے بہت سی غریب روایات بھی نقل کی ہیں ٗ میں نے اس کی مسند میں قاسم بن مہدی کے حوالے سے نوٹ کیا ہے ٗ جسے اس نے ابواب پر مرتب کیا ہے ٗ اس میں غریب اور منسوخ اور عزیز روایات ہیں۔ یہ اہلِ مدینہ کا شیخ ہے اور اُن افراد سے روایات نقل کرتا ہے جن سے اس کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ عقیلی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یعقوب بن کاسب مکہ میں ہوتا تھا۔ زکریا بن یحییٰ حلوانی کہتے ہیں: میں نے ابوداؤد سجستانی کو دیکھا کہ اُنہوں نے یعقوب بن کاسب کی روایات کو اپنی کتابوں کی پشت پر محفوظ روایات کے طور پر نقل کیا ہے ٗ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھی ہیں جنہیں ہم منکر قرار دیتے ہیں تو ہم نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اصول دکھائے! تاکہ ہم اُس کا جائزہ لیں ٗ پھر اس نے کچھ عرصے بعد اسے دکھایا تو ہم نے وہ احادیث اصول میں پائیں کہ اُنہیں تازہ تحریر میں تبدیل کر دیا گیا تھا ٗ یہ مرسل روایات تھیں جنہیں اس نے مسند روایات کے طور پر نقل کیا تھا اور ان میں اضافے بھی نقل کیے تھے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللّٰھم بارك لامتی فی بکورھا.

''اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں اُن کے لئے برکت رکھ دے''۔

یعقوب نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ روایت شعبہ اور ہشیم نے یعلیٰ کے حوالے سے عمارہ بن حدید نامی راوی سے نقل کی ہے۔ابن کاسب کا انتقال 241 ہجری میں ہوا۔

۹۸۱۹ - یعقوب بن خرہ دباغ

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے' شاید یہ اس کے وہم کا نتیجہ ہے۔

۹۸۲۰ - یعقوب بن دینار

اس نے منبہ بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔بعض حضرات نے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام لگایا ہے۔

۹۸۲۱ - یعقوب بن ابوزینب

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۸۲۲ - یعقوب بن سلمہ (د'ق) لیثی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیه.

''اُس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام نہیں لیتا''۔

یہ ایک بزرگ ہے جو عمدہ نہیں ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اپنے والد سے اور اس کے والد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن موسیٰ فطری اور ابوعقیل یحییٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۸۲۳ - یعقوب بن عبداللہ (خت'عو) اشعری قمی

یہ اہلِ قم کا عالم ہے۔اس نے جعفر بن ابومغیرہ اور لیث بن ابوسلیم سے روایات نقل کی ہیں۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے تعلیق کے طور پر روایت نقل کی ہے۔اس سے ہیثم بن خارجہ' ابوالربیع زہرانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔اس کا انتقال 174 ہجری میں ہوا۔

۹۸۲۴ - یعقوب بن عبداللہ بن بحر

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ابن حزم ظاہری کہتے ہیں: یہ مجہول الحال ہے۔

۹۸۲۵ - یعقوب بن عبداللہ

اس نے فرقد سے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

خلیفہ بن خیاط نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تکون زاهدا حتی تکون متواضعا.

''تم اُس وقت تک زاہد نہیں بن سکتے جب تک تم تواضع کرنے والے نہیں ہوتے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یعقوب نامی راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ کسی اور روایت کا مجھے علم نہیں ہے اور یہ راوی بصری ہے۔

۹۸۲۶ - یعقوب بن عبداللہ مدینی

یہ بقیہ کے مشائخ میں سے ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے۔

۹۸۲۷ - یعقوب بن عبدالرحمٰن جصاص دعاء واعظ

اس سے دو جزء منقول ہیں جو معروف ہیں۔ اس نے ابن عرفہ اور حفص ربالی سے جبکہ اس سے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن جمیع صیداوی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں بہت زیادہ وہم پایا جاتا ہے۔ اس کا انتقال 331 ہجری میں ہوا۔ حافظ ابومحمد حسن بن غلام زہری کہتے ہیں: یہ پسندیدہ شخصیت نہیں ہے۔

۹۸۲۸ - یعقوب بن عبید بن نشیط

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے یہ مجہول ہے۔

۹۸۲۹ - یعقوب بن عطاء (س) بن ابی رباح مکی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنا ننکح علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم بالقبضة من الطعام.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم مٹھی بھر اناج کے عوض میں نکاح کر لیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء ت ام سلیم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت: حج ابو طلحة وابنه وترکانی، فقال: یا ام سلیم عمرة فی رمضان تجزئك عن حجة.

''سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: حضرت ابوطلحہ اور اُن کے صاحبزادے حج کے لئے چلے گئے ہیں اور مجھے چھوڑ گئے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا تمہارے لیے حج کے لئے کافی ہو گا''۔

۹۸۳۰ - یعقوب بن عوذ بن سماک الانصاری

یہ مجہول ہے۔

۹۸۳۱ - یعقوب بن فضالہ

سلیمان نے اس سے حدیث روایت کی ہے' جو شراحیل کا نواسا ہے' یہ مجہول ہے۔

۹۸۳۲ - یعقوب بن مجاہد (م' د) ابوحرزہ

یہ قصہ گوشخص ہے' عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حدیث میں کم درجے کا صالح شخص ہے۔ اس نے قاسم بن محمد سے سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے اور یحییٰ القطان جیسے لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

۹۸۳۳ - یعقوب بن محمد

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مشہور نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۳۴ - یعقوب بن محمد (خت' ق) بن عیسیٰ بن عبدالملک بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف' ابویوسف زہری مدنی

اس نے ابراہیم بن سعد' منکدر بن محمد بن منکدر اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ اُس شخص نے غلطی کی ہے جس نے یہ کہا ہے کہ اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' کیونکہ اس کی تو اُن سے ملاقات ہی نہیں ہوئی' اس کی پیدائش ہشام کے انتقال کے بعد ہوئی تھی۔ عباس دوری' حارث بن محمد تمیمی اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ علماء میں محفل میں بیٹھتا رہا ہے' یہ حافظ الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثقہ راویوں کے حوالے سے یہ جو حدیث نقل کرے' اُسے نوٹ کرلو۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' یہ واقدی کے قریب کا آدمی ہے۔ حجاج بن شاعر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ عادل ہاتھوں پر تھا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ مرہ یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ ساجی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ ابن عدی نے دو سطروں میں اس کا تذکرہ کرنے کے بعد یہ کہا ہے: یعقوب زہری مدینی معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی کی اس کے بارے میں عدمِ معرفت کا سبب یہ ہے کہ وہ نہ تو کبھی اس کے شاگردوں سے ملے اور نہ ہی شاگردوں کے شاگردوں کے حوالے سے اُنہوں نے روایات نوٹ کیں' ورنہ یہ شخص مشہور ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے' اس نے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں سب سے زیادہ ردّی روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من لم یکن عندہ صدقة فلیلعن الیھود.

''جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو' وہ یہودیوں پر لعنت کرلے''۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں بہت زیادہ وہم پایا جاتا ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
لما هاجرت الى المدينة وجدت في نفسي على اخواني بمكة :شيبة بن ربيعة' وعتبة بن ربيعة' وامية ابن خلف' فانزل الله : ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا.
''جب میں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو میرے ذہن میں اپنے اُن بھائیوں کے حوالے سے پریشانی ہوئی جو مکہ میں تھے یعنی شیبہ بن ربیعہ' عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے' اللہ تعالیٰ اُن کے لیے (تم لوگوں کے دلوں میں) محبت ڈال دے گا''۔
اس راوی کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۹۸۳۵ - یعقوب بن مسعود

۹۸۳۶ - یعقوب بن موسیٰ

اس نے مسلمہ سے روایت نقل کی ہے' یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۹۸۳۷ - یعقوب بن ولید (ت'ق)' ابویوسف ازدی مدنی

اس نے ابوحازم اور ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے احمد بن منیع' ابن عرفہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو مٹا دیا تھا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے: یہ بڑے کذابوں میں سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے' اس نے ابوحازم کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ياكل البطيخ بالرطب.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
تختموا بالعقيق فانه مبارك.
''تم لوگ عقیق کی انگوٹھی پہنو' کیونکہ یہ برکت والا ہے''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
سبع لم تفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر ولا حضر :القارورة' والمشط والمكحلة والمقراض والسواك والابرة والمرآة.
''سات چیزیں ایسی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر یا حضر کے دوران کبھی ترک نہیں کیں: قارورہ' کنگھی' سرمہ دانی' قینچی'

مسواک' سوئی اور آئینہ''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشیطان جساس نخاس' فاحذروہ علی انفسکم :من نام وفی یدہ ریح غمر فلا یلومن الا نفسہ.

''شیطان ڈھونڈتا پھرتا ہے اور سونگھتا پھرتا ہے تو تم اپنے آپ کی حفاظت کرو' جو شخص سوئے اور اُس کے ہاتھ میں کسی چیز کی بُو ہو تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو تمت البقرۃ ثلاثمائۃ آیۃ لتکلمت البقرۃ مع الناس.

''اگر سورۂ بقرہ کی تین سو آیات پوری ہو جاتیں تو وہ گائے لوگوں کے ساتھ کلام کرتی''۔

۹۸۳۸ - یعقوب بن یحییٰ بن زبیر

یہ معروف نہیں ہے۔ صالح بن عبداللہ بن صالح عامری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۸۳۹ - یعقوب ابو یوسف اعشیٰ

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور بُرا آدمی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابوبکر بن عیاش سے علمِ قرأت سیکھا تھا اور یہ قرأت میں قابلِ تعریف ہے' یہ یعقوب بن محمد بن عبید کوفی ہے۔ اس کا انتقال 200 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

۹۸۴۰ - یعقوب

اس نے محمد بن سیرین سے جبکہ اس سے سلیمان جرمی نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(یعلیٰ)

۹۸۴۱ - یعلیٰ بن ابراہیم غزال

میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو اس نے ایک واہی شیخ سے نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمر بخباء فاذا ظبیۃ مشدودۃ فقالت :یا رسول اللہ ان ھذا الاعرابی صادنی ولی خشفان وتعقد اللبن فی اخلافی فلا ھو یذبحنی فاستریح ولا یدعنی. فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :ان ترکتک ترجعین؟ قالت :نعم' والا عذبنی اللہ عذاب العشا. فاطلقھا فلم تلبث ان جاء ت تلمظ' فشدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخباء وجاء الاعرابی فقال :اتبیعھا؟ فقال :ھی لک یا رسول اللہ. قال زید :اما واللہ لقد رایتھا تسبح فی البریۃ

تقول :لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک خیمہ کے پاس سے ہوا' جس میں ایک ہرن باندھا ہوا تھا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس دیہاتی نے مجھے شکار کیا ہے' میرے دو بچے ہیں دودھ پیتے' تو یہ نہ تو مجھے چھوڑتا ہے کہ مجھے سکون ملے اور نہ ہی مجھے ذبح کرتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کیا تم واپس چلے جاؤ گے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! ورنہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ عذاب دے جو شام کا عذاب ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے چھوڑ دیا' کچھ ہی دیر بعد وہ لوٹ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے پھر خیمہ کے ساتھ باندھ دیا' اسی دوران وہ دیہاتی آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا ہوا۔ تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اُس ہرن کو دیکھا ہے کہ وہ جنگل میں یہ تسبیح پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں''۔

۹۸۴۲ - یعلیٰ بن اشدق عقیلی' ابوالہیثم جزری حرانی

یہ ہارون الرشید کے زمانے میں زندہ تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنے چچا عبداللہ بن جراد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے چچا کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' پھر اس نے بہت سی منکر احادیث نقل کی ہیں' یہ اور اس کا چچا دونوں غیر معروف ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس کے لئے احادیث ایجاد کی تھیں اور اس نے انہیں بیان کر دیا اور اسے اُن کا پتہ بھی نہیں چلا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور یہ سچ نہیں بولتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے رقاد بن ربیعہ' کلیب بن جری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ دونوں صحابی ہیں۔ اس نے ایک طویل عرصے تک رقہ میں رہائش اختیار کیے رکھی' ویسے یہ طائف کے نواحی علاقے سے تعلق رکھتا تھا۔ داؤد بن رشید' ایوب بن محمد وزان' ہاشم بن قاسم حرانی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعروبہ کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن جراد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوہ عند حسان الوجوہ.

''جب تم بھلائی کی تلاش کر رہے ہو تو اسے خوبصورت چہرے والوں کے پاس ڈھونڈو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' جو مرفوع حدیث کے طور پر ہے:

قطع العروق مسقمۃ' والحجامۃ خیر منہ.

''رگ کو کاٹ دینا بیماری کو پھیلاتا ہے اور پچھنے لگوانا اس سے زیادہ بہتر ہے''۔

اس راوی نے عبداللہ بن جراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوشح ببردتہ فیعقدھا من وراء ظھرہ' ثم یصلی فیھا.

''نبی اکرم ﷺ توشیح کے طور پر اپنی چادر کو لپیٹتے تھے اور اپنی پشت کے پیچھے اسے باندھ لیتے تھے اور پھر اس میں نماز ادا

کرتے تھے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابومسہر کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یعلیٰ بن اشدق سے کہا: آپ کے چچا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز کا سماع کیا ہے؟ تو اُس نے جواب دیا: سفیان کی جامع کا' امام مالک کی موطا کا اور کچھ مزید فوائد کا۔

۹۸۴۳ - یعلیٰ بن شداد (د'ق)

بعض ائمہ نے اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنے میں توقف سے کام لیا ہے اور وہ روایت یہ ہے:

صلوا في النعال' خالفوا اليهود. ''جوتوں میں نماز ادا کرو اور یہودیوں کے برخلاف کرو''۔

یعلیٰ نامی یہ راوی ایک ایسا بزرگ ہے جس کی حالت مستور ہے اور اس کا محل صدق ہے۔ اس نے اپنے والد حضرت شداد بن اوس' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ راوی مقدسی ہے۔ سلیمان بن یسیر' ابوسنان عیسیٰ بن سنان اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۹۸۴۴ - یعلیٰ بن عبادہ کلابی

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۴۵ - یعلیٰ بن عباس

یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۸۴۶ - (صح) یعلیٰ بن عبید (ع) طنافسی' ابویوسف کوفی

یہ حافظ الحدیث ہے' یہ عمر اور محمد کا بھائی ہے۔ اس نے اعمش' یحییٰ بن سعید انصاری اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد بن حمید' محمد بن یحییٰ' ابن الفرات اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے نیک ہے۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ سعید بن ایوب بخاری بیان کرتے ہیں: یعلیٰ کو زیادہ تر احادیث یاد تھیں' بلکہ تمام احادیث یاد تھیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اپنے تمام بھائیوں سے زیادہ ثقہ ہے۔ احمد بن یونس کہتے ہیں: میں نے اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا' یہ اپنے علم کے ذریعے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا طلبگار رہتا۔ احمد بن فرات کہتے ہیں: میں نے اسے کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان ثوری سے روایت کرنے میں یہ ''ضعیف'' ہے اور دیگر راویوں کے بارے میں یہ ثقہ ہے۔ یہ روایت عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔ اس راوی کا انتقال 209ہجری میں ہوا۔

۹۸۴۷ - یعلیٰ بن مرہ کوفی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چوسر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے صرف یعلیٰ بن عبید کے والد نے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۴۸ - یعلیٰ بن مملک (د، ت، س)

اس نے ابوسلمہ سے روایت نقل کی ہے' ابن ابوملیکہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۸۴۹ - یعلیٰ بن ابویحییٰ (د)

اس نے سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مصعب بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(یعیش)

۹۸۵۰ - یعیش بن اجہم

اس نے عبداللہ بن نمیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایسی احادیث منقول ہیں جو محفوظ نہیں ہیں۔ محمد بن ہارون حضرمی اور حسن بن محمد بن شعبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۵۱ - یعیش بن ہشام قرقسانی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔ ابن عساکر نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے روایت نقل کرنے والا شخص بھی مجہول ہے اور ان دونوں میں سے کسی نے وہ حدیث ایجاد کی ہے جو امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهدى له سفرجل فاعطى اصحابه واحدة واحدة.

وفي لفظ اعطاهن معاوية وقال :تلقاني بهن في الجنة.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ کو تحفہ کے طور پر سفرجل دی گئی تو آپ نے اپنے اصحاب کو ایک ایک کر کے دی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیں اور یہ فرمایا: تم ان کے ہمراہ جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا''۔

۹۸۵۲ - یعیش

یہ ایک بزرگ ہے جس سے حارث بن مرہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(یغنم)

۹۸۵۳ - یغنم بن سالم بن قنبر

(قنبر نامی شخص) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں'

یہ امام مالک کے زمانے تک زندہ رہا تھا۔ اس سے محمد بن مخلد رعینی‘ احمد بن عیسیٰ تستری‘ عبدالغنی بن رفاعہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتا تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اور جھوٹ بولا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

امام طحاوی بیان کرتے ہیں: یونس بن عبدالاعلیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یغنم بن سالم ہمارے پاس مصر آئے‘ میں اُن کے پاس آیا تو میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے جنات سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پاس شادی کر لی۔ اُس کے بعد میں پھر کبھی ان کے پاس نہیں گیا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن طلابیہ کے جزء میں ان کے حوالے سے ایک حدیث ہم تک پہنچی ہے‘ جس کا متن یہ ہے:

من قاد اعمی اربعین خطوۃ لم تمس وجھہ النار.

”جو شخص چالیس قدم تک کسی نابینا کو ساتھ لے کے چلے تو اُس کے چہرے کو آگ نہیں چھوئے گی“۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

طوبی لمن رانی وآمن بی‘ ومن رای من رانی‘ ومن رای من رای من رانی.

”اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا‘ اور اُس شخص کو بھی مبارک ہو جس نے اُس کو دیکھا جس نے میری زیارت کی‘ اور اُس کو بھی مبارک ہو جس نے اُس کو دیکھا جس نے اُس کو دیکھا ہوا تھا جس نے میری زیارت کی ہوئی تھی“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ دونوں روایات حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

من تقلد شیئاً من الخراج فقد تقلد ذلا‘ ومن تقلد ذلا فلیس منی.

”جو شخص خراج میں سے کوئی بھی چیز اپنے گلے میں لٹکاتا ہے‘ تو وہ ذلت کو گلے میں لٹکاتا ہے اور جو شخص ذلت کو گلے میں لٹکاتا ہے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے“۔

(یمان)

۹۸۵۴ - یمان بن حذیفہ‘ ابوحذیفہ

اس نے عمرہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابن مغیرہ ہے‘ جس کا ذکر آگے آئے گا‘ اس کے باپ کے نام کے بارے میں

اختلاف کیا گیا ہے۔

۹۸۵۵ - یمان بن رئاب' خراسانی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور خارجیوں سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۸۵۶ - یمان بن سعید مصیصی

اس نے وکیع سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۹۸۵۷ - یمان بن عدی (ق) حمصی

اس نے زبیدی اور برد بن سنان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن موسیٰ فراء' عمرو بن عثمان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الرجل لیدرك بحسن خلقه درجة الساهر الظمآن بالنهار.

''ایک شخص اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو جاگنے والے اور دن کو پیاسا رہنے والے (یعنی نوافل ادا کرنے والے اور نفلی روزہ رکھنے والے) کے درجے تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت اس سے زیادہ عمدہ سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

اس راوی کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ذؤیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے:

ادفنوا شعورکم واظفارکم ودماءکم لا تلعب بها السحرة.

''اپنے بالوں (کٹے ہوئے) ناخنوں اور (نکلے ہوئے) خون کو دفن کر دیا کرو تاکہ جادوگر اُن کے ساتھ نہ کھیلیں''۔

۹۸۵۸ - یمان بن معن مدنی

اس نے...... سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۸۵۹ - یمان بن مغیرہ (ت)' ابوحذیفہ عنزی

اس نے عبدالکریم ابوامیہ سے جبکہ اس سے حجاج بن نصیر نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ اس سے عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے عطاء بن ابی رباح سے نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے' تو وہ

یہ کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور اس نے سالم بن عبداللہ اور نافع کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۸۶۰ - یمان بن نصر

یہ مجہول ہے اس کے حالات نقل کیے گئے ہیں۔

۹۸۶۱ - یمان بن ہارون

یہ ایک ضعیف بزرگ ہے جس سے معتمر بن سلیمان نے روایت نقل کی ہے یہ "مجہول" ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۹۸۶۲ - یمان بن یزید

اس نے محمد بن حمیر حمصی سے ایک طویل روایت نقل کی ہے جو فاسقوں کو ہونے والے عذاب کے بارے میں ہے اور اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

(یوسف)

۹۸۶۳ - یوسف بن ابراہیم (ت ق) تمیمی ابوشیبہ لآل جوہری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی حدیث میں شامل نہیں ہیں تو اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الضعفاء" میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

احب اهلی الی الحسن والحسین.

"میرے اہلِ خانہ میں میرے سب سے زیادہ محبوب حسن اور حسین ہیں"۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یوسف نامی راوی ابوشیبہ ہے اور اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یجتمع فی منافق حسن سمت وفقه فی دین.

"منافق شخص میں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ بوجھ اکٹھے نہیں ہو سکتے"۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا احب السائل المختال ولا الظلوم ولا الشیخ الجهول.

"میں مغرور سوال کرنے والے اور ظالم شخص اور جاہل بوڑھے سے محبت نہیں کرتا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

ثلاث اجهن ویکرهھن الناس :الموت' والفاقة' والمرض.

''تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں پسند کرتا ہوں اور لوگ انہیں ناپسند کرتے ہیں: موت' فاقہ اور بیماری''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا قالت المراة لزوجها :والله ما رایت منك خیرا قط فقد حبط عملها.

''جب کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ کہے: اللہ کی قسم! میں نے کبھی تمہارے طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھا' تو اُس عورت کا عمل ضائع ہو جاتا ہے''۔

ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔

۹۸۶۴ - یوسف بن اسباط شیبانی

یہ زاہد اور واعظ ہے۔ اس نے محل بن خلیفہ اور سفیان ثوری سے جبکہ اس سے میتب بن واضح اور عبداللہ بن خبیق انطاکی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی کتابیں دفن کر دی گئی تھیں تو یہ حدیث کو اُس طرح نقل نہیں کرتا جس طرح نقل کیا جانا چاہیے۔

۹۸۶۵ - یوسف بن اسحاق (ع) بن ابواسحاق سبیعی

عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔ شاید منصور بن وردان عطار نے اسی سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! کیونکہ یوسف نامی راوی ثبت اور حجت ہے اور آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ابن عیینہ یہ کہتے ہیں کہ ابواسحاق کی اولاد میں اُس سے زیادہ بڑا حافظ اور کوئی نہیں ہے۔ بعض اوقات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرتے ہوئے اسے یوسف بن ابواسحاق کہہ دیا جاتا ہے۔ اس نے اپنے دادا اور شعبی سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم' اور اس کے دو چچازاد بھائیوں اسرائیل اور عیسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 157 ہجری میں ہوا۔

۹۸۶۶ - یوسف بن اسحاق حلبی

اس نے محمد بن حماد ظہرانی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من لم یرعو عند الشیب' ولم یستح من العیب' ومن لم یخش الله بالغیب -فلیس لله فیه حاجة.

''جو شخص بڑھاپے کے وقت ڈرتا نہیں ہے اور عیب والی چیز سے شرم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ سے غیب کے طور پر ڈرتا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کی کوئی حاجت نہیں ہے''۔

اس میں خرابی کی جڑ یوسف نامی راوی ہے کیونکہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

۹۸۶۷ - یوسف بن بحر شامی ساحلی

یہ حمص کا قاضی تھا۔ اس نے یزید بن ہارون اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اس سے منکر روایات منقول ہیں۔
ابن عدی کہتے ہیں: حدیث میں یہ قوی نہیں ہے' یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
النبیذ وضوء من لم یجد الماء۔
''نبیذ اُس شخص کے لئے وضو کرنے کا ذریعہ ہے جسے پانی نہیں ملتا''۔
یہ راوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتا ہے: وہ بیان کرتے ہیں:
انما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الحج والعمرة لانه علم انه لا یحج بعدھا۔
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ اس لیے کیا تھا' کیونکہ آپ کو پتا تھا کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
لیس لقاتل من توبة۔
''قاتل کی توبہ قبول نہیں ہوتی''۔
امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کنیت سے متعلق باب میں کیا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی حدیث محدثین کے نزدیک متین نہیں ہے' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ اُنہوں نے اس کا تذکرہ سنن کے حاشیہ میں کیا ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۸۶۸ - یوسف بن جعفر خوارزمی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے والا ایک بزرگ ہے۔ ابوسعید نقاش کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن جوزی کہتے ہیں: اس کی ایجاد کردہ روایات میں یہ روایت بھی ہے:
لما عرج بی قلت: اللھم اجعل الخلیفة من بعدی علیا۔
قال: فارتجت السموات وھتفت بی الملائکة: اقرا: وما تشاء ون الا ان یشاء اللہ۔
وقد شاء اللہ ابا بکر۔
''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں نے دعا کی: اے اللہ! میرے بعد علی کو خلیفہ بنادے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو آسمان بند ہوا اور فرشتوں نے مجھے پکار کر کہا: آپ یہ پڑھیں: ''جو تم چاہتے ہو وہ نہیں ہوتا' ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے'' اور اللہ ابوبکر کو چاہتا ہے''۔

۹۸۶۹ - یوسف بن حطاب مدنی

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ لفظ حطاب ''خ'' کے ساتھ ہے۔

۹۸۷۰ - یوسف بن حوشب

اس سے عبداللہ بن عمر مشکدانہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۹۸۷۱ - یوسف بن خالد (ق) سمتی فقیہ

اس نے عاصم احول اور اسماعیل بن ابوخالد جبکہ اس سے نصر بن علی' زید بن حریش اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے جبکہ ابن سعد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ رائے دینے میں اور فتویٰ دینے میں بصیرت رکھتا تھا لیکن ویسے ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے ایک تحریر دیکھی ہے جسے اس نے جہمیہ فرقے کے نظریات کے بارے میں تحریر کیا تھا اور اس میں اس نے میزان اور قیامت کا انکار کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام طحاوی نے امام مزنی اور امام شافعی کے حوالے سے یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: بتی نامی راوی ثقہ ہے اور سمتی نامی راوی کذاب ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من توضا بعد الغسل فليس منا.

''جو شخص غسل کے بعد وضو کرتا ہے اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابان نامی راوی واہی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من رهن ارضا بدين عليه فانه يقضي من ثمرتها ما فضل من نفقتها' فيقضي من ذلك دينه بعد ان يحتسب الذي هو عنده عمله ونفقته بالعدل.

''جو شخص اپنے ذمے لازم قرض کے عوض میں زمین کو گروی رکھوا دے تو اس کے خرچ میں سے جتنا پھل بچے گا' وہ اُسے ادا کرے گا اور اس میں سے اپنا قرض ادا کر لے گا' اس کے بعد اس کے کام کاج اور اس کے خرچ کا انصاف کے مطابق حساب لگایا لیا جائے گا''۔

یہ متن منکر ہے جسے نقل کرنے میں یوسف بن خالد نامی راوی منفرد ہے۔ اس کا انتقال 189 ہجری میں ہوا۔

۹۸۷۲ - یوسف بن خطاب مدنی

شبابہ بن سیار نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۸۷۳ - یوسف بن ابوذرہ

اس نے جعفر بن عمرو بن امیہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من بلغ اربعين سنة صرف عنه الجنون والجذام والبرص' فاذا بلغ الخمسين لين الله عليه

الحساب، فاذا بلغ الستين رزقه الله الانابة، فاذا بلغ السبعين احبه الله واهل السماء ، فاذا بلغ الثمانين قبل الله حسناته وتجاوز عن سيئاته، فاذا بلغ التسعين غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر، وسمي اسير الله في ارضه، وشفع لاهل بيته.

''جو شخص چالیس سال تک پہنچ جائے تو اُس سے جنون، جذام اور برص کو پھیر دیا جاتا ہے اور جب وہ شخص پچاس سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے حساب کو آسان کر دیتا ہے اور جب وہ ساٹھ سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے رجوع کی توفیق عطا کرتا ہے اور جب وہ ستّر سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اور اہلِ آسمان اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب وہ اسّی سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کی نیکیاں قبول کر لیتا ہے اور اُس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور جب وہ نوّے سال کا ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اُس کا نام یہ رکھا جاتا ہے کہ یہ اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی ہے اور اُس کے گھر والوں کے بارے میں اُسے شفاعت کا حق دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت انس بن عیاض لیثی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، یہ روایت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، اس کے حوالے سے ایک روایت عالی سند کے ساتھ ''خلعیات'' کے چوتھے حصے میں بھی منقول ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یوسف بن ابوذر کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۹۸۷۴ - یوسف بن زبیر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے مسروق سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اپنے والد کی طرح ''مجہول'' ہے۔

۹۸۷۵ - یوسف بن زبیر (س) قرشی

یہ عبدالملک بن مروان کا دودھ شریک بھائی ہے اور صالح الحال ہے۔ اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابن زبیر اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے مجاہد اور بکر مزنی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث سنن نسائی رحمۃ اللہ علیہ میں منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت لزمعة جارية يطؤها، وكانت تظن برجل يقع عليها، فمات زمعة وهي حبلى فولدت غلاما يشبه الرجل الذى كانت تظن به، فذكرته سودة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :اما الميراث فله، واما انت فاحتجبي منه فانه ليس لك باخ.

''زمعہ کی ایک کنیز تھی جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا تھا اور اُس عورت کا یہ کہنا تھا کہ ایک اور شخص نے بھی اُس کے ساتھ صحبت کی ہے، جب زمعہ کا انتقال ہوا تو وہ کنیز حاملہ تھی، اُس نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا جو اُس آدمی کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا جس آدمی کے بارے میں اُس عورت کا یہ بیان تھا (کہ اُس آدمی نے بھی اُس کے ساتھ صحبت کی ہے)۔ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک میراث کا تعلق ہے تو وہ اُس لڑکے کو ملے گی' البتہ تم اُس سے پردہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

۹۸۷۶ - یوسف بن زیاد بصری' ابوعبداللہ

اس نے ابن انعم افریقی اور ابن ابوخالد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ باطل روایات کے حوالے سے مشہور ہے۔ یہ بغداد میں ہوتا تھا' یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے' جبکہ بعض حضرات نے ابن ابوخالد کے حوالے سے روایات نقل کرنے والے شخص اور افریقی کے حوالے سے روایات نقل کرنے والے راوی کے درمیان فرق کیا ہے۔

۹۸۷۷ - یوسف بن سعد (ت' س)

اسے اُن سے نسبتِ ولاء حاصل ہے۔ اس نے حسن بن علی اور حارث بن حاطب سے جبکہ اس سے حماد بن سلمہ' یونس بن عبید' قاسم حدانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک مجہول شخص ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اسے یوسف بن مازن بھی کہا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ دو الگ آدمی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے قاسم بن فضل کے حوالے سے یوسف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا:

یا مسود وجوہ المؤمنین ...الحدیث. ''اے مؤمنوں کے چہروں کو سیاہ کرنے والے شخص''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کے حوالے سے حارث بن حاطب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص فقال :اقتلوہ ...الحدیث.

''نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دو'' الحدیث۔

۹۸۷۸ - یوسف بن سعید جذامی

اس نے عبدالملک بن مروان سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۸۷۹ - یوسف بن سفر' ابوالفیض دمشقی

یہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا سیکرٹری ہے۔ اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں جو اس سے مقدم ہیں' اس کے علاوہ ہشام بن عمار' محمد بن مصفیٰ اور ایک جماعت نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے باطل روایات نقل کی ہیں۔ بیہقی کہتے ہیں: اس کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔ امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل

کی ہے:

شرارکم عزابکم، رکعتان من متاهل خير من سبعين ركعة من غير متاهل.

''تمہارے سب سے بُرے لوگ تمہارے کنوارے ہیں' شادی شدہ شخص کا دو رکعت ادا کرنا' غیر شادی شدہ شخص کے ستّر رکعت ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

درهم في الصحة خير من عتق رقبة عند الموت.

''تندرستی کے دوران ایک درہم صدقہ کر دینا مرنے کے قریب غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ينزل على هذا البيت كل يوم وليلة عشرون ومائة رحمة، ستون للطائفين، واربعون للمصلين، وعشرون للناظرين.

''اس گھر پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں' جس میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں اور چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں اور بیس اُن لوگوں کے لیے ہوتی ہیں جو اس کی زیارت کر رہے ہوتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء بلال الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى، فقال :ادن.

فقال :انى صائم.

فقال :ناكل رزقنا ورزق بلال فى الجنة، يا بلال اعلمت ان عظام الصائم تسبح مادام يؤكل عنده - يا بلال اعلمت ان الصيام فى سبيل الله يدنى المصير ويباعد من عذاب السعير، يا بلال اعلمت ان الله اعد للصائمين في سبيله فى الجنة مالا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر.

''ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ اُس وقت کھانا کھا رہے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: آگے آ جاؤ! اُنہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم جنت میں اپنا اور بلال کا رزق کھائیں گے' اے بلال! کیا تمہیں یہ بات پتا ہے کہ روزہ دار شخص کی ہڈیاں اُس وقت تک تسبیح پڑھتی رہتی ہیں جب تک اُس کی موجودگی میں کھانا کھایا جاتا رہتا ہے' اے بلال! کیا تمہیں پتا ہے کہ اللہ کی راہ میں روزہ رکھنا ٹھکانے کو قریب کر دیتا ہے (یعنی جنت کو قریب کر دیتا ہے) اور جہنم کے عذاب کو دور کر دیتا ہے' اے بلال! کیا تمہیں پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں روزہ رکھنے والوں کے لئے جنت میں ایسی چیزیں تیار کی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں' کسی کان نے اُن کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اُن کا خیال بھی نہیں آیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الرزق مقسوم، وهو آت ابن آدم على اى سيرة سارها ...الحديث.

''رزق کی تقسیم طے ہو چکی ہے اور یہ انسان کے پاس آ کے رہے گا' خواہ وہ کچھ بھی کر لے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الضعفاء'' میں تعلیق کے طور پر اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

كانت المراة اذا اتاها زوجها اعدت خرقا، فاذا قضى حاجته اعطته فسح عنه الاذى ثم رد عليها.

''جب کسی عورت کا شوہر اُس کے پاس (صحبت کرنے کے لئے) آنے لگے تو اُسے پہلے سے ایک کپڑا تیار رکھنا چاہیے' جب وہ شخص اپنی حاجت پوری کر لے تو عورت وہ کپڑا اُسے دے تاکہ وہ اپنے جسم سے گندگی کو پونچھ لے اور پھر اُس عورت کو وہ کپڑا واپس کر دے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

كان عليه السلام يكره البول في الهواء .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھلی جگہ پر پیشاب کرنے کو ناپسند کرتے تھے''۔

۹۸۸۰ - یوسف بن شعیب

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''العلل'' میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۸۱ - یوسف بن طہمان

یہ واہی ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے مسجد قباء کی فضیلت کے بارے میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من توضا في منزله ثم اتى مسجد قباء فصلى فيه اربع ركعات كان كعدل عمرة.

''جو شخص اپنی رہائشی جگہ پر وضو کرنے کے بعد مسجد قباء میں آئے اور وہاں چار رکعت ادا کرے تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہو گا''۔

اس کی مانند ایک روایت صالح سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

اس شخص کے حوالے سے ایسی حدیث بھی منقول ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہوئی ہے جسے اس راوی سے محمد بن عبیداللہ بن موہب نے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

۹۸۸۲ - یوسف بن عبداللہ' ابوشبیب

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۸۸۳ - یوسف بن عبدالرحمٰن

یہ ایک بزرگ ہے جس سے عیسیٰ رکی نے دو موضوع حدیثیں روایت کی ہیں۔

۹۸۸۴ - یوسف بن عبدہ (ت)

اس نے ثابت بنانی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حماد بن سلمہ کا داماد ہے۔ اصمعی کہتے ہیں: حماد بن سلمہ نے مجھے یوسف بن عبدہ کے پاس دیکھا تو وہ بولے: یہ کون سا باغ ہے جس کے پاس تم گئے ہوئے تھے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں جو اس نے حمید اور ثابت سے نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه اوصى اذا مات ان يوضع في فمه شعر من شعر النبي صلى الله عليه وسلم.

''اُنہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ جب اُن کا انتقال ہو جائے تو اُن کے منہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک رکھ دیئے جائیں''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ کو یہ حدیث سنائی تو اُنہوں نے اسے منکر قرار دیا ہے اور اپنے سر کو حرکت دیتے ہوئے یہ کہا: جب اس طرح کے مشائخ ثابت کے حوالے سے کوئی چیز نقل کریں تو تم ان مشائخ پر تہمت عائد کرو۔

اس راوی نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مثل امتي مثل المطر لا يدري اوله خير او آخره.

''میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے کہ یہ پتا نہیں چل سکتا کہ اُس کا ابتدائی حصہ زیادہ بہتر ہے یا آخری حصہ''۔

۹۸۸۵ - یوسف بن عطیہ بصری صفار

یہ انصار کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے قتادہ اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ فلاس کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے تاہم یہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کنیت ابوسہل بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الخلق كلهم عيال الله فاحب الخلق اليه انفعهم لعياله.

''ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی زیرِ کفالت ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اُس کے زیرِ کفالت لوگوں کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ذكر رجل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاثنى عليه خير' وقال :كيف ذكره للموت ؟ قالوا: ما نسمعه يذكره.

قال :ما صاحبكم هناك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا اور اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا: اس کا ذکر مرنے کے لئے کیا جارہا ہے' تو لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی وہاں نہیں ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وعظ النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه فرفع رجل صوته بالبكاء .

فقال :من هذا الذى قد لبس علينا' ان كان صادقا فقد شهر نفسه' وان كان كاذبا محقه الله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو وعظ کررہے تھے کہ اسی دوران اُن میں سے ایک شخص کی رونے کے دوران آواز بلند ہوگئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کون ہے جس نے ہمارے لیے اُلجھن پیدا کردی ہے' اگر وہ سچا ہے تو وہ مشہور ہو جائے گا اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے مٹادے گا''۔

عبدالمتعالی نامی راوی ثقہ ہے اور حدیث کو ایجاد کرنے کا الزام یوسف نامی راوی کے سر ہے۔

ایک جماعت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كيف اصبحت يا حارثة ؟ قال :اصبحت مؤمنا حقا.

قال :فان لكل قول حقيقة ....الحديث .

''اے حارثہ! تمہارا کیا حال ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یہ حال ہے کہ میں حقیقی مؤمن ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يكون في آخر الزمان عباد جهال وقراء فسقة.

''آخری زمانے میں کچھ جاہل عبادت گزار ہوں گے اور فاسق قاری ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء شاب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :يا رسول الله' انى اريد سفرا فادع الله لى.

فقال النبي صلى الله عليه وسلم :ادع حتى اؤمن.

وقال :اللهم وفقه.

فقال الشاب :اللهم اجمع على الهدى امرنا' واجعل التقوى زادنا' واجعل الجنة مآوانا.

''ایک نوجوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں سفر پر جانا چاہ رہا ہوں تو آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دعا کرو تا کہ میں آمین کہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! تُو اسے (اچھی دعا کرنے کی) توفیق دینا۔ تو اُس نوجوان نے یہ دعا کی: اے اللہ! تُو ہمارے معاملے کو ہدایت پر جمع رکھنا اور تقویٰ کو ہمارا زادِ سفر بنانا اور جنت کو ہمارا ٹھکانا بنانا''۔

یہ بات بھی منقول ہے کہ یوسف بن عطیہ نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہوا ہے۔ جبکہ اسحاق بن راہویہ' زعفرانی اور ایک مخلوق نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 187 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

۹۸۸۶ - یوسف بن عطیہ باہلی کوفی وراق' ابومنذر

فلاس بیان کرتے ہیں: یہ بصری سے زیادہ بڑا جھوٹا ہے' یہ ہمارے پاس آیا تھا اور اس نے مربد میں پڑاؤ کیا تھا' تو میں نے اسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :اذا اذنت فترسل' واذا اقمت فاحدر .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کے دو اور جب اقامت کہو تو تیزی سے کلمات پڑھو''۔

عمرو بن شمر نامی راوی واہی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا ابی' هذا جبرائيل يقرئك السلام' ويقول :ان الله يقرئك السلام' ويامرنی ان اقرا عليك.

فقلت :بابی وامی يا رسول الله !وعليك انزل' وعليك نقرا؟ قال :هكذا امرنی ربی.

فقراه علی فی السنة التی توفی فيها مرتين.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابی! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سلام کہا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے تو ہم آپ کے سامنے اسے پڑھیں گے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہی حکم دیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سال میرے سامنے قرآن پڑھا جس سال میں آپ کا انتقال ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اسے پڑھا''۔

یہ روایت سلام طویل نے ہارون بن کثیر کے حوالے سے جبکہ قاسم بن حکم نے بھی ہارون کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ ہارون نامی راوی ''مجہول'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب يوم الخميس ويحب ان يسافر فيه.

''نبی اکرم ﷺ جمعرات کے دن کو پسند کرتے تھے اور اس دن میں سفر پر روانہ ہونا بھی پسند کرتے تھے''۔

دیگر راویوں نے اسے خالد بن الیاس سے نقل کرتے ہوئے درمیان میں منکدر نامی راوی کا ذکر نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابن عطیہ نامی اس راوی کی احادیث محفوظ نہیں ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۹۸۸۷ - یوسف بن غرق

اس نے ہشام دستوائی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابن غرق بن لمازہ جو اہواز کا قاضی تھا۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔ حافظ ابوعلی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سعادة المرء خفة عارضيه.

''آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات شامل ہے کہ اس کے رخسار اندر دھنسے ہوئے ہوں''۔

محمود بن خراش نے یوسف کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے اور دونوں رخساروں کی جگہ داڑھی کا ذکر کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما مات ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :ان له لمرضعتين في الجنة.

ولو عاش كان صديقا نبيا' ولو عاش لاعتقت اخواله القبط' وما استرق قبطي.

''جب نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا: جنت میں اس کے لئے دودھ پلانے والی دو خواتین ہیں۔ اگر یہ زندہ رہ جاتا تو یہ صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہ جاتا تو میں اس کے ننھیالی عزیزوں یعنی قبطی قبیلے کے لوگوں کو آزاد کر دیتا اور پھر کبھی کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاسکتا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اصيب بمصيبة فليذكر مصيبته بي.

''جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو مجھے لاحق ہونے والی مصیبت کو یاد کرلے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یوسف نے جو روایات نقل کی ہیں' اُن میں احتمال پایا جاتا ہے کیونکہ اس نے ضعیف راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جیسے عثمان بری' ابوشیبہ ابراہیم' سکین' یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۹۸۸۸ - یوسف بن قزغلی

یہ واعظ ہے' مؤرخ ہے' اس کا لقب شمس الدین ہے اور کنیت ابومظفر ہے' یہ ابن جوزی کا پوتا ہے۔ اس نے اپنے دادا اور ایک گروہ

سے روایات نقل کی ہیں اور اس نے ایک کتاب مراۃ الزمان تالیف کی تو آپ اُسے دیکھیں گے کہ اس نے اُس میں منکر حکایات نقل کی ہیں' تو میں اسے ثقہ شمار نہیں کرتا جو اس نے نقل کی ہے' بلکہ یہ حد سے آگے گزر جاتا ہے اور پھر رافضی بھی بن گیا ہے۔ اس بارے میں اس کی ایک اور تالیف بھی ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اس کا انتقال 654 ہجری میں دمشق میں ہوا۔ شیخ محیی الدین سوسی کہتے ہیں: جب میرے دادا کو ابن جوزی کے پوتے کے انتقال کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے! یہ رافضی تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وعظ کرنے کا بڑا ماہر تھا اور حنفیہ کا مدرس تھا۔

۹۸۸۹ - یوسف بن ابو کثیر (ق)

یہ بقیہ کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے دو ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے نوح بن ذکوان سے نقل کی ہیں۔

۹۸۹۰ - یوسف بن مبارک بغدادی خیاط مقری

ابن نجار نے تاریخ میں اسے واہی قرار دیا ہے اور اسے متروک قرار دیا ہے کیونکہ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ابو طاہر بن سوار سے صباح قرأت کا سماع کیا ہے' تو اسے رسوائی اور ندامت کا شکار ہونا پڑا۔

۹۸۹۱ - یوسف بن محمد (د'س) بن ثابت بن قیس انصاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۹۲ - یوسف بن محمد (ق) بن منکدر تیمی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے کئی حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان فقال :الصبر والسماحة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: صبر اور نرمی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای الرجل مغیر الخلق خر ساجدا.

واذا رای القرد خر ساجدا' واذا قام من منامه خر ساجدا شکرا للہ عزوجل.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ایسا شخص دیکھتے جس کی شکل وصورت بگڑی ہوئی ہوتی تو آپ سجدے میں گر جاتے تھے اور جب آپ بندر دیکھتے تھے تو سجدے میں چلے جاتے تھے' جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں چلے جاتے تھے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ما اوذی احد ما اوذیت.

''کسی کو بھی اتنی اذیت نہیں دی گئی جتنی مجھے دی گئی ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

مداراۃ الناس صدقۃ.

''لوگوں کے ساتھ حسن سلوک صدقہ ہے''۔

امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما نحن مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السوق اذا امراۃ قد اخذت بعنان حمارہ، فقالت :ان زوجی لا یقربنی، ففرق بینی وبینہ. فدعاہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال :مالك ولھا ؟ جاء ت تشکو منك، حقا انك لا تقربھا ؟ قال: یا رسول اللّٰہ، والذی اکرمك ان عھدی بھا لھذہ اللیلۃ، فبکت وقالت: کذب، ففرق بینی وبینہ، فانہ من ابغض خلق اللہ الی. فتبسم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم اخذ براسہ وراسھا، فجمع بینھما، وقال :اللّٰھم ادن کل واحد منھما من صاحبہ.

قال جابر :فلبثنا ما شاء اللہ ان نلبث مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالسوق، فاذا نحن بالمراۃ تحمل ادما، فلما راتہ طرحت الادم، واقبلت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، فقالت: والذی بعثك بالحق ما خلق اللہ من بشر احب الی منہ الا انت.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار میں موجود تھے، اسی دوران ایک عورت نے ایک گدھے کی لگام پکڑی ہوئی تھی، اُس نے کہا: میرا شوہر میرے قریب نہیں آتا تو آپ میرے اور اُس کے درمیان علیحدگی کروا دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے شوہر کو بلوایا اور دریافت کیا: تمہارا اور اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ یہ تمہاری شکایت کرنے کے لئے آئی ہے، کیا یہ بات ٹھیک ہے کہ تم اس کے قریب نہیں جاتے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت عطا کی ہے! میں ابھی گذشتہ رات اس کے ساتھ تھا۔ تو وہ عورت رو پڑی اور بولی: اس نے جھوٹ کہا ہے، آپ میرے اور اس کے درمیان علیحدگی کروا دیجئے کیونکہ یہ میرے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کا سر اور اُس عورت کا سر پکڑا اور اُن دونوں کو جمع کیا اور فرمایا: اے اللہ! ان دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کے قریب کر دے! حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر جتنا بھی عرصہ اللہ کو منظور تھا اُتنا عرصہ گزر گیا۔ ایک مرتبہ ہم پھر بازار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس سے وہی عورت گزری، اُس نے چمڑا اُٹھایا ہوا تھا، جب اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اُس نے وہ چمڑا ایک طرف رکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئی، اُس نے عرض

کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اب اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی انسان میرے نزدیک اُس شخص سے زیادہ محبوب نہیں ہے' البتہ آپ کا معاملہ مختلف ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

ان الله حیی کریم ...الحدیث.

''بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور کرم کرنے والا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یوسف نامی راوی کے حوالے سے میرے علم کے مطابق اس کے علاوہ اور کوئی احادیث منقول نہیں ہیں جو میں نے ذکر کی ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قالت ام سلیمان بن داود له :یا بنی لا تکثر النوم باللیل' فانه یترك العبد فقیرا یوم القیامة.

''حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے اُن سے کہا: اے میرے بیٹے! تم رات کے وقت زیادہ نہ سونا' کیونکہ یہ چیز قیامت کے دن آدمی کو غریب کر دے گی''۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سنید نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک راوی کے حوالے سے سنید سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۹۸۹۳ - یوسف بن محمد بن علی مؤدب

اس نے حارث بن ابواسامہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوالقاسم بن ثلاج اس سے دو منکر حدیثیں نقل کی ہیں' یہ بات خطیب بغدادی نے بیان کی ہے۔

۹۸۹۴ - یوسف بن محمد (ق) صہیبی

یہ یوسف بن محمد بن یزید بن صیفی بن صہیب بن سنان ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ادان دینا وهو مجمع علی الا یقضیه لقی الله سارقا.

ومن اصدق امراة صداقا وهو مجمع علی الا یؤدیه لقی الله زانیا.

''جو شخص قرض لے اور اُس کا پکا ارادہ یہ ہو کہ وہ اُسے واپس نہیں کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چور کے طور پر حاضر ہوگا اور جو شخص کسی عورت کا مہر مقرر کرے اور اُس کا پختہ ارادہ یہ ہو کہ وہ اسے ادا نہیں کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زانی کے طور پر حاضر ہوگا''۔

اس راوی سے ہشام بن عمار نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ رازی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ اس کے دادا حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كان يؤمن بالله فليحب صهيبا حب الوالدة لولدها.

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو وہ صہیب کے ساتھ اس طرح محبت کرے جس طرح ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے''۔

۹۸۹۵ - یوسف بن مسعود زرقی

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) بلکہ عبیداللہ بن عمر نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۹۶ - یوسف بن مہران (ت، خ)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ علی بن جدعان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس کا حافظہ عمرو بن دینار کے حافظے سے مشابہت رکھتا ہے۔

میمونی نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور ابن جدعان کے علاوہ مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شعبہ نے علی بن زید کے حوالے سے یوسف بن ماہک کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ راوی یوسف بن مہران ہے، یعنی شعبہ کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یوسف بن مہران کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اور اُس کے ذریعے مذاکرہ کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لما اغرق الله فرعون قال :آمنت انه لا اله الا الذى آمنت به بنو اسرائيل.

فقال جبرائيل :يا محمد، لو رايتني وانا آخذ من حال البحر ادسه في فيه مخافة ان تدركه الرحمة.

''جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کر دیا تو وہ بولا: میں اُس ذات پر ایمان لاتا ہوں کہ اُس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ تو حضرت جبرائیل کہتے ہیں: اے حضرت محمد! کاش آپ مجھے دیکھتے کہ میں اُس وقت سمندر کے کنارے سے مٹی پکڑ کر اُس کے منہ میں ٹھونس رہا تھا، اس اندیشے کے تحت کہ کہیں رحمت اُس تک نہ پہنچ جائے''۔

۹۸۹۷ - یوسف بن میمون (ق)، ابوخزیمہ صباغ کوفی

یہ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی آل کے غلاموں میں سے ایک ہے۔ اس نے عطاء اور حسن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قطبہ بن عبدالعزیز اور ابویحییٰ حمانی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ علی بن مسہر اور وکیع نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ دوسری جگہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من رای ربه فی المنام دخل الجنة.

''جو شخص خواب میں اپنے پروردگار کا دیدار کر لے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من باع دارا ولم یجعل ثمنها فی مثلها لم یبارك له فیه.

''جو شخص کوئی گھر فروخت کرے اور اُس کی قیمت اُس کی طرح کے (کسی دوسرے گھر) پر خرچ نہ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی''۔

۹۸۹۸-(صح) یوسف بن یزید (م' خ)' ابومعشر براء

یہ ''صدوق'' اور سمجھدار ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس نے یوسف بن عبید اور حنظلہ سدوسی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ' محمد بن ابوبکر مقدمی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کسی وجہ کے بغیر اسے ثقہ قرار دیا ہے اور کئی حضرات نے اس کی تعریف کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۹۸۹۹ -یوسف بن یعقوب نیشاپوری

اس نے ابوبکر بن ابوشیبہ کے حوالے سے اُن کی تاریخ روایت کی ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ برقانی کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کی کنیت ابوعمرو ہے۔ اس نے بغداد نے سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے محمد بن بکار بن ریان' ابن ابوشیبہ اور فلاس نے جبکہ اس سے امام دارقطنی' ابن شاہین اور معافی نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''ضعیف'' ہے۔ عبد الغنی کہتے ہیں: یہ ابوبکر بن ابوشیبہ سے نقل ہونے والی روایت کی طرف موثوب تھا۔ اس کا انتقال 320 ہجری میں ہوا۔

۹۹۰۰ -یوسف بن یعقوب' ابوعمران

اس نے ابن جریج کے حوالے سے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس سے ایک مجہول شخص نے روایت نقل کی ہے جس کا نام محمد بن عبدالرحمٰن سلمی ہے۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان خزیمة ابن ثابت الانصاری کان فی عیر لخدیجة وان النبی صلی الله علیه وسلم کان معه فی تلك العیر ...

''حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قافلے میں تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ اُس قافلے میں تھے''۔

اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے جسے ابوموسیٰ نامی محدث نے ''طوالات'' میں ذکر کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ عبدان اہوازی نے سلمی نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۹۹۰۱ - یوسف بن یعقوب یمانی قاضی

اس نے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح کہا ہے اور کہا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صنعاء کا قاضی اور وہاں کا مفتی تھا' اس نے عمر بن عبدالعزیز سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اس سے ہشام بن یوسف' سفیان ثوری' امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ ''صدوق'' ہو گا۔

۹۹۰۲ - یوسف بن یونس افطس

اس نے سلیمان بن بلال اور امام مالک نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے جو بھی روایت نقل کرتا ہے وہ منکر ہوتی ہے۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاخصاء .

وقال :فیہ نماء الخلق.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کروانے سے منع کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: اس میں خلق کی نشو ونما ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ یدعو بالعبد فیسالہ عن جاھہ کما یسالہ عن مالہ.

''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو بُلائے گا اور اُس سے اُس کے مرتبہ ومقام کے بارے میں بھی حساب لے گا' جس طرح وہ اُس بندے سے اُس کے مال کے بارے میں حساب لے گا''۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے طور پر اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور افطس نامی راوی سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) (جی نہیں!) بلکہ جو شخص اس طرح کی دو روایات نقل کرنے والا شخص ہو وہ نہ تو ثقہ ہوگا اور نہ ہی مامون ہوگا۔

۹۹۰۳ - یوسف' ابوخزیمہ

وکیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ یوسف بن میمون ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ تاہم ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں آدمیوں کے درمیان فرق کیا ہے' اسی لیے اس کا ذکر دوبارہ کیا ہے' ویسے یہ دونوں ایک ہی آدمی ہیں اور یہ راوی ضعیف ہے۔

۹۹۰۴ - یوسف اموی (س' ق)

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے اس کے بیٹے محمد نے روایت نقل کی ہے۔

(یونس)

۹۹۰۵ - یونس بن احمد بن یونس

اس نے ابوخلیفہ جمحی کے حوالے سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

ان الله ليتجلى لابى بكر خاصة.

''بے شک اللہ تعالیٰ ابوبکر کے لئے خاص تجلی کرے گا''۔

تو اس روایت کی ابوخلیفہ کی طرف نسبت کرنے کے حوالے سے الزام اسی راوی پر عائد کیا گیا ہے۔

۹۹۰۶ - یونس بن ارقم

اس نے یزید بن ابوزیاد اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے عبیداللہ قواریری نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن خراش نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۹۹۰۷ - یونس بن ابواسحاق

اس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

۹۹۰۸ - یونس بن بکیر (م' تبعا' ذ' ت' ق) بن واصل شیبانی

اس کی اُن کے ساتھ ولاء کے ساتھ ہے' یہ کوفی اور بوجھ اُٹھانے والا شخص ہے۔ یہ آثار اور سیرت کے ائمہ میں سے ایک ہے۔ اس نے اعمش' ہشام بن عروہ اور ابن اسحاق سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن معین' اشج' احمد عطاردی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: جہاں تک حدیث کا معاملہ ہے تو مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ اس کی کسی روایت کو منکر قرار دیا گیا ہو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ حجت نہیں ہے' یہ ابواسحاق کا کلام لیتا تھا تو اُسے حدیث کے ساتھ ملا دیتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے' تاہم یہ مرجئی تھا اور حاکمِ وقت کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ اس کے معاملہ کو ثبت قرار دیا جائے۔ عبید بن یعیش بیان کرتے ہیں: یونس بن بکیر شیبانی ابوبکر نے ہمیں یہ کہا ہے جو ایک ثقہ راوی ہے کہ ابراہیم بن ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن عبیداللہ بن نمیر سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ثقہ ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یونس نامی یہ راوی جعفر بن برمک کا مظالم کا نگران تھا اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ اور اس کا بیٹا بکر بعض حضرات نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ مضر بن محمد اور عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے اس سے روایت نوٹ کی تھی لیکن میں اس سے حدیث روایت نہیں کرتا۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: یحییٰ حمانی نے مجھ سے کہا: میں اس سے روایت کرنے کو حلال قرار نہیں دیتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حمانی سے کہیں زیادہ ثقہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ینزل ابن مریم فیمکث فی الناس اربعین سنة.

قال :یا ابا هریرة سنة کسنة.

قال :هکذا قال.

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول کریں گے اور لوگوں کے درمیان چالیس سال تک رہیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اُن میں سے ایک سال ایک سال کی طرح ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه قال :یا رسول الله آخیت بینی وبین حمزة بن عبد المطلب.

''حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے میرے اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے''۔

عمرو نامی راوی ابواسحاق عطاردی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان اهل تهامة یقلدون الغنم کما یقلدون الابل.

''اہل تہامہ اپنی بکریوں کے گلے میں بھی اُسی طرح ہار ڈالتے تھے جس طرح وہ اونٹوں کے گلے میں ہار ڈالتے تھے''۔

ایک جماعت نے یہ روایت ابواسحاق کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یونس نامی اس راوی کے حوالے سے شواہد کے طور پر روایات نقل کی ہیں' اصول کے طور پر نقل نہیں کی ہیں۔ اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر اس کے ذریعے استشہاد کے طور پر کیا ہے' ویسے یہ حسن الحدیث ہے۔ اس کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔ ابراہیم حبلی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یونس ثقہ ہے۔ یہ جعفر بن یحییٰ کے ساتھ ہوتا تھا' یہ خوشحال شخص تھا۔ ایک شخص نے اس سے کہا کہ وہ لوگ اُس پر زندیق ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں تو اُنہوں نے کہا: یہ جھوٹ ہے' میں نے ابوشعبہ کے دونوں صاحبزادوں کو دیکھا ہے کہ وہ دونوں اس کے پاس آئے اور اُس نے ان دونوں کے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات چیت کی۔

۹۹۰۹ - یونس بن تمیم

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' آپ نے فرمایا ہے:

من البسه الله نعمته فلیکثر من الحمد لله' ومن کثرت همومه فلیستغفر الله' ومن ابطا عنه الرزق فلیکثر من لا حول ولا قوة الا بالله' ومن دخل دار قوم فلیجلس حیث امروه.

ومن الذنب الحقد في الحسد.

''جسے اللہ تعالیٰ نعمتیں عطاء کرے' اُسے کثرت کے ساتھ الحمد للہ پڑھنا چاہیے اور جس شخص کی پریشانیاں زیادہ ہوں اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے اور جس شخص کے رزق میں تاخیر ہوتی ہو تو اُسے کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص کسی قوم کے گھر میں داخل ہو تو اُسے وہیں بیٹھنا چاہیے جہاں وہ اُسے بیٹھنے کے لئے کہیں' اور گناہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی حسد میں کینہ رکھے''۔

اس کے بعد راوی نے حدیث نقل کی ہے جسے طبری نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اور یہ روایت یونس نامی راوی کے حوالے سے معجم اوسط میں منقول ہے۔

۹۹۱۰ - یونس بن حارث (دٗ ت' س) طائفی

اس نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبردہ اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ وکیع اور ابوعاصم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب ان يصلي على فروة مدبوغة او حصير.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات پسند کرتے تھے کہ آپ دباغت شدہ کھال پر یا چٹائی پر نماز ادا کریں''۔

اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ ابن المدینی سے یونس بن حارث کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ہم اسے انتہائی ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۹۹۱۱ - یونس بن خباب اسیدی (عو)

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اور اس کا دوسرا اسم منسوب کوفی ہے۔ اس نے طاؤس اور مجاہد سے جبکہ اس سے شعبہ' معتمر بن سلیمان اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں' یہ رافضی تھا۔ اس نے عباد بن عباد سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو قتل کیا تھا' تو میں نے اس سے کہا: جب ایک قتل ہوگئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری کا نکاح اُن کے ساتھ کیوں کیا؟ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ کذاب تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بُرا شخص تھا اور ضعیف تھا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بُرا شخص تھا جس میں انتہاء پسندانہ شیعی نظریات تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ عباد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں یونس بن خباب کے پاس آیا اور اُس سے عذابِ قبر سے متعلق حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے مجھے بتایا اور پھر بولا: یہاں ایک کلمہ ہے جسے ناصبی لوگ چھپا کر رکھتے ہیں' میں نے دریافت کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا: قبر میں یہ بھی دریافت کیا جائے گا کہ تمہارا ولی

کون ہے؟ اگر مردہ جواب دے گا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں تو وہ نجات پالے گا۔ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو اپنے بڑوں سے یہ بات کبھی نہیں سنی' تو اُس نے مجھ سے کہا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: اہلِ بصرہ سے' تو اُس نے کہا: تم عثمانی ہو اور خبیث ہو' تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہو جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کو قتل کر دیا تھا۔ تو میں نے کہا: اگر ایک قتل ہوگئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری صاحبزادی کی شادی اُن کے ساتھ کیوں کی تھی' اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلنا يا رسول الله' ذهب اهل الاموال بالاجر ...الحديث.

''ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! مالدار لوگ اجر لے گئے ہیں''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الساعة التي في الجمعة بعد العصر.

''جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے:

خرجت وعلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حيطان المدينة فمررنا بحديقة' فقال علي: ما احسن هذه الحديقة !فقال النبي صلى الله عليه وسلم :حديقتك في الجنة احسن منها' حتي مر بسبع حدائق ويقول مثلها.

وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يبكي' فقال علي :ما يبكيك ؟ قال :ضغائن في صدور قوم لا يبدونها لك حتي يفقدوني.

''میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے' ہمارا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ باغ کتنا خوبصورت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں موجود تمہارا باغ اس سے بھی زیادہ اچھا ہے' یہاں تک کہ آپ کا گزر سات باغات کے پاس سے ہوا تو آپ اس کی مانند کلمات کہتے رہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس بغض کی وجہ سے جو کچھ لوگوں کے دل میں ہوگا' وہ تمہارے لیے اسے اُس وقت ظاہر ہوگا جب لوگ مجھے غیر موجود پائیں گے''۔

یہ روایت عبدالرحمٰن بن صالح اور ابوبکر بن ابوشیبہ نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ مفضل بن صالح نے یونس بن خباب کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ عثمان بن حاضر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من عبد يستجير بالله من النار في كل يوم سبعا الا اجاره الله منها.

''جو شخص روزانہ سات مرتبہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے اُسے پناہ عطا کر دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الا ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر.

''خبردار! اس اُمت کے نبی کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں اور پھر حضرت عمر ہیں''۔

۹۹۱۲ - یونس بن راشد (د) جزری

یہ حران کا قاضی ہے۔ اس نے عطاء خراسانی اور خصیف سے جبکہ اس سے نفیلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مرجئی تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید یہ کہا ہے: یہ داعی بھی تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تجوز وصية لوارث.

''وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے''۔

یہ روایت مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' لیکن اس کا موصول ہونا زیادہ عمدہ سند کے ساتھ ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے۔

۹۹۱۳ - یونس بن سعید

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۹۱۴ - یونس بن سلیم (ت' س) صنعانی

امام عبدالرزاق نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا ہے' تاہم یہ روایت میں جان بوجھ کر (غلط بیانی) نہیں کرتا' دیگر حضرات نے اُن کا ساتھ دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یونس بن سلیمان صنعانی کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی اور وہ روایت صرف اسی کے حوالے سے منقول ہوتی ہے اور وہ روایت امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان اذا نزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم الوحي يسمع عند وجهه كدوى النحل ... الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہو رہی ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس سے یوں آواز سنائی دیتی تھی جیسے شہد کی مکھی بھنبھناہٹ ہوتی ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

۹۹۱۵ - یونس بن شعیب

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ ابن عدی نے اس کا

تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله زوجني في الجنة مريم بنت عمران، وكلثم اخت موسى، وآسية امراة فرعون.

فقلت :هنيا لك يا رسول الله.

''اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی عمران کی صاحبزادی سیّدہ مریم اور حضرت موسیٰ کی بہن کلثم سے اور فرعون کی اہلیہ آسیہ سے کردی ہے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو مبارک ہو!''

۹۹۱۶ - یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ

یہ اسحاق کا بھائی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۹۱۷ - یونس بن عبدالاعلیٰ (م، س، ق)، ابوموسیٰ صدفی

اس نے ابن عیینہ اور ابن وہب سے جبکہ اس سے ابن خزیمہ، ابوعوانہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے حفظ اور عقل کے حوالے سے اس کی صفت بیان کی ہے، تاہم یہ امام شافعی سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے:

لا مهدى الا ابن مريم.

''مہدی سے مراد صرف عیسیٰ بن مریم ہی ہیں''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۹۹۱۸ - یونس بن عبدربہ جزری

سلم بن قتیبہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۹۹۱۹ - یونس بن عبدالرحیم عسقلانی

اس نے ضمرہ سے روایت نقل کی ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۹۲۰ - یونس بن عبید (ذ، ت، س) کوفی

اس نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے ذکر میں ہے کہ وہ سیاہ رنگ کا تھا اور چوکور تھا اور چمڑے بنا ہوا تھا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۹۹۲۱ - یونس بن عطاء صدائی

اس نے حمید طویل کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان معاوية كاتب النبي صلى الله عليه وسلم، فكان اذا راى من النبي صلى الله عليه وسلم غفلة وضع القلم في فيه، فقال : يا معاوية اذا كتبت كتاباً فضع القلم على اذنك، فانه اذكر لك.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دیکھتے کہ آپ کی توجہ نہیں ہے تو اپنا قلم اپنے منہ میں رکھ لیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ! جب تم کوئی لکھو تو قلم اپنے کان پر رکھا کرو' اس طرح تمہاری یادداشت بہتر رہے گی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

لا يحبس الانسان في الدين اكثر من اربعين يوما.

''کسی بھی شخص کو قرض کے معاملے میں چالیس دن سے زیادہ قید نہیں رکھا جا سکتا''۔

یہ دونوں روایات اس راوی کے حوالے سے سلمہ بن سلیمان نے نقل کی ہیں جو سلمہ بن شبیب کا استاد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من طلب العلم تكفل الله برزقه.

''جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا کفیل ہو جاتا ہے''۔

میں نے سفیان ثوری کے دادا کا ذکر اس حدیث کے علاوہ اور کہیں نہیں دیکھا۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یونس بن عطاء نے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں' اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۹۹۲۲ - یونس بن ابواسحاق (م' عو) عمرو بن عبداللہ ہمدانی سبیعی کوفی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' ناجیہ بن کعب اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسرائیل کے دونوں صاحبزادوں عیسیٰ اور القطان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مہدی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن خراش کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ''المحلی'' میں یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ القطان اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ ''صدوق'' ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگرچہ یہ شعبہ اور مسعر کے پائے کا نہیں ہے۔ لیکن پھر علی نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں غفلت پائی جاتی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مضطرب ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے یونس بن ابواسحاق کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایسا ہے اور ایسا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ یہ عبارت زیادہ تر اُس وقت نقل کرتے ہیں

کہ جب اُن کے والد نے اُنہیں یہ جواب دیا ہوتا ہے تو عام طور پر یہ کنایہ ہوتا ہے کہ یہ راوی کمزور ہے۔ ابن ابومریم اور دارمی نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یونس نامی اس راوی کا انتقال 159 ہجری میں 90 برس کے لگ بھگ عمر میں ہوا۔ اگرچہ یہ 90 سال سے زیادہ کا نہیں ہوسکا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال بلال: اتيت النبي صلى الله عليه وسلم اوذنه بالصلاة صلاة الغداة' وهو يريد الصيام' فدعا بماء فشرب' ثم ناولني فشربت' ثم خرج الى الصلاة.

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ کو نماز یعنی صبح کی نماز کے لئے بلاؤں' تو آپ کا روزہ رکھنے کا ارادہ تھا' آپ نے پانی منگوایا اور پی لیا' پھر میری طرف بڑھایا تو میں نے بھی پی لیا' پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے آئے''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور اسے نقل کرنے میں خلاد نامی راوی منفرد ہے۔

۹۹۲۳ - یونس بن ابوعیزار

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۹۲۴ - یونس بن ابوالفرات (خ' ت' س) اسکاف بصری

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن بکر برسانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات غالب ہوتی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ اس کے ثقہ ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال کرنا واجب ہے۔

۹۹۲۵ - یونس بن ابوفروہ

یہ مروان بن معاویہ کا استاد ہے۔

۹۹۲۶ - یونس بن ابونعمان

اس نے سیدہ اُم حکیم رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۹۲۷ - یونس بن واقد

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ تینوں راوی مجہول ہیں۔

۹۹۲۸ - یونس بن قاسم یمامی

یہ عمر کا والد ہے۔ اس نے عطاء اور عکرمہ بن خالد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے اور مسدد نے روایات نقل کی

ہیں۔ یہ راوی ثقہ ہے لیکن بردعی نے کتاب ''معرفۃ الحدیث'' میں یہ بات نقل کی ہے: میرے نزدیک یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۹۲۹ - یونس بن نافع (د س) ابوغانم

سلیمانی بیان کرتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ اس سے ابوتمیلہ اور عبدان نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۹۳۰ - یونس بن ہارون

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہے اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ثلاث یفرح بھن البدن ویربو علیه: الثوب اللین والطیب وشرب العسل.

''تین چیزیں ایسی ہیں جس کے ذریعے جسم خوش ہوتا ہے اور اس کے ذریعے صحت مند ہوتا ہے: نرم کپڑا، خوشبو اور شہد پینا''۔

یہ روایت امام مالک کے حوالے سے یونس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔

۹۹۳۱ - یونس بن یحییٰ ہاشمی قصار

یہ مکہ میں مقیم رہا ہے اور اس نے ارموی، شیخ ابوالوقت اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: اپنی روایت میں یہ تساہل کا شکار ہو جاتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ''صدوق'' ہے اور اچھی حالت والا ہے۔

۹۹۳۲ - (صح) یونس بن یزید (ع) ایلی

یہ امام زہری کا شاگرد ہے ثقہ ہے اور حجت ہے۔ ابن سعد نے یہ مختلف رائے اختیار کی ہے جو یہ کہا ہے کہ یہ حجت نہیں ہے اور وکیع نے بھی یہ مختلف رائے رکھی ہے اور یہ کہا ہے: اس کا حافظہ برا ہے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول کچھ روایات کو منکر قرار دیا ہے۔ اثرم بیان کرتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یونس کے معاملے کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۹۳۳ - یونس بن ابویعفور (م ق) عبدی کوفی

اس نے اپنے والد وقدان کے حوالے سے اور عون بن ابوجحیفہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن منصور، عثمان بن ابوشیبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۳۴ - یونس

یہ جھوٹا ہے بعض حضرات نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ ''صدوق'' ہے تو یہ مذاق اڑانے کے طور پر ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابراہیم بن سعد کے پاس دیکھا تو اس سے فائدہ کے بارے میں دریافت کیا۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

باب:

کنیتوں کا بیان

(ابوابراہیم)

۹۹۳۵ - ابوابراہیم (ت،س) اشہلی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے نمازِ جنازہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایت نقل کی ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کا باپ کون ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ شخص وہم کا شکار ہوا ہے جس نے یہ کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابوقتادہ ہے' اُن کا تعلق تو بنوسلمہ سے تھا۔

۹۹۳۶ - ابوابراہیم

یہ مصر کا رہنے والا ایک بزرگ ہے جس نے نافع سے روایت نقل کی ہے۔یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔سعید بن ابوایوب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ام ابان)

۹۹۳۷ - ام ابان بنت وازع بن زارع

اس نے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی اور قدم بوسی کی تھی۔اس خاتون سے اس روایت کو نقل کرنے میں مطر اعنق نامی راوی منفرد ہے۔

(ابوالابرد' ابواحمد)

۹۹۳۸ - ابوالابرد (ت،ق)

اس نے حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے مسجد قباء کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔عبدالحمید بن جعفر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۹۳۹ - ابواحمد (ق) کلاعی

اس نے مکحول سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے۔اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

(ابواحوص، ابواخنس)

۹۹۴۰ - ابواحوص (عو)

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ بعض اکابرین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، یہ بات عباس دوری نے اُن سے نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی اور نہ ہی کسی نے اس کے ثقہ ہونے کا فیصلہ دیا ہے۔ میں نے ابواحوص کو سعید بن مسیّب کی محفل میں یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور اُسے صحیح قرار نہیں دیا بلکہ یہ کہا ہے: یہ حسن ہے۔ اس کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی منقول ہے، جس میں نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت مذکور ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: سعد بن ابراہیم زہری نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا: ابواحوص کون ہے؟ پھر اُنہوں نے کہا: تم اسے جانتے ہو! یہ بنوغفار کا غلام ہے اور یہ باغ کے پاس نماز پڑھا کرتا تھا، پھر اُنہوں نے اس کی صفت بیان کرنا شروع کی، لیکن سعد اس سے واقف نہیں تھے۔ تو یہ بات بیان کی گئی ہے: امام زہری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۹۴۱ - ابواخنس

یہ جعفر بن برقان کا استاد ہے۔ اس کا نام فروخ ہے اور یہ وابصہ بن معبد کا غلام ہے، اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(ابوآدم، ابوادریس)

۹۹۴۲ - ابوآدم

یہ سلیمان بن زید ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۴۳ - ابوادریس (س) بصری

اس کی شناخت نہیں ہوسکی، اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۴۴ - ابوادریس سکونی (د) حمصی

اس نے جبیر بن نفیر کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

اوصانی خلیلی بثلاث منها الضحی.

''میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی جن میں سے ایک چاشت کی نماز ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے صفوان بن عمرو نے نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: اس کی حالت ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) صفوان کے علاوہ راویوں نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ ایک ایسا بزرگ ہے جس کا محل صدق ہے اور اس کی حدیث عمدہ ہے۔

۹۹۴۵ - ابوادریس

اس نے ایک بزرگ سے روایت نقل کی ہے جس کا اس نے نام بھی ذکر کیا ہے، جبکہ اس سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(ابوارطاۃ، ابوازہر، ابواسباط)

۹۹۴۶ - ابوارطاۃ (س)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ حبیب بن ابوثابت نے اس سے دو چیزیں ملا کر (نبیذ تیار کرنے) کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۹۹۴۷ - ابوازہر خراسانی

اس نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۹۹۴۸ - ابواسباط

حاتم بن اسماعیل اس سے حدیث روایت کی ہے۔ دولابی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(ابواسحاق)

۹۹۴۹ - ابواسحاق

یہ ایک حجازی بزرگ ہے جس نے موسیٰ بن ابوعائشہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں اُن سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم آخر خطبة خطبها فقال: من صلى الخمس في جماعة حيث كان واين كان جاز الصراط كالبرق اللامع وجاء وجهه كالقمر، وكان له بكل يوم وليلة حافظ عليها كاجر الف شهيد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے آخری خطبہ ارشاد فرمایا، اُس میں آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص پانچ نمازیں با جماعت ادا کرے، خواہ نماز کا وقت جہاں کہیں بھی آئے اور وہ شخص جہاں کہیں بھی ہو، تو وہ شخص برق کی طرح پل صراط سے گزر جائے گا اور اُس کا چہرہ چاند کی طرح ہوگا اور اُسے ہر ایک دن اور ہر ایک رات کے عوض میں جس میں اُس نے نمازوں کی حفاظت

کی تھی، ایک ہزار شہیدوں کا سا اجر ملے گا''۔

اس کے بعد راوی نے ایک طویل موضوع حدیث ذکر کی ہے۔

۹۹۵۰ - ابواسحاق دوسی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۹۵۱ - ابواسحاق کوفی

یہ ہشیم کا استاد ہے، اسے ابولیلیٰ بھی کہا گیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۹۹۵۲ - ابواسحاق (س) اشجعی

اس نے عمرو بن قیس ملائی سے روایت نقل کی ہے۔ میرے علم کے مطابق ابونضر ہاشم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۹۵۳ - ابواسحاق سبیعی

یہ عمرو بن عبداللہ ہے (جس کا ذکر ہو چکا ہے)۔

۹۹۵۴ - ابواسحاق ہجری

اس نے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من احسن الصلاۃ حیث یراہ الناس.

''جو شخص اُس جگہ اچھی نماز ادا کرے جہاں لوگ اُسے دیکھ رہے ہوں''۔

یہ ابراہیم بن مسلم ہے، جسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۹۹۵۵ - ابواسحاق قنسرینی

اس نے فرات بن سلمان کے حوالے سے محمد بن علوان سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔ یہ واہ ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۹۵۶ - ابواسحاق حمیسی

اس کا نام خازم ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ثابت اور مالک بن دینار سے جبکہ اس سے احمد بن یونس، جبارہ بن مغلس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ذکر راویوں کے ناموں کے تحت گزر چکا ہے۔

۹۹۵۷ - ابواسحاق

اس نے عطاء بن ابی رباح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ضمرہ بن ربیعہ نے روایت نقل کی ہے، یہ مجہول ہے۔

۹۹۵۸ - ابواسحاق خوارزمی

اس نے عاصم احول سے روایت نقل کی ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۹۵۹ - ابواسحاق

اس سے ابوحویرث نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ عقدی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۹۶۰ - ابواسحاق جرشی

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے اس کی مانند ایک منکر شخص نے نقل کی ہے' یہ بقیہ کے حجازی اساتذہ میں سے ایک ہے۔

۹۹۶۱ - ابواسحاق ہاشمی

یہ عبداللہ بن حارث بن نوفل کا غلام ہے' اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۹۹۶۲ - ابواسحاق

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے' اس نے ابوسعید سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے بکیر بن اشج نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی' بظاہر یہی لگتا ہے کہ یہ پہلے والا شخص ہے۔ اس نے ایک روایت ابوایوب انصاری سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے مقبری اور صفوان بن سلیم نے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۶۳ - ابواسحاق

یہ ایک آزاد کردہ غلام ہے' جس نے عمرو بن العاص سے روایات نقل کی ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ پہلے والا شخص ہے۔ محمد بن زید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۶۴ - ابواسحاق

یہ عبداللہ بن حارث بن نوفل کا غلام ہے جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ شاید یہ تینوں راوی ایک ہی شخص ہیں۔

(ابواسرائیل)

۹۹۶۵ - ابواسرائیل (ت' ق) ملائی کوفی

یہ اسماعیل بن ابواسحاق خلیفہ ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ بغض رکھنے والا غالی شیعہ ہے اور ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالعزیز ہے۔ اس نے حکم بن عتیبہ اور عطیہ عوفی سے جبکہ اس سے ابونعیم' اسماعیل بن عمرو بجلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر یہ بڑا احسان کیا ہے کہ ابواسرائیل کا حافظہ خراب ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یہ حسن الحدیث ہے' تاہم اس سے غلطیاں منقول ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے لیکن عقائد میں غلو پایا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے

ہیں: ابن مہدی نے اسے ترک کر دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ البتہ محدثین اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کرتے ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے برخلاف نقل کرتا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ جھوٹے راویوں میں سے نہیں ہے۔ بہز بن اسد کہتے ہیں: میں نے اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتے ہوئے سنا، وہ یہ کہہ رہا تھا کہ اُنہیں کافر ہونے کے عالم میں قتل کیا گیا، اُس نے یہ بات دُہرائی تو عفان نے یہ بات بہز کی زبانی سن لی۔

قاضی سلیمان نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ عفان کا یہ بیان نقل کیا ہے: بہز نے مجھ سے کہا کہ ابواسرائیل ملائی نے مجھ سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس چیز کا انکار کر دیا تھا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:

وجد قتيل او ميت بين فريقين، او قال بين قريتين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :قيسوا ما بينهما، فكاني انظر الى شبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

''ایک مرتبہ دو فریقوں کے درمیان ایک شخص کو مقتول یا میت کے طور پر پایا گیا، (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) دو بستیوں کے درمیان، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان ماپ لو، تو گویا کہ میں اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالشت کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپ نے فرمایا: جو زیادہ قریب ہو اُن کی طرف منسوب کر دو''۔

(ابواسماء، ابواسماعیل)

۹۹۶۶ - ابواسماء صیقل (س)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ابواسحاق سبیعی کے اساتذہ میں سے ہے۔

۹۹۶۷ - ابواسماعیل مؤدب (ق)

یہ ابراہیم بن سلیمان ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ کم درجے کا صالح الحدیث ہے۔ ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت :يا رسول الله ما ادخل به الجنة ؟ قال :لا تغضب.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کس چیز کے ذریعے جنت میں داخل ہو سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا''۔

۹۹۶۸ - ابواسماعیل کوفی

یہ علی بن جعد کا استاد ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت غریب ہے۔

۹۹۶۹ - ابواسماعیل سکونی

اس نے مالک بن ادی سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۹۷۰ - ابواسماعیل قناد (ت' س) ابراہیم بن عبدالملک

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہمارے نزدیک یہ ''ضعیف'' ہے۔

۹۹۷۱ - ابواسماعیل عبدی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(ابواسود)

۹۹۷۲ - ابواسود غفاری

اس نے نعمان غفاری کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔احمد بن یونس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۷۳ - ابواسود مالکی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ما عدل وال تجر في رعيته.

''ایسا والی انصاف سے کام نہیں لیتا جو اپنی رعایا میں گھل مل جاتا ہے''۔

ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔

(ابواشرس' ابواشعث)

۹۹۷۴ - ابواشرس کوفی

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے شریک سے موضوع روایات نقل کی ہیں' جنہیں شریک نے کبھی بیان نہیں کیا۔اس کا ذکر کتابوں میں کرنا جائز نہیں ہے' البتہ اس کے بارے میں متنبہ کرنے کے بارے میں کیا جاسکتا ہے۔

اس راوی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على كسرة ملقاة فقال :يا حميراء ' احسني جوار نعم الله عليك' فبالخبز انزل الله المطر' وبالخبز انبت النبات' وبالخبز صمنا وصلينا وحججنا وجاهدنا' ولولا الخبز ما عبد الله في الارض. وذكر بالسند حديثاً آخر كذبا.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر روٹی کے ایک ٹکڑے کے پاس سے ہوا' جو ایک جگہ پھینکا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اے حمیراء! (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کیا) تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو' روٹی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بارش نازل کرتا ہے اور روٹی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نباتات اُگاتا ہے اور روٹی کے ذریعے ہی ہم روزہ رکھتے ہیں اور اس کی مدد سے نماز پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں اور جہاد میں حصہ لیتے ہیں' اگر روٹی نہ ہوتی زمین میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جاتی''۔

پھر اس نے اسی سند کے ساتھ ایک اور جھوٹی حدیث بھی نقل کی ہے۔

۹۹۷۵ - ابواشعث جرمی

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابوقلابہ اس سے وہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۹۷۶ - ابواشعث حضرمی

اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے استنجاء کے دوران ڈھیلے کرنے کے بارے میں روایت کی ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

(ابواشہب' ابواصفر)

۹۹۷۷ - ابواشہب نخعی

یہ جعفر بن حارث ہے' محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۹۷۸ - ابواصفر

اس نے صعصعہ بن معاویہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کسی حجت کے بغیر اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اس راوی نے صعصعہ بن معاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان اویس بن عامر رجلا من قرن' وکان من اهل الکوفة ...الحدیث بطوله.

''حضرت اویس بن عامر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ) قرن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص تھے جو کوفہ میں رہتے تھے''۔

(ابواعین)

۹۹۷۹ - ابواعین

اس نے ابواحوص عوف سے روایت نقل کی ہے' یہ کوفی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے' جس نے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قتل حیة فکانما قتل مشرکا.

''جو شخص سانپ کو مار دے تو گویا اُس نے ایک مشرک کو قتل کر دیا''۔

یہ روایت داؤد بن ابوفرات نے محمد بن زید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ اُس نے اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ کچھ اور احادیث بھی نقل کی ہیں' ان میں سے زیادہ تر کی کوئی ایسی اصل نہیں ہے جس کی طرف رجوع کیا جائے' یہ بات ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

(ابوافلح' ابوامیہ)

۹۹۸۰ - ابوافلح (دس) ہمدانی

اس نے عبداللہ بن زریر کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سونے اور ریشم کے حرام ہونے کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔

ابن القطان کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۹۸۱ - ابوامیہ بن یعلیٰ

اس کا نام اسماعیل ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے' البتہ خواص کا حکم مختلف ہے۔ ہشام بن عروہ اور ابوزناد کے حوالے سے جبکہ اس سے صلت بن مسعود اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۹۸۲ - ابوامیہ

امام عبدالرزاق نے ابوامیہ کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من احتجم یوم الاربعاء واطلی یوم السبت فلا یلومن الا نفسه.

''جو شخص بدھ کے دن پچھنے لگواتا ہے اور ہفتہ کے دن طلی کرتا ہے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں ابوامیہ سے واقف نہیں ہوں اور حسین نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

۹۹۸۳ - ابوامیہ مختط

یہ وہ شخص ہے جس نے طرسوس جب آباد ہوا تھا تو وہاں آبادی کی نشاندہی کی تھی (یعنی اُس کا نقشہ بنایا تھا)۔ اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔

(ابواویس' ابوایوب)

۹۹۸۴ - ابواویس (م' عو)

اس نے عبداللہ بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۸۵ - ابوایوب (دس)

یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے جبیر بن مطعم سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۹۸۶ - ابوایوب

اس نے ریطہ کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۹۸۷ - ابوایوب

اس نے عبداللہ بن عمرو سے جبکہ اس سے صرف اعمش نے روایت نقل کی ہے جو فتنہ کے بارے میں ہے۔

۹۹۸۸ - ابوایوب تمار

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔ دولابی کہتے ہیں: عبداللہ بن احمد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' یہ احادیث کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا' ہم نے اس کی حدیث کو پھاڑ دیا تھا۔

۹۹۸۹ - ابوایوب مراغی (خ' م' د' س' ق) ازدی

اس کا ثقہ ہے' اس کا نام یحییٰ بن مالک ہے اور ایک قول کے مطابق حبیب بن مالک ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتادہ اور ثابت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(ابوبحر' ابوبختری' ابوبردہ)

۹۹۹۰ - ابوبحر

اس نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابوالحکم زید نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۹۹۹۱ - ابوبحر بکراوی

اس نے عبدالرحمٰن بن عثمان سے روایت نقل کی ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۹۲ - ابوبختری

یہ ایک بزرگ ہے جو ''صیدا'' میں ہوتا تھا۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ دحیم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۹۹۹۳ - ابوبختری قاضی

یہ وہب بن وہب ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۹۴ - ابوبختری (ع) طائی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''صدوق'' ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا نام سعید بن فیروز ہے۔ ابواحمد حاکم نے کنیت سے متعلق باب میں اس کی روایات کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین کے حوالے سے مرسل روایات نقل کرتا ہے۔ ابن

سعد کہتے ہیں: ابن ادریس نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم سے زاذان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اُس میں بہت زیادہ (ضعیف روایات نقل کی ہیں)۔

میں نے سلمہ بن کہیل سے دریافت کیا تو وہ بولے: ابوبختری کثیر الحدیث ہے اور یہ حدیث کو مرسل روایت کے طور پر نقل کرتا ہے۔ اس نے صحابہ سے روایات نقل کی ہیں، حالانکہ اس نے اُن میں سے کسی بھی بڑے صحابی سے سماع نہیں کیا۔ جس حدیث کا اس نے سماع کیا ہوا ہوگا وہ حسن ہوگی اور جو کسی راوی سے ''عن'' کے صیغہ کے ساتھ منقول ہوگی تو وہ ضعیف ہوگی۔

۹۹۹۵ - ابوبردہ (ق) تمیمی

اس نے عمرو بن یزید سے روایات نقل کی ہیں، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۹۶ - ابوبردہ

اس کا نام برید ہے، اس کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔

(ابوبرہسم، ابوبریدہ، ابوبزری)

۹۹۹۷ - ابوبرہسم زبیدی شامی

اس کا نام عمران بن عثمان ہے۔ اس کے حوالے سے ایک شاذ قرأت منقول ہے جس میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

۹۹۹۸ - ابوبریدہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۹۹۹۹ - ابوبزری (ت)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، یہ ''مجہول'' ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام یزید بن عطارد ہے۔ عمران بن حدیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابوبسرہ، ابوبشر)

۱۰۰۰۰ - ابوبسرہ (ذت) غفاری

اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ صفوان بن سلیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۰۱ - ابوبشر (ت، خ) بصری

اس نے ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ عبداللہ بن مبارک نے اس سے روایت نقل کی ہے، تو اس

بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ بکر بن حکم مزلق یا مفضل بن لاحق ہو۔

۱۰۰۰۲ - ابوبشر (ت)

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ حسن بن صالح بن حی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۰۳ - ابوبشر (ت)

اس نے ابووائل سے روایات نقل کی ہیں۔ اگر تو یہ جعفر بن ایاس ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ہلال بن مقلاص نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۰۴ - ابوبشر (ت)

یہ جعفر بن ابووحشیہ ہے، یہ ''صدوق'' اور معروف ہے۔ یحییٰ القطان نے اس کی اُس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جو بطورِ خاص اس نے حبیب بن سالم سے نقل کی ہے۔

۱۰۰۰۵ - ابوبشر مصعبی مروزی

یہ احمد بن محمد ہے اور کذاب ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۰۶ - ابوبشر

اس نے ابوزاہریہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے، یہ بات یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ اصبغ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۰۰۷ - ابوبشر مزلق

یہ بکر بن الحکم ہے، جس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(ابوبکر)

۱۰۰۰۸ - ابوبکر مدنی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۰۰۹ - ابوبکر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بصری ہے، جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۰۱۰ - ابوبکر مدنی (ق)

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ فضل بن مبشر ہے اور ضعیف ہے۔ یعلیٰ بن عبید نے اس کا زمانہ پایا ہے۔

۱۰۰۱۱ - ابوبکر

یہ تابعی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتكلم بكلام يوم الجمعة قد كاد الناس يعرفونه يسمى القصص، قال :فقال يوما شبيه المعتذر انه لم يبعث نبي الا مبلغا وان تشقيق الكلام من الشيطان.

''نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایسی گفتگو کیا کرتے تھے جس سے لوگ مانوس تھے اور اُنہیں قصص کا نام دیا جاتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک دن نبی اکرم ﷺ نے گویا کہ عذر پیش کرتے ہوئے یہ کہا: ہر نبی کو مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے اور گفتگو کو بنا سنوار کے پیش کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے''۔

۱۰۰۱۲ - ابوبکر نہشلی (م' ت' س) کوفی

اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں اور اس کی شناخت صرف اس کی کنیت کے حوالے سے ہی ہو سکی ہے۔ اس نے ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اور حبیب بن ابوثابت سے جبکہ اس سے ابن مہدی' جبارہ بن مغلس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں وکیع نے یہ کہا ہے: ابوبکر بن عبداللہ بن ابوعطاف نے ہمیں حدیث بیان کی۔ درست یہ ہے کہ اس کا نام عبداللہ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص ہے جس پر تصوف کا غلبہ تھا جس کے نتیجے میں یہ وہم کا شکار ہونے لگا اور اسے علم نہیں ہوتا تھا اور یہ غلطی کر جاتا تھا اور اسے سمجھ نہیں ہوتی تھی' تو اس کے ذریعے استدلال باطل ہوا۔ پھر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل ثقیل عبارت بیان کی ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ کہتے ہیں: اگر کوئی اعتبار کرنے والا اس چیز کا اعتبار کر سکتا ہو کہ جس میں یہ ثقہ راویوں کے موافق ہے تو پھر اس کے فعل میں حرج نہیں ہوگا۔ عون بن سلام نے ابوبکر نہشلی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اكثر خطايا ابن آدم في لسانه.

''اولادِ آدم کی زیادہ تر خطائیں اُس کی زبان کے حوالے سے ہوتی ہیں''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ عید الفطر کے دن 166 ہجری میں انتقال کر گیا تھا۔ یہ حسن الحدیث اور صدوق ہے۔

۱۰۰۱۳ - ابوبکر ہذلی (ق)

اس کا نام سلمٰی بن عبداللہ بن سلمٰی بصری ہے' یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا بڑا عالم ہے اور حدیث میں کمزور ہے۔ اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' عکرمہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے عبداللہ بن المبارک' مسلم بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ غندر اور ابن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ یزید بن زریع کہتے ہیں: میں نے جان بوجھ کر اس سے عدول کیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے لیکن اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ حافظ نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

افضل الصدقة الشفاعة' بها يحقن الدم' وبها يفك الاسير.

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ سفارش کرنا ہے' جس کے ذریعے خون کا الزام ختم ہو جائے یا جس کے ذریعے قیدی کو رہائی مل جائے''۔

۱۰۰۱۴ - ابوبکر بن عبداللہ (د' ت' ق) بن ابومریم غسانی حمصی

ایک قول کے مطابق اس کا نام بکر ہے' اور ایک قول کے مطابق بکیر اور ایک قول کے مطابق عمرو اور ایک قول کے مطابق عامر اور ایک قول کے مطابق عبدالسلام ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ''ضعیف'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اخبر تقله وثق بالناس رويدا.

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من سره ان ينظر الى هدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلينظر الى هدى عمرو بن الاسود.

''جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقوں کو دیکھنا چاہتا ہو وہ عمرو بن اسود کے طور طریقوں کو دیکھ لے''۔

اور ایک قول کے مطابق اُن صاحب کا نام عمیر بن اسود ہے جو حکیم ابواحوص کے والد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا۔ اس سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے راشد بن سعد اور خالد بن معدان سے جبکہ اس سے بقیہ' ابوالیمان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اس کی غلطیوں کی کثرت کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ورنہ یہ ایک بڑا عالم تھا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب تھا' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ بقیہ کہتے ہیں: ابوبکر کے محلے میں ایک شخص نے ہمیں بتایا' جہاں زیتون کے درخت کثرت سے تھے کہ اس بستی میں جو بھی درخت ہے ابوبکر رات کے وقت اُس کے پاس جاتا ہے اور ایک اور شخص نے یہ کہا ہے: یہ بہت زیادہ رونے والا شخص تھا۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ تماسک تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث صالح ہوتی ہیں' البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یزید بن عبدربہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 156 ہجری میں ہوا تھا۔ اس کے حوالے سے ایک اور انتہائی منکر حدیث منقول ہے

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں حمزہ بن عبدکلال کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سار عمر الى الشام بعد سيره الاول اليها حتى اذا شارفها بلغه ان الطاعون فيها' فقال له اصحابه: ارجع ولا تقحم عليها' فلو نزلتها وهو بها لم نر لك الشخوص عنها. فانصرف فعرس من ليلته وانا اقرب القوم منه' فسمعته يقول :ردوني عن الشام' وما منصرفي عنه بمؤخر اجلي' الا ولو قدمت المدينة ففرغت من حاجات لا بد لي فيها. لقد سرت حتى اصل بالشام ثم انزل حمص' فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :ليبعثن الله تعالى منها يوم القيامة سبعين الفا لا حساب

ولا عذاب علیھم' مبعثھم ما بین الزیتون وحائطھا فی البرث الاحمر منھا.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کا ایک سفر کرنے کے بعد دوبارہ شام کی طرف روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ شامی علاقے کے قریب پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ وہاں طاعون پھیل چکا ہے' تو آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: آپ واپس چلیں اور اس علاقے میں داخل نہ ہوں کیونکہ اگر آپ نے اس علاقے میں پڑاؤ کیا اور وہاں طاعون ہوا تو پھر ہم نہیں لگتا کہ آپ وہاں سے بچ کے آسکیں گے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس مڑ گئے' اُس رات اُنہوں نے جس جگہ پڑاؤ کیا تو میں اُن جگہ اُن کے سب سے زیادہ قریب تھا' میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ان لوگوں نے مجھے شام سے واپس کروا دیا ہے اور میرا اس سے واپس جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی میری موت نہیں آئی' خبردار! اگر میں مدینہ منورہ آیا تو وہاں کے ضروری کام سے فارغ ہوا تو میرے لیے وہاں جانا بہت ضروری ہوگا اور میں پھر سفر کروں گا یہاں تک کہ شام جاؤں گا اور حمص میں پڑاؤ کروں گا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اُس جگہ سے قیامت کے دن ستّر ہزار ایسے لوگوں کو اُٹھائے گا جن سے کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور جنہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا اور اُن کے زندہ اُٹھائے جانے کی جگہ زیتون اور سرخ برس میں اُس کے باغات ہوں گے''۔

حمرہ نامی لفظ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں راء کے ساتھ اسی طرح مختصر طور پر منقول ہے اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الثقات'' میں بھی یہ اسی طرح ہے' تاہم اُنہوں نے اس کا ذکر اُن لوگوں کے نام میں کیا ہے جن کا نام حمزہ ہے اور یہ غیر معروف ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ابوبکر بن ابومریم کا زیور چرایا تھا' اس کے نتیجے میں اس کی عقل خراب ہوگئی۔ میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۰۱۵ - ابوبکر عنسی

یہ بقیہ کا استاد ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ وحاظی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل یحتجم فی رمضان' فقال :افطر الحاجم والمحجوم. فقلت :یا رسول اللہ' افلا آخذ بعنقہ. قال :ذرہ' فما لزمہ من الکفارۃ اعظم. قلت :وما کفارۃ ذلک الیوم ؟ قال :یوم قبلہ. قلت :اذا لا یجدہ. قال :اذا لا ابالی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں ایک شخص کے پاس سے گزرے جو پچھنے لگوا رہا تھا' آپ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا' میں نے عرض کی: کیا میں اسے گردن سے نہ پکڑ لوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کرنے دو کیونکہ اسے جو کفارہ لازم ہوا ہے وہ زیادہ بڑا ہے' میں نے عرض کی: اس کا کفارہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے پہلے کا ایک دن' میں نے عرض کی: پھر تو یہ اسے نہیں پائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں بھی اس کی پروا نہیں کرتا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت مستند نہیں ہے۔

۱۰۰۱۶ - ابوبکر عبسی

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۰۱۷ - ابوبکر حکمی (ق)

یہ تابعی ہے' اس کے حوالے سے اذان کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۰۱۸ - ابوبکر مدنی

یہ فضل ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت نقل کی ہیں جبکہ اسحاق اعور نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۱۰۰۱۹ - ابوبکر بن احمر (د' س)

اس کا نام جبریل ہے۔

۱۰۰۲۰- (صح) ابوبکر بن ابوموسیٰ (ع) اشعری

یہ ''صدوق'' ہے' قابلِ اعتماد ہے اور مشہور ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کسی کلام کا علم نہیں ہے' صرف ابن سعد نے یہ کہا ہے کہ اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۰۲۱ - ابوبکر داہری

یہ عبداللہ بن حکیم ہے' یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔

۱۰۰۲۲ - ابوبکر بن شعیب

یہ ثقہ نہیں ہے کیونکہ زہیر بن عباد رواسی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تختم بالعقیق لم یزل یری خیرا.

''جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا' وہ مسلسل بھلائی دیکھے گا''۔

تو امام مالک اس روایت سے بری الذمہ ہیں۔

۱۰۰۲۳ - ابوبکر بن مقاتل

یہ ایک فقیہ ہے' جس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے امام مالک سے نقل کی ہے' وہ ایک ایسی روایت ہے جسے اس نے ایجاد کیا ہے یا پھر اس کے شاگرد شجاع بن اسلم نے ایجاد کیا ہے۔

۱۰۰۲۴ - ابوبکر بن عیاش (خ' عو) کوفی مقری

یہ جلیل القدر اہلِ علم ائمہ میں سے ایک ہے۔ قرأت میں یہ ''صدوق'' اور ثبت ہے' تاہم حدیث میں یہ غلطی کرتا ہے اور وہم کا شکار ہو

جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے' یہ صالح الحدیث ہے' لیکن محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں: ہمارے مشائخ میں اس سے زیادہ غلطیاں کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ یہ قرآن وسنت کا عالم ہے' یحییٰ بن سعید اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے' جب اُن کے سامنے اس کا ذکر ہوتا تو اُن کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار آ جاتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے: جیسا کہ مخناء نے اُن سے سماع کیا ہے' یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کی کتابوں میں غلطیاں نہیں ہیں۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے سامنے ابوبکر بن عیاش کی نقل کردہ حدیث رکھی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

لا تقطع الخمس الا فی خمس.

''پانچ کو صرف پانچ کے بدلے میں کاٹا جائے گا''۔

جبکہ مطرف نے شعبی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

لا یرث قاتل خطأ ولا عمدا.

قتلِ خطاء یا قتلِ عمد کے طور پر قتل کرنے والا شخص وارث نہیں بنے گا''۔

ابوبکر بن عیاش نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں تو آپ کے نزدیک ان دونوں میں سے زیادہ منکر کون سی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: مطرف کی نقل کردہ روایت میرے نزدیک زیادہ منکر ہے' پھر اُنہوں نے کہا: جہاں تک منصور کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو عبدالرحمٰن نے یہ کہا ہے: میں نے چالیس سال پہلے یہ روایت اُس سے سنی تھی۔

ابن المدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر ابوبکر بن عیاش میرے پاس ہوتا تو میں اُس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرتا۔ پھر اُنہوں نے کہا: اسرائیل' ابوبکر پر فوقیت رکھتا ہے۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عیاش ایک جگہ موجود تھے جہاں شریک بھی تھے' تو اُنہوں نے اُن کی طرف سے یوں محسوس کیا جیسے وہ اُنہیں کمتر سمجھ رہے ہیں' تو ابوبکر بن عیاش نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بلند و برتر سمجھوں۔ اس پر شریک نے کہا: میں یہ گمان نہیں کر رہا تھا کہ یہ حنوط کرنے والا شخص اتنا احمق ہوگا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اتی رجل اهله فرای ما بهم من الحاجة' فخرج الی البرية فقالت امراته :اللّٰهم ارزقنا ما ؟ عتجن و ؟ ختبز. قال :اذا الجفنة ملای عجينا' واذا الرحی تطحن' واذا التنور ملای جنوب شواء .

فجاء زوجها فقال :عندكم شیء ؟ قالت :نعم' رزق الله' فجاء فكنس ما حول الرحی.

فذكر ذلك لرسول الله صلی الله عليه وسلم فقال :لو تركها لدارت او لطحنت الی يوم القيامة.

''ایک شخص اپنے گھر آیا' اُس نے دیکھا کہ گھر والوں کو بھوک لگی ہوئی ہے تو وہ ایک ویرانے میں گیا اور اُس عورت نے کہا:

اے اللہ! ہمیں وہ رزق عطا کر جسے ہم بھون بھی لیں اور روٹی بھی پکالیں۔ جب اُس شخص نے دیکھا تو برتن آٹے سے بھرا ہوا تھا اور چکی آٹا پیس رہی تھی اور تنور بھی ایک طرف سے بھرا ہوا تھا' پھر اُس عورت کا شوہر آیا' اُس نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کا عطاء کردہ رزق ہے' پھر وہ شخص آیا اور اُس نے چکی کے اردگرد جھاڑو دی۔ اُس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ عورت اسے ترک کر دیتی تو قیامت کے دن تک چکی اسی طرح گھومتی رہتی (یعنی آٹا پیستی رہتی)''۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کو منکر قرار دیا ہے جو اس نے ابواسحاق کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یزید سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! وہ پہلے غسل کرے گی پھر وہ وضو کرے گی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ میرے ہاں ہوتی تو وہ ایسا نہ کرتی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ابواسحاق کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور ہم اسے وہم سمجھتے ہیں کیونکہ اعمش نے اسے ابراہیم کے حوالے سے علقمہ سے نقل کیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن عیاش سے زیادہ تیزی سے سنت کی طرف جانے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ رشید' ابوبکر بن عیاش کے پاس آیا' وہ تھا' اُس کے ساتھ وکیع تھا' اُن کی بینائی کی کمزوری کی وجہ سے اُن کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا' پھر اُس نے اُنہیں رشید کے قریب کیا اور اُسے کہا: آپ نے بنوامیہ کا زمانہ بھی دیکھا اور ہمارا زمانہ بھی دیکھا ہے تو ان میں سے کون سا زیادہ بہتر ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ لوگ لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند تھے اور تم لوگ نماز زیادہ اچھے طریقے سے پڑھتے ہو۔ تو ہارون الرشید نے اُنہیں واپس بھجواتے ہوئے چھ ہزار دینار دیئے اور وکیع کو تین ہزار دینار دیئے۔

ابوبکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: ہارون الرشید نے مجھ سے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیسے خلیفہ منتخب کیا گیا تھا؟ میں نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے بھی خاموشی اختیار کی' اُس کے رسول نے بھی خاموشی اختیار کی اور اہلِ ایمان نے بھی خاموشی اختیار کی۔ ہارون نے کہا: اس سے میں اور زیادہ حیران ہو گیا ہوں (یعنی اپنی بات کی وضاحت کرو)۔ میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ آٹھ دن بیمار رہے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آٹھ دن تک لوگوں کو نماز پڑھائی' اس دوران وحی بھی نازل ہوتی رہی لیکن نبی اکرم ﷺ خاموش رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خاموش رہا تھا (یعنی اُس نے اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں کی) اور نبی اکرم ﷺ کے خاموش رہنے کی وجہ سے مؤمنین بھی خاموش رہے۔ تو ہارون الرشید کو یہ بات بڑی پسند آئی' اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ مزید برکتیں عطاء کرے!

ابوبکر بن عیاش کے صاحبزادے ابراہیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہارون الرشید نے میرے والد کو بلوایا' میرے والد اُس کے پاس گئے' ہارون نے کہا: ابومعاویہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے:

یکون قوم بعدی ینبزون بالرافضة فاقتلوهم' فانهم مشرکون' فو الله ان کان حقا لاقتلنهم' فلما

رایت ذلک خفت' فقلت :یا امیر المؤمنین لئن کان ذلک فانهم لیحبونکم اشد من بنی امیة' وهم الیکم امیل' فسری عنه ثم امر لی باربع بدر فأخذتها.

''میرے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو رافضہ کے نام سے پہچانے جائیں گے تو تم اُنہیں کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (اس پر ہارون نے کہا:) اللہ کی قسم! اگر تو یہ درست ہے تو میں اُن کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا'۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: جب میں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو خوفزدہ ہو گیا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر اس طرح کی صورتِ حال ہے تو وہ لوگ بنو امیہ کے مقابلے میں آپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور وہ آپ کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں' اس کے نتیجے میں ہارون الرشید کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور پھر اُس نے مجھے چار بدر (تھیلیاں) دینے کا حکم دیا جو میں نے لے لیں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن عبداللہ نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں اور یہ واقعہ درست نہیں ہے۔

ابوسعید اشج بیان کرتے ہیں: جریر بن عبدالحمید آئے تو اُنہوں نے ابوبکر کی محفل کو خالی کروا دیا تو ابوبکر نے کہا: اللہ کی قسم! کل میں اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ضرور نکلوں یہاں تک کہ جریر کے پاس کوئی شخص نہیں رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اُنہوں نے ابواسحاق اور ابوحصین کو باہر نکالا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوبکر بن عیاش عمر میں ثوری سے ایک سال بڑے تھے۔ احمسی کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن عیاش سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں: ابوبکر بن عیاش محدثین کے چہروں پر تھوک دیتا تھا۔

ابوحاتم کہتے ہیں: حسن بن عاصم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ابوبکر کی گلی میں کتا تھا' جب وہ ایسے شخص کو دیکھتا جس نے چادر لی ہوئی ہوتی تو وہ اُس پر بھونکتا تھا تو محدثین نے (یا علمِ حدیث کے شاگردوں نے) یہ حیلہ کیا کہ اُنہوں نے اُسے کوئی ایسی چیز کھلائی کہ وہ مر جائے' ابوبکر اُس کتے کے پاس سے گزرے تو وہ ایک طرف پڑا ہوا تھا تو ابوبکر نے کہا: وہ شخص مر گیا جو نیکی کا حکم دیتا تھا اور بُرائی سے منع کرتا تھا۔

ابوبکر بن عدی نے اس کی تعریف کی ہے اور یہ کہا ہے: میں نے اس کے حوالے کوئی ایسی منکر حدیث نہیں دیکھی جو کسی ثقہ راوی نے اس سے نقل کی ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: ابوبکر ایک بہترین فاضل شخص تھا' چالیس سال تک اُس نے اپنا پہلو زمین کے ساتھ نہیں لگایا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پچاس سال تک اُس کے لئے بستر نہیں بچھایا گیا۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں: ابوبکر بن عیاش نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک رات میں آبِ زمزم کے پاس آیا تو میں نے اُس میں سے دودھ اور شہد کا ایک ڈول پیا۔ یہ روایت بشر بن ولید نے ابوبکر سے نقل کی ہے۔ ابوہشام رفاعی کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن عیاش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مخلوق چار طرح کی ہیں: وہ لوگ جو معذور ہے' وہ لوگ مجبور ہیں' وہ لوگ جو مجبور ہیں اور وہ لوگ جو مثبور (راندۂ درگاہ) ہیں' تو معذور جانور ہیں' مجبور آدمی ہیں' مجبور فرشتے ہیں اور راندۂ درگاہ ابلیس ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے یہ بھی کہا ہے: خاموشی کا سب سے پہلا فائدہ سلامتی ہے اور عافیت کے لئے یہ کافی ہے جبکہ گویائی کا اس سے پہلا نقصان مشہوری ہے اور آزمائش کا شکار ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔

ابوداؤد نے حمزہ مروزی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوبکر بن عیاش سے سوال کیا تو اُنہوں نے کہا: جو لوگ یہ گمان رکھتا ہو کہ

قرآن مخلوق ہے تو وہ ہمارے نزدیک کافر اور زندیق ہوگا۔ ابوعباس بن مسروق نے یحییٰ حمانی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب ابوبکر بن عیاش کا آخری وقت قریب ہوا تو اُن کی بہن رونے لگی' اُس نے کہا: تم کیوں رو رہی ہو؟ تم اُس کونے کی طرف دیکھو' اُس کونے کی طرف دیکھو' میں نے اُس کونے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ (قرآن مجید) ختم کیا ہے۔

اس راوی کا انتقال جمادی الاوّل کے مہینے میں 173 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 97 برس تھی۔ اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں' جن میں زیادہ مشہور شعبہ اور ابوبکر ہے۔

۱۰۰۲۵ - ابوبکر بن عیاش حمصی

اس نے جعفر بن عبدالواحد ہاشمی کے حوالے سے جبکہ اس سے عثمان بن شباک سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۰۲۶ - ابوبکر بن عیاش سلمی

اس کے حوالے سے غریب الحدیث کے بارے میں ایک تصنیف منقول ہے۔ اس نے جعفر بن برقان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی نہیں۔ اس کا تذکرہ خطیب نے کیا ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے۔

۱۰۰۲۷ - ابوبکر بن شعیب

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ زہیر بن عباد نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تختم بالعقيق لم يزل يرى خيرا.

''جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کے رکھے گا' وہ مسلسل بھلائی دیکھے گا''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۱۰۰۲۸ - ابوبکر بن ابوشیخ (س)

یہ بکیر بن موسیٰ ہے جس نے سالم سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے۔ نافع بن عمر جمحی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۲۹ - ابوبکر (خ' م' ذ' ق' س) بن ابواویس مدنی

یہ عبدالحمید بن عبداللہ ہے' جو ثقہ ہے اور اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۳۰ - ابوبکر بن شیبہ (خ' س) حزامی

یہ عبدالرحمٰن بن عبدالملک ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۳۱ - ابوبکر بن اسحاق (ق) بن یسار مخرمی

یہ مغازی نقل کرنے والا شخص ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یزید بن ابوحبیب اس سے مقدم ہونے کے باوجود اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کا بھائی محمد بن اسحاق ہے۔

۱۰۰۳۲ - ابوبکر بن عبداللہ (ق) بن ابوسبرہ مدنی

یہ قاضی ہے اور فقیہ ہے۔ اس نے اعرج اور عطاء بن ابورباح سے جبکہ اس سے امام عبدالرزاق' ابوعاصم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور صالح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ راوی حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اہلِ مدینہ کا مفتی تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ یہاں آیا تھا' لوگ اس کے اردگرد اکٹھے ہوئے تو اس نے بیان کیا کہ میرے پاس ستّر ہزار احادیث ہیں' اگر تم مجھ سے استفادہ کرو گے تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح ابن جریج نے مجھ سے استفادہ کیا اور اگر نہیں کرو گے تو نہیں ہوگا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عراق کا قاضی بنا تھا اور اس کے مرنے کے بعد قاضی ابویوسف قاضی بنے تھے۔ یہ ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابوسبرہ بن ابورہم عامری ہے۔ اس میں محمد بن ابوسبرہ کو غزوۂ اُحد میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من ذكر رجلا بما فيه فقد اغتابه' ومن ذكره بما ليس فيه فقد بهته.

''جو شخص کسی دوسرے شخص کے بارے میں کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اُس میں موجود ہو تو اُس نے اس کی غیبت کی اور جو شخص کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اُس دوسرے شخص میں موجود نہیں تو اس نے اُس پر بہتان لگایا''۔

امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات نے اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا كان ليلة النصف من شعبان قوموا ليلها وصوموا نهارها' فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء فيقول :الا مستغفر فاغفر له' الا مسترزق فارزقه حتى يطلع الفجر.

''جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو تم اس کی رات میں نوافل ادا کرو اور اس کے اگلے دن روزہ رکھو' کیونکہ اس میں سورج غروب ہونے سے لے کر اگلے دن سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ (آسمانِ دنیا پر) نزول کرتا ہے اور یہ فرماتا رہتا ہے: کیا کوئی مغفرت کرنے والا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کر دوں! کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اُسے رزق عطاء کروں' ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

شرار امتي اجرؤهم على صحابتي.

''میری اُمت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو میرے اصحاب کے بارے میں جرأت کا مظاہرہ کریں گے (یعنی اُن پر تنقید

کریں گے)''۔

ابوبکر کا انتقال 162 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ ابن حسن کے منصور کے پاس گیا تھا' ابن حسن صدقات کا نگران بھی تھا تو ابن حسن نے چوبیس ہزار دینار بڑھائے تو ابوبکر کو قید کر دیا گیا' پھر چند مہینے کے بعد مدینہ منورہ میں قتل عام ہوا تو مدینہ منورہ کے غلاموں نے جیل کو توڑا اور اُسے باہر نکال لیا' وہ اُسے قید سے چھڑانا چاہتے تھے تو اس نے کہا: یہ تو فوت نہیں ہوگا۔ پھر وہ کھڑا ہوا اور اُس نے منبر کے نیچے والی سیڑھی پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور لوگوں کو اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی اور اُس شخص کو بچنے کے لئے کہا جو عصاء کو توڑتا ہے تو منصور کے لئے اُن سب کو تیار کیا تو اُس نے کہا: اس نے پہلے خرابی کی تھی پھر اچھائی کی ہے تو اُس نے پھر اسے قاضی بنا دیا۔

۱۰۰۳۳ - ابوبکر بن عفان

یہ مہدی بن حفص کا داماد ہے۔ اس نے ابواسحاق فزاری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم بن عبداللہ بن جنید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ کذاب ہے' میں نے اس کے حوالے سے جھوٹی احادیث دیکھی ہیں۔

۱۰۰۳۴ - ابوبکر بن نافع (م' ذ' ت)

یہ نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے۔ اس راوی (ابوبکر) نے اپنے والد اور سالم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک بن انس اور دراوردی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نافع کی اولاد میں یہ سب سے زیادہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے دو بھائی بھی تھے: عمر بن نافع اور عبداللہ بن نافع۔ جہاں تک عبداللہ کا تعلق ہے تو وہ ضعیف ہے اور جہاں تک عمر کا تعلق ہے تو بظاہر یوں لگتا ہے کہ یہ تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ ثقہ ہے کیونکہ صحیحین میں اس کے حوالے سے احادیث منقول ہیں اور مجھے اس کے بارے میں کسی کے کلام کا علم نہیں ہے' اور جہاں تک ابوبکر کا تعلق ہے تو اس میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے' تاہم یہ ''صدوق'' ہے۔ بعض حافظانِ حدیث کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: ابوبکر بن نافع کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ سے دریافت کیا گیا: کیا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام نہیں تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

موطا امام مالک میں اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

امرنا باحفاء الشارب' واعفاء اللحی.

''ہمیں مونچھیں پست کرنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: امام مالک کے علاوہ دیگر حضرات نے اس سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو غیر محفوظ ہیں۔

۱۰۰۳۵ - ابوبکر بن نافع (ت' خ)

یہ بغداد کا قاضی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ اس نے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور محمد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن منصور' محمد بن صباح جرجرائی اور ایک جماعت نے روایات نقل

کی ہیں۔ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ یہ 180 ہجری تک زندہ رہا تھا' البتہ میں نے ابو محمد بن حزم کو دیکھا ہے کہ اُس نے سعید بن منصور کے استاد کا ذکر کرتے ہوئے اُسے ضعیف قرار دیا ہے' اُنہوں نے پہلے اُس کا ذکر کر کے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں دوسرے کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بعید بھی نہیں ہے کہ یہ دونوں حالات ایک ہی راوی کے ہوں۔ تو پہلے کے حوالے سے سالم اور نافع اور ابوبکر بن حزم سے روایات منقول ہیں اور اُس سے جریر بن حازم' مالک' دراوردی' یحییٰ بن عبداللہ بن سالم نے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ دوسرا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے وہ بغداد کا قاضی رہا تھا' اُسے زید بن خطاب کا غلام بھی کہا گیا ہے' اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے محمد اور عبداللہ یعنی حضرت ابوبکر بن حزم کے دو صاحبزادوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن منصور' قتیبہ' جرجرائی اور ابومعمر ہذلی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کے بارے میں ابواحمد حاکم نے کہا ہے: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے حوالے سے صرف ایک ہی حدیث منقول ہے:

اقیلوا ذوی الھیآت زلاتھم۔

''صاحبِ حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بعد میں میرے سامنے یہ بات آئی کہ پہلے والا شخص اعمش کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرے والا شخص ہشیم کے مرتبے کا ہے۔

۱۰۰۳۶ - ابوبکر بن ابوازہر

اس نے ابوکریب سے روایات نقل کی ہیں' خطیب کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۱۰۰۳۷ - ابوبکر اعشیٰ

یہ عبدالحمید بن ابواویس عبداللہ مدنی ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۰۳۸ - ابوبکر بن عوض بغدادی غراد

اس نے ابن شاتیل سے سماع کیا ہے۔ ابن نقطہ نے اسے فاسق قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ بُرا بوڑھا تھا' یہ دین میں کم تھا' یہ مال اور عزت کو حلال سمجھتا تھا۔

۱۰۰۳۹ - ابوبکر عمری

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس کے حوالے سے مسند بزار میں ایک منکر روایت منقول ہے جو سعید بن سلمہ نے ابوبکر نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے' جو اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

ان رجلا سلم علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فرد' وقال :خشیت ان یقول لم یرد علی.

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے' آپ نے اُسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:

مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ کہیں یہ نہ سوچے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا''۔

تو یہ روایت اُس کے برخلاف ہے جسے ضحاک بن عثمان نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو جواب نہیں دیا تھا جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

۱۰۰۴۰ - ابوبکر بن عبداللہ ثقفی

اس نے محمد بن مالک کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے:

ان ابواب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقرع بالاظافیر.

''نبی اکرم ﷺ کے دروازے ناخنوں کے ذریعے کھٹکھٹائے جاتے تھے''۔

اصبہانی نامی راوی غیر معروف ہے۔ صرف مطلب بن زیاد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۴۱ - ابوبکر (س) بن نضر بن انس

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن عبیداللہ مؤذن اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۴۲ - ابوبکر (س' مقرونا) بن ولید زبیدی

یہ محمد بن ولید کا بھائی ہے' اس نے اپنے بھائی سے روایات نقل کی ہیں' بقیہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس میں ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔

۱۰۰۴۳ - ابوبکر عبسی (ق)

اس نے یزید بن ابوحبیب اور ابوقبیل سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے بقیہ اور وحاظی نے روایت نقل کی ہے' یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۰۰۴۴ - ابوبکر بن یحییٰ بن نضر سلمی (ق)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے حاتم بن اسماعیل اور واقدی نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے نہ تو ثقہ قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی ضعیف قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی یہ ایسا ہے کہ اسے قوی قرار دیا گیا ہو۔

(ابوبلج' ابوالبلاد' ابوبلال' ابوالبیاع)

۱۰۰۴۵ - ابوبلج فزاری

یہ یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔ جس نے شادی کے موقع پر دف بجانے والی روایت نقل کی ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۴۶ - ابوالبلاد

محمد بن عبید طنافسی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۰۴۷ - ابوبلال عجلی

اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۴۸ - ابوبلال اشعری کوفی

اس نے ابوبکر نہشلی اور مالک بن انس سے جبکہ اسے احمد بن ابوغرزہ مطین اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ایک قول کے مطابق اس کا نام مرداس بن محمد بن حارث بن عبداللہ بن ابو بردہ بن ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری ہے'اور ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد اور ایک قول کے مطابق عبداللہ ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 222ہجری میں ہوا۔

۱۰۰۴۹ - ابوالبیاع

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عکرمہ بن عمار نے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔

(ابوالتجیب'ابوتمیم)

۱۰۰۵۰ - ابوالتجیب (د'س)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے بکر بن سوادہ نے روایات نقل کی ہیں۔اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوالنجیب ہے'یعنی نون کے ساتھ ہے۔

۱۰۰۵۱ - ابوتمیم

اس نے ابونضرہ منذر عبدی سے روایت نقل کی ہے'اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(ابوتوبہ'ابوثفال)

۱۰۰۵۲ - ابوتوبہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا نام صدقہ رہاوی ہے۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔معاویہ بن صالح اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۵۳ - ابوتوبہ

یہ ایک قصہ گو شخص ہے جو بصرہ کا رہنے والا بزرگ ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔میں یہ نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۰۵۴ - ابوتوبہ جزری

اس نے علی بن بذیمہ سے روایت نقل کی ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا نام بشر ہے۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۰۵۵ - ابوثفال (ت'ق) مری

یہ شاعر ہے'مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے۔یہ ثمامہ بن حصین ہے۔عبدالرحمٰن بن حرملہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔امام

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث محلِ نظر ہے۔ عقیلی نے یہ بات آدم بن موسیٰ کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔ اثرم کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث اس بارے میں سب سے بہترین ہے۔ میں نے کہا: جو روایت عبدالرحمٰن بن حرملہ نے نقل کی ہے' وہ؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ثبت نہیں ہے۔

وہیب اور بشر بن مفضل نے عبدالرحمٰن بن حرملہ کے حوالے سے ابوثفال کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے رباح بن عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میری دادی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُس نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر (اسم) الله عليه' ولا يؤمن (بی) من لا يحب الانصار.

''اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو' اور اُس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اُس کے شروع میں اللہ کا نام نہ لے' اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ رکھتا ہو''۔

وہیب کے الفاظ یہ ہیں: یہ روایت ابوثفال کے حوالے سے ابن حرملہ اور صدقہ جو زبیر کا غلام ہے' اور سلیمان بن بلال' دراوردی اور ایک جماعت نے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس راوی کا نام ثمامہ بن وائل ہے۔ نہ تو یہ راوی قوی ہے اور نہ ہی اس کی سند عمدہ ہے۔

(ابوثمامہ' ابوثوابہ' ابوالثورین)

۱۰۰۵۶ - ابوثمامہ (د) حناط

یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس نے کعب بن عجرہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اس نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا توضا احدكم ثم خرج الى الصلاة فلا يشبك بين اصابعه فانه في صلاة.

''جب کوئی شخص وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے نکلے تو وہ اپنی انگلیوں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

۱۰۰۵۷ - ابوثوابہ زبیدی

یہ بقیہ کا استاد ہے' یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ بھی منکر ہے۔ جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

قالت الصبا للشمال یوم الاحزاب :تعالی ننصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

فقالت :ان الحرائر لا یسرین باللیل' فغضب اللہ علیها فجعلها عقیما.

''غزوۂ احزاب کے موقعہ پر صبا نے شمال سے کہا: تم آگے آؤ تاکہ ہم اللہ کے رسول کی مدد کریں! تو اُس نے جواب دیا: آزاد عورتیں رات کے وقت نہیں چلتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کو اُس پر غضب آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اُسے عقیم بنا دیا''۔

اس راوی سے یہ روایت بقیہ نے سنی ہے۔

۱۰۰۵۸ - ابوالثورین (ق)

یہ محمد بن عبدالرحمٰن ہے اور صدوق ہے۔ دیگر راوی اس سے زیادہ ثقہ ہے۔

(ابوجابر' ابوجبیرہ' ابوجبیر' ابوالجابیہ)

۱۰۰۵۹ - ابوجابر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔

۱۰۰۶۰ - ابوجابر بیاضی

یہ محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۰۶۱ - ابوجبیرہ انصاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک صحابی سے روایت نقل کی ہے' جس کی سند ''مجہول'' ہے۔ ابن المدینی کہتے ہیں: لیث بن سعد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: اس کے والد بھی مجہول ہیں۔

۱۰۰۶۲ - ابوجبیر (ت)

اس نے اپنے آقا حکم بن عمرو غفاری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۰۶۳ - ابوالجابیہ

ایک قول کے مطابق اس کا نام مسلم ہے۔ ابوزکریا خواص نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوالجارود' ابوالجاریہ' ابوالجحاف)

۱۰۰۶۴ - ابوالجارود (ت) اعمیٰ

یہ زیاد بن منذر ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۰۶۵ - ابوالجاریہ عبدی (ذ ت)

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے شعبہ سے نقل کی ہے' یہ مجہول ہے' یہ بات امام

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ اس راوی سے امیہ بن خالد نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰٦٦ - ابوالجحاف (ت' س' ق)

یہ داؤد بن ابوعوف ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابوالجراح' ابوجرو' ابوجریر' ابوجعفر)

۱۰۰٦۷ - ابوالجراح مہری (ت)

اس نے جابر بن صبیح سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ ابوعاصم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۱۰۰٦۸ - ابوالجراح (د' س)

یہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۰٦۹ - ابوجرو مازنی بصری

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۰۷۰ - ابوجریر

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۰۰۷۱ - ابوجعفر (د' ت) بن محمد بن رکانہ مطلبی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تھی۔ یہ راوی معروف نہیں ہے۔ ابوالحسن عسقلانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' لیکن ابوالحسن کون ہے؟ لوٗلوٗی نے سنن کی جو روایت کیا ہے اُس میں یہ روایت منقول ہے کہ ابوجعفر بن محمد بن علی بن رکانہ نے یہ روایت نقل کی ہے اور ایک قول کے مطابق ابوجعفر محمد بن یزید بن رکانہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۷۲ - ابوجعفر (س)

اس نے سوید بن مقرن سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ سوادہ جعفی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۷۳ - ابوجعفر رازی (عو)

یہ عیسیٰ بن ماہان ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ سلمہ بن ابرش نے ابوجعفر رازی کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے احنف کے حوالے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو دليتم الحبل الى الارض السابعة ... ''اگر تم کسی رسّی کو ساتویں زمین تک لٹکاؤ''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ روایت منکر ہے' کیونکہ قتادہ نے احنف سے ملاقات نہیں کی۔

۱۰۰۷۴ - ابوجعفر حنفی یمامی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عثمان بن ابوعاتکہ نے روایت نقل کی ہے' یہ "مجہول" ہے۔

۱۰۰۷۵ - ابوجعفر (د' ت' ق)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' میرے خیال میں یہ سابقہ راوی ہی ہے۔ صرف یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے روایت نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب انصاری مؤذن ہے۔ اس کے حوالے سے حدیثِ نزول منقول ہے اور تین دعاؤں والی حدیث بھی منقول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب مدنی ہے۔ شاید یہ محمد بن علی بن حسین ہے (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ ہیں) اور ان کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث نقل کرنا ارسال کے طور پر ہوگا کیونکہ ان کی ان دونوں سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔

۱۰۰۷۶ - ابوجعفر قاری

یہ جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہے۔ یہ یزید بن قعقاع ہے جو تابعین میں سے ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کی قرأت کے ثبوت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جمہور نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۰۷۷ - ابوجعفر مدائنی

یہ عبداللہ بن مسور ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابوالجمل' ابوجمیع)

۱۰۰۷۸ - ابوالجمل یمامی

ایک قول کے مطابق اس کا نام ایوب ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۰۷۹ - ابوجمیع ہجیمی (د)

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام سالم بن دینار ہے اور جو بھی ہو بہرحال اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

(ابوجناب' ابوجنادہ)

۱۰۰۸۰ - ابوجناب (د' ت' ق) کلبی

اس کا نام یحییٰ ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۸۱ - ابوجناب قصاب

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اس کا نام عون بن ذکوان ہے۔

۱۰۰۸۲ - ابوجنادہ

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حصین بن مخارق ہے جس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کا ذکر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کنیت سے متعلق باب میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يؤمر بناس الى الجنة حتى اذا دنوا منها واستنشقوا رائحتها نودوا ان اصرفوهم عنها لا نصيب لهم فيها، فيرجعون بحسرة فيقول :انكم كنتم اذا خلوتم بارزتموني بالعظائم، واذا لقيتم الناس لقيتموهم مخبتين ...الحديث.

''لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب ہوں گے تو اُنہیں اس کی خوشبو محسوس ہوگی تو یہ پکار کر کہا جائے گا: انہیں جنت سے پھیر دو! کیونکہ ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے' تو وہ حسرت کے ساتھ واپس آئیں گے اور یہ کہیں گے: جب تم لوگ تنہائی میں ہوتے تھے تو تم میرے بارے میں بڑی بڑی چیزیں ظاہر کیا کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملاقات کرتے تھے تو دھوکہ دیتے ہوئے اُن سے ملتے تھے''۔

(ابوالجنوب' ابوالجنید' ابوجہضم)

۱۰۰۸۳ - ابوالجنوب (ت)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ عقبہ بن علقمہ ہے۔ ابوالحسن دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۰۸۴ - ابوالجنید ضریر

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ خالد بن حسین ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۸۵ - ابوجہضم

یہ موسیٰ بن سالم ہے اور ثقہ ہے' اس کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔

(ابوالجہم' ابوالجوزاء' ابوحاتم)

۱۰۰۸۶ - ابوالجہم ایادی

اس نے زہری سے جبکہ اس سے ہشیم نے شاعروں کے جھنڈے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے زہری سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی حدیث میں شامل نہیں ہیں۔

۱۰۰۸۷ - ابوالجوزاءربعی اوس (ع)

یہ تابعی ہے اور مشہور ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۱۰۰۸۸ - ابوحاتم مسلم بن حاتم انصاری بصری

اس نے انصاری سے جبکہ اس سے ابن صاعد نے ایک طویل اور انتہائی منکر حدیث نقل کی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ہونے والی وصیت کے بارے میں ہے اور یہ ابن ابن اخی میمی کے فوائد میں بھی مذکور ہے۔ اس راوی نے ابن عیینہ سے ملاقات کی تھی جبکہ اس سے امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(ابوحاضر' ابوالحارث)

۱۰۰۸۹ - ابوحاضر

اس نے وضین بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۰۹۰ - ابوالحارث

یہ نصر بن حماد ہے اور واہی ہے۔

(ابوحازم' ابوحجیہ' ابوحذیفہ)

۱۰۰۹۱ - ابوحازم قرظی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے:

قضى في السيل ان يحبس في كل حائط حتى يبلغ الكعبين.

''اُنہوں نے پانی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ہر باغ میں اُسے اتنا روکا جائے گا کہ وہ ٹخنوں تک پہنچ جائے''۔

یہ روایات امام عبدالرزاق نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: نہ تو یہ راوی معروف ہے اور نہ اس کا والد معروف ہے اور نہ ہی اس کا دادا معروف ہے۔

۱۰۰۹۲ - ابوحجیہ کندی

یہ یحییٰ اجلح ہے۔

۱۰۰۹۳ - ابوحذیفہ بصری

اس نے داؤد بن ابوہند سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مروان بن معاویہ نے روایت نقل کی ہے۔

(ابوحرب' ابوحبیب' ابوحبیبہ)

۱۰۰۹۴ - ابوحرب بن زید بن خالد جہنی

بکیر بن اشج نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ "مجہول" ہے۔

۱۰۰۹۵ - ابوحرب

اس نے اپنے آقا ابن شہاب زہری سے روایت نقل کی ہے۔ ابن طاہر مقدسی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام ابوجریر بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے اپنے آقا سے مقلوب اور نامانوس روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت نقل کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے' البتہ ثانوی شواہد کے طور پر ایسا کیا جا سکتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لقنوا موتاکم شهادة ان لا اله الا الله' فانها خفيفة على اللسان ثقيلة في الميزان ...الحديث.

"اپنے قریب المرگ لوگوں کو اس بات کی گواہی دینے کی تلقین کرو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' کیونکہ اسے زبان سے پڑھنا آسان ہے اور یہ نامۂ اعمال میں وزنی ہوگا"۔

۱۰۰۹۶ - ابوحبیب بن یعلیٰ بن منیہ تمیمی (ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ مصعب بن شیبہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۹۷ - ابوحبیبہ (د' ت' س) طائی

اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ صبیعی کے مشائخ میں سے ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(ابوحتروش' ابوحریز)

۱۰۰۹۸ - ابوحترش

یہ شملہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۹۹ - ابوحریز

ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوجریر ہے۔ جس نے اپنے آقا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۱۰۱۰۰ - ابوحریز

اس نے وائل بن حجر سے روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔ جابر جعفی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۰۱ - ابوحریز

یہ بجستان کا قاضی تھا' اس کا نام عبداللہ بن حسین ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۰۲ - ابوحریز موقفی مصری

اس کی نسبت موقف الدوات کی طرف ہے۔ ابن وہب اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

(ابوحرہ' ابوالحزم' ابوالحسن)

۱۰۱۰۳ - ابوحرہ رقاشی

یہ واصل بن عبدالرحمٰن ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۰۴ - ابوالحزم

اس کا نام عبید ہے۔ یہ محمد بن بکر برسانی کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۰۵ - ابوالحسن اسدی

ابوکریب نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۱۰۶ - ابوالحسن (س)

اس نے طاؤس سے جبکہ اس سے شعبہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) تاہم شعبہ نامی راوی لوگوں کے لئے کسوٹی ہیں۔

۱۰۱۰۷ - ابوحسن (د' س' ق)

یہ عبداللہ بن نوفل کا غلام ہے۔ زہری کے علاوہ اور یزید بن قسیط کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ یا ایک شخص نے نقل کی ہے جس کا نام عمر بن معتب ہے۔ اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت شاذ ہے' جسے امام ابوداؤد' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور وامام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ بنو نوفل کا غلام ابوحسن بیان کرتا ہے:

استفتينا ابن عباس في مملوك كانت تحته مملوكة فطلقها تطليقتين ثم عتقا بعد' فهل يصح له ان يخطبها ؟ قال :نعم' قضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے غلام کا مسئلہ دریافت کیا جس کی بیوی کسی کی کنیز ہو اور پھر وہ اُس عورت کو دو طلاقیں دیدے اور اُس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی آزاد ہو جائیں تو پھر کیا اُس مرد کے لئے یہ بات جائز ہو گی کہ وہ اُس کو نکاح کا پیغام بھیجے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! یہ فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا

ہے''۔

یہ روایت منکر ہے۔

عبداللہ بن مبارک نے معمر سے دریافت کیا: ابوحسن نامی یہ راوی کون ہے؟ اس نے ایک بڑا بھاری پتھر اُٹھایا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زہری نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ فقہاء میں سے ایک تھا۔ پھر امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: اس روایت پر عمل نہیں کیا جاتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کے راوی عمر بن معتب کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۱۰۱۰۸ - ابوالحسن (س)

اس نے ہلال بن عمرو کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

یخرج رجل من وراء النهر یقال له الحارث.

''ماوراءالنہر سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام حارث ہوگا''۔

مطرف بن طریف اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۰۹ - ابوالحسن بن نوفل راعی

اس نے یہ بیان نقل کی ہے کہ جس رات چاند دو ٹکڑے ہوا تھا' اُس رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھایا ہوا تھا۔

علی بن غوث تنیسی کہتے ہیں: میری اس سے ترکستان میں ملاقات ہوئی تھی' یعنی 500 ہجری کی بات ہے' تو اللہ تعالیٰ اس جھوٹے پر لعنت کرے۔

۱۰۱۱۰ - ابوالحسن

یہ سیّدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔ اس نے اُن سے میت کو ٹھنڈے پانی کے ذریعے غسل دینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور یہ صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ یزید بن ابوحبیب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۱۱۱ - ابوالحسن جزری (ذ ت)

اس نے مقسم سے روایت نقل کی ہے۔ علی بن حکم بنانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۱۲ - ابوالحسن عسقلانی (ذ ت)

اس نے ابن رکانہ سے روایت نقل کی ہے' محمد بن ربیعہ کلابی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۱۳ - ابوالحسن بلدی

اس کا ذکر موضوع حدیث کی سند میں ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(ابوالحسناء ٔ ابوالحسین)

۱۰۱۱۴ - ابوالحسناء (د ت)

شریک نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ معروف ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حکم بن عتیبہ سے نقل کی ہے۔

۱۰۱۱۵ - ابوالحسین

اس نے حکم بن عبداللہ سے سجدۂ سہو کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابوالحصین ٔ ابوحفص ٔ ابوحفصہ)

۱۰۱۱۶ - ابوالحصین

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے عثمان بن واقد نے روایت نقل کی ہے ٔ یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۱۱۷ - ابوالحصین فلسطینی

اس نے ابوصالح اشعری سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ ابوغسان محمد بن مطرف اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۱۸ - ابوحفص (ق)

اس نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ٔ یہ دمشقی ہے۔ اس کی شناخت کبھی نہیں ہو سکی۔ اسحاق بن اسید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۱۹ - ابوحفص عبدی

اس نے ثابت سے روایت نقل کی ہے۔ یہ عمر بن حفص ہے اور واہی ہے۔

۱۰۱۲۰ - ابوحفص بصری (س)

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ابورافع صائغ کے حوالے سے نبیذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے سری بن یحییٰ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲۱ - ابوحفصہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲۲ - وابوحفصہ

یہ علی بن ابوحملہ کا استاد ہے۔ ان دونوں راویوں کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔

(ابوالحکیم' ابوالحکم)

۱۰۱۲۳ - ابوالحکم

یہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس سے عبداللہ بن عیسیٰ نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۲۴ - ابوالحکیم ازدی

اس نے عباد بن منصور کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہیں۔ محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الارض لتعج الی ربھا من الذین یلبسون الصوف ریاء .

''زمین اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اُن لوگوں کی شکایت کرتی ہے جو اُونی کپڑے کو ریاکاری کے طور پر پہنتے ہیں''۔

عبداللہ بن احمد حداد نامی راوی یزید سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۲۵ - ابوحکیم بارقی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے سدی نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۱۲۶ - ابوالحکم (س' ق)

یہ بنولیث کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت صرف اُس روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے جو محمد بن عمرو بن علقمہ نے اس سے نقل کی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

لا سبق (الا فی خف او حافر) .

''مقابلہ صرف اونٹ اور گھوڑے کا ہو سکتا ہے''۔

۱۰۱۲۷ - ابوالحکم عنزی (د)

اس کا اسم منسوب بصری ہے۔ اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابوبلج فزاری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲۸ - ابوالحکم عنزی واسطی

یہ ثقہ ہے' اس کا نام سیار ہے۔ یہ شعبہ کے اساتذہ میں سے ہے۔

۱۰۱۲۹ - ابوحکیم (ت)

یہ اسماعیل کا والد ہے' اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ محمد بن ثابت نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(ابو حلبس' ابو حماد' ابو حمزہ)

۱۰۱۳۰ - ابو حلبس (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام ابن حلبس ہے۔ یہ مجہول راویوں میں سے ایک ہے۔ اس نے خلید بن ابو خلید سے روایت نقل کی ہے جبکہ بقیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۳۱ - ابو حماد کوفی

یہ مفضل بن صدقہ ہے اور ضعیف ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۲ - ابو حمزہ ثمالی (ت)

یہ ثابت بن ابو صفیہ ہے۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۳ - ابو حمزہ عطار

یہ اسحاق بن ربیع ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۴ - ابو حمزہ (ق' د)

یہ سوار بن داؤد ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام داؤد بن سوار ہے۔ اس کا ذکر بھی گزر چکا ہے۔

۱۰۱۳۵ - ابو حمزہ کوفی (ت' ق)

اس نے ابراہیم نخعی سے روایت نقل کی ہے۔ یہ میمون قصاب اعور ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۶ - ابو حمزہ صیرفی (د' ق)

یہ الحلی (نامی کتاب کا مصنف ہے' یا یہ زیورات فروخت کرنے والا شخص ہے) یہ سوار بن داؤد ہے جس کا گزر چکا ہے ہے کہ اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

۱۰۱۳۷ - ابو حمزہ قصاب

یہ بانس بیچا کرتا تھا۔ یہ عمران بن ابو عطاء ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابو حمید)

۱۰۱۳۸ - ابو حمید رعینی (د)

اس نے یزید ذو مصر سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ثور بن یزید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابوحمیدہ' ابوحنیفہ' ابوحرمل)

۱۰۱۳۹ - ابوحمیدہ ظاعنی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبیدہ بن ابورائطہ نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام علی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی کہ یہ کون ہے۔

۱۰۱۴۰ - ابوحنیفہ (ق)

اس نے سلیمان بن صرد سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے اس کے بیٹے عبدالاکرم نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۴۱ - ابوحنیفہ

یہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔ مغیرہ بن مقسم نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔ یہ معروف نہیں ہے۔

۱۰۱۴۲ - ابوحومل عامری (د)

یہ اسرائیل بن یونس کا استاد ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس کے حوالے سے قمیص پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوحرمل ہے۔

(ابوالحویرث' ابوحیان)

۱۰۱۴۳ - ابوالحویرث (ذ ق)

یہ عبدالرحمٰن بن معاویہ ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے۔

۱۰۱۴۴ - ابوالحویرث

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اگر تو یہ پہلے والا راوی ہے تو اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

۱۰۱۴۵ - ابوحیان توحیدی

یہ علی بن محمد بن عباس ہے جو فارس کے نواحی علاقوں میں رہتا تھا۔ یہ زندیق تھا اور صاحب انحلال ہے۔ یہ 400 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

جعفر بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابونصر شجری نے مجھ سے کہا کہ اُس نے مالینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ایک خط پڑھا' یعنی وہ خط جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے کہ وہ خط ان دونوں حضرات نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا' میں نے یہ رسالہ ابوحیان کے سامنے پڑھا تو اُس نے یہ کہا: میں نے یہ رسالہ رافضیوں کی تردید کے لئے تیار کیا ہے'

اس کا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ بعض وزراء کی محفل میں شامل ہوتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حالت کے بارے میں غلو کا اظہار کرتے ہیں تو میں نے یہ رسالہ تیار کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے اسے خود ایجاد کرنے کا اعتراف کیا تو وزیر مہلبی نے اسے بغداد سے جلاوطن کر دیا کیونکہ اس کا عقیدہ خراب تھا' یہ فلسفیانہ نظریات رکھتا تھا۔ ابن رمانی نے اپنی کتاب ''الفریدہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابوحیان کذاب تھا' دین اور پرہیزگاری میں بہت تھوڑا سا تھا' الزام لگانے کا ماہر تھا اور اس نے کچھ ایسے اُمور کی طرف توجہ کی جو شریعت میں بڑا جرم سمجھے جائیں اور اس نے ایسا نظریہ رکھا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا معطل قرار دینا لازم آتا ہے۔ جوزی کہتے ہیں: یہ زندیق تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ 400 ہجری تک زندہ رہا تھا اور فارس کے مختلف علاقوں میں رہا۔

(ابوحیہ' ابوخالد)

۱۰۱۴۶ - ابوحیہ (عو) بن قیس خارفی وادعی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابواسحاق اس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے:

بوضوء علی فمسح راسه ثلاثا وغسل رجليه الى الكعبين ثلاثا ثلاثا.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کیا تھا اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین تین مرتبہ دھویا تھا''۔

یہ روایت اس سے زہیر اور ابواحوص نے نقل کی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوحیہ ایک بزرگ ہے۔ ابن مدینی اور ابوالولید فرضی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کا نام پتا نہیں ہے' البتہ اُنہوں نے اس کی نقل کردہ اُس روایت کو صحیح قرار دیا ہے جو ابن السکن اور دیگر حضرات نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۱۴۷ - ابوحیہ (ق)

یہ ابوجناب کلبی کا والد ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت منقول ہے۔

۱۰۱۴۸ - ابوخالد (د)

یہ جعدہ بن ہبیرہ کی آل کا غلام ہے۔ اس کے حوالے سے ایک ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۱۴۹ - ابوخالد (د)

اس نے حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جریج اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۵۰ - ابوخالد واسطی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو ہے۔ اس نے حضرت امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے

ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۱۵۱ - ابوخالد

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۱۵۲ - ابوخالد دالانی

یہ یزید بن عبدالرحمٰن ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۵۳ - ابوخالد سقاء

یہ ایک اجنبی پرندہ ہے۔ 209 ہجری میں اس نے لوگوں سے یہ کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے اور میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان ان روایتوں کا سماع کیا ہے۔ محمد بن عبدالوہاب فراء کہتے ہیں: ہم لوگ ابونعیم کے پاس موجود تھے' لوگوں نے اس شخص کا ذکر کیا تو ابونعیم بولے: اس کی عمر تقریباً کتنی ہوگی؟ تو لوگوں نے بتایا: تقریباً 125 سال ہوگی۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس کے بیان کے مطابق تو اس کی پیدائش حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انتقال کے پچاس سال بعد ہوئی ہوگی۔

۱۰۱۵۴ - ابوخالد (ذ'ت'ق)

یہ اسماعیل بن ابوخالد کا والد ہے' اس کے حوالے سے اس کے بیٹے کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۱۵۵ - ابوخالد قرشی

اس نے اسرائیل سے روایت نقل کی ہے' یہ واہی ہے۔ یہ راوی عبدالعزیز بن ابان ہے۔

(ابوخراش' ابوخزیمہ)

۱۰۱۵۶ - ابوخراش رعینی (ق)

اس نے فیروز دیلمی سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابووہب جیشانی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۵۷ - ابوخزیمہ

یہ یوسف بن میمون ہے۔

(ابوالخصیب' ابوالخطاب' ابوخفاف)

۱۰۱۵۸ - ابوالخصیب (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام زیاد

بن عبدالرحمٰن عیسیٰ ہے۔ عقیل بن طلحہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث اس چیز کی ممانعت کے بارے میں ہے کہ آدمی اُس شخص کی جگہ پر بیٹھ جائے جو اس کے لئے کھڑا ہوا ہو۔

۱۰۱۵۹ - ابوالخطاب (س)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابوالخیر مرثد یزنی نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۱۶۰ - ابوالخطاب (ت)

اس نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر بجلی سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۱۶۱ - ابوالخطاب دمشقی (ق)

اس کا نام حماد ہے۔ اس نے رزیق الھانی سے جبکہ اس سے ہشام بن عمار اور مسلمہ خشنی نے روایت نقل کی ہے۔ یہ ''مجہول'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صلاة الرجل في المسجد الاقصى بخمسين الف صلاة.

''آدمی کا مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنا دوسرے کسی جگہ کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے''۔ یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۱۰۱۶۲ - ابوالخطاب دمشقی خیاط

یہ معروف شخص ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۱۰۱۶۳ - ابوخفاف

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

(ابوخلف' ابوخنساء' ابوخیرہ)

۱۰۱۶۴ - ابوخلف (ق) اعمیٰ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام حازم ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۰۱۶۵ - ابوخلف

یہ بیان کرتا ہے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

۱۰۱۶۶ - ابوخلف

یہ عیسیٰ بن یونس کا استاد ہے۔

۱۰۱۶۷ - ابوخلف

یہ شبل بن عباد کا استاد ہے۔

۱۰۱۶۸ - ابوخلف تمیم

اس نے امام شعبی سے روایت نقل کی ہے۔ان تمام راویوں کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۱۶۹ - ابوخنساء

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سےروایت نقل کی ہے۔عبدالعزیز بن صالح کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۱۰۱۷۰ - ابوخیرہ

اس نے موسیٰ بن وردان سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(ابوالخیر' ابوداؤد)

۱۰۱۷۱ - ابوالخیر

اس نے ابوبختری وہب بن وہب سے روایت نقل کی ہے۔یہ ایک کذاب ہے جس نے ایک کذاب سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۷۲ - ابوداؤد

یہ تابعی ہے' عکرمہ بن عمار نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۱۷۳ - ابوداؤد (س)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ریشم کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔اس سے صرف قتادہ نے روایت نقل کی ہے۔درست یہ ہے کہ یہ داؤد سراج ہے۔

۱۰۱۷۴ - ابوداؤد

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۷۵ - ابوداؤد

یہ شعبہ کا استاد ہے' یہ واسط کا رہنے والا ہے۔یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۱۰۱۷۶ - ابوداؤد

یہ ابومکمل کا آزاد کردہ غلام ہے۔اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔عبداللہ بن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

فضلت النساء علی الرجال بتسع وتسعین جزء ا من الشھوۃ' ولکن اللہ القی علیھن / الحیاء .

''عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں ننانوے گنا زیادہ شہوت دی گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن پر حیاء ڈال دی ہے''۔

سعید بن یعقوب طالقانی نے اس راوی سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۰۱۷۷ - ابوداؤد دارمی

اس کا نام نفیع ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۷۸ - ابوداؤد نخعی

یہ سلیمان بن عمرو ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا خير في صحبة من لا يرى لك من الحق مثل الذى يرى له.

''ایسے شخص کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں ہے جو تمہارے ساتھ ایسے حق کی رائے نہ رکھتا ہو جو وہ اپنے لیے رکھتا ہے''۔

(ابودراس' ابوالدرداء)

۱۰۱۷۹ - ابودراس

یا شاید ابودارس۔ عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۱۸۰ - ابوالدرداء رہاوی

اس نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اتقوا الدنيا فلهي اسحر من هاروت وماروت.

''تم لوگ دنیا سے بچ کے رہو کیونکہ یہ ہاروت و ماروت سے بڑی جادوگر ہے''۔

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ یہ روایت منکر ہے اور اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(ابوالدنیا' ابوالدہماء)

۱۰۱۸۱ - ابوالدنیا اشج مغربی

یہ کذاب ہے اور طرق ایجاد کرنے والا شخص ہے' طرقی ہے۔ یہ 300 ہجری کے بعد کا ہے' اس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے سماع کا دعویٰ کیا تھا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کا نام عثمان بن خطاب ابوعمرو ہے۔ محمد بن احمد نے اس سے کچھ احادیث نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

لما نزلت : وتعيها اذن واعية -قال النبي صلى الله عليه وسلم :سالت الله تعالى ان يجعلها اذنك يا علي.

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور محفوظ کرنے والے کان اُسے محفوظ کرلیں گے'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ اے علی! تمہارے کان بنا دے'' (یا تمہارے کانوں کو ایسا بنا دے)۔

اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات معروف متون ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کا نام ابوالحسن علی بن عثمان بلوی بیان کیا ہے، بہرحال ہر صورت میں یہ شیخ معمر کذاب ہے جو رتن ہندی دجال، جعفر بن مسطور، حواش اور ربیع بن محمود ماردینی جیسے جھوٹوں کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے اور اس طرح کی روایات لایعنی ہیں اور ان کی عالی سند کے ساتھ صرف کوئی جاہل ہی خوش ہو سکتا ہے۔

۱۰۱۸۲ - ابوالدہماء

اس نے محمد بن عمرو سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اعجل الطاعات ثوابا صلة الرحم، وان اهل البيت ليكونون فجارا فتنمو اموالهم ويكثر عددهم اذا وصلوا ارحامهم، وان اعجل المصيبة عقوبة البغي والخيانة ويمين الغموس: تذهب المال، وتدع الدار بلاقع.

''جس نیکی کا سب سے زیادہ جلدی ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور گھر کے رہنے والے لوگ گناہگار ہوں اور پھر اُن کے مال زیادہ ہو جائیں اور اُن کی تعداد ہو جائے گی جبکہ وہ صلہ رحمی کرتے ہوں اور سب سے زیادہ جلدی مصیبت جو سزا کے اعتبار سے لاحق ہوتی ہے وہ سرکشی ہے، خیانت ہے اور جھوٹی قسم ہے، یہ مال کو رخصت کر دیتی ہے اور گھر کو ویران کر کے چھوڑتی ہے''۔

۱۰۱۸۳ - ابوالدہماء

یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا خادم ہے۔ خلف بن عقبہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوذکوان، ابوراشد)

۱۰۱۸۴ - ابوذکوان

یہ منکر ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الله خلق قضيبا من نور قبل الدنيا باربعين الف عام، خلقني من نصفه وعليا من نصفه.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے نور کے ذریعے ایک شاخ پیدا کی، یہ دنیا کی پیدائش چالیس ہزار سال پہلے پیدا کی اور اُس کے نصف حصے سے مجھے بنایا اور نصف حصے سے علی کو بنایا''۔

یہ روایت حسین بن صفوان نے محمد بن سہل کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۱۰۱۸۵ - ابوراشد

یہ مغازی نقل کرنے والا شخص ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ اس نے ابن اسحاق کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کے سامنے حمٰ السجدہ کی تلاوت کی تھی۔

یہ روایت اس راوی سے داؤد بن عمرو ضبی نے نقل کی ہے۔ یہ روایت غریب ہے' راویوں نے یہ روایت ابن اسحاق کے حوالے سے محمد بن کعب قرظی سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

۱۰۱۸۶ - ابوراشد (د)

اس نے عمار سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے عدی بن ثابت نے روایت نقل کی ہے۔

(ابورافع' ابوالربیع)

۱۰۱۸۷ - ابورافع

حبان بن علی عنزی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۱۸۸ - ابوالربیع سمان

اس کا نام اشعث ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۸۹ - ابوالربیع

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابوشعبہ طحان نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوربیعہ' ابورجاء' ابوالرحال)

۱۰۱۹۰ - ابوربیعہ ایادی (ذ' ت' ق)

یہ عمر بن ربیعہ ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے کہ اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ شریک نے اس سے ملاقات کی تھی۔

۱۰۱۹۱ - ابورجاء حنفی

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مکاتب کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۱۹۲ - ابورجاء جزری (ق)

اس نے فرات بن سائب سے جبکہ اس سے عبدہ بن سلیمان اور اسماعیل بن زکریا نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام محرز ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے فرات اور اہلِ جزیرہ سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی'

جب یہ کسی روایت کونقل کرنے میں منفرد ہوتو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔اُس میں سے ایک روایت یہ ہے جواس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ما صبر اهل البیت علی ضر ثلاثا الا اتاهم الله برزق.

''جب کسی گھر کےلوگ تین دن تک کسی پریشانی پرصبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُنہیں رزق عطاء کرتا ہے''۔

۱۰۱۹۳ - ابورجاءخراسانی

اس نے ہشام بن حسان سے روایت نقل کی ہے۔اس کا نام عبداللہ بن فضل ہے۔اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث منقول ہے۔

۱۰۱۹۴ - ابورجاءخراسانی (ق)

اس نے عبداللہ بن واقد سے روایت نقل کی ہے'اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۹۵- ابوالرحال طائی (خ'ت)

اس کا نام عقبہ ہے۔

۱۰۱۹۶ - ابوالرحال انصاری (ت)

یہ خالد بن محمد ہے'ان دونوں کا ذکر بھی ہو چکا ہے۔تاہم پہلا راوی زیادہ قوی ہے۔

(ابورزین'ابورزیق'ابوالرقاد)

۱۰۱۹۷ - ابورزین (د'س)

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوزریر ہے۔اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے'اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۱۹۸ - ابورزیق

یہ حجازی ہے'اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔معن بن عیسیٰ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۹۹ - ابوالرقادنخعی

اس نے علقمہ سے روایت نقل کی ہے۔یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔حنیف بن رستم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابورملہ'ابوروح'ابوریحانہ)

۱۰۲۰۰ -ابورملہ

اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شامی ہے'اسے ترک کردیا گیا تھا۔

۱۰۲۰۱ - ابوروح

یہ یزید بن ہارون کا استاد ہے۔یہ خالد بن محدوج ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۲۰۲ - ابوروح

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے' یہ "مجہول" ہے۔علی بن مجاہد جوخود ایک ضعیف راوی ہے' اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔شاید یہ راوی معاویہ بن یحییٰ ہے۔

۱۰۲۰۳ - ابوریحانہ (م' د' ت' ق)

اس نے سفینہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ راوی عبداللہ بن مطر ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن علیہ اور ایک جماعت نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی جو میں اس کا ذکر کروں۔

(ابوزبان' ابوزرعہ' ابوالزعراء)

۱۰۲۰۴ - ابوزبان

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۲۰۵ - ابوزرعہ

اس نے ابوادریس سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔اس سے ابوالخطاب نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۰۶ - ابوزرعہ حضرمی

یہ ابن لہیعہ کا استاد ہے۔ یہ عمرو بن جابر ہے اور کمزور ہے۔

۱۰۲۰۷ - ابوالزعراء (ت)

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ عبداللہ بن ہانی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(ابوالزعیزعہ' ابوزکیر)

۱۰۲۰۸ - ابوالزعیزعہ

اس نے مکحول سے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔اس کا شمار اہلِ شام میں کیا گیا ہے۔

۱۰۲۰۹ - ابوزکیر (د' ت' س' ق)

یہ یحییٰ بن محمد بن قیس مدنی ہے' یہ صالح الحدیث ہے' اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوالزناد' ابوزیاد' ابوزید)

۱۰۲۱۰ - ابوالزناد

یہ عبداللہ بن ذکوان ہے۔ یہ ثقہ اور مشہور ہے۔ اس کے بارے میں ربیعہ کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۲۱۱ - ابوزیاد

اس نے ابوسلام ممطور کے حوالے سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سورۂ بقرہ کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس سے محمد بن ابوالزعیزعہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور ابوزیاد نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۱۲ - ابوزیاد طحان

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے شعبہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے دو حدیثیں منقول ہیں جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''اعرابِ شعبہ'' میں منقول ہیں۔

۱۰۲۱۳ - ابوزیاد تمیمی

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۲۱۴ - ابوزیاد

یہ آلِ دراج کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۲۱۵ - ابوزیاد (د' س) شامی

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ خالد بن معدان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام خیار بن سلمہ یا شاید خیار بن سلامہ ہے۔

۱۰۲۱۶ - ابوزیاد شامی

یہ حریز اور صفوان بن عمرو کا استاد ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا نام یحییٰ بن عبید ہے' اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۲۱۷ - ابوزید (د' س' ق)

یہ عمرو بن حریث کا غلام ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابوفزارہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت صحیح نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث کا متن یہ ہے:

ان نبی اللہ توضا بالنبیذ.

''نبی اکرم ﷺ نے نبیذ کے ذریعے وضو کیا''۔

ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ ایک مجہول شخص ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک حدیث کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

۱۰۲۱۸ - ابوزید (س)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۱۹ - ابوزید (ق)

اس نے ابومغیرہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں' جہاں تک پہلے راوی کا تعلق ہے تو مطرف بن طریف کا استاد ابوجہم اُس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' جس میں عورت کے لیے سونے کا زیور پہننے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعته.

''اللہ تعالیٰ بدعتی شخص کا عمل اُس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ اپنی بدعت چھوڑ نہیں دیتا''۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں ابوزید یا اُس کے استاد یا بشر' ان میں سے کسی سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۲۰ - ابوزید

اس نے رزیق سے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں مجہول ہیں' یہ بات امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۱۰۲۲۱ - ابوزید انصاری نحوی

یہ 200 ہجری کے بعد کا ہے۔ اس کا نام سعید بن اوس ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ کئی حضرات نے اس کی تعریف کی ہے' یہ حدیث کی سند میں وہم کا شکار ہوا ہے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کسی حجت کے بغیر اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(ابوساسان' ابوالسائب)

۱۰۲۲۲ - ابوساسان

اس نے ضحاک سے روایت نقل کی ہے۔ ہشیم اور شعبہ اس کی طرف گئے تھے اور اُنہوں نے اس سے سماع کیا تھا۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے یومِ عقیم کی تفسیر بھی نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس سے مراد ایسا دن ہے' جس کی رات نہ ہو اور اُنہوں نے کوئی ایسی چیز ذکر نہیں کی جو اس کے کمزور ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

۱۰۲۲۳ - ابوساسان (م' د' س' ق)

یہ حضین رقاشی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۲۲۴ - ابوالسائب مخزومی

اس نے اپنی دادی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حسین بن زید بن علی نے روایت نقل کی ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

(ابوسباع' ابوسبرہ)

۱۰۲۲۵ - ابوسباع

اس نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے یزید بن ابو مالک نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۲۲۶ - ابوسبرہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام سالم بن سبرہ ہذلی ہے۔

۱۰۲۲۷ - ابوسبرہ (ذ' ت' ق) نخعی

یہ کوفی ہے' اس کا نام عبداللہ بن عابس ہے۔ اس نے فروہ بن مسیک اور قرظی سے جبکہ اس سے اعمش اور حسن بن حکم نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ اس کی سند ''محاملیات'' میں عالی سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔

(ابوسراج' ابوسعد)

۱۰۲۲۸ - ابوسراج

اس نے جریر بن عبداللہ سے جبکہ اس سے عمران بن حدیر نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۲۲۹ - ابوسعد (ق) ساعدی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) روّاد بن جراح نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ عمدہ نہیں ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک کبوتر کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے جارہا ہے۔

احمد بن علی سلیمانی نے اس کا ذکر اُن لوگوں میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے اور عباس ترقفی کے جزء کے آغاز میں روّاد نامی راوی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' جس کا متن یہ ہے:

من القى جلباب الحياء عن وجهه فلا غيبة له.

''جو شخص اپنے چہرے سے حیاء کی چادر کو ہٹادے تو پھر اُس کی غیبت نہیں ہوتی''۔

۱۰۲۳۰ - ابوسعد

اس نے ابوعون سے روایت نقل کی ہے'اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۲۳۱ - ابوسعد بقال

یہ سعید بن مرزبان ہے' جس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۳۲ - ابوسعد

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے آدمی کے خدر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ابواسحاق سبیعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۳۳ - ابوسعد غفاری

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے'ابوہانی خولانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۱۰۲۳۴ - ابوسعد کوفی

اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن ابورواد نے روایت نقل کی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: قطان کہتے ہیں: میں نے ابورواد سے دریافت کیا: ابوسعد الکوفی کون ہے؟ تو وہ بولے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' ویسے یہ بڑی عمر کا شخص ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس نے یہ نہیں کہا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو سنا ہے' یعنی اُس حدیث کے بارے میں یہ نہیں کہا جو اس نے روایت کی ہے۔

۱۰۲۳۵ - ابوسعد صنعانی (ت)

یہ محمد بن میسر ہے' اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۳۶ - ابوسعد

یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا خادم ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔ جو اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

من ابغض عمر فقد ابغضنی -ان الله باهی بالناس عشية عرفة عامة وباهی بعمر خاصة.

''جو شخص عمر سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور عرفہ کی شام اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر عمومی طور پر فخر کا اظہار کیا اور عمر پر بطورِ خاص فخر کا اظہار کیا''۔

یہ روایت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

۱۰۲۳۷ - ابوسعد (د) حمیری

یہ حمصی ہے۔اس نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔فرج بن فضالہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۳۸ - ابوسعد (ق)

یہ مدنی ہے اس نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جو صحابی ہیں۔ اس راوی کی شناخت نہیں ہوسکی۔ مخول بن راشد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۳۹ - ابوسعد اعمٰی

یہ مکی ہے اس نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے عقبہ بن عامر کی طرف جانے کا واقعہ نقل کیا ہے۔ ابن جریج اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابوسعید)

۱۰۲۴۰ - ابوسعید (د) ازدی

اس نے حضرت ابوہریرہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت صرف اُس روایت کے حوالے سے ہوسکی ہے جو قتادہ نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۱ - ابوسعید (دٔق) حبرانی

یہ حمصی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوسعد انماری ہے بظاہر یہ دو الگ افراد ہیں۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اس سے حصین حبرانی نے نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۴۲ ابوسعید (ق)

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس نے عبدالملک زبیری کے حوالے سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے سفر جل کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ نقیب بن حاجب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۲۴۳ - ابوسعید (س)

اس نے حصرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ عمرو بن دینار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۴ - ابوسعید (م)

اس نے وراد شامی سے روایت نقل کی ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن عون اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۲۴۵ - ابوسعید حمیری (د)

اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے پانی کے گھاٹ کی جگہ پر پاخانہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ حیوۃ بن شریح مصری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۶ - ابوسعید عقیصا

جوزجانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے اُنھوں نے اس کا ذکر عین سے متعلق باب میں کیا ہے۔

۱۰۲۴۷ - ابوسعید حبرانی (ذ،ق)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرنے اور سرمہ لگانے کی روایت نقل کی ہے۔ حصین حمیری حبرانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ابوسعید الخیر ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں اس کا یہی نام بیان کیا ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور نہ یہ پتا چل سکا ہے کہ حصین کون ہے۔

۱۰۲۴۸ - ابوسعید بن جعفر

یہ اباء بن جعفر ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ عبداللہ بن محمد بن یعقوب نے مسند ابوحنیفہ میں اجازت کے طور پر اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۹ - ابوسعید رقاشی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے سلیمان تیمی نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۵۰ - ابوسعید (ق)

اس نے مکحول سے جبکہ اس سے عتبہ بن یقظان نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۲۵۱ - ابوسعید بن عوذ مکتب

اس نے بعض تابعین سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا نام رجاء بن حارث ہے' اسے ضعف قرار دیا گیا ہے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عثمان بن عبداللہ ثقفی کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قرا القرآن في المصحف يكتب له الف الف حسنة' ومن قرا في غير المصحف فألف الف حسنة.

''جو شخص قرآن کو دیکھ کر اُس کی تلاوت کرتا ہے تو اُسے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص قرآن کو دیکھے بغیر اُس کی تلاوت کرتا ہے تو اُسے بھی دس نیکیاں ملتی ہیں''۔

روایت کے یہ الفاظ سلیمان بن عبدالرحمٰن نے مروان بن معاویہ سے نقل کیے ہیں۔ جہاں تک دحیم کے اس کے حوالے سے نقل کردہ الفاظ کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں:

قراءة الرجل القرآن في المصحف الف درجة' وفي غير المصحف الف الف درجة.

''آدمی قرآن کو دیکھ کر پڑھے تو اُسے ایک ہزار درجے ملتے ہیں اور اگر قرآن کو دیکھے بغیر پڑھے تو اُسے دس لاکھ درجے ملتے ہیں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: دحیم نامی راوی سلیمان سے زیادہ متقن ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابوسعید بن عوذ نے جو روایات نقل کی ہیں اُن کی مقدار محفوظ نہیں ہے۔

(ابوسفیان)

۱۰۲۵۲ - ابوسفیان (د' س) بن سعید ثقفی

اس نے اپنی خالہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۵۳ - ابوسفیان سعدی (ت' ق)

یہ طریف ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۵۴ - ابوسفیان (ع)

اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ مشہور تابعی ہے اور صدوق ہے۔ یہ طلحہ بن نافع ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۵۵ - ابوسفیان صیرفی

اس نے ابن عون سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ اسی طرح یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ (یعنی اس کا لقب) صواف ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق یہ دو مختلف آدمی ہیں' صواف کا نام عبیداللہ ہے اور صیرفی کو ابن رواحہ کہا جاتا ہے۔ یہ ابن عون کا شاگرد ہے۔ ازدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۰۲۵۶ - ابوسفیان (د)

اس نے عمرو بن حریش' کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۲۵۷ - ابوسفیان

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے واصل بن سیف نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۲۵۸ - ابوسفیان حمیری (خ' ت)

یہ ''صدوق'' اور مشہور ہے' اس کا نام سعید بن یحییٰ ہے' یہ اہلِ واسط سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے عوام بن حوشب' معمر اور عوف سے جبکہ اس سے یعقوب دورقی' محمد بن یحییٰ ذہلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۱۰۲۵۹ - ابوسفیان انماری

اس نے حبیب بن ابوکبشہ سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ تباہ کن روایات نقل کرتا ہے' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حبیب بن عبداللہ کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه النظر الى الاترج والحمام الاحمر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اترج پھل اور سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا پسند تھا''۔

۱۰۲۶۰ - ابوسفیان بن عبدربہ

اس نے عمر بن نبہان سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۲۶۱ - ابوسفیان

اس نے سالم خیاط سے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں مجہول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان میں سے پہلے شخص نے عمر بن نبہان کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

وجدت للحسنة نورا في القلب' وزينا في الوجه' وقوة في العمل. ووجدت للخطيئة سوادا في القلب' وشينا في الوجه.

''میں نے نیکی کا نور دل میں محفوظ کیا اور اُس کی خوبصورتی چہرے میں محسوس کی اور اُس کے نتیجے میں عمل میں قوت محسوس کی اور میں نے یہ بات پائی ہے کہ گناہ کی سیاہی دل میں ہوتی ہے اور اُس کی رسوائی چہرے پر ہوتی ہے''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو عمرو بن ابوقیس نے اس سے نقل کیا ہے۔

(ابوالسکن' ابوسلمان' ابوسلمہ)

۱۰۲۶۲ - ابوالسکن ہجری

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ صدقہ دقیقی نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۶۳ - ابوالسکن

اس نے امام شعبی سے روایت نقل کی ہے' یہ مشہور نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

۱۰۲۶۴ - ابوسلمان

اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت جنازہ پر پانچ تکبیریں پڑھنے کے بارے میں ہے۔

۱۰۲۶۵ - ابوسلمہ

اس نے شہر بن حوشب سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۲۶۶ - ابوسلمہ بن نبیہ (د)

اس نے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہے، جو منکر ہے۔
اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الجمعة علی من سمع النداء .

''جمعہ پڑھنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنتا ہے''۔
محمد بن سعید طائفی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۲۶۷ - ابوسلمہ خواص

اس نے ایوب سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت قائم نہیں ہے۔

۱۰۲۶۸ - ابوسلمہ عاملی (ق)

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا نام حکم بن عبداللہ بن خطاف ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عشر مباحة لکم فی المغازی :العسل، والماء، والزبیب، والخل، والملح، والشراب، والحجر، والعود ما لم ینحت، والجلد الطری، والطعام یخرج به.

''دس چیزیں جنگ کے دوران تمہارے لیے مباح ہیں: شہد، پانی، کشمش، سرکہ، نمک، مشروب، پتھر اور لکڑی جو چھلی نہ ہو اور تازہ کھال اور وہ کھانا جو اس کے ساتھ نکلتا ہے''۔
امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں ہشام نامی راوی منفرد ہے۔

۱۰۲۶۹ - ابوسلمہ واسطی

اس نے امام شعبی سے جبکہ اس سے شعبہ بن حجاج نے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۲۷۰ - ابوسلمہ (ق)

یہ بنولیث کا غلام ہے۔ دارمی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

۱۰۲۷۱ - ابوسلمہ حمصی

اس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے عبدالعزیز بن ابورواد نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۷۲ - ابوسلمہ کندی (ت)

اس نے فرقد سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ زید بن حباب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ بظاہر یہ عثمان بری

ہے جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔

۱۰۲۷۳ - ابوسلمہ جہنی

فضیل بن مرزوق نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

لا یدری من ھو.

(ابوسلیمان)

۱۰۲۷۴ - ابوسلیمان فلسطینی

اس نے قاسم بن محمد سے جبکہ اس سے اسماعیل بن ابوزیاد نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک طویل حدیث ہے جو قصوں کے بارے میں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ماضی بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۷۵ - ابوسلیمان ہمدانی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے باپ کی طرح اس کے بارے میں بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۷۶ - ابوسلیمان

اس نے ابومجبر کے حوالے سے اعمش سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(ابوالسمال، ابوسمیہ)

۱۰۲۷۷ - ابوالسمال عدوی مقری

یہ بصری ہے، اس کے حوالے سے شاذ حروف منقول ہے، اس کی نقل پر اعتماد نہیں کیا گیا اور اسے ثقہ قرار نہیں دیا گیا۔ اس کا نام معتب بن ہلال ہے۔

۱۰۲۷۸ - ابوسمیہ

اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوسنان، ابوالسندی)

۱۰۲۷۹ - ابوسنان قسملی (ت، ق) فلسطینی

یہ عیسیٰ بن سنان ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ایما ناشیء نشا علی طاعه الله حتی یموت اعطاه الله اجر تسعة وتسعین صدیقا.

''نشوونما پانے والا جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پاتا ہے یہاں تک کہ (وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہوئے) فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ننانوے صدیق لوگوں کا ثواب عطا کرے گا''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۱۰۲۸۰ - ابوسنان (م' ذ' ت' س) شیبانی برجمی کوفی

اس نے رے (تہران) میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے امام شعبی اور ضحاک سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام سعید بن سنان ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۲۸۱ - ابوسنان عجلی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سحری کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۲۸۲ - ابوسنان دمشقی

اس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس تک جانے والی سند بھی تاریک ہے۔

۱۰۲۸۳ - ابوسنان (م' ذ' ت' س) شیبانی کوفی

اس کا نام ضرار بن مرہ ہے' یہ ثقہ اور سمجھدار ہے' عبادت گزار اور رونے والا شخص ہے۔ اس سے تقریباً تمیں احادیث منقول ہیں۔ اس نے سعید بن جبیر' ابوصالح سمان اور ایک جماعت نے جبکہ اس سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوفی ہے اور ثبت ہے۔

۱۰۲۸۴ - ابوالسندی

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا نام سہیل بن ذکوان ہے' اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوسہل' ابوسیف)

۱۰۲۸۵ - ابوسہل خراسانی

اس نے ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

لا یزال المسروق فی تهمة من هو برء حتی یکون اعظم اثما من السارق.

''جس شخص کی چوری ہوئی ہو' اور وہ جھوٹا الزام لگا دے' کسی ایسے شخص پر جس کا چوری سے کوئی تعلق نہ ہو تو اُس کا گناہ چوری کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت منکر ہے' ابونضر ہاشم نے اس راوی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۸۶ - ابوسہل

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ حافظ ابوالحسن بن قطان فاسی کہتے ہیں: یہ ذاتی اعتبار سے بھی اور اپنی حالت کے اعتبار سے بھی مجہول ہے اور ضعیف الحدیث ہے۔ ویسے ہر ضعیف الحدیث شخص مجہول نہیں ہوتا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۲۸۷ - ابوسہل (دٗ ت' ق)

یہ کثیر بن زیاد ہے۔

۱۰۲۸۸ - ابوالسوار

اس نے اپنے ایک ماموں سے روایت نقل کی ہے' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سمیط سدوسی نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۲۸۹ - ابوسورہ (دٗ ت' س)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے مطعم بن مقدام نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۲۹۰ - ابوسورہ (دٗ ت' س)

اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے منکر روایت منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک قول کے مطابق یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بھتیجا ہے۔ واصل بن السائب اور دیگر حضرات کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ستفتح عليكم الامصار وتكونون جنودا ...الحديث.

''عنقریب تمہارے لیے شہر فتح ہوں گے اور تم لوگ لشکروں میں تبدیل ہو جاؤ گے''۔

یحییٰ بن جابر طائی نے یہ روایت' اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان الجنة فيها خيل.

''بے شک جنت میں گھوڑے ہوں گے''۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے داڑھی کے خلال کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۹۱ - ابوسیف مخزومی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(ابوشجاع' ابوشداد' ابوشراعہ' ابوالشمال)

۱۰۲۹۲ - ابوشجاع

یہ منکر ہے' معروف نہیں ہے۔ اس نے ابوظبیہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قرا الواقعة کل لیلة لم تصبه فاقة ابدا.

''جو شخص رات کے وقت سورۂ واقعہ کی تلاوت کر لے گا' اُسے کبھی فاقہ لاحق نہیں ہوگا''۔

یہ روایت ربیع بن طارق اور ابن وہب نے سری بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ اُس نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابن وہب نے اپنی جامع میں نقل کی ہے جبکہ ابوعبید نے فضائل قرآن میں نقل کی ہے' سری نامی راوی ثقہ ہے۔

۱۰۲۹۳ - ابوشجاع اسکندرانی

یہ سعید بن یزید ہے۔

۱۰۲۹۴ - ابوشداد

اس نے مجاہد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۹۵ - ابوشراعہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ تاہم داؤد بن عبدالجبار نے اس سے روایت نقل کی ہے جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔ اس کے حوالے سے سیاہ جھنڈوں کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۱۰۲۹۶ - ابوالشمال بن ضباب (ت)

مکحول نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں۔ یہ راوی صرف اس حدیث کے حوالے سے معروف ہے' یہ بات امام ابوزرعہ نے نقل کی ہے۔

(ابوشعبہ' ابوشہاب)

۱۰۲۹۷ - ابوشعبہ طحان

یہ اعمش کا پڑوسی تھا۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابواحمد زبیری نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۲۹۸ - ابوشہاب

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے' ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۲۹۹ - ابوشہاب حناط (خ م د س ق)

یہ عبدربہ بن نافع ہے اور صحیحین کے رجال میں سے ایک ثقہ شخص ہے۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حافظ الحدیث نہیں ہے۔ یحییٰ اس کے معاملے سے راضی نہیں تھے۔

۱۰۳۰۰ - ابوشہاب حناط کبیر (خ م س)

اس کا نام موسیٰ بن نافع ہے اس نے مجاہد سے سماع کیا ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابوشہر ابوشیبہ ابوشیبان)

۱۰۳۰۱ - ابوشہر

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن ابوخالد نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو منکر اور نکیر کے بارے میں ہے۔ اس کا ذکر مفضل بن صالح کے تحت گزر چکا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق مصحف ابوشہم اور ایک قول کے مطابق ابوشمر اور ایک قول کا مطابق ابوسہیل ہے۔

۱۰۳۰۲ - ابوشیبہ جوہری (ت ق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یہ یوسف بن ابراہیم ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۰۳ - ابوشیبہ (ت ق) عبسی

یہ ابن ابوشیبہ کا دادا ہے اور یہ ابراہیم بن عثمان ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۳۰۴ - ابوشیبہ قاضی

اس نے آدم بن علی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

تقوم الساعة في آذار.

''قیامت آذار میں قائم ہوگی''۔

محمد بن سلیمان باغندی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۳۰۵ - ابوشیبہ (د ت)

اس نے نعمان بن سعد سے روایت نقل کی ہے یہ عبدالرحمٰن بن اسحاق ہے۔

۱۰۳۰۶ - ابوشیبہ خراسانی

اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو اس سے سعدویہ نے نقل کی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا كبيرة مع الاستغفار ولا صغيرة مع الاصرار .

''استغفار کے ساتھ کبیرہ باقی نہیں رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ باقی نہیں رہتا''۔

۱۰۳۰۷ - ابوشیبان

اس نے ایک منکر روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ علی بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابوصادق' ابوصالح)

۱۰۳۰۸ - ابوصادق ازدی (ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن ناجد ہے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ جبکہ ایک اور صاحب نے یہ کہا ہے: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ اس نے ربیعہ بن ناجد سے روایت نقل کی ہے۔ یعقوب بن شیبہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۳۰۹ - ابوصادق (ص)

اس نے مخنف بن سلیم سے جبکہ اس سے حارث بن حصیرہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند تاریک ہے' یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۱۰۳۱۰ - ابوصالح (عو)

یہ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔ اس کا نام باذام ہے۔ ابن مہدی نے متروک قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ ابواحمد کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ القطان نے اس کا ساتھ دیا ہے اور یہ کہا ہے: میں نے اپنے اصحاب میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے اسے ترک کیا ہو اور نہ ہی ہم نے کسی ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے کہ اُس نے اس کے بارے میں کچھ کہا ہو۔

۱۰۳۱۱ - ابوصالح (ت)

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ شاید یہ ذکوان سمان ہے' جی نہیں! بلکہ یہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ہے۔ جس کے حوالے سے ایک منفرد روایت منقول ہے جو ابوحمزہ میمون القصاب سے منقول ہے اور وہ راوی خود ضعیف ہے۔ اس راوی نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يا افلح ترب وجهك -يعني اذا سجدت.

''اے افلح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو' اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سجدے میں جاؤ (تو ایسا کرو)''۔

۱۰۳۱۲ - ابوصالح خوزی (ت' ق)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث یہ

ہے:

من لم يدع الله يغضب عليه.

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اُس پر غضب ناک ہوتا ہے''۔

یہ روایت یحییٰ بن اکثم نے نقل کی ہے' جو اُس نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۱۰۳۱۳ - ابو صالح اشعری

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب انصاری ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس نے اس نے حضرت ابو امامہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابو حصین فلسطینی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۱۴ - ابو صالح اشعری (ق) ازدی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ثقہ ہے' ابو سلام اسود نے اس سے روایت نقل کی ہے جو اس کے معاصرین میں سے ہے۔ اُن کے علاوہ حسان بن عطیہ' عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۱۰۳۱۵ - ابو صالح

اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ اسحاق بن نجیح ہے۔

۱۰۳۱۶ - ابو صالح احمسی

اس نے مرموذن کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے نعمان بن زبیر نے روایت نقل کی ہے۔ ان راویوں کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۳۱۷ - ابو صالح

یہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ ابوزبیر نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابو جہم کے نسخے میں اس کی حدیث عالی سند کے ساتھ منقول ہے' جس کا متن یہ ہے:

ابدا بمن تعول.

''اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ سے آغاز کرو''۔

۱۰۳۱۸ - ابو صالح حارثی

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابو قلابہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۳۱۹ - ابوصالح سمان زیات

۱۰۳۲۰ - ابوصالح حنفی

۱۰۳۲۱ - ابوصالح

یہ ضباعہ کا آزاد کردہ غلام ہے اور کوفہ کے تابعین میں سے ایک ہے' یہ تمام راوی ثقہ ہے۔ ایک جماعت نے ان کا ذکر اسی طرح کنیت کے ساتھ کیا ہے' ان راویوں میں کمزوری نہیں ہے۔

(ابوالصباح' ابوصحار' ابوصدیق)

۱۰۳۲۲ - ابوالصباح نخعی

اس نے ہمام بن حارث سے روایت نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام سلیمان بن بشیر ہے۔ یحییٰ القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۲۳ - ابوصحار

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس کا والد کون ہے اور اس کا نقل کردہ متن منکر ہے۔

۱۰۳۲۴ - ابوصدیق (ع) ناجی

یہ ''صدوق'' ہے' اس کا نام بکر بن عمرو ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: محدثین نے اس کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے اور اُنہوں نے ان روایات کو منکر قرار دیا ہے۔ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' تابعی ہے اور صحاح ستہ میں اس سے استدلال کیا گیا ہے۔

(ابوصفوان' ابوصلت' ابوصیفی)

۱۰۳۲۵ - ابوصفوان

اس نے عطاء بن ابورباح سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۲۶ - ابوصفوان

یہ کہتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ اشعث بن سوار نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۰۳۲۷ - ابوصفوان

اس نے محمد بن عبید سے روایت نقل کی ہے' عطاف بن خالد نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۲۸ - ابوصلت

یہ بزرگ ہے ٔابورجاء نے اس سے حدیث روایت کی ہے ٔ یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۳۲۹ - ابوصلت

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ٔاس کی شناخت نہیں ہوسکی۔علی بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۳۰ - ابوصلت

یہ ابواسحاق کا استاد ہے۔ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۳۳۱ - ابوصلت (ق) ہروی شیعی

یہ عبدالسلام بن صالح ہے ٔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۳۲ - ابوصیفی

اس نے مجاہد بن جبر سے روایت نقل کی ہے۔احمد بن احمد اور ابوداؤد سجزی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ایک قول کے مطابق یہ بشیر ہے۔

(ابوالضحاک ٔ ابوطارق ٔ ابوطالب)

۱۰۳۳۳ - ابوالضحاک

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ٔ شعبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے ٔاس کی شناخت نہیں ہوسکی۔تاہم شعبہ کے اساتذہ عمدہ ہوتے ہیں۔

۱۰۳۳۴ - ابوطارق سعدی (ت)

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے ٔاس کی شناخت نہیں ہوسکی۔جعفر ضبعی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۳۵ - ابوطالب

یہ ابوتمیلہ کا استاد ہے۔اس کا نام یحییٰ بن یعقوب ہے۔اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ابواحمد حاکم نے اس پر تنقید کی ہے۔

(ابوطالوت ٔ ابوالطیب)

۱۰۳۳۶ - ابوطالوت

اس نے ابوملیح حسن بن عمر سے روایت نقل کی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۱۰۳۳۷ - ابوطالوت (ت)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔معاویہ بن صالح نے اس سے دباء

کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۳۸ - ابوالطیب حربی

اس نے محمد بن عبداللہ شعیثی سے روایت نقل کی ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے عبدالعزیز بن ابورواد کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں' اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا القرآن فلم يعربه وكل به ملك يكتب له بكل حرف عشرين حسنة' ومن قراه فاعربه كله وكل به اربعين من الملائكة يكتبون له بكل حرف سبعين حسنة.

''جو شخص قرآن پڑھے اور اُس کے حروف کی ادائیگی ٹھیک کرے تو اُس پر ایک فرشتے کو مقرر کیا جاتا ہے جو اُس کے ہر ایک حرف کے عوض میں بیس نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور جو شخص قرآن پڑھے اور اُس کے اعراب ٹھیک پڑھے (یعنی اُس کے حروف کی ادائیگی میں غلطی نہ کرے) تو اُس پر چالیس فرشتوں کو مقرر کیا جاتا ہے جو اُس کے لیے ہر ایک حرف کے عوض میں ستر نیکیاں نوٹ کرتے ہیں''۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوالطیب حربی نے معمر سے سماع کیا ہے۔ یہ کذاب اور خبیث ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوالطیب کا تعلق انبار سے ہے اور حدیث میں یہ ''کذاب'' ہے۔

(ابوطریف' ابوطعمہ)

۱۰۳۳۹ - ابوطریف

یہ تابعی ہے' اس نے یہ مرسل روایت نقل کی ہے:

سالت ربى اللاهين.

''میں نے اپنے پروردگار سے لہو کا شکار ہونے والوں کے بارے میں دریافت کیا''۔

اس راوی کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔

۱۰۳۴۰ - ابوطعمہ (دٔق)

یہ عمر بن عبدالعزیز مقری اور قصہ گو کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے اپنے آقا سے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالعزیز بن عمر اور ابن لہیعہ نے روایت نقل کی ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: مکحول نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عمار کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا نام ہلال ہے۔

(ابوطیبہ' ابوظبیان' ابوظلال)

۱۰۳۴۱ - ابوطیبہ

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوشجاع سعید نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۳۴۲ - ابوطیبہ دارمی جرجانی

اس کا نام عیسیٰ بن سلیمان ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۴۳ - ابوطیبہ (د' ت' س) مروزی

یہ عبداللہ بن مسلم ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۴۴ - ابوظبیان قرشی

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ سلمہ بن کہیل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۴۵ - ابوظبیان جنبی (ع)

یہ ثقہ ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔ اس کا نام حصین بن جندب ہے۔

۱۰۳۴۶ - ابوظلال قسملی

اس کا نام ہلال ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ایک مرتبہ اسے واہی قرار دیا گیا ہے۔

(ابوعاتکہ' ابوعازب' ابوعاصم)

۱۰۳۴۷ - ابوعاتکہ (ت)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' تاہم اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ حسن بن عطیہ' غسان بن عبید اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام طریف بن سلمان ہے۔ سلیمانی نے اس کا ذکر اُن لوگوں میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہیں۔

۱۰۳۴۸ - ابوعازب (ق)

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کا نام مسلم بن عمرو ہے۔ جابر جعفی نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ اس سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

لا قود الا بالسیف.

''قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جائے گا''۔

مبارک بن فضالہ نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۴۹ - ابوعاصم غنوی (د)

اس نے ابوطفیل سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ اُس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۱۰۳۵۰ - ابوعاصم

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ایک مجہول بزرگ ہے۔ اس کا نام رافع ہے۔ ابوحصین کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۳۵۱ - ابوعاصم عبادانی (ق)

اس نے فضل رقاشی سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن عبیداللہ' اور ایک قول کے مطابق عبیداللہ ہے' یہ حجت نہیں ہے۔ یہ عجیب وغریب روایات نقل کرتا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ ''منکرالحدیث'' ہے۔

(ابوالعالیہ' ابوعامر' ابوعائشہ)

۱۰۳۵۲ - ابوالعالیہ ریاحی رفیع

یہ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں سے ایک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ان کے بارے میں اُس حدیث کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے جو نماز کے دوران ہنسنے پر (نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جانے کے بارے میں ہے)۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ثقہ راوی ہمیشہ منفرد روایات نقل کرتے آئے ہیں۔

۱۰۳۵۳ - ابوالعالیہ (خ' س' م) براء

اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ یہ ثقہ ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 90 ہجری میں ہوا۔

۱۰۳۵۴ - ابوالعالیہ

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ شریک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۳۵۵ - ابوعامر

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابراہیم بن زیاد نے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں مجہول ہیں۔

۱۰۳۵۶ - ابوعامر صائغ

اس نے ابوخلف کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۱۰۳۵۷ - ابوعامر

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ پہلے والا راوی ہے۔

۱۰۳۵۸ - ابوعامر خزاز (م'عو)

یہ صالح بن رستم ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۵۹ - ابوعائشہ (د)

یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہم نشین ہے۔ یہ معروف نہیں ہے' مکحول نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابوعباد' ابوالعباس)

۱۰۳۶۰ - ابوعباد زاہد

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

المرجئة والقدرية والخوارج والروافض يسلب منهم (ربع) التوحيد فيلقون الله كفارا مخلدين في النار.

''مرجئہ' قدریہ' خوارج اور روافض (فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں) سے توحید کا چوتھائی حصہ سلب کر لیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ لوگ کافر ہونے کے طور پر حاضر ہوں گے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے''۔

مجھے نہیں معلوم کہ یہ روایت اس نے ایجاد کی ہے یا اس سے روایت نقل کرنے والے محمد بن رزین نے ایجاد کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰۳۶۱ - ابوالعباس بن اعین

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔

۱۰۳۶۲ - ابوالعباس سندی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ یہ فضل بن بختیت ہے۔

(ابوعبداللہ)

۱۰۳۶۳ - ابوعبداللہ

اس کا نام غلام خلیل ہے اور احمد بن محمد بن غالب صوفی ہے۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ یہ ''کذاب'' ہے۔

۱۰۳۶۴ - ابوعبداللہ ترمذی

یہ ایک بزرگ ہے جس نے 200 ہجری کے بعد احادیث روایت کی تھیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۳۶۵ - ابوعبداللہ جدلی (دُ ت)

یہ شیعہ ہے اور بغض رکھنے والا شخص ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ مختار کے جھنڈے کا نگران ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۳۶۶ - ابوعبداللہ شامی

اس نے ابوملیکہ ذماری سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ شاید یہ محمد سعد مصلوب ہے۔

۱۰۳۶۷ - ابوعبداللہ شامی

اس نے تمیم داری سے جبکہ اس سے ضرار بن عمر ملطی سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۳۶۸ - ابوعبداللہ قہستانی

اس نے ابواسحاق سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۶۹ - ابوعبداللہ عذری

اس نے یونس بن یزید کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے عبدالرحیم بن مطرف نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۷۰ - ابوعبداللہ دوسی (ق' د)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ بشر بن رافع کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی نہیں۔

۱۰۳۷۱ - ابوعبداللہ بکاء

اس نے ابوخلف اعمیٰ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۱۰۳۷۲ - ابوعبداللہ

یہ بصری ہے' یہ حماد بن زید کا پڑوسی تھا۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه كان اذا راى الشاب قال :مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم' امرنا ان نحفظكم ونوسع لكم في المجالس ...

''انہوں نے ایک نوجوان کو دیکھ کر یہ فرمایا: اُس شخص کو خوش آمدید ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی' آپ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم تمہاری حفاظت کریں اور تمہارے لیے محافل کو کشادہ رکھیں''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور جریری کے حوالے سے مختصر طور پر منقول ہونے کے طور پر محفوظ ہے اور وہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بارے میں تلقین کی تھی۔

۱۰۳۷۳ - ابوعبداللہ (س) مدنی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن ابراہیم تیمی نے معوذتین کے بارے میں روایت

نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۳۷۴ - ابوعبداللہ قرشی

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوعبید اللہ ہے یہ مصری ہے۔ اس نے حضرت ابو بردہ کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے صرف سعید بن ابوایوب نے روایت نقل کی ہے جو یہ ہے:

من اعظم الذنوب بعد الكبائر ان يموت الرجل وعليه دين لا يدع له وفاء .

''کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی مرجائے اور اُس کے ذمے قرض ہو جس کی ادائیگی کے لئے اُس نے کچھ نہ چھوڑا ہو''۔

۱۰۳۷۵ - ابوعبداللہ (د)

اس نے عطاء بن یسار سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ بکر بن سوادہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۷۶ - ابوعبداللہ تیمی (د)

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مسح کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۳۷۷ - ابوعبداللہ (د)

اس نے سعید بن ابوالحسن سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبدربہ بن سعید نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۳۷۸ - ابوعبداللہ بکری

اس نے سعید مقبری سے جبکہ اس سے ہشیم نے روایت نقل کی ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تنقید کی ہے۔

۱۰۳۷۹ - ابوعبداللہ جشمی (د)

مجھے جریری کے علاوہ ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے حدیث روایت کی ہو۔

۱۰۳۸۰ - ابوعبداللہ

یہ ایک مدنی بزرگ ہے۔ جس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیز لیلیٰ سے روایت نقل کی ہے یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۳۸۱ - ابوعبداللہ قزاز

اس نے سالم بن عبداللہ سے جبکہ اس سے دراوردی نے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۱۰۳۸۲ - ابوعبداللہ مکی

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ درج ذیل ہے:

لا تاكل باصبع فانه اكل الملوك، ولا باصبعين فانه اكل الشياطين.

''تم ایک انگلی کے ذریعے نہ کھاؤ کیونکہ یہ بادشاہوں کا طریقہ ہے اور دو انگلیوں کے ساتھ نہ کھاؤ کیونکہ یہ شیاطین کا طریقہ ہے''۔

رشدین اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابوعبدالحمید' ابوعبدالرحمٰن)

۱۰۳۸۳ - ابوعبدالحمید

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلام بن مسکین نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

المسجد بیت کل تقی. ''مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے''۔

اس روایت کو ابواحمد حاکم نے نقل کیا ہے۔

۱۰۳۸۴ - ابوعبدالرحمٰن مسعودی

اس کا نام عبداللہ بن عبدالملک ہے' اس کے حوالے سے فتنہ کے بارے میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے عباد رواجنی اور اُن جیسے افراد نے نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور وفکر کی گنجائش ہے' یہ شیعہ تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ زید بن وہب جہنی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما نحن حول حذیفة اذ قال :کیف انتم لو قد خرج اهل بیت نبیکم فرقتین یضرب بعضهم وجوه بعض بالسیف ؟ فقلنا :یا ابا عبد الله' ان ذلك لکائن ؟ قال :ای والذی بعث محمدا بالحق. فقلت له :فما اصنع ؟ قال :انظروا الی الفرقة التی تدعو الی علی رضی الله عنه فالزموها.

''ایک مرتبہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران اُنہوں نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا کہ اگر تمہارے نبی کے گھر والے دو گروہوں میں تقسیم ہو کر نکلیں اور پھر ایک دوسرے کو تلوار کے ذریعے ماریں تو ہم نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ایسا ہوگا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس گروہ کا جائزہ لو جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بلا رہا ہو اور اُسے لازم پکڑ لو''۔

عمرو نامی راوی مجہول ہے اور یہ روایت جھوٹی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۳۸۵ - ابوعبدالرحمٰن (د)

اس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسح کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے ابوعبداللہ

نے روایت نقل کی ہے' وہ بھی اسی کی مانند ہے (یعنی اُس کی بھی شناخت پتا نہیں چل سکی)۔

۱۰۳۸۶ - ابوعبدالرحمٰن خراسانی (د،ق)

اس کا نام اسحاق ہے اور اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اذا تبایعتم بالعینة واخذتم اذناب البقر' وترکتم الجهاد' سلط الله علیکم ذلا لا ینزعه حتی ترجعوا الی دینکم.

''جب تم بیع عینہ کی خرید و فروخت کرو گے اور گائے کی دُموں کو پکڑ لو گے اور جہاد ترک کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت کو مسلط کر دے گا اور وہ تم سے اُس وقت تک الگ نہیں ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف پلٹ نہیں آتے''۔

یہ راوی اسحاق بن اسیّد ہے' جس نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی' حیوۃ بن شریح نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

۱۰۳۸۷ - ابوعبدالرحمٰن شامی

اس نے عبادہ بن نسی سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ وہ راوی (جس کا لقب) مصلوب ہے۔

۱۰۳۸۸ - ابوعبدالرحمٰن

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بقیہ کے اُن مشائخ میں سے ایک ہے جو کسی منکر روایت کے حوالے سے معروف نہیں ہیں۔

۱۰۳۸۹ - ابوعبدالرحمٰن شافعی

یہ علم کلام کا ماہر ہے' یہ احمد بن یحییٰ بن عبدالعزیز ہے۔ اس نے ولید بن مسلم سے روایت نقل کی ہے' یہ امام شافعی کے ساتھ رہا ہے اور اکابر علماء میں سے ایک ہے۔ تاہم پھر اسے ادبار لاحق ہوا تو یہ احمد بن ابوداؤد کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے لگا اور اس نے اُس کی رائے کو اختیار کر لیا۔ مطین اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوثور کہتے ہیں: ہم شافعی کے پاس آتے جاتے رہے ہیں' ہمارے ساتھ ابوعبدالرحمٰن ہوتا تھا' امام شافعی ہم سے کہتے تھے: تم ابوعبدالرحمٰن کی طرف نہ آیا جایا کرو' کیونکہ تمہارے سامنے روایت پیش کرتا ہے اور اس میں غلطی کرتا ہے' اس کی بینائی کمزور ہے۔

۱۰۳۹۰ - ابوعبدالرحمٰن

اس نے اعمش سے جبکہ اس سے جرول بن جنیفل نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوعبدالرحیم)

۱۰۳۹۱ - ابوعبدالرحیم

یہ کوفی ہے اور زندیق ہے۔ حاکم نے اس کا ذکر اپنی کتاب ''الاکلیل فی زمن التابعین'' میں کیا ہے۔

(ابوعبدالسلام' ابوعبدالصمد' ابوعبدالعزیز)

۱۰۳۹۲ - ابوعبدالسلام

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق ابوعبدالسلام کا نام ابوعبد السلام زبیر ہے اور ایک قول کے مطابق ایوب ہے۔

اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتم ويرخي طرفها من خلفه وبين يديه ويغرزها خلفه .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تھے اور اُس کے ایک کنارے کو اپنے پیچھے یا اپنے آگے کی طرف لٹکا لیتے تھے اور آپ اپنے پیچھے اُسے دبا دیا کرتے تھے''۔

یہ روایت ابومعشر نے نقل کی ہے' یہی روایت براء نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۱۰۳۹۳ - ابوعبدالسلام وحاظی

یہ بقیہ کے مشائخ اساتذہ میں سے ایک ہے اور اسکی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۱۰۳۹۴ - ابوعبدالصمد

اس نے سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

كان ابو الدرداء اذا تحدث تبسم.

''حضرت ابودرداء جب بات کرتے تھے تو مسکراتے تھے''۔

یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۳۹۵ - ابوعبدالعزیز

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابوجمرہ نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ اس سے حکومت کی مذمت کے بارے میں روایت منقول ہے۔

(ابوعبدالغفار' ابوعبدالملک' ابوعبس)

۱۰۳۹۶ - ابوعبدالغفار ازدی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ایوب مصری نے روایت نقل کی ہے۔ یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۳۹۷ - ابوعبدالملک

یہ اُم مسکین کا غلام ہے' اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ علی بن العلاء نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۹۸ - ابوعبس

اس نے ہارون تیمی سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی کہتے ہیں: ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابوعبید' ابوعبیدہ)

۱۰۳۹۹ - ابوعبید

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

۱۰۴۰۰ - ابوعبیدہ باجی

یہ بکر بن اسود ہے' یہ واہی ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۰۱ - ابوعبیدہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حمید طویل ہے۔

۱۰۴۰۲ - ابوعبیدہ

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے جبکہ اس سے محمد بن طلحہ نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۰۳ - ابوعبیدہ

اس نے یزید رجبی سے جبکہ اس سے محمد بن حمیر حمصی نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۰۴ - ابوعبیدہ

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: فراء اور جبن کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۰۵ - ابوعبیدہ

اس نے ابوصخرہ سے جبکہ اس سے عثمان بن عبدالرحمٰن طرائفی نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۰۶ - ابوعبیدہ (عو) بن محمد بن عمار بن یاسر

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ ''صدوق'' ہوگا۔ اس نے اپنے والد سے' اس کے علاوہ حضرت جابر بن عبداللہ' سیّدہ ربیع بنت معوذ اور ولید بن ولید رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابن اسحاق' یعقوب بن ماجشون' سعد بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۴۰۷ - ابوعبیدہ بن فضیل بن عیاض

اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس لیے ابن جوزی کے کلام کی التفات نہیں کیا جائے گا۔

(ابوعتبہ' ابوعثمان)

۱۰۴۰۸ - ابوعتبہ (س)

یہ مسعر کا استاد ہے۔ اس کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یا ایک شخص کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۱۰۴۰۹ - ابوعثمان بن یزید

اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے' جو اس سے ابن جریج نے نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۴۱۰ - ابوعثمان (س) بن سنہ خزاعی

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جنوں کی حاضری والی رات سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ میرے علم کے مطابق زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۴۱۱ - ابوعثمان خراسانی

اس کا پتا نہیں چل سکا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس سے عمارہ بن ابوحفصہ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۱۲ - ابوعثمان (د' س' ت)

اس نے اپنے والد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: سلیمان تیمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک نہدی کا تعلق ہے تو وہ ثقہ ہے اور امام ہے۔

۱۰۴۱۳ - ابوعثمان

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۴۱۴ - ابوعثمان (د' ت' س)

اس نے جبیر بن نفیر سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے متابعت کے

طور پر روایت نقل کی ہے۔ معاویہ بن صالح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۱۵ - ابوعثمان ازدی

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۱۶ - ابوعثمان (دُت) انصاری

یہ مرو کا قاضی ہے' اس نے قاسم بن محمد سے جبکہ اس سے مہدی بن میمون اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو بن سالم ہے۔ اس نے قاسم کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كل مسكر حرام و ما اسكر منه الفرق فملء الكف منه حرام.

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جس چیز کا ایک پیالہ نشہ کردے اُس کا ایک چلّو بھی حرام ہے''۔

۱۰۴۱۷ - ابوعثمان (دُس)

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعد ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اقرء وا "يس" على موتاكم.

''اپنے قریب المرگ لوگوں پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کرو''۔

اس کی یا اس کے والد کی شناخت نہیں ہوسکی۔ سلیمان تیمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(ابوالعجفاء)

۱۰۴۱۸ - ابوالعجفاء سلمی (عو)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام ہرم ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بصری ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

لا تغالوا بصدقات النساء. ''خواتین کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو''۔

(ابوالعجلان' ابوالعدبس' ابوعذبہ)

۱۰۴۱۹ - ابوالعجلان محاربی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حمید بن ابوغنیہ اور دیگر حضرات نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۱۰۴۲۰ - ابوالعدبس (ذ،ق)

اس نے ابومرزوق سے روایت نقل کی ہے۔ یہ تبیع بن سلیمان ہے' جس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ اور ابوالعدبس نامی یہ راوی ابوالعنبس کا استاد ہے۔

۱۰۴۲۱ - ابوالعدبس اکبر

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ عاصم قاری اور عاصم احول نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۴۲۲ - ابوعذبہ

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اُن کا یہ قول نقل کیا ہے:

اللّٰھم عجل علیھم بالغلام الثقفی.

''اے اللہ! اُن پر جلد ثقفی نوجوان کو مسلط کر دے''۔

یہ روایت ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۲۳ - ابوعذبہ

اس نے نافع سے غسل کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوالعذراء' ابوعذرہ)

۱۰۴۲۴ - ابوالعذراء (د)

اس نے سیّدہ اُم الدرداء رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے عمیر بن ہانی نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۲۵ - ابوعذرہ (ذ،ت)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوعروہ' ابوالعشراء)

۱۰۴۲۶ - ابوعروہ

اس نے زیاد بن فلان سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ اسی طرح اس کا استاد (بھی مجہول ہے)۔

۱۰۴۲۷ - ابوالعشراء دارمی (عو)

ایک قول کے مطابق اس کا نام اسامہ بن مالک اور ایک قول کے مطابق عطارد بن مجلز ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل

کردہ حدیث اور اس کے اپنے والد سے سماع کے بارے میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور نہ ہی یہ پتا چل سکا ہے کہ یہ اس کا باپ کون ہے۔ حماد بن سلمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس کی نقل کردہ روایت درج ذیل ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

قلت :یا رسول اللّٰہ' اما تکون الذکاۃ الا من اللبۃ والحلق ؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:
لو طعنت فی فخذھا لاجزا عنک.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ذبح کرنا صرف لبہ اور حلق میں ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اُس کے زانوں پر نیزہ چبھودو تو تمہاری طرف سے یہ بھی کافی ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے احمد بن یونس سے' جبکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ہناد سے' جبکہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابوشیبہ سے نقل کی ہے اور ان دونوں صاحبان نے اسے وکیع سے نقل کیا ہے جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دورقی کے حوالے سے ابن مہدی سے نقل کیا ہے اور ان تینوں راویوں نے اسے حماد سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوالعشراء اپنے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن قیس زعفرانی نے حماد کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سئل عن العتیرۃ فحسنھا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عتیرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے اسے حسن قرار دیا''۔

(ابوعصام' ابوعصمہ)

۱۰۴۲۸ - ابوعصام (ق)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ خالد بن عبید ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۲۹ - ابوعصام (د'ت' س' م)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور وہ روایت شعبہ نے اس سے نقل کی ہے۔ یہ دوسرے والا راوی صدوق ہے' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان فرق کرنا کچھ مشکل ہے۔ جو راوی ثقہ ہے اُس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تین روایات نقل کی ہیں اور یہ روایات اُس راوی سے ہشام دستوائی' شعبہ اور عبدالوارث بن سعید نے نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث برتن میں تین مرتبہ سانس لینے کے بارے میں ہے۔ ایک قول کے مطابق اُس کا نام ثمامہ ہے جبکہ ایک قول کے مطابق یہ دونوں راوی ایک ہی ہیں اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔ جو بعد میں مرو میں منتقل ہو گیا تھا تو اُس سے ابوتمیلہ' ابن مبارک اور ابن سینانی نے استفادہ کیا ہے۔ ابن عدی نے ان دونوں کو ایک ہی شخص کے طور پر ذکر کیا ہے۔ اور خالد بن عبید اپنے نام کے حوالے سے مشہور ہے' جبکہ

دوسرے والا راوی اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہے۔

۱۰۴۳۰ - ابوعصمہ مروزی (ت)

یہ نوح الجامع ہے۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے کہ اس اختلاق (یعنی ایجاد کرنے) کا مرتکب ہوتا تھا۔ اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا تھا۔

(ابوالعطاف' ابوالعطوف' ابوعطیہ)

۱۰۴۳۱ - ابوالعطاف

ابن مدینی بیان کرتے ہیں: جریر کے علاوہ مجھے اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۱۰۴۳۲ - ابوالعطوف

یہ جراح بن منہال ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۴۳۳ - ابوعطیہ (د' ت' س)

اس نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ بدیل بن میسرہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۳۴ - ابوعطیہ وادعی (خ' ت' د' س' م)

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' یہ ثقہ اور قدیم ہے۔

(ابوعفان' ابوعقال' ابوعقبہ' ابوعقیل)

۱۰۴۳۵ - ابوعفان اموی

اس نے عبدالرحمٰن بن ابوزناد سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۰۴۳۶ - ابوعقال (د)

اس کا نام ہلال ہے' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۳۷ - ابوعقبہ (ت' خ)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے عبدالعزیز بن مختار نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۴۳۸ - ابوعقیل

اس نے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوعکاشہ ٗ ابوعلقمہ)

۱۰۴۳۹ - ابوعکاشہ (ق)

اس نے رفاعہ بجلی سے روایت نقل کی ہے۔ اس نے مختار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس وقت حضرت جبرائیل یہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابویعلیٰ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۴۰ - ابوعلقمہ فروی صغیر

یہ عبداللہ بن ہارون بن موسیٰ بن ابوعلقمہ کبیر عبداللہ بن محمد ہے۔ اس نے قعنبی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکرالحدیث ہے ٗ یہ بات ابواحمد حاکم نے بیان کی ہے۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اس کا والد ہارون بن موسیٰ صدوق ہے۔

۱۰۴۴۱ - ابوعلقمہ (م ٗ د ٗ س) کبیر

یہ ثقہ ہے ٗ اس نے قعنبی اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔

۱۰۴۴۲ - ابوعلقمہ

یہ ایک بزرگ تھا جو جامع رصافہ میں ہوتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(ابوعلی ٗ ابوالعلاء)

۱۰۴۴۳ - ابوعلی (د ٗ ت) ایلی

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے ٗ اس سے اس کے بھائی یونس بن یزید ایلی نے روایت نقل کی ہے ٗ یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۴۴ - ابوعلی صیقل

یہ بنو اسد کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے جعفر بن تمام کے حوالے سے اُس کے والد کے حوالے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مسواک کا حکم ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے منصور نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ثوری نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابوعلی بن سکن اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۴۵ - ابوالعلاء (ت ٗ س)

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ٗ یہ شامی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۴۴۶ - ابوالعلاء

اس نے نافع کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تنقید کی ہے اور یہ کہا ہے: اس نے نافع کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے جو اُن کی حدیث میں شامل نہیں ہے۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے نافع کے حوالے سے حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من كفن ميتا فان له بكل شعرة تصيب كفنه عشر حسنات.

''جو شخص کسی مردے کو کفن دیتا ہے تو اُسے اُس کفن کے نیچے آنے والے ہر بال کے عوض میں دس نیکیاں ملتی ہیں''۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(ابو عمار، ابو عمارہ)

۱۰۴۴۷ - ابو عمار

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے نافع بن یزید نے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۴۸ - ابو عمار اسدی

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عثمان بن زافر نے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۴۹ - ابو عمارہ

یہ محمد بن احمد ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابو عمر)

۱۰۴۵۰ - ابو عمر اشجعی

اس نے سالم بن ابو جعد سے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۵۱ - ابو عمر

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے جبکہ اس سے اسماعیل بن عبدالملک بن ابو صفیراء نے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۵۲ - ابو عمر جدلی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے داؤد بن ابو ہند نے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۴۵۳ - ابو عمر (ذس) غدانی

ایک قول کے مطابق یہ ابو عمرو ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ قتادہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کے حوالے سے زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کو ہونے والے عذاب کے بارے میں روایت نقل کی ہے، جسے ہم نے دقیقی کی امالی میں روایت کیا ہے۔

۱۰۴۵۴ - ابوعمر منبہی (ق)

اس نے نخعی کے حوالے سے ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے' جبکہ شریک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۴۵۵ - ابوعمر شامی

اس نے مکحول سے روایت نقل کی ہے۔ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۴۵۶ - ابوعمر صفار

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔جوزجانی کہتے ہیں: ابوعمر حفص بن سلیمان ایک طویل عرصے سے اس سے فارغ ہے۔

۱۰۴۵۷ - ابوعمر بزاز (ت)

یہ دینار بن عمر ہے' جس کا ذکر کمزور ہونے کے حوالے سے کیا گیا ہے۔

۱۰۴۵۸ - ابوعمر بزاز (ت'ق)

یہ دوسرا شخص ہے' اس کا نام حفص بن سلیمان مقری غاضری ہے۔یہ واہی الحدیث ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۵۹ - ابوعمر (ت'ق) بصری

اس نے ابن لہیعہ سے روایت نقل کی ہے' نعیم نے اس کے حوالے سے فتنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔میرا یہ خیال ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں' یہ وہ شخص ہے جسے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۴۶۰ - ابوعمر (س) دمشقی

اس نے عبید بن خشخاش سے جبکہ اس سے مسعودی اور حسین جعفی نے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ایک قول کے مطابق یہ ابوعمرو ہے۔

۱۰۴۶۱ - ابوعمر ضریر

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔علی بن مدینی نے اس پر طعن کیا ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حوضی کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔

۱۰۴۶۲ - ابوعمر دوری ضریر

یہ بغداد میں قاریوں کا استاد تھا۔یہ حفص بن عمر ہے' اس کا ذکر ہو چکا ہے۔اس کی حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے۔بعض حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۴۶۳ - ابوعمر

مسعودی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۴۶۴ - ابوعمر

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۶۵ - ام عمر بنت حسان بن زید

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(ابوعمرو)

۱۰۴۶۶ - ابوعمرو بن العلاء مازنی مقری

یہ امام ہے اور اہلِ بصرہ کا عالم ہے اور قرأت میں حجت ہے۔ جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس میں اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں۔ اس نے مجاہد اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ قرأت میں اس کی امامت کے باوجود یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ روایات کا ماہر نہیں تھا۔ ایوب بن متوکل کہتے ہیں: یہ قرآن کا حافظ نہیں تھا۔ امام ابوداؤد نے سؤالات میں یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ابوعمرو نامی یہ شخص آگے بڑھا تاکہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو اس نے یہ سورت پڑھی: ''اذا زلزلت'' تو اس پر کپکپی طاری ہوگئی۔

۱۰۴۶۷ - ابوعمرو

مسعودی نے اس سے حدیث روایت کی ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۴۶۸ - ابوعمرو بجلی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبیدہ بن عبدالرحمٰن بن عمر بجلی ہے۔ حرمی بن حفص نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰۴۶۹ - ابوعمرو (دُق) بن محمد بن حریث

اس نے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۴۷۰ - ابوعمرو جملی

اس نے زاذان سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۷۱ - ابوعمرو داری

اس نے ابن عجلان سے روایت نقل کی ہے یہ دونوں مجہول ہیں۔

۱۰۴۷۲ - ابوعمرو ندبی

یہ بشر بن حرب تابعی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۴۷۳ - ابوعمرو بن حماس

اس نے حمزہ بن ابواسید سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۷۴ - ابوعمرو سدوسی (د)

یہ ابوعامر عقدی کا استاد ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ سعید بن سلمہ بن ابوحسام ہو۔

۱۰۴۷۵ - ابوعمرو (س)

اس نے ایک شخص کے حوالے سے یعلیٰ بن مرہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۴۷۶ - ابوعمرو (م) شیبانی کوفی نحوی

یہ لغت کا عالم ہے' اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی اور وہاں لسانیات کے علم کو پھیلایا۔ اس کا نام اسحاق بن مرار ہے۔ اس نے ابوعمرو بن العلاء' رکین شامی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن حنبل' سلمہ بن عاصم' ابوعبید' احمد دورقی اور ایک قول کے مطابق احمد بن ثعلب نے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات غلط ہے' کیونکہ اس کے ثعلب کے درمیان ایک اور شخص بھی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ شخص شیبانی نہیں ہے بلکہ اس نے بنوشیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص شیبہ کی تربیت کی تھی تو اس کی نسبت اُن لوگوں کی طرف کردی گئی۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ لغت کا سب سے بڑا عالم تھا اور لغت کے بارے میں قابلِ اعتماد ہے لیکن عربی شاعری کے بارے میں قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ اس کے بیٹے عمرو کا یہ بیان منقول ہے کہ جب اس نے جمع کرنا شروع کیا تو عربوں کی شاعری کی طرف آیا تو اسّی سے زیادہ قبیلے تھے تو جب بھی یہ کسی قبیلے پر کام کرتا تھا تو ایک پوری کتاب لکھ لیتا تھا اور اُسے کوفہ کی مسجد میں رکھ دیتا تھا۔ ثعلب کہتے ہیں کہ وہ ابوعمرو شیبانی کے ہمراہ علم اور سماع میں اُس سے زیادہ مرتبہ داخل ہوئے' جتنے وہ ابوعبیدہ کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ ابوعمرو ویرانے میں چلا گیا اور اُس نے عربوں کے حوالے سے بہت سی چیزیں نوٹ کیں' اس کی عمر انتہائی طویل ہوئی تھی یہاں تک کہ یہ نوے سال کے لگ بھگ ہوگیا تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں: عام علماء کے نزدیک اس کی حیثیت کم اس وجہ سے ہے کیونکہ یہ نبیذ پینے کے حوالے سے مشہور تھا۔ ابن انباری کہتے ہیں: اسے ابوعمرو بھی کہا جاتا ہے' یہ لغت اور شعر کے دیوان کا مرتب ہے' یہ بھلا اور صدوق آدمی ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد ابوعمرو کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور اُس کی املاء کو نوٹ کیا کرتے تھے۔ حنبل کہتے ہیں: اس کا انتقال 210 ہجری میں ہوا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس سے سب سے زیادہ حقیر نام کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولا: یعنی وہ نام جو سب سے زیادہ ہلکا ہو۔ یہ روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور صحیح مسلم میں اس راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

۱۰۴۷۷ - ابوعمرو شیبانی کوفی اکبر

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' اس کا نام سعید بن ایاس ہے۔

۱۰۴۷۸ - ابوعمرو سیبانی (ت' خ) فلسطینی

اس کا نام زرعہ ہے' اس نے حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے یحییٰ بن ابوعمرو سیبانی اور

ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے تھوڑی روایت نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تھی۔ یعقوب فسوی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۴۷۹ - ابوعمرو (س) قاص ملائی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

افطر الحاجم والمحجوم. ''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

سلیمان تیمی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ اسباط بن محمد بن عبدالرحمٰن قرشی کا والد ہے۔ ابن صاعد نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۰۴۸۰ - ابوعمرو ندبی (س' ق)

یہ بشر بن حرب ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ کمزور ہے۔

(ابوعمران' ابوعمرہ' ابوعمیر)

۱۰۴۸۱ - ابوعمران حرانی

یہ یوسف بن یعقوب ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۴۸۲ - ابوعمرہ (دُس' ق)

اس نے اپنے آقا زید بن خالد سے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن یحییٰ بن حبان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۴۸۳ - ابوعمرہ (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے (وہ روایت یہ ہے:)

للفرس سهمان.

''گھوڑے کو دو حصے ملتے ہیں''۔

مسعودی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں علت پائی جاتی ہے۔

۱۰۴۸۴ - ابوعمیر بن محمد

اس کا نام عبدالکبیر ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۸۵ - ابوعمیر

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۰۴۸۶ - ابوعمیر (دُس' ق) بن انس بن مالک

اس نے اپنے چچاؤں کے حوالے سے زوال کے بعد عید کے ثابت ہونے کی صورت میں اگلے دن نمازِ عید ادا کرنے کی روایت نقل

کی ہے' یہ شخص صرف اسی حدیث کے حوالے سے یا ایک اور حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔ ابو بشر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی عدالت ثابت نہیں ہو سکی۔ ابن منذر' ابن حزم اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اسی لیے اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۴۸۷ - ابو عمیر انسی

یہ مصر میں ہوتا تھا' اس نے دینار کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ اُنہوں نے ایک رومال آگ میں ڈالا تو وہ سفید ہو گیا' ہم نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولا: آگ کسی ایسی چیز کو نہیں جلاتی ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے چھوا ہو۔ یہ روایت ابوعلی بن شاذان نے عبدالرحمٰن بن نصر شاعر کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

(ابو العنبس)

۱۰۴۸۸ - ابو العنبس

اس نے عطیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ عبداللہ بن صہبان ہے' اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۴۸۹ - ابو العنبس (د) کوفی اکبر

اس کا نام بیان نہیں ہوا۔ ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ بن مروان ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابوشعثاء سے نقل کی ہے جبکہ اس سے شعبہ نے نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک ایسا بزرگ ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔ مسعر نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کے حوالے سے ابوشعثاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فداء اهل بدر اربعمائة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بدر کا فدیہ چار سو مقرر کیا تھا''۔

۱۰۴۹۰ - ابو العنبس ثقفی

اس نے اپنے والد سے اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالملک بن عمیر اور عمر بن ذر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام محمد بن عبداللہ بن قارب ہے۔

۱۰۴۹۱ - ابو العنبس کوفی ملائی اصغر

یہ سعید بن کثیر ہے' اس نے اپنے والد کے حوالے سے جبکہ اس سے عبدالواحد بن زیاد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۱۰۴۹۲ - ابو العنبس نخعی کوفی اوسط

یہ عمرو بن مروان ہے' جس نے ابووائل' اور امام شعبی سے جبکہ اس سے وکیع اور جعفر بن عون نے روایت نقل کی ہے' یہ نیک شخص ہے۔

۶۶۳۸- عیسیٰ ملائی

اس نے امام زین العابدین سے روایات نقل کی ہیں' ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۶۶۳۹- عیسیٰ

اس نے اپنے آقا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(عین القضاۃ' عیینہ)

۶۶۴۰- عین القضاۃ ہمدانی

یہ عبداللہ بن محمد ہے' جو اولادِ آدم کے سمجھدار ترین لوگوں میں سے ایک ہے' تصوف کے بارے میں اس کا کلام کچھ بدعقیانہ اور کچھ فلسفیانہ ہے' اس کے کلام اور اس کی گمراہی کی وجہ سے اسے پکڑا گیا اور پانچ سو ہجری کے بعد اسے مصلوب کر دیا گیا' ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سنت پر گامزن رکھے۔

۶۶۴۱- عیینہ بن حمید

اس نے یزید بن ابویحییٰ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: یہ ایک مجہول شخص ہے' جس نے ایک مجہول شخص سے روایت نقل کی ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہے۔

۶۶۴۲- عیینہ بن عبدالرحمٰن

اس نے عبیداللہ بن عمر عمری سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۴۳- عیینہ بن عبدالرحمٰن (عو) بن جوشن غطفانی بصری

اس نے اپنے والد' نافع' ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابن علیہ' یزید بن زریع' یحییٰ قطان اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(غازی، غاضرہ)

۶۶۴۴-غازی بن جبلہ

یحییٰ وحاظی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: زبردستی دلوائی جانے والی طلاق کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ لفظ غازی ''ز'' کے ساتھ ہے' بعض حضرات نے اسے ''ر'' سے نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۶۴۵-غازی بن عامر

اس نے عبدالرحمٰن بن مغراء سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۶۶۴۶-غاضرہ بن عروہ بصری

عاصم بن ہلال نے اس سے حدیث روایت کی ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(غالب)

۶۶۴۷-غالب بن حبیب یشکری

اس نے عوام بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ دولابی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام بخاری نے اسی طرح فرمایا ہے۔ قتیبہ بن سعید نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۶۴۸-غالب بن خطاف قطان بصری

یہ صدوق اور مشہور ہے' اس نے حسن بصری اور ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بشر بن مفضل اور ابن علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس نے بکر بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا نصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شدة الحر، فاذا لم يستطع احدنا ان يمكن وجهه من الارض بسط ثوبه وسجد عليه.

''ہم شدید گرمی میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے' جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی زمین پر نہیں

۱۰۵۰۹ - ابوفاطمہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۱۰ - ابوفاطمہ

اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

(ابوفراس' ابوالفرج)

۱۰۵۱۱ - ابوفراس نہدی (س' د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

ابونضرہ نے اس سے یہ حدیث روایت کی ہے:

اقص من نفسه صلى الله عليه وسلم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کی طرف سے بدلہ دلوایا تھا''۔

۱۰۵۱۲ - ابوالفرج

یہ عمر بن عبدالعزیز کا غلام ہے۔ اس نے رے میں احادیث روایت کی تھیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔

(ابوفروہ' ابوفزارہ' ابوالفضل)

۱۰۵۱۳ - ابوفروہ جزری

یہ یزید بن سنان ہے' یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۰۵۱۴ - ابوفروہ

اس نے ابوخلاد سے روایت نقل کی ہے' جو ایک صحابی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس نے ابومریم کے حوالے سے حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا رايتم الرجل قد اعطى زهدا في الدنيا وقلة منطق فاقتربوا منه' فانه يلقى الحكمة.

''جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جسے دنیا کے بارے میں زہد عطا کیا گیا ہو اور کم گویائی کی صلاحیت عطا کی گئی ہو تو تم اُس سے قریب ہونے کی کوشش کرو کیونکہ اُسے حکمت عطا کی گئی ہوگی''۔

یحییٰ بن سعید بن ابان' ابوفروہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ جزری ہے۔

۱۰۵۱۵ - ابوفزارہ عنزی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عاصم احول نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۱۰۵۱۶ - ابوالفضل

اس نے ابوالجوزاء سے روایت نقل کی ہے۔ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۱۰۵۱۷ - ابوالفضل (د)

یا شاید ابوالفضیل انصاری۔اس نے مسلم بن ابوبکرہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نماز کے لئے اذان دینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۵۱۸ - ابوالفضل

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ایک قول کے مطابق یہ ابن الفضل ہے۔ یونس بن خباب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۵۱۹ - ابوالفضل

اس نے عنبسہ بن سعید سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۲۰ - ابوالفضل

اس نے سنان بن ابومنصور سے روایت نقل کی ہے۔یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۱۰۵۲۱ - ابوالفضل

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۲۲ - ابوالفضل

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۲۳ - ابوالفضل مدنی

اس نے مقبری سے جبکہ اس سے یزید بن ہارون نے روایت نقل کی ہے۔میں اس سے واقف نہیں ہوں اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۱۰۵۲۴ - ابوالفضل

اس نے راشد بن سعد سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۵۲۵ - ابوالفضل

اس نے مکحول شامی سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بقیہ نے ابوالفضل نامی اس راوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو مکحول کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

من سعادة المرء خفة لحييه.

''جھوٹی گواہی دینے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کے برابر قرار دیا گیا ہے''۔

یہ روایت عمرو بن زیاد باہلی نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۶۵۳-غالب بن غزوان دمشقی

اس نے صدقہ بن یزید سے روایات نقل کی ہیں' ہشام بن عمار کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۶۶۵۴-غالب بن فائد

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ازدی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔سہل بن عثمان عسکری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ سند میں وہم کا شکار ہوتا ہے۔

۶۶۵۵-غالب بن قران

یہ ایک بزرگ ہے' جس سے نصر بن علی نے حدیث روایت کی ہے۔ازدی بیان کرتے ہیں: یہ مجہول اور ضعیف ہے۔

۶۶۵۶-غالب بن ہلال ترمذی

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۶۵۷-غالب بن وزیر

اس نے ابن وہب کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔یہ غزہ کا رہنے والا شخص تھا اور اس سے منقول روایات کم ہیں۔

(غانم، غزال)

۶۶۵۸-غانم بن احوص

اس نے ابوصالح سمان سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۶۵۹-غانم بن ابوغانم بن احوص

اگر اللہ نے چاہا' تو یہ وہی شخص ہے' جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے' واقدی نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۶۶۰-غزال بن محمد

اس نے محمد بن جحادہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے' جو پچھنے لگوانے کے بارے میں ہے۔

(غزوان)

۶۶۶۱ -غزوان بن یوسف مازنی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب عامری ہے اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔اس کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔معلّٰی بن اسد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۶۶۶۲-غزوان (د)

اس نے حضرت مقرب رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نقل کی ہے جو تبوک میں تھے یہ ''مجہول'' ہے اس کے حوالے سے اس کے بیٹے سعید کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

(غسان)

۶۶۶۳-غسان بن ابان ابوروح یمامی

اس نے 200 ہجری سے پہلے حدیث روایت کی تھی یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ عجیب وغریب روایات نقل کرتا ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خلق الله احجارا قبل ان يخلق الارض بالفي عام، ثم امر ان يوقد عليها، ثم اعدها لابليس وفرعون ولمن حلف باسمه كاذبا.

''اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے پتھروں کو پیدا کیا پھر اُس نے حکم دیا کہ اُن سے آگ جلائی جائے پھر اُس نے اُس آگ کے ذریعہ ابلیس اور فرعون اور اُس شخص کو پیدا کیا جو اللہ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے''۔

یہ روایت موضوع ہے۔

۶۶۶۴-غسان بن برزین

اس نے ثابت بنانی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عفان اور عبدالواحد بن غیاث نے روایت نقل کی ہے مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے کمزور قرار دیا ہو۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت دیکھی ہے جو حسن بن سفیان کی ''مسند'' میں ہے جسے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

غدا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقالوا: يا رسول الله، هلكنا ورب الكعبة. قال: وما ذاك! قالوا: النفاق. قال: الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله عبده ورسوله! وذكر الحديث بطوله.

۱۰۵۴۲ - ابو کباش (ت)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے کدام نے روایت نقل کی ہے۔ اسکی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۵۴۳ - ابو کبشہ سلولی (خ)

اس نے سہل بن حنظلیہ سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔ یہ غلطی ہے بلکہ یہ شخص مشہور ہے اور ثقہ ہے۔ اس نے حضرت ثوبان اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوسلام ممطور' ربیعہ قصیر' حسان بن عطیہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے' وہ بھی اس کے نام سے واقف نہیں تھے' یہ شامی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں سے ہے۔

۱۰۵۴۴ - ابو کبشہ سدوسی (د)

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ عاصم احول نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابوکبیر' ابوکرب' ابوکرز)

۱۰۵۴۵ - ابوکبیر زبیدی (د' ت' س)

ایک قول کے مطابق اس کا نام زہیر ہے جبکہ ایک قول کے مطابق جمہان ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس سے عبداللہ بن حارث زبیدی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔ عجلی اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال عبدالملک کی خلافت کے زمانے میں ہوا تھا۔

۱۰۵۴۶ - ابوکرب (ق) ازدی

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۵۴۷ - ابوکرز

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے' اسی طرح (اس کی بھی شناخت نہیں ہوسکی)۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوکرز ازدی نے نافع کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُس کی حدیث نہیں ہیں۔ حماد بن عبدالرحمٰن نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۴۸ - ابوکرز قرشی

یہ عبداللہ بن کرز ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابوکعب' ابوکنانہ' ابولبابہ' ابولبید)

۱۰۵۴۹ - ابوکعب سعدی (د)

یہ اہلِ بلقاء کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ اس کا نام ایوب ہے' ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام موسیٰ اور ایک قول کے

مطابق محمد ہے اور ایک قول کے مطابق سلیمان ہے۔ ابو جماہر کے علاوہ ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے کہ اُس نے اس سے روایت نقل کی ہو' تاہم اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے سلیمان بن حبیب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اچھے اخلاق کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۵۰ - ابوکعب حارثی

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۵۵۱ ابوکنانہ (د)

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان من جلال الله اكرام ذى الشيبة.

''اللہ تعالیٰ کے احترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ عمر رسیّدہ شخص کا احترام کیا جائے''۔

یہ روایت اس راوی سے زیاد بن مخراق نے نقل کی ہے' یہ راوی ثقہ ہے۔ تاہم ابوکنانہ نامی راوی معروف نہیں ہے۔ ابوعیاض نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۵۵۲ - ابولبابہ وارق

یہ مروان ہے' جس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۱۰۵۵۳ - ابولبید (د' ت' ق) جہضمی لمازہ

جریر بن حازم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ ثقہ ہے لیکن یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا تھا۔

(ابولقمان' ابولؤلؤہ' ابولاس)

۱۰۵۵۴ - ابولقمان حضرمی

یہ شامی ہے' معاویہ بن صالح نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۵۵۵ - ابولؤلؤہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے اور اُنہیں سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ وکیع نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۵۵۶ - ابولاس نہدی

اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(غضور، غضیف، غطیف)

۶۶۷۳- غضور بن عتیق کلبی

اس نے مکحول سے روایت نقل کی ہے ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۶۷۴- غضیف بن اعین

اس نے مصعب بن سعد سے روایت نقل کی ہے امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام غطیف ہے اور یہ غطیف جزری ہے جو اسد بن عمرو بجلی کا استاد ہے۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: قاسم بن مالک مزنی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کا نام روح بن غطیف نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا خیال ہے یہ کوئی دوسرا شخص ہے۔

۶۶۷۵- غطیف بن ابوسفیان (س) طائفی

امام نسائی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے یہ اُس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام غضیف ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو نافع بن عاصم اور دیگر حضرات سے اس نے نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن سائب اور عمرو بن وہب نے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں طائفی ہیں۔

(غلام، غنیم)

۶۶۷۶- غلام خلیل

یہ بغداد کا صوفی ہے اس کا نام احمد بن محمد بن غالب باہلی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور یہ کذاب ہے۔

۶۶۷۷- غنیم بن سالم

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے عجیب و غریب اور موضوع روایات نقل کی ہیں مجھے اس سے روایت کرنا پسند نہیں ہے تو اس سے استدلال بھلا کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من شك في ايمانه فقد حبط عمله.

''جو شخص اپنے ایمان کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے اُس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

انه نظر في المرآة فقال: الحمد لله الذي زان مني ما شان من غيري، وهداني للاسلام، وفضلني على

كثير ممن خلق تفضيلا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئینہ دیکھنے کے بعد یہ پڑھا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے اُس چیز سے آراستہ کیا ہے جو میرے علاوہ کی شان کے متعلق ہے (یعنی مجھ مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے) اور اُس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے''۔

یہ دونوں احادیث اس سے عثمان بن عبداللہ اموی نے روایت کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ غنم بن سالم ہے جو جھوٹ کے حوالے سے مشہور شخص ہے' اس کا اسم تصغیر بعض حضرات نے بیان کیا ہے' نیز عثمان نامی راوی پر بھی حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

(غورک)

۶۶۷۸- غورک سعدی

اس نے امام جعفر صادق سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

اس راوی نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر کے حوالے سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

في الخيل السائمة في كل فرس دينار.

''چرنے والے گھوڑوں میں سے' ہر ایک گھوڑے میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

اس کی سند میں لیث اور دیگر راویوں کو امام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(غیاث)

۶۶۷۹- غیاث بن ابراہیم نخعی

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد فرماتے ہیں: لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا' اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے' اس کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بقیہ' محمد بن حمران' محمد بن خالد حنظلی' بہلول بن حسان' علی بن جعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں ابوخیثمہ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے (عباسی خلیفہ) مہدی کو اس حدیث کے بارے میں بتایا تھا:

لا سبق الا في خف ''اونٹوں کی دوڑ کے علاوہ کسی مقابلہ پر انعام لینا جائز نہیں ہے''

تو اس میں اس نے یہ شامل کیا اور کہا: ''اور پرندے میں بھی'' جب وہ اُٹھا تو اُس نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ

اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اُس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھتا ہو''۔

بعض دیگر راویوں نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھتا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کی سند منقطع ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن یزید جس نے اس کی سند کو عمدہ قرار دیا ہے وہ اپنے باپ کی طرح خود بھی عمدہ نہیں ہے۔ جہاں تک پہلی سند کا تعلق ہے تو سنن میں اُس کے حوالے سے محدثین نے روایت نقل نہیں کی ہے' محدثین نے صرف دوسری والی روایت نقل کی ہے' جسے امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

احبوا المساكين فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :اللهم احيني مسكينا' وامتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين.

''مساکین سے محبت رکھو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! تو مجھے مسکین ہونے کی حالت میں زندہ رکھنا اور مساکین ہونے کی حالت میں موت دینا اور مساکین کے ساتھ میرا حشر رکھنا''۔

یہ روایت مذکورہ مشائخ نے اپنی سند کے ساتھ ابوسعید اشج کے حوالے سے ابوخالد سے نقل کی ہے' جہاں تک ابومبارک کا تعلق ہے تو اُس کے مجہول ہونے کی وجہ سے اُس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

(ابوالمثنیٰ' ابومجاشع' ابومجاہد)

۱۰۵۶۹ - ابوالمثنیٰ

یہ ایک بزرگ ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے' البتہ ثانوی حوالے سے کی جاتی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من هراقة دم ...الحديث.

''قربانی کے دن ابنِ آدم کا کوئی بھی عمل قربانی کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا''۔

۱۰۵۷۰ - ابوالمثنیٰ جہنی (ت)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ایوب بن حبیب زہری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۱۰۵۷۱ - ابوالمثنیٰ خزاعی (ت'ق)

یہ سلیمان بن یزید ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۵۷۲ - ابومجاشع

ابوبکر بن ابومریم نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۷۳ - ابومجاہد

یہ عبداللہ بن کیسان ہے' جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔

(ابوالمجیب' ابومحمد)

۱۰۵۷۴ - ابوالمجیب

یہ شامی ہے' اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبدالواحد ثقفی اور عبداللہ نے روایت نقل کی ہے۔ یہ شعبہ کا استاد ہے' اس نے یہ روایت نقل کی ہے:

ان نعل سیف ابی هريرة كان من فضة. ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ما من احد يدع صفراء او بيضاء الا كوی به فطرحه.

''جو شخص زرد یا سفید چیز (یعنی سونا یا چاندی) استعمال کرے گا تو اُسے ان کے ذریعے داغ لگایا جائے گا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک طرف رکھ دیا تھا''۔

۱۰۵۷۵ - ابومحمد قرشی

اس نے اسرائیل سے جبکہ اس سے محمد بن جہیم نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۵۷۶ - ابومحمد بن عمرو (د) بن حریث

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ نہ تو اس کی حالت کی اور نہ اس کے نام کی شناخت ہو سکی ہے۔ اسماعیل بن امیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۵۷۷ - ابومحمد کوفی

اس نے ابن منکدر سے جبکہ اس سے زید بن حباب نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

اس نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من مسح يده على راس يتيم رحمة له كتب له بكل شعرة حسنة، ورفع له بكل شعرة درجة.

''جو شخص یتیم پر شفقت کرتے ہوئے' اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے' تو اُسے اُس کے ہر ایک بال کے عوض ایک نیکی ملتی ہے اور ہر ایک بال کے عوض میں' اُس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے''۔

امام بخاری فرماتے ہیں: فائد نامی راوی منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ مسلم بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں اس کے پاس آیا' تو اس کے سامنے اس کی ایک کنیز کو لکڑی کے ذریعے مارا جا رہا تھا۔ محمد بن ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے اس سے کہا: تو پھر حماد بن سلمہ نے اس کے حوالے سے حدیث کیوں نوٹ کی ہے؟

۶۶۸۹- فائد بن کیسان (د،ق)' ابوعوام باہلی جزاز لحام بصری

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے' البتہ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابوعثمان نہدی اور ابن بریدہ سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن سلمہ' زکریا بن یحییٰ بن عمارہ ذراع اور مکی بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۹۰- فائد مدنی (د،ت،س)

اس نے اپنے آقا عبید اللہ بن علی بن ابورافع سے روایات نقل کی ہیں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے بھی نقل کی ہیں جبکہ اس سے زید بن حباب' قعنبی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فتح' فخر)

۶۶۹۱- فتح بن نصر مصری

اس نے اسد بن موسیٰ السنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۹۲- فخر بن خطیب

یہ صاحب تصانیف ہے اور سمجھداری اور عقلیات میں سرداری کی حیثیت رکھتا تھا' لیکن حدیث و آثار کے حوالے سے بالکل لاعلم تھا' دین کے بنیادی احکام سے متعلق چند مسائل کے بارے میں اسے شکوک و شبہات لاحق تھے جس نے حیرت کو جنم دیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو ایمان پر ثابت قدم رکھے' اس کے حوالے سے ایک کتاب ''السر المکتوم فی مخاطبۃ النجوم'' منقول ہے' جو صریح طور پر جادو پر مشتمل ہے' ہوسکتا ہے کہ اس نے اپنی ان تالیفات سے توبہ کر لی ہو' اگر اللہ نے چاہا۔

(فرات)

۶۶۹۳-فرات بن احنف

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ غالی شیعہ تھا۔ ابن نمیر کہتے ہیں: یہ اُن لوگوں میں سے ایک تھا جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں موجود ہیں۔ عبدالواحد بن زیاد نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۶۹۴-فرات بن زہیر

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللص محارب لله فاقتلوه، فما اصابكم من اثمه فعلي.

''چور' اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے والا شخص ہوتا ہے تو تم اُسے قتل کردو' اس کے گناہ کے حوالے سے' جو کچھ تم تک پہنچے گا اُس کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی''۔

خضر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۶۹۵-فرات بن سائب' ابوسلیمان

ایک قول کے مطابق اس کی (کنیت اور اسم منسوب) ابوالمعلیٰ جزری ہے۔

اس نے میمون بن مہران سے روایات نقل کی ہیں' اور اس سے حسین بن محمد مروزی' شبابہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میمون کے بارے میں یہ محمد بن زیاد طحان سے زیادہ قریب ہے' اس پر بھی وہی الزام عائد کیا گیا ہے جو اُس پر کیا گیا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتخلى رجل تحت شجرة مثمرة، وان يتخلى على ضفة نهر جار.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ آدمی پھل دار درخت کے سائے میں قضائے حاجت کرے یا بہتی ہوئی نہر کے کنارے پر قضائے حاجت کرے''۔

تو اس روایت میں یہ اُس کے قریب ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث

(ابومدرک، ابومرحوم، ابومرزوق)

۱۰۵۹۷ - ابومدرک۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۵۹۸ - ابومرحوم ارطبانی

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے، یہ عبدالرحیم بن کردم ہے۔

۱۰۵۹۹ - ابومرزوق تجیبی (دٖ ق)

اس نے ابوغالب سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوکئا علی عصا، فقمنا الیہ.

فقال :لا تقوموا کما تقوم الاعاجم بعضھا لبعض.

فاشتھینا ان یدعو لنا، فقال :اللّٰھم اغفر لنا وارحمنا، وارض عنا، وتقبل منا، وادخلنا الجنۃ، ونجنا من النار، واصلح لنا شاننا کلہ، فکانا اشتھینا ان یزیدنا، فقال :قد جمعت لکم الامر.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصاء پر ٹیک لگاتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اُٹھ کر آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اُس طرح نہ کھڑے ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، ہماری یہ خواہش ہوئی کہ آپ ہمارے لیے دعا کریں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے مغفرت کر دے! ہم پر رحم کر! ہم سے راضی ہو جا! ہماری طرف سے (نیک اعمال اور دعاؤں وغیرہ) کو قبول کر لے اور ہمیں جنت میں داخل کر دے اور ہمیں جہنم سے بچالے اور ہمارے تمام معاملات ٹھیک کر دے''۔

ہماری مزید خواہش ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے تمام چیزوں کو اکٹھا کر دیا ہے''۔

یہ روایت ابن نمیر نے مسعر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے اور یہ سنن ابن ماجہ میں علی بن محمد کے حوالے سے وکیع کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ غلط ہے اور بعض نسخوں میں ابوعدبس کی بجائے یہ ابووائل سے منقول ہے۔

۱۰۶۰۰ - ابومرزوق تجیبی مصری (دٖ ت)

اس نے حنش صنعانی کے حوالے سے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس سے یزید بن ابوحبیب، جعفر بن ربیعہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عجلی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام حبیب بن شہید ہے، یہ فقیہ تھا، مفتی تھا، میں نے اس کا ذکر امتیاز کے لئے کیا ہے۔

(ابومروان‘ ابومریم)

۱۰۶۰۱ - ابومروان عثمانی (ق)

یہ محمد بن عثمان ہے۔

۱۰۶۰۲ - ابومروان (س)

یہ عطاء کا والد ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ عطاء بن ابومروان نے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۰۳ - ابومریم انصاری

جوزجانی کہتے ہیں: یہ ساقط الاعتبار۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبدالغفار بن القاسم ہے۔

۱۰۶۰۴ - ابومریم انصاری (خ‘ د‘ ت)

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب حضرمی قنادیلی ہے‘ یہ جامع دمشق کا نگران تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ حمص میں ہوتا تھا‘ ایک قول کے مطابق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تینوں الگ آدمی ہیں۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا نام عبدالرحمٰن بن ماعز ہے۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے‘ حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی‘ معاویہ بن صالح‘ حریز بن عثمان اور صفوان بن عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کے شہر کے لوگوں کو اس کی تعریف کرتے ہوئے دیکھا ہے‘ وہ لوگ یہ کہتے تھے: یہ اُن کی مسجدوں کا نگران تھا۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۱۰۶۰۵ - ابومریم ثقفی مدائنی (د‘ ص)

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب کوفی ہے۔ اس نے حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے نعیم بن حکیم نے روایات نقل کی ہیں۔ جو عبدالملک بن حکیم کا بھائی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابومریم قیس حنفی ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابومریم ثقفی مدائنی قیس۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ دونوں ایک آدمی ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(ابومزاحم‘ ابومزرد‘ ابومسافع)

۱۰۶۰۶ - ابومزاحم (ت)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۰۷ - ابومزرد

یہ معاویہ کا والد ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کا بیٹا اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کا نام عبدالرحمٰن ہے اور یہ ابوالحباب سعید بن یسار کا بھائی ہے۔

۱۰۶۰۸ - ابومسافع

یہ ایک بزرگ ہے' ابواسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابومسعر' ابومسکین' ابومسلم)

۱۰۶۰۹ - ابومسعر

اس نے محمد بن جحادہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۱۰ - ابومسعر

یہ سالم بن غیلان کا استاد ہے' یہ شامی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۱۱ - ابومسکین

اس نے اسماعیل بن نشیط سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۶۱۲ - ابومسلم بجلی (د)

اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۱۳ - ابومسلم عبدی (ق)

اس نے سلمان سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابوشریح اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۱۴ - ابومسلم (خت)

یہ اعمش کو ساتھ لے کر چلنے والا شخص ہے' اس کا نام عبیداللہ ہے۔

(ابومصعب' ابومصفی)

۱۰۶۱۵ - ابومصعب یساری مدنی

یہ مطرف بن عبداللہ ہے۔

۱۰۶۱۶ - ابوالمصفی

اس نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ سعید بن ابوہلال نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابومطر' ابوالمطوس' ابومطیع)

۱۰۶۱۷ - ابومطر (ت)

اس نے سالم بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۱۸ - ابومطر جہنی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے مختار نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۶۱۹ - ابوالمطوس (عو)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا نام یزید بن مطوس ہے' اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ حبیب بن ابوثابت نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

یہ اپنے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس مرفوع حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے:

من افطر یوما من رمضان ... الحدیث. ''جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے''۔

اس کی اور اس کے والد دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۲۰ - ابومطیع (س) انصاری

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کی نقل کردہ حدیث عزل کرنے کے بارے میں ہے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۰۶۲۱ - ابومطیع بلخی

اس کا نام حکم بن عبداللہ ہے۔

(ابومعاذ' ابومعانق)

۱۰۶۲۲ - ابومعاذ بلخی

اس نے معاویہ بن صالح کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۰۶۲۳ - ابومعاذ

یہ سلیمان بن ارقم ہے۔ اس نے یحییٰ بن ابوکثیر اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی ہے' اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۶۲۴ - ابومعاذ

درست یہ ہے کہ اس کی کنیت ابومعان ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ عمار بن سیف اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

تعوذوا من جب الحزن. "غم کے گھڑے سے پناہ مانگو"۔

۱۰۶۲۵ - ابومعانق

یا شاید ابن معانق ہے۔اس نے ابو مالک اشعری سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(ابومعاویہ، ابوالمعتمر، ابومعشر)

۱۰۶۲۶ - ابومعاویہ ضریر

یہ جلیل القدر اہلِ علم اور ثقہ ائمہ میں سے ایک ہے۔کوئی بھی شخص اس کے درپے نہیں ہوا۔ابن خراش کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اعمش کے بارے میں یہ ثقہ ہے اور دیگر لوگوں سے روایت نقل کرتے ہوئے یہ اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اعمش کے علاوہ راویوں سے روایت نقل کرنے میں یہ اضطراب کا شکار ہوتا ہے اور اس کا حافظہ عمدہ نہیں ہے۔علی بن مسہر حدیث میں میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شیخین نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس کے حوالے سے غالی ہونا مشہور ہے یعنی یہ تشیع میں غالی ہے۔عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابومعاویہ نے عبید اللہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔عجلی بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا۔یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بعض اوقات تدلیس کرتا تھا اور ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا۔پھر انہوں نے یہ کہا ہے: وکیع اس کے ارجاء کے عقیدے کی وجہ سے اس کے جنازے میں شریک نہیں ہوئے تھے۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مرجئی تھا۔ابن خراش کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے تاہم اعمش سے روایت نقل کرنے میں یہ ثقہ ہے۔

۱۰۶۲۷ - ابومعاویہ بجلی

ایک قول کے مطابق یہ عمار دہنی کا والد ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ابوصخر حمید بن زیاد اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۶۲۸ - ابوالمعتمر (د، ق) بن عمرو

اس نے عمرو بن خلدہ زرقی سے روایت نقل کی ہے یہ مدنی ہے۔اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ابن ابوذئب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۲۹ - ابومعشر (عو) سندی

اس کا نام نجیح ہے۔

۱۰۶۳۰ - ابومعشر (خ، م) براء

اس کا نام یوسف ہے۔

۱۰۶۳۱ - ابومعشر (م' د' ت' س)

اس کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

(ابوالمعطل' ابوالمعلیٰ)

۱۰۶۳۲ - ابوالمعطل

اس نے ابن ابومریم سے جبکہ اس سے محمد بن شعیب بن شابور نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۳۳ - ابوالمعلیٰ جزری

اس کا نام فرات ہے' اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابومعقل' ابوالملیح' ابومعمر)

۱۰۶۳۴ - ابومعقل (د' ق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبدالعزیز انصاری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۳۵ - ابوالملیح ہذلی

اس نے ابوصالح سمان سے جبکہ اس سے مروان بن معاویہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اپنی کتاب المستدرک میں کتاب الدعاء میں روایت نقل کی ہے اور یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

۱۰۶۳۶ - ابومعمر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے' البتہ اس پر تنقید کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔ شاید یہ عباد بن عبدالصمد ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من احب الله فليحبني' ومن احبني فليحب اصحابي' ومن احب اصحابي فليحب القرآن' ومن احب القرآن فليحب المساجد' فانها افنية الله ...الحديث.

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اُسے مجھ سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اُسے میرے اصحاب سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص میرے اصحاب سے محبت رکھتا ہے اُسے قرآن سے بھی محبت رکھنی چاہیے' اور جو شخص قرآن سے محبت رکھتا ہے اُسے مساجد سے بھی محبت رکھنی چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے'' الحدیث۔

(ابومعن، ابوالمغیرہ، ابوالمغلس)

۱۰۶۳۷ - ابومعن ایلی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۶۳۸ - ابوالمغیرہ (ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بدعت کی مذمت کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابوزید نے روایت نقل کی ہیں۔ ان دونوں (استاد شاگردوں) کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۶۳۹ - ابوالمغیرہ قواس

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔ سلیمان تیمی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: مجھے عوف کے علاوہ کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے کہ اُس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۴۰ - ابوالمغیرہ بجلی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب خارفی ہے، اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

۱۰۶۴۱ - ابوالمغلس

اس نے ابن ابونجیح سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور نہ ہی یہ حجت ہے۔ ابن جریج اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام میمون اور ایک قول کے مطابق عمیر ہے۔

(ابومقاتل، ابوالمقدام، ابومکین)

۱۰۶۴۲ - ابومقاتل سمرقندی

یہ ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔ اس کا نام حفص بن سلم ہے، اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۶۴۳ - ابوالمقدام (ت، ق)

اس نے محمد بن کعب سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ہشام بن زیاد ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۶۴۴ - ابومکین (د، س، ق)

اس نے ایاس بن حارث سے روایت نقل کی ہے۔ یہ نوح بن ربیعہ ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوالمنذر، ابومنصور، ابومنظور)

۱۰۶۴۵ - ابوالمنذر

یہ تابعی ہے، اس نے ایک حدیث کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۶۴۶ - ابوالمنذر (د س ق)

اس نے اپنے آقا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۴۷ - ابومنصور عبادانی

ابوالفتح ازدی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۱۰۶۴۸ - ابومنظور (د)

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے عامر الرام سے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔اس سے ابن اسحاق نے روایت نقل کی ہے۔

(ابومنیب' ابوالمہاجر' ابومہریہ)

۱۰۶۴۹ - ابومنیب

اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔بقیہ نے مسلم بن زیاد کے حوالے سے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۵۰ - ابوالمہاجر (س' ت)

ابوقلابہ جرمی نے اس سے حدیث روایت نقل کی' اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۶۵۱ - ابوالمہاجر رقی

اس نے میمون بن مہران سے روایت نقل کی ہے۔ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔اس کا نام سالم ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۵۲ - ابومہریہ

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

(ابوالمہزم' ابوالمہلب)

۱۰۶۵۳ - ابوالمہزم (ذ ت' ق)

یہ یزید بن سفیان ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۵۴ - ابوالمہلب (ق)

یہ مطرح بن یزید ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوالموال' ابوالموزع' ابوموسیٰ)

۱۰۶۵۵ - ابوالموال

۱۰۶۵۶ - ابوالمورع

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ان دونوں راویوں کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۶۵۷ - ابوموسیٰ ہلالی (د)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے سلیمان بن مغیرہ نے روایت نقل کی ہے' یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۰۶۵۸ - ابوموسیٰ (د)

اس نے ابومریم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔اس سے معاویہ بن صالح نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۵۹ - ابوموسیٰ صفار

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے موسیٰ بن مغیرہ نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۶۶۰ - ابوموسیٰ

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' رح نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۶۶۱ - ابوموسیٰ (د' ت' س)

اس نے وہب بن منبہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

من اتبع الصيد غفل.

''جو شخص شکار کے پیچھے جاتا ہے وہ غفلت کا شکار ہو جاتا ہے''۔

یہ ایک یمانی بزرگ ہے جو ''مجہول'' ہے۔ثوری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی۔شاید یہ اسرائیل بن موسیٰ ہے' ورنہ پھر یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۶۶۲ - ابوموسیٰ حذاء (س)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔حبیب بن ابوثابت اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔شاید یہ عبداللہ بن باباہ ہے کیونکہ اعمش نے حبیب کے حوالے سے اس روایت کو اس راوی سے نقل کرتے ہوئے اس کا یہی نام بیان کیا ہے اور پھر اُن کے بعد تہذیب کے مصنف نے بھی اس کا یہی نام بیان کیا ہے۔

۱۰۶۶۳ - ابوموسیٰ حذاء مکی

اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔اس کا نام صہیب ہے' اس سے عمرو بن دینار نے روایت

نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پہلے والا ہے اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی (یعنی ان دونوں کا دو مختلف افراد ہونا) میرے سامنے واضح نہیں ہو سکا۔ یہ راوی صدوق ہے۔

(ابوالمؤمن' ابومیمون' ابومیمونہ)

۱۰۶۶۱ - ابوالمؤمن واثلی

ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوالمؤمر (یعنی راء کے ساتھ ہے)۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چھاتی والے شخص کا قصہ منقول ہے۔ صرف سوید بن عبید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند علی میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۶۶۵ - ابومیمون (س)

اس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' یہ بات امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۱۰۶۶۶ - ابومیمونہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے قتادہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' اسے متروک بھی قرار دیا گیا ہے۔

(ابوناشرہ' ابونصر' ابونصیرہ)

۱۰۶۶۷ - ابوناشرہ

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۶۸ - ابونصر

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اعمش نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لو دلیتم صاحبکم بحبل لھبط۔ "اگر تمہارا ساتھی کوئی رسی ڈالے تو وہ گر جائے گا"۔

۱۰۶۶۹ - ابونصر (س)

اس نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عمرو بن مرہ نے روایت نقل کی ہے۔ یہ حمید بن ہلال ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ وہ راوی ہے جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے' کیونکہ یہ روایت "اگر تم لوگ رسی ڈالو" اسے محاضر بن مورع نے اعمش

کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے ابونصر کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اعمش نامی راوی تدلیس کرنے والا ہو۔

۱۰۶۷۰ - ابونصر

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حج قران کرنے والے شخص کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ دو مرتبہ سعی کرے گا۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۷۱ - ابونصر ہلالی (س)

اس نے رجاء بن حیوہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۶۷۲ - ابونصر (خ' ت) اسدی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کرنا معروف نہیں ہے۔

۱۰۶۷۳ - ابونصیرہ واسطی (د' ت)

یہ مسلم بن عبید ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' ابورجاء عطاردی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے عثمان بن واقد' ہشیم اور یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نیک شخص ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے' اس کے حوالے سے استغفار کے بارے میں روایت منقول ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند صدیق کی کتاب العلل میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(ابونضرہ' ابونعامہ)

۱۰۶۷۴ - ابونضرہ عبدی

یہ منذر بن مالک ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۷۵ - ابونضرہ

یہ حماد بن سلمہ کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا نام یزید ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۷۶ - ابونعامہ اسدی

یہ حسن بن صالح کا استاد ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۷۷ - ابونعامہ عدوی

یہ عمرو بن عیسیٰ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۷۸ - ابونعامہ

یہ ابوجہضم کا استاد ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۶۷۹ - ابونعامہ سعدی

اس کا نام عبدربہ ہے۔

(ابوالنعمان' ابونعیم)

۱۰۶۸۰ - ابوالنعمان (ذ'ت)

اس نے ابووقاص سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے علی بن عبدالاعلیٰ ثعلبی نے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے' یہ بات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۱۰۶۸۱ - ابوالنعمان انصاری

اس نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من رابط ثلاث ليال سرد فقد ادرك رباط سنة.

''جو شخص مسلسل تین دن تک پہرے داری کرے گا تو تین سال تک پہرہ داری کرنے کے ثواب تک پہنچ جائے گا''۔

۱۰۶۸۲ - ابونعیم

اس نے محمد بن زیاد سے جبکہ اس سے مندل بن علی نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۶۸۳ - ابونعیم نخعی

یہ عبدالرحمٰن بن ہانی ہے۔

۱۰۶۸۴ - ابونعیم طحان

یہ ضرار بن صرد ہے۔

(ابونہشل' ابونواس' ابوالنیل)

۱۰۶۸۵ - ابونہشل

اس نے ابووائل سے جبکہ اس سے مسعودی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۸۶ - ابونواس

یہ شاعر ہے اور منہ پھٹ ہے۔ یہ حسن بن ہانی ہے' اس کا شعر دروت میں ہے' تاہم اس کا فاسق ہونا ظاہر ہے اور بے حیثیت ہونا

واضح ہے۔ یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے۔ اس کا انتقال 190 ہجری کے لگ بھگ ہوا تھا۔

۱۰۶۸۷ - ابوالنیل

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(ابوہارون ابوہاشم)

۱۰۶۸۸ - ابوہارون جبرینی

اس نے عبداللہ بن یوسف تنیسی سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۱۰۶۸۹ - ابوہارون

اس نے ابووہب کلاعی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ولید بن مسلم نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۹۰ - ابوہارون عبدی (ت ق)

اس کا نام عمارہ بن جوین ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۹۱ - ابوہارون

اس نے حکم بن عتیبہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ واہی ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے یہ شامی ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ ساقط الاعتبار ہے۔

۱۰۶۹۲ - ابوہاشم (د)

اس نے اپنے چچازاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۹۳ - ابوہاشم زعفرانی (د)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہے۔ ابوولید طیالسی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عمار ہے۔

۱۰۶۹۴ - ابوہاشم رمانی واسطی (ع)

یہ یحییٰ بن دینار ہے جو ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ یہ کم سن تابعی ہے۔

۱۰۶۹۵ - ابوہاشم کوفی

یہ تابعی ہے اس کا نام قاسم بن کثیر ہے۔ معاملے کے اعتبار سے یہ نیک ہے۔

۱۰۶۹۶ - ابو ہاشم مکی (عو)

یہ اسماعیل بن کثیر ہے' یہ "صدوق" ہے۔اس کے حوالے سے تابعین سے روایات منقول ہیں۔

(ابو ہانی' ابو ہدبہ' ابو ہرمز)

۱۰۶۹۷ - ابو ہانی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ "ضعیف" ہے۔

۱۰۶۹۸ - ابو ہدبہ

یہ ابراہیم بن ہدبہ ہے۔

۱۰۶۹۹ - ابو ہرمز

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ نافع ہے' اس کو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کمزور قرار دیا ہے۔سعدویہ واسطی نے اس سے ملاقات کی تھی۔

(ابو ہریرہ' ابو ہشام' ابو ہفان' ابو ہلال)

۱۰۷۰۰ - ابو ہریرہ

اس نے مکحول سے جبکہ اس سے ابوالملیح رقی سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۰۱ - ابو ہاشم قناد

یہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا تابع تھا (یعنی یہ تابعی ہے اور اسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل ہے)۔کامل بن طلحہ نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

اس راوی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المغبون لا ماجور ولا محمود.

"غبن کرنے والے لوگوں کو نہ تو اجر ملتا ہے اور نہ ہی اُن کی تعریف ہوتی ہے"۔

۱۰۷۰۲ - ابو ہشام

اس نے ابومعاذ سے روایت نقل کی ہے۔اپنے استاد کی طرح یہ بھی "مجہول" ہے۔سہل بن عثمان عسکری نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۷۰۳ - ابو ہشام رفاعی

یہ محمد بن یزید ہے۔

۱۰۷۰۴ - ابو ہفان شاعر

اس نے اصمعی کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ابن جوزی کہتے ہیں: اس کا ملبہ اس پر نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۰۷۰۵ - ابو ہلال ثعلبی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابواسحاق نے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور اس کا نام عمیر بیان کیا ہے'وہ یہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(ابو ہمام' ابو ہمدان' ابو ہند)

۱۰۷۰۶ - ابو ہمام بصری

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے حکایت نقل کی ہے۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۰۷ - ابو ہمدان

یہ قاسم بن بہرام ہے جو ہیت کا قاضی ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

۱۰۷۰۸ - ابو ہمدان بن ہارون

اس کا ذکر کیا گیا ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

۱۰۷۰۹ - ابو ہند صدیق (ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے روایت نقل کی ہے۔یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ابوخالد دالانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۱۰ - ابو ہند بجلی (د س)

اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے'اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' تاہم امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصول کے مطابق اس سے استدلال کیا ہے۔اُنہوں نے اس راوی کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ...الحديث.

''ہجرت اُس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک توبہ منقطع نہیں ہوتی''۔

(ابوالہندی' ابو ہنیدہ' ابوالہیثم)

۱۰۷۱۱ - ابوالہندی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پرندے سے متعلق روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے ابوعاصم نے روایت نقل کی ہے'اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۲ - ابوالہندی

اس نے ابوطالوت سے جبکہ اس سے معتمر بن سلیمان نے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی' یوں لگتا ہے کہ یہ پہلے والا راوی ہی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۷۱۳ - ابوہنیدہ

اس نے ابوماویہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے داؤد بن ابوہند نے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۴ - ابوالہیثم (د'س)

یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے' یہ بھی اسی طرح (غیر معروف ہے)۔

۱۰۷۱۵ - ابوالہیثم

اس نے ابراہیم تیمی کے حوالے سے مرسل روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابومعیط کو درخت کے ساتھ مصلوب کروا دیا تھا۔یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۷۱۶ - ابوالہیثم (س)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اور اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔لیکن ان دونوں (باپ بیٹا) کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۷ - ابوالہیثم اسلمی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔محمد بن ابراہیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۱۰۷۱۸ - ابوالہیثم بصری

اس نے سعید بن ابوعمرہ کے حوالے سے جبکہ اس سے حکم بن محمد نے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۹ - ابوالہیثم

اس نے زہری سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۷۲۰ - ابوالہیثم

اس نے ابن ابوعروبہ سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (غیر معروف) ہے۔

۱۰۷۲۱ - ابوالہیثم قرشی

اس نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت نقل کی ہے۔ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

۱۰۷۲۲ - ابوالہیثم عبدی

اس نے ابومجلز سے روایت نقل کی ہے۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) شاید منکر ہونا اس کے بجائے کسی دوسرے شخص سے ہے۔اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من رکب علیٰ النمار لم تصحبہ الملائکۃ. ''جو شخص چیتے پر بیٹھتا ہے' فرشتے اُس کے ساتھ نہیں رہتے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے امام مالک سے بھی روایت نقل کی ہے جو ایک منکر روایت ہے' یہ روایت اسحاق بن فرات نے اس سے نقل کی ہے۔

(ابوواقد' ابووائل' ابوالوداک)

۱۰۷۲۳ - ابوواقد سلاب

اس نے امام مالک کے حوالے سے ابوالرحال سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۷۲۴ - ابوواقد

اس نے ابن عون سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۲۵ - ابووائل

یہ ایک قصہ گو شخص ہے جس کا نام عبداللہ بن بحیر ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۲۶ - ابوالوداک (م' د' ت' ق)

یہ جبر بن نوف الکوفی ہے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ یہ ''صدوق'' اور مشہور ہے۔ ابن حزم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(ابوالورقاء' ابوالوضاح)

۱۰۷۲۷ - ابوالورقاء

اس کا نام فائد ہے۔

۱۰۷۲۸ - ابوالوضاح

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے یونس بن اسحاق نے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابووقاص' ابوالولید' ابووہب)

۱۰۷۲۹ - ابووقاص

اس نے زید بن ارقم سے جبکہ اس سے ابوالنعمان نے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی ''مجہول'' ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت اُس شخص کے بارے میں ہے جو وعدہ کرتا ہے اور اُس کی نیت اُس وعدے کو پورا کرنے کی ہوتی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) علی بن عبدالاعلیٰ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۷۳۰ - ابوالولید

اس نے بلال بن ابوبردہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۳۱ - ابوالولید

اس نے عمر بن حماس سے روایت نقل کی ہے۔ علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۷۳۲ - ابوالوید مخزومی

اس نے عبیداللہ بن عمر سے روایت نقل کی ہے۔ یہ خالد بن اسماعیل کذاب ہے۔

۱۰۷۳۳ - ابوالولید (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُن کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں موجود تھا' تو اُنہوں نے بتایا:

مطرنا ليلة ...وذكر الحديث.

''ایک رات بارش ہوگئی'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت عمر بن سلیم باہلی نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۷۳۴ - ابووہب جیشانی (د' ت' ق)

اس کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔ ضحاک بن فیروز دیلمی اور عبداللہ بن عمرو نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے عمرو بن حارث' ابن لہیعہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ صحیح قول کے مطابق اس کا نام عبید بن شرحبیل ہے۔ ابن یونس نے اس کی تائید کی ہے اور اسے قطعی قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: دیلم نامی راوی صحابی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا نام دیلم ذکر کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ضحاک کے حوالے سے اُن کے والد فیروز سے جو روایت نقل کی ہے:

اسلمت وتحتي اختان ...الحديث. ''جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری دو بیویاں سگی بہنیں تھیں''۔

اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۱۰۷۳۵ - ابووہب کلاعی

اس نے عبداللہ بن عمرو سے جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن مرزوق دمشقی نے روایت نقل کی ہے۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۱۰۷۳۶ - ابووہب کلاعی (د' ق)

اس کا نام عبیداللہ بن عبید ہے۔ اس نے زہیر بن سالم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''صدوق'' ہے' اسماعیل بن

عیاش اس سے جا کر ملا تھا۔

۱۰۷۳۷ - ابویحییٰ قتات (ذ ت ق) کوفی

ابن عدی نے اس کا ذکر زاء سے متعلق حرف میں کیا ہے اور اس کا نام زاذان بیان کیا ہے۔ عقیلی نے نام عبدالرحمٰن بن دینار بیان کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام دینار اور ایک قول کے مطابق یزید ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ صرف اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہے۔ یوسف بن یعقوب صفار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ قتات کے بیٹے سے اس کے نام کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کا نام عبدالرحمٰن بن دینار ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمران اور ایک قول کے مطابق مسلم ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابویحییٰ قتات زاذان ضعیف ہے۔ عباس دوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شریک نے ابویحییٰ قتات کو ضعیف قرار دیا ہے۔ زہیر اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں: ابویحییٰ کناسی کی نسبت کوفہ کے کناسہ کی طرف کی گئی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی توثیق روایت کی ہے۔

اس راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تسبوا اصحابی، فمن سبھم فعلیه لعنة الله.

''میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو، جو شخص اُنہیں بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی''۔

اثرم نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: اسرائیل نے ابویحییٰ قتات کے حوالے سے بہت سی منکر احادیث نقل کی ہیں۔ جہاں تک سفیان کے اس سے حدیث روایت کرنے کا تعلق ہے تو وہ مقارب ہے۔ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: تو یہ اسرائیل کی طرف سے ہوگا؟ اُنہوں نے کہا: ہر وہ چیز کہ جسے میں نے پاؤں اسرائیل کے بارے میں کہا ہے۔ پھر اُنہوں نے کہا: اسرائیل مسکین ہے وہ یہ کہاں سے لے کے آیا؟ پھر اُنہوں نے کہا: یہ وہ حدیث ہے جو دوسرے راویوں سے منقول ہے اور اُس نے ابویحییٰ کے علاوہ راویوں سے بھی روایات نقل کی ہیں تو پھر تو منکر روایات نقل نہیں کرتا، یعنی یہ راوی ابویحییٰ نامی راوی کی طرف سے ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید سے کہا گیا: اسرائیل نے ابویحییٰ قتات سے تین سو احادیث روایت کی ہیں اور ابراہیم بن مہاجر سے بھی تین سو احادیث روایت کی ہیں۔ تو وہ بولے: یہ اسرائیل کی طرف سے نہیں آئی ہیں بلکہ ان دونوں کی طرف سے آئی ہیں (یعنی خرابی کی جڑ یہ دونوں ہیں)۔ ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں: یہ راوی قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے مجاہد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الا انبئکم باھل الجنة ؟ قلت :بلی. قال :کل ضعیف متضعف ذو طمرین لا یؤبه له، لو اقسم علی الله لابرہ، الا انبئکم باھل النار ؟ قلت :بلی یا رسول الله. قال :کل جعظری جواص .

''کیا میں تمہیں اہلِ جنت کے بارے میں نہ بتاؤں! میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایسا کمزور اور عام سا شخص جس نے عام سی چادریں اوڑھی ہوئی ہوں جس کی پرواہ نہ کی جائے، جبکہ اُس کی حالت یہ ہو کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اُٹھالے تو اللہ تعالیٰ اُسے سچ ثابت کردے۔ کیا میں تمہیں اہلِ جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں! میں نے عرض کی:

جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر بدخو، بداخلاق شخص''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابویحییٰ قتات 130 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

۱۰۷۳۸ - ابویحییٰ مصدع معرقب

اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۹ - ابویحییٰ وقار

اس کا نام زکریا بن یحییٰ ہے، یہ مصر کا رہنے والا اور ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۷۴۰ - ابویحییٰ مکی

اس نے فروخ سے روایت نقل کی ہے، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور وہ روایت ذخیرہ اندوزی کے بارے میں ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں مسند عمر میں نقل کیا ہے، اس کا ذکر ہیثم کے نام کے تحت ہو چکا ہے۔

۱۰۷۴۱ - ابویحییٰ تیمی

یہ اسماعیل بن یحییٰ ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۴۲ - ابویحییٰ مدنی

اس نے بشر بن مطعم سے روایت نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۷۴۳ - ابویحییٰ

اس نے خالد بن یزید سے روایت نقل کی ہے، حمید طویل نے اس سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۴۴ - ابویحییٰ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے موسیٰ بن ابوعثمان نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۴۵ - ابویحییٰ

یہ جعدہ کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ثقہ ہے۔ ابویحییٰ نامی راوی کا نام قیس ہے، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ بکیر بن اشج نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والا صفوان بن سلیم کا آخری استاد ہے۔

۱۰۷۴۶ - ابویحییٰ

اس نے شمر بن عطیہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۴۷ - ابویحییٰ نیشاپوری بزاز

یہ تصانیف کا مصنف ہے۔ احمد بن سلیمانی نے اس کا شمار اُن لوگوں میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔ اس کے بارے میں میرا بھی یہی گمان ہے۔

(ابویزید)

۱۰۷۴۸ - ابویزید ملائی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۷۴۹ - ابویزید ضبی (س'ق)

اس نے سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے اُس شخص کے روزہ ٹوٹنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جو اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس حدیث کو بیان نہیں کروں گا یہ حدیث منکر ہے۔ ابویزید مجہول شخص ہے۔ شاید یہ اس سے پہلے والا شخص ہی ہے۔

۱۰۷۵۰ - ابویزید طحان

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ احمد بن یونس یربوعی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۷۵۱ - ابویزید خولانی (ت)

یہ مصری ہے' اس نے فضالہ بن عبید سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عطاء بن دینار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۵۲ - ابویزید (د'ت) خولانی مصری

یہ کمسن ہے' ابن وہب اس سے ملا تھا۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے سیار بن عبدالرحمٰن سے نقل کی ہے۔

۱۰۷۵۳ - ابویزید مکی (د'ت'ق)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبیداللہ بن ابویزید اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

(ابویسار)

۱۰۷۵۴ - ابویسار (د)

اس نے ابوہاشم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک تاریک سند اور منکر متن والی روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے' جس نے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگائی ہوئی تھی تو آپ نے اُسے جلاوطن کروا دیا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابو یسار کے حوالے سے دو اماموں یعنی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام لیث بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ تو یہ شیخ ضعیف نہیں ہے اور یہ حدیث سنن ابوداؤد میں مفضل بن یونس کے حوالے سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اور مفضل نامی راوی کوفی ہے جو جوانی میں فوت ہو گیا تھا مجھے اس کے بارے میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے۔ وہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(ابوالیسر' ابوالیسع' ابویعقوب)

۱۰۷۵۵ - ابوالیسر

یہ قصہ گو شخص ہے' جس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث روایت کی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی۔

۱۰۷۵۶ - ابوالیسع

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ قیامۃ اور سورۂ تین کی آخری آیات کی تلاوت کی تھی۔ تو وہ یہ کہتے ہیں: جی ہاں! ابویسع کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور یہ روایت کی سند میں مضطرب ہے۔

۱۰۷۵۷ - ابویعقوب

یہ ایک بزرگ ہے جس نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "کذاب" ہے۔

(ابوالیقظان' ابوالیمان' ابویوسف' ابویونس)

۱۰۷۵۸ - ابوالیقظان

یہ عثمان بن عمیر ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۷۵۹ - ابوالیمان ہوزنی

یہ عامر بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے اسے کمزور قرار دیا ہے' اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۷۶۰ - ابویوسف مدینی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۷۶۱ - ابویوسف

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔ اس نے حسان بن ابوجابر سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۱۰۷۶۲ - ابویونس

یہ حماد بن سلمہ کا استاد ہے' یہ "مجہول" ہے۔

باب:

اُن لوگوں کا تذکرہ جو اپنے باپ کی نسبت سے معروف ہیں

۱۰۷۶۳ - ابن اعبد (د)۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا نام علی لیثی ہے۔

۱۰۷۶۴ - ابن تلب (د'س)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے غلام آزاد کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۶۵ - ابن جابر بن عبداللہ (ق)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے شہداءِ اُحد کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ دونوں دو بھائی ہیں: محمد بن جابر اور عبدالرحمٰن بن جابر۔

۱۰۷۶۶ - ابن جدعان (عو)

یہ کمسن تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ علی بن زید بن جدعان ہیں۔ یہ بصری ہیں اور کم درجے کے صالح ہیں۔

۱۰۷۶۷ - ابن جرہد (ت)

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

الفخذ. ''زانوں''۔

اس سے ابوالزناد نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۶۸ - ابن جریر (ت) بن عبداللہ بجلی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

من سن سنة. ''جو شخص کسی طریقے کا آغاز کرتا ہے''۔

شاید یہ عبیداللہ ہے' ورنہ پھر یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۷۶۹ - ابن جعدبہ

یہ یزید بن عیاض ہے۔

۱۰۷۷۰ - ابن حاضر

یہ ابوداؤد طیالسی کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۷۷۱ - ابن حبان (د)

اس نے عبداللہ بن سلام کے حوالے سے زیب و زینت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔ موسیٰ بن سعد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ محمد بن یحییٰ ہے۔

۱۰۷۷۲ - ابن ابوحبیبہ

یہ ابراہیم بن اسماعیل ہے۔

۱۰۷۷۳ - ابن الحجاج طائی

یہ تابعی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ جبیر بن نعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۴ - ابن حجیر (د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے اسحاق بن سوید نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۷۵ - ابن حدیر

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

من كانت له بنت لم يئدها.

''جس کی کوئی ایسی بیٹی ہو جس کو اُس نے زندہ دفن نہ کیا ہو''۔

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابو مالک اشجعی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۶ - ابن حرشف ازدی (د)

اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عمرو بن حارث نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۷ - ابن حسنہ جہنی

یہ سعید بن سمعان کا استاد ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۷۸ - ابن ابوالحکم غفاری (ت ق)

اس نے اپنی دادی سے اُس کے والد کے چچا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جس کا نام رافع ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک لڑکا تھا اور انصار میں باغ میں پتھر مار رہا تھا۔

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ معتمر بن سلیمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۹ - ابن ابوحفصہ محمد

اُن میں عمارہ بن ابوحفصہ بھی ہیں اور سالم بن ابوحفصہ بھی ہیں (یعنی یہ ان دونوں میں سے ایک ہو سکتا ہے)۔

۱۰۷۸۰ - ابن حمید رازی

۱۰۷۸۱ - ابن حمیر حمصی

اس کا نام محمد ہے۔

۱۰۷۸۲ - ابن حیان (س)

اس نے عبداللہ بن ظالم سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۸۳ - ابن حیویل

اس کا نام قرہ بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۰۷۸۴ - ابن حی

اس کا نام حسن بن صالح ہے جو علی بن صالح کا بھائی ہے۔

۱۰۷۸۵ - ابن ابو خثعم

یہ عمر بن عبداللہ بن ابو خثعم ہے۔

۱۰۷۸۶ - ابن خثیم

یہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم مکی ہے۔

۱۰۷۸۷ - ابن ابو خزامہ (ت ق)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے زہری نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ابو خزامہ ہے جس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۸۸ - ابن خزیمہ بن ثابت (س)

اس نے اپنے چچا سے خواب کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس سے زہری نے روایت نقل کی ہے۔ شاید یہ عمارہ بن خزیمہ ہے۔

۱۰۷۸۹ - ابن داب

یہ محمد بن داب ہے اور عیسیٰ بن یزید بن بکر بن داب (ابن داب کے نام سے معروف ہے) ہے۔

۱۰۷۹۰ - ابن رافع بن خدیج

اس نے اپنے والد سے مزارعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ مجاہد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۹۱ - ابن ابو رافع

یہ علی بن عبید اللہ بن ابو رافع ہے۔

۱۰۷۹۲ - ابن ابورافع

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حبان بن علی اس سے حدیث روایت کی ہے۔اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۷۹۳ - ابن رفیع

ایک قول کے مطابق یہ ابن ابورفیع ہے۔اس نے طاؤس کے حوالے سے مسافر کے روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔سعید بن ابوایوب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۹۴ - ابن ابوروق

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے' یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۷۹۵ - ابن زحر

یہ عبیداللہ ہے۔

۱۰۷۹۶ - ابن سابق

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔العلاء بن عبدالکریم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۷۹۷ - ابن سابق

یہ دو افراد ہے۔محمد بن سابق بغدادی اور محمد بن سعید بن سابق قزوینی۔

۱۰۷۹۸ - ابن ابوسبرہ

یہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابوسبرہ مدنی ہے۔

۱۰۷۹۹ - ابن سخبرہ (س)

اس نے قاسم سے جبکہ اس سے حماد بن سلمہ نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ایک قول کے مطابق یہ عیسیٰ بن میمون ہے۔

۱۰۸۰۰ - ابن ابوسعد

اس نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:

التائب من الذنب کمن لا ذنب له. ''گناہ سے توبہ کرنے والا شخص جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔یہ یحییٰ بن ابوخالد ہے۔

۱۰۸۰ - ابن سعد بن عبادہ (ت)

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ربیعہ رای نے اس سے ایک گواہ کے ہمراہ قسم لینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۰۲ - ابن سعد بن ابووقاص

اس نے اپنے والد کے حوالے سے جنت کے بارے میں دعا مانگنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ابونعامہ حنفی اس سے روایت نقل

کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۰۳ - ابن سفینہ

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عمر بن کثیر بن افلح اس سے وہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے جو مصیبت کے وقت پڑھنے والی دعا کے بارے میں ہے اور سفینہ کے کچھ بیٹے تھے: ابراہیم' عمر اور عبدالرحمٰن۔

۱۰۸۰۴ - ابن سمعان

یہ عبداللہ بن زیاد بن سمعان ہے' جو ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۰۸۰۵ - ابن سندر (س)

اس نے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے عاشوراء کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ صرف اُس روایت کے حوالے سے معروف ہے جو زہری نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۸۰۶ - ابن الشاعر

اس نے ابوخبیب سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۸۰۷ - ابن شبل

اس نے ایک مرسل نقل کی ہے کہ سیّدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نے غزوۂ خیبر کے موقع پر بچہ کو جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے آسانی فراہم کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ سعید بن ابوہلال نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۰۸ - ابن شیبہ حزامی

یہ ابوبکر عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن شیبہ ہے۔

۱۰۸۰۹ - ابن صہبان (ق)

اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زخموں کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ معاذ بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے' شاید یہ عقبہ بن صہبان ہے۔

۱۰۸۱۰ - ابن ابوطلحہ (س)

اس نے اپنے والد سے وضو کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس سے زہری نے روایت نقل کی ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ ابن عبداللہ ہو۔

۱۰۸۱۱ - ابن عبداللہ بن انیس (د)

اس نے اپنے والد سے شب قدر کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت نقل کی ہے۔ زہری نے ضمرہ بن عبداللہ بن انیس کے حوالے سے اس بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۲ - ابن عبداللہ بن انیس (د)

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خالد بن سفیان الھذلی.

''نبی اکرم ﷺ نے مجھے خالد بن سفیان ہذلی کی طرف بھیجا''۔

اس راوی سے محمد بن جعفر بن زبیر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۳ - ابن عبداللہ بن بسر

اس نے ہفتہ کے دن کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ معاویہ بن صالح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۴ - ابن عبداللہ بن مغفل (ت، س، ق)

اس نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جہر نئی چیز ہے۔ اس سے ابونعامہ حنفی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۵ - ابن ابوعبداللہ زرقی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

اغفر للانصار.

''تُو انصار کی مغفرت کر دے''۔

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبدربہ نے یہ روایت ابن القاری کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابن ابوعبید زرقی ہے۔ اس نے اپنے والد سے اس بارے میں روایت نقل کی ہے اور اس سے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۶ - ابن عثمہ

یہ محمد بن خالد بن عثمہ ہے۔

۱۰۸۱۷ - ابن عجلان

یہ محمد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۸۱۸ - ابن عدی بن عدی

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے قے کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عیسیٰ بن یونس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۹ - ابن العذراء

اس نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے زرد رنگ کے جوتے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۸۲۰ - ابن ابوالعشرین

یہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہے اور اس کا نام عبدالحمید بن حبیب ہے۔

۱۰۸۲۱ - ابن عصام مزنی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالملک بن نوفل اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۲۲ - ابن عطاء بن ابورباح (ت)

اس نے اپنے والد سے پینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ ابوفروہ یزید بن سنان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کا نام یعقوب ہے۔

۱۰۸۲۳ - ابن عطاء (ق)

اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

السبیل الزاد والراحلة.

''سبیل سے مراد زادِ سفر اور سواری ہے''۔

عمر بن عطاء بن وراز بھی مراد ہو سکتا ہے، جس نے ایک واضح چیز نقل کی ہے۔

۱۰۸۲۴ - ابن عقیل

اس نے جابر بن عبداللہ بن محمد بن عقیل طالبی سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۲۵ - ابن ابوعمار

یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعمار ہے، تاہم مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۱۰۸۲۶ - ابن عمر (د س) بن ابوسلمہ قرشی مخزومی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا (نے اپنے صاحبزادے) عمر سے کہا:

یا عمر، قم فزوج رسول الله.

''اے عمر! تم اُٹھو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری شادی کر دو''۔

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، یہ بات عبدالحق ازدی نے بیان کی ہے۔ اس حدیث کا مدار ثابت بنانی کی اُس روایت پر ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور اس بارے میں بھی گفتگو کی گئی ہے کیونکہ ثبات بنانی ''مجہول'' ہے۔

۱۰۸۲۷ - ابن ابوعلاج موصلی

اس نے ابن عیینہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ''کذاب'' ہے۔ یہ عبداللہ نامی راوی ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۸۲۸ - ابن العلاء بن حضرمی (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۲۹ - ابن عیاش حمیری

یہ ''مجہول'' ہے۔اس نے شرحبیل بن عمرو سے روایت نقل کی ہے'امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

۱۰۸۳۰ - ابن غیلان

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔امام بوزرعہ کہتے ہیں: یہ'' مجہول'' ہے۔

۱۰۸۳۱ - ابن ابوفاطمہ

یہ ''کذاب'' ہے۔ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: یہ محمد بن سلیمان بن ابوفاطمہ ہے۔اس نے اسد بن موسیٰ اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۱۰۸۳۲ - ابن ابوفروہ

یہ زہری کا معاصر ہے۔یہ اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ ہے۔

۱۰۸۳۳ - ابن فضیل

یہ محمد بن فضیل بن غزوان ہے۔یہ ''صدوق'' اور شیعہ ہے۔

۱۰۸۳۴ - ابن فلان (خ)

اس نے مقبری سے جبکہ اس سے ابن وہب نے دوسرے راوی کے ہمراہ روایت نقل کی ہے۔ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ بن زیاد بن سمعان ہے۔

۱۰۸۳۵ - ابن قارظ

یہ ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ ہے اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن ابراہیم ہے۔

۱۰۸۳۶ - ابن القاری

اس کا ذکر ابوعبید زرقی کے حالات میں ہو چکا ہے۔ یہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے۔

۱۰۸۳۷ - ابن قبیصہ بن ذؤیب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فتنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔جبکہ اس سے اسامہ بن زید لیثی نے روایت نقل کی ہے۔شاید یہ اسحاق بن قبیصہ ہے۔

۱۰۸۳۸ - ابن قسیط

یہ عبداللہ بن یزید بن قسیط ہے۔

۱۰۸۳۹ - ابن قیس (س) بن طخفہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے نیند کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۴۰ - ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی

یہ عبداللہ ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

۱۰۸۴۱ - ابن ابولبیبہ مدنی

یہ وکیع کا استاد ہے' واہی ہے' اس کا نام یحییٰ ہے۔ اس نے عبداللہ کے حوالے سے اُس کے دادا سے بچوں کی شادی کرنے سے متعلق حکم کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ کذاب ہے۔

۱۰۸۴۲ - ابن ابولیلیٰ

یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ہے جو قاضی بھی ہے۔ جہاں تک اس کے والد کا تعلق ہے تو وہ ثقہ ہے اور اسی طرح اس کا چچازاد عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بھی ثقہ ہے۔ اس کی شناخت قرائن کے ذریعے ہوسکتی ہے۔

۱۰۸۴۳ - ابن مجمع (ق)

یہ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع ہے اور اس کا چچا یعقوب بھی (اس نام سے معروف ہے)۔ اس کے علاوہ مجمع بن یعقوب بن مجمع بھی (اس نام سے معروف ہے)۔

۱۰۸۴۴ - ابن ابومریم

یہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم ہے۔ یہ برید بن ابومریم یا یزید بن ابومریم یا سعید بن ابومریم نہیں ہے' کیونکہ وہ تینوں ثقہ ہیں۔

۱۰۸۴۵ - ابن ابوالمعلیٰ انصاری (ت)

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا۔ عبدالملک بن عمیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۴۶ - ابن مکرز (د)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جہاد کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ بکیر بن اشج نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ایوب بن عبداللہ بن مکرز نہیں ہے کیونکہ وہ ایک اور شخص ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے تعلق رکھتا ہے اور پرانے زمانے کا ہے۔

۱۰۸۴۷ - ابن مہاجر

کئی لوگ اس نام سے معروف ہے جن میں ابراہیم بن مہاجر بھی شامل ہے' جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں ایک روایت منقول ہے' اس کے علاوہ ابراہیم بن مہاجر بن مسمار ہے جس نے عمر بن حفص سے روایت نقل کی ہے جو حرقہ کا غلام ہے' جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر ہے' جو واہی ہے اس کا ذکر بھی پہلے ہوچکا ہے۔ ابونعیم اس سے ملے تھے۔ اس کے علاوہ محمد بن مہاجر بھی ہے جو عمر بن مہاجر کا بھائی ہے اور محمد بن مہاجر ایک اور بھی ہے' اس طرح کے کئی لوگ ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۱۰۸۴۸ - ابن مواہن

اس نے کعب سے روایت نقل کی ہے‘ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبدالرحمٰن بن میسرہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۴۹ - ابن نمران

اس نے شراحیل بن عمرو سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

۱۰۸۵۰ - ابن ابی ہالہ

اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی‘ اس سے اس کی آل میں سے ایک شخص نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۵۱ - ابن ہانی

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اُن کا اپنا قول نقل کیا ہے‘ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ حریز بن عثمان نے اس سے روایت نقل کی ہے‘ تاہم حریز کے اساتذہ کو ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۸۵۲ - ابن ہرمز (ق)

اس نے مجاہد اور اُن جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عبداللہ بن مسلم بن ہرمز ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے‘ یہ ''ضعیف'' ہے۔ اور اس کے علاوہ کچھ ابن ہرمز ہیں‘ جیسے عبداللہ بن ہرمز ہے‘ یزید بن ہرمز ہے اور دیگر حضرات ہیں۔

۱۰۸۵۳ - ابن ودعان موصلی

یہ محمد بن علی ہے۔

۱۰۸۵۴ - ابن وہب بن منبہ

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے‘ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابوبکر بن عیاش نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ وہب کے کئی بیٹے ہیں: عبداللہ‘ عبدالرحمٰن‘ ایوب‘ لیکن یہ لوگ مشہور نہیں ہیں۔

۱۰۸۵۵ - ابن ابویحییٰ

یہ ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ ہے۔ جہاں تک اس کے والد اور اس کے بھائی عبداللہ کا تعلق ہے تو وہ دونوں قوی ہیں۔

۱۰۸۵۶ - غلام خلیل

یہ احمد بن محمد بن غالب ہے‘ یہ ''کذاب'' ہے۔

۱۰۸۵۷ - مولیٰ ابن سباع

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے‘ یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۸۵۸ - محمد بن مسلمہ کے چند بیٹے

یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو باقی رہ گئے تھے اور غزوۂ خیبر میں قلعہ میں داخل ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

باب:

اسی سے متعلق فصل

۱۰۸۵۹ - حارث اعور کا بھتیجا (ت)

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابوالمختار طائی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۶۰ - ابورہم غفاری کا بھتیجا

اس نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ زہری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۶۱ - (ت' ق) عبداللہ بن سلام کا بھتیجا

اس نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالملک بن عمیر اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۶۲ - (س) کثیر بن صلت کا بھتیجا

اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اُس شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس نے اس راوی کے حوالے سے اُنہیں سنگسار کرنے کے بارے میں روایت بیان کی تھی۔

۱۰۸۶۳ - (م) عبداللہ بن وہب کا بھتیجا

یہ احمد بن عبدالرحمٰن ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۸۶۴ - (د) اُم المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا بھتیجا

اس راوی کے حوالے سے اس کی بیوی اُم حبیبہ بنت ذؤیب نے صاع کے بارے میں رؤایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۸۶۵ - اُم حکم کا بیٹا (د)

اس نے فاطمہ یا اُس کے علاوہ کسی اور خاتون سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے معاملے کو آزاد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ صرف فضل بن حسن نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

فصل:

اسم منسوب کا بیان

۱۰۸۶۶ - اسکاف

یہ سعد بن ظریف ہے۔

۱۰۸۶۷ - اصمعی

یہ عبدالملک بن قریب ہے۔

۱۰۸۶۸ - افریقی

یہ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے۔

۱۰۸۶۹ - امامی

یہ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز انصاری ہے۔

۱۰۸۷۰ - اموی

یہ یحییٰ بن سعید ہے، جس نے مغازی نقل کی ہیں۔

۱۰۸۷۱ - انصاری

یہ محمد بن عبداللہ ہے اور اسحاق بن موسیٰ کا بھی اسم منسوب یہی ہے۔

۱۰۸۷۲ - اویسی

یہ عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

۱۰۸۷۳ - بزار

یہ احمد بن عمرو ہے، جس نے مسند مرتب کی ہے۔

۱۰۸۷۴ - بکائی

یہ زیاد بن عبداللہ ہے۔

۱۰۸۷۵ - تمیمی

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر روایت کرنے والا شخص ہے۔ ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں

کی۔ایک قول کے مطابق اس کا نام اربد ہے۔

۱۰۸۷۶ - جرار

یہ عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور ہے۔

۱۰۸۷۷ - جریری

یہ سعید بن ایاس ہے۔

۱۰۸۷۸ - جزار

یعنی گوشت بنانے والا۔ یہ فائد بن کیسان ہے۔

۱۰۸۷۹ - جمال

یہ اسید بن زید کوفی ہے اور محمد بن مہران رازی کا اسم منسوب بھی یہی ہے۔

۱۰۸۸۰ - جبطی

اس نے شداد سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۸۸۱ - حمانی

یہ یحییٰ بن عبدالحمید ہے' اس کے علاوہ جبارہ بن مغلس اور دیگر حضرات کا بھی یہی اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۸۲ - خراز

یہ خالد بن حیان رقی ہے' اس کے علاوہ دیگر حضرات کا بھی اسم منسوب یہی ہے۔

۱۰۸۸۳ - خزاز

یہ ابوعامر ہے اور صالح بن رستم کا بھی یہی اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۸۴ - خفاف

یہ عبدالوہاب بن عطاء ہے۔

۱۰۸۸۵ - دراوردی

یہ عبدالعزیز بن محمد ہے۔

۱۰۸۸۶ - رقاشی

یہ یزید ہے' اس کے علاوہ فضل بن عیسیٰ کے بھتیجے کا بھی اسم منسوب یہی ہے۔

۱۰۸۸۷ - زمعی

یہ موسیٰ بن یعقوب مدنی ہے۔

۱۰۸۸۸ - عزمی

یہ محمد بن عبید اللہ ہے اس کے علاوہ عبد الملک بن ابو سلیمان کا اسم منسوب بھی یہی ہے۔

۱۰۸۸۹ - عطاردی

یہ احمد بن عبد الجبار ہے۔

۱۰۸۹۰ - عکلی

یہ زید بن حباب ہے۔

۱۰۸۹۱ - عمری

یہ عبد اللہ بن عمر ہے جو عبید اللہ کا بھائی ہے اس کے علاوہ عبد اللہ بن عبد العزیز صوفی اور ایک گروہ کا اسم منسوب یہی ہے۔

۱۰۸۹۲ - عمری مکی

موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: اس کا انتقال مکہ میں 229 ہجری میں ہوا۔ یہ ضعیف الحدیث ہے مجھے اس کا نام یاد نہیں ہے۔

۱۰۸۹۳ - عمی

زید بن حواری اور ایک جماعت کا اسم منسوب یہ ہے۔

۱۰۸۹۴ - عوفی

یہ عطیہ بن سعد اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۹۵ - غسانی

ابوبکر بن ابو مریم اور کئی حضرات کا اسم منسوب یہ ہے۔

۱۰۸۹۶ - فروی

یہ اسحاق بن محمد اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۹۷ - فطری

یہ محمد بن موسی مدنی ہے۔

۱۰۸۹۸ - قسری

یہ خالد بن عبد اللہ اور ایک جماعت کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۹۹ - قصاب

یہ ابو حمزہ میمون اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۰ - کعبی

یہ ابو المثنیٰ اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۱ - کلبی

یہ محمد بن سائب اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۲ - محاربی

یہ عبدالرحمٰن بن محمد ہے۔

۱۰۹۰۳ - مخدجی (د س ق)

اس نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔عبداللہ بن محیریز نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا نام رفیع ہے۔

۱۰۹۰۴ - مخرمی

یہ عبداللہ بن جعفر بن مسور بن مخرمہ قرشی مدنی ہے۔

۱۰۹۰۵ - مخرمی

یہ محمد بن عبداللہ بغدادی حافظ ہے۔

۱۰۹۰۶ - مدائنی

یہ علی بن محمد اور ایک جماعت کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۷ - مسعودی

یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۸ - مکحولی

یہ محمد بن راشد ہے' جو صدوق ہے۔

۱۰۹۰۹ - ملیکی

یہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوملیکہ ہے۔

۱۰۹۱۰ - موقری

یہ ولید بن محمد ہے۔

۱۰۹۱۱ - نجرانی (ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیع سلف کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عدی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔ابواسحاق نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۱۲ - نحاس

میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کا ذکر تہذیب میں ہوا ہے۔

۱۰۹۱۳ - نخاس

یہ مفضل بن صالح، ولید بن صالح، محمد بن عبید اور دیگر ثقہ راویوں کا اسم منسوب (یا لقب) ہے۔

۱۰۹۱۴ - نقاش

یہ ابوبکر محمد بن حسن کا لقب ہے جو تفسیر اور قرأت کو نقل کرنے والا ہے۔ یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۹۱۵ - نہشلی

یہ ابوبکر ہے۔

۱۰۹۱۶ - ہذلی

یہ ابوبکر ہے جو تاریخی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۱۰۹۱۷ - واقدی

یہ محمد بن عمر بن واقد ہے۔

۱۰۹۱۸ - وحاظی

یہ یحییٰ بن صالح حمصی ہے۔

۱۰۹۱۹ - ورکانی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ یہ محمد بن جعفر نہیں ہے جو بغوی کا استاد ہے۔

۱۰۹۲۰ - وقاصی

یہ عثمان بن عبدالرحمٰن سعدی ہے۔

فصل:

اُن راویوں کا تذکرہ جن کا نام مجہول ہے

۱۰۹۲۱ - ابراہیم بن ابواسید (د) براد

اس نے اپنے دادا (جو ایک مجہول راوی ہے) کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حسد کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔شاید اس کے دادا کا نام سالم ہے۔

۱۰۹۲۲ - ابراہیم (س) بن ابوعبلہ

اس نے غلام آزاد کرنے کے بارے میں ایک مجہول شخص سے روایت نقل کی ہے اور وہ مجہول شریف غریف بن دیلمی ہے۔

۱۰۹۲۳ - ابراہیم (س) نخعی

اس نے اپنے ماموں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' ان کا ماموں اسود بن یزید ہے۔

۱۰۹۲۴ - احمد (د) بن سرح

انہوں نے اپنے ماموں کی تحریر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو عبدالرحمٰن بن عبدالحمید بن سالم ہیں۔

۱۰۹۲۵ - اسماعیل (د'ت) بن امیہ

اس نے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ایک قول کے مطابق اس کے دادا ابویسع ہیں جو معروف نہیں ہیں۔

۱۰۹۲۶ - اسماعیل (س'د) بن ابوخالد

اس نے اپنے بھائی سے روایت نقل کی ہے' اس کے چار بھائی ہیں: اشعث' سعید' خالد' نعمان۔

۱۰۹۲۷ - اشعث بن ابوشعثاء

اس نے اپنی پھوپھی کے حوالے سے اپنے والد کے چچا عبیداللہ سے تہبند کو لٹکا کر رکھنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ایک قول کے مطابق اس کی پھوپھی کا رہم ہے۔

۱۰۹۲۸ - ایوب (د) بن بشیر بن کعب عدوی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔وہ شخص

معروف نہیں ہے' اُس کا عنزہ سے ہے اور اس کا نام عبداللہ ہے۔

۱۰۹۲۹ - داؤد (د) بن حصین

اس نے ابن ابواحمد کے غلام سے عرایا کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور اُس غلام کا نام ابوسفیان ہے۔

۱۰۹۳۰ - سعید (د'س) بن جبیر

اس نے اپنے پاس موجود ایک شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے بارے میں منقول ہے۔وہ شخص اسود بن یزید ہے۔

۱۰۹۳۱ - سعید (س)

اس نے اپنے بھائی کے حوالے سے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔جو عباد بن ابوسعید ہے۔

۱۰۹۳۲ - عبداللہ (ق) بن ادریس

اس نے اپنے والد اور اپنے چچا کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔تو اس کا دادا یزید بن عبدالرحمٰن اودی اور اس کا چچا داؤد بن یزید ہے۔

۱۰۹۳۳ - عبداللہ (ت) بن سعید بن ابوہند

اس نے عکرمہ کے ایک شاگرد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔اس روایت کو فضل سینانی سے اس سے روایت کیا ہے۔وہ یہ کہتے ہیں: ثور بن یزید کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يلحظ فى الصلاة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اِدھر اُدھر نگاہ ڈال لیتے تھے''۔

۱۰۹۳۴ - عبداللہ (د)

یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا غلام ہے' یہ صیفی ہے۔اس نے ابویسر کے حوالے سے ملبے کے نیچے آنے اور بلندی سے نیچے گرنے سے متعلق پناہ مانگنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۳۵ - عبداللہ (د) بن شبرمہ

اس نے ایک ثقہ راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو شراب نوشی کے بارے میں ہے۔یہ روایت زیادہ واضح طور پر بھی منقول ہے کہ یہ راوی عمار دہنی ہے۔

۱۰۹۳۶ - عبداللہ بن وہب

اس نے جریر بن حازم اور ایک اور شخص کے حوالے سے ابواسحاق سے زکوٰۃ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔وہ دوسرا شخص حارث بن نبہان ہے۔اس کے حوالے سے عمرو بن حارث سے روایت منقول ہے اور ایک شخص سے جبل حریسہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے وہ راوی ہشام بن سعد ہے۔اس کے حوالے سے عمرو بن حارث سے روایت منقول ہے اور ایک اور شخص کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے جس نے لیث سے روایت نقل کی ہے وہ شخص عبداللہ بن لہیعہ ہے۔

۱۰۹۳۷ - عبدالرزاق

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ مدینہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے العلاء بن عبدالرحمٰن سے روایت نقل کی ہے وہ بزرگ عبداللہ بن جعفر مدینی ہے۔

۱۰۹۳۸ - یحییٰ (س) بن ابوکثیر

یحییٰ بن ابوکثیر نے اپنے بھائیوں میں سے ایک شخص کے حوالے سے یعیش بن ولید سے یہ روایت نقل کی ہے:

قاء فافطر۔

''اُس نے قے کی تو اُس نے روزہ ختم کر دیا''۔

تو اس کا وہ بھائی اوزاعی ہے۔

۱۰۹۳۹ - ابوبکر (ق) بن ابوشیبہ

ابوبکر بن ابوشیبہ کہتے ہیں: ہمارے ایک شیخ نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے حدیث بیان کی تو وہ شیخ محمد بن عمر واقدی ہے۔

فصل:

مجہول خواتین کا تذکرہ

وہ خواتین جن کے بارے میں میری علم کے مطابق نہ تو کوئی تہمت عائد کی گئی اور نہ ہی محدثین نے اسے متروک قرار دیا۔

۱۰۹۴۰ - اسماء بنت سعید

(یہ وہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہیں) جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ اس خاتون نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لا وضوء لمن لم یسم. ''اُس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھتا''۔

اس خاتون سے یہ روایت نقل کرنے میں اس کا پوتا رباح منفرد ہے۔

۱۰۹۴۱ - اسماء بنت عابس

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس خاتون سے حسن بن حکم نخعی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۴۲ - اسماء بنت یزید

یہ بصرہ کی رہنے والی خاتون ہے۔ اس نے اپنے چچا کے حوالے سے نبیذ کے حرام ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ سلیمان تیمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۴۳ - امۃ الواحد بنت یامین

اس نے محمد بن کعب بن زہیر سے روایت نقل کی ہے۔ یہ اُم یحییٰ بن بشیر بن خالد ہے اور یہ اُس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے:

وسطوا الامام.

''اپنے امام کو اپنے درمیان کے مقابل میں رکھو''

۱۰۹۴۴ - امیمہ

یہ زبیر بن عبداللہ کی دادی ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ خاتون ''مجہول'' ہے۔

۱۰۹۴۵ - امیہ (د) بنت ابوصلت غفاریہ

اس نے ایک صحابی خاتون سے روایت نقل کی ہے، سلیمان بن سحیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۴۶ - امیہ (ت)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا نام امینہ اُم محمد ہے۔علی بن زید بن جدعان اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ علی بن زید کی سوتیلی ماں ہے۔

۱۰۹۴۷ - انیسہ

اس نے اُم سعید بنت مرہ بن سلیم کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

انا وكافل اليتيم.

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا''۔

صفوان بن سلیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۴۸ - بنانہ عبشمیہ

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام تبالہ ہے۔اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔عاصم احول اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔میں نے اس خاتون کا تذکرہ مردوں کے ساتھ بھی کیا ہے۔

۱۰۹۴۹ - بہیسہ فزاریہ (د،س)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ابو سیار بن منظور فزاری اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۰ - بہیہ

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیز ہے'اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث نقل کی ہے۔ابو عقیل یحییٰ بن متوکل اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔

سمعت امراة تسال عائشة عن امراة فسد حيضها فلا تدرى كيف تصلي. فقالت :سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فامرني ان آمرها فلتنتظر قدر ما كانت تحيض من كل شهر، وحيضها مستقيم، فلتقعد بقدر ذلك من الايام والليالي، ثم لتدع الصلاة فيهن وبقدرهن، ثم لتغتسل (طهرها)، ثم لتستثفر بثوب، ثم تصلي، فاني ارجو ان ذلك من الشيطان، وان يذهبه الله عنها، فمري صاحبتك بذلك.

''بہیہ نامی یہ خاتون بیان کرتی ہے کہ اُس نے ایک خاتون کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا جس کا حیض خراب ہو جاتا ہے تو اُسے اندازہ نہیں ہوتا کہ اُسے کتنے دن نماز ادا کرنی چاہیے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اُس عورت کو ہدایت کروں کہ جتنا اُسے ہر مہینے حیض آیا کرتا تھا اور اُس کا حیض بالکل درست تھا' پھر وہ اُتنے عرصے تک بیٹھی رہے گی اور اس دوران وہ نماز کو

چھوڑے رکھے گی۔ پھر اُس کے بعد غسل کرے گی اور پھر نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔ مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی اس بیماری کو ختم کر دے، تو تم اُس عورت کو یہ ہدایت کر دو"۔

یہ روایت امام داؤد نے موسیٰ تبوذ کی نے ابوعقیل نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۵۱ - جمیلہ بنت سعد

ابن حزم کہتے ہیں: یہ خاتون "مجہول" ہے۔

۱۰۹۵۲ - جمیلہ بنت عباد (س)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عون بن صالح نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۵۳ - حبابہ بنت عجلان (ت)

اس نے اپنی والدہ صفیہ بنت جریر کے حوالے سے اُم حکیم خزاعیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ والد کی دعا حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ اس خاتون کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی والدہ صفیہ کی بھی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ تبوذ کی اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۴ - حبیبہ بنت میسرہ (ذ س)

اس نے اُم کرز سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا غلام عطاء بن ابورباح اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۵ - حسناء

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام خنساء ہے، یہ معاویہ کی بیٹی ہے۔ اس نے اپنے چچا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عوف اعرابی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۶ - حفصہ بنت ابوکثیر (ت)

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام حمیضہ ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی، یہ بات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۵۷ - حکیمہ (ذ س)

اس کی والدہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جریج اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے میں مجھ تک پہنچی ہے۔

۱۰۹۵۸ - حمیدہ (س)

اس خاتون نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تھا۔ یہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُم ولد تھی۔ محمد بن براہیم تیمی اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۹ - حمیضہ (د ت) بنت یاسر

اس نے اپنی دادی یسیرہ سے روایت نقل کی ہے' اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا ہانی بن عثمان منفرد ہے۔

۱۰۹۶۰ - دحیبہ بنت علیبہ (د ت)

یہ صفیہ کی بہن ہے' اس نے اپنے والد کی دادی قیلہ سے روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن حسان عنبری اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۱ - رائطہ بنت مسلم

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا عبداللہ بن حارث منفرد ہے۔

۱۰۹۶۲ - رباب بنت صلیع (خ' ت' ع و)

اس نے چچا سلمان بن عامر سے روایت نقل کی ہے اور اس کی شناخت صرف اُس روایت کے حوالے سے ہوسکی ہے جو حفصہ بنت سیرین نے اس خاتون سے روایت کی ہے۔

۱۰۹۶۳ - رباب (د)

اس نے سہل بن حنیف سے جبکہ اس خاتون سے عثمان بن حکیم نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عثمان بن حکیم کی دادی ہے۔

۱۰۹۶۴ - رقیہ بنت عمر (س) یا عمرو

یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیر پرورش تھی۔ عبیداللہ بن عمر سعیدی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۵ - رمیثہ بنت حارث

اس نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا بھائی عوف بن حارث تحفہ دینے کے بارے میں روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۶ - رمیثہ بصریہ (ق)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ سلیمان تیمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۷ - ریطہ بنت حریث (د)

اس نے کبشہ بنت ابومریم سے روایت نقل کی ہے۔ ثابت بن عمارہ اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۸ - زینب بنت کعب بن (ع و) عجرہ

یہ سعید بن اسحاق کی پھوپھی ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ خاتون ''مجہول'' ہے۔ سعید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۹۶۹ - زینب بنت نصر (س)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عون بن صالح اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' اس کا ذکر جمیلہ نامی

خاتون کے ساتھ ہوا ہے‘ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۹۷۰ - زینب سہمیہ (ق)

یہ عمرو بن شعیب کی پھوپھی ہے۔ اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عمرو اس کے حوالے سے اُس روایت کو نقل کرنے کے بارے میں منفرد ہے جو بوسہ لینے کے بعد وضو کیے بغیر نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے۔

۱۰۹۷۱ - سارہ بنت مقسم (د)

اس نے میمونہ بنت کردم سے روایت نقل کی ہے‘ اس کا بھتیجا عبداللہ بن یزید اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۷۲ - سائبہ (ق).

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے‘ نافع اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ نافع بیان کرتے ہیں کہ فاکہہ بن مغیرہ‘ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اُس نے اُن کے گھر میں نیزہ پڑا ہوا دیکھا تو دریافت کیا: یہ کیوں رکھا ہوا ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ہم اس کے ذریعے چھپکلیاں مارتے ہیں‘‘۔

جریر بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن سراج نے یہ بات مجھے بتائی ہے کہ اس خاتون کا نام سائبہ ہے۔ یہ روایت امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ جریر سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۷۳ - سلمٰی بکریہ (ت)

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ رزین جہنی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

ایک قول کے مطابق رزین کا اسم منسوب بکری ہے۔

۱۰۹۷۴ - سمانہ بنت حمدان بن موسیٰ انباریہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے عمرو بن زیاد کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس خاتون سے ابوبکر شافعی نے روایات نقل کی ہیں‘ اس میں خرابی کی جڑ عمرو بن زیاد نامی راوی محسوس ہوتا ہے۔

۱۰۹۷۵ - سمیہ (د‘س‘ق) بصریہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ثابت بنانی اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ وہ خاتون ہے جس سے کثیر بن زیاد نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۹۷۶ - سویدہ بنت جابر (د)

اس نے اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر کے حوالے سے اُس کے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اُم جنوب نامی خاتون اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۷۷ - شعثاء اسدیہ (ق) کوفیہ

اس نے ابن ابواوفیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ سلمہ بن رجاء اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۷۸ - صفیہ بنت جریر (ق)

یہ حبابہ کی استانی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۹۷۹ - صفیہ بنت عصمہ (د س)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔مصبح بن میمون اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۸۰ - صفیہ بنت عطیہ (د)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔عتاب بن عبدالعزیز اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۸۱ - صفیہ بنت علیبہ (د ت)

اس کی شناخت صرف اُس روایت کے حوالے سے ہوسکی ہے جو عبداللہ بن حسان عنبری نے اس خاتون سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۸۲ - ضباعہ بنت مقداد (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔مہلب بن حجر اس سے روایت نقل کرنے میں جو کسی چیز کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے۔

۱۰۹۸۳ - العالیہ بنت سبیع (د س)

اس نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔اس کا بیٹا عبداللہ بن مالک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' تاہم عجلی نے اس خاتون کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۹۸۴ - عائشہ بنت سعد بصریہ

اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔اس خاتون سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حفصہ بنت سیرین سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۸۵ - عائشہ بنت مسعود (ق) بن عجماء

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہے۔وہ دوسرا شخص ابراہیم بن ابوسفر ہے' یہ خاتون مشہور نہیں ہے۔

۱۰۹۸۶ - عبیدہ بنت عبید (د) زرقی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اس کے حوالے سے چھینکنے والے شخص کو جواب دینے کے بارے میں روایت نقل کی گئی ہے۔اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۹۸۷ - عتیبہ بنت عبدالملک

یہ ایک خاتون ہے' جس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔اس نے زہری کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۸۸ - عقیلہ بنت اسمر (د) بن مضرس

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۹۸۹ - عقیلہ (ذ ق)

اس نے سلامہ بنت حر سے روایت نقل کی ہے' یہ خاتون معروف نہیں ہے۔ اُم غراب نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۹۰ - عمرہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس خاتون سے صرف اس کے بھتیجے مقاتل بن حیان نے سماع کیا ہے۔

۱۰۹۹۱ - فاطمہ بنت ابولیث (س)

اس نے اپنی خالہ اُم کلثوم کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ایمن بن نابل اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۹۲ - قرصافہ (س)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے:

اشربوا فی الظروف. ''برتنوں میں پیو''۔

سماک بن حرب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ نسائی کہتے ہیں: یہ روایت ثابت نہیں ہے اور قرصافہ نامی راوی کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ جبکہ سماک سے اس حدیث کا منقول ہونا بھی مضطرب ہے۔

۱۰۹۹۳ - قریبہ (ذ ق) بنت عبداللہ بن وہب بن زمعہ

یہ تابعی خاتون ہے۔ اس کے حوالے اس کا بھتیجا موسیٰ بن یعقوب حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۹۴ - کبشہ بنت کعب (عو) بن مالک

اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں اُم یحییٰ حمیدہ نامی خاتون منفرد ہے جو بلی کے پاک ہونے کے بارے میں ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خاتون کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ موطا میں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کے حوالے سے حمیدہ نامی خاتون سے منقول ہے۔

۱۰۹۹۵ - کبشہ بنت ابومریم

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے ریطہ بنت حریث نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۹۶ - کریمہ بنت حسحاس

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اسماعیل بن عبدالملک بن ابومہاجر اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۹۷ - کریمہ بنت سیرین

یہ محمد بن سیرین کی بہن ہے۔ محمد بن عیسیٰ بن سکن واسطی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یحییٰ اور

کریمہ جو دونوں سیرین کے بچے ہیں' یہ دونوں ضعیف الحدیث ہیں اور ان کا بھائی معبد کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔

۱۰۹۹۸ - کلثم (ق)

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام اُم کلثوم ہے۔اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ایمن بن نابل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۹۹ - کیسہ (د) بنت ابوبکرہ ثقفی

اس کا بھتیجا بکار بن عبدالعزیز اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۰ - لؤلؤہ (دٗ ت' س)

یہ انصار کی کنیز ہے۔اس نے ابوصرمہ سے روایت نقل کی ہے۔اس خاتون سے صرف محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۰۱ - لیلیٰ (ت' ق' س)

اس نے اپنی مالکن اُم عمارہ انصاریہ سے روایت نقل کی ہے۔حبیب بن زید اس خاتون سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۲ - مرجانہ (دٗ ت' س)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اس کا بیٹا علقمہ بن ابوعلقمہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۳ - مریم بنت ایاس بن بکیر

عمرو بن یحییٰ بن عمارہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۴ - مسہ (دٗ ت' ق) ازدیہ

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔جبکہ اس سے ابوسہل کثیر بن زیاد نے یہ روایت نقل کی ہے:

تجلس النفساء اربعين.

''نفاس والی خاتون چالیس دن تک ٹھہری رہے گی''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس خاتون کے حوالے سے صرف یہی حدیث معروف ہے۔

۱۱۰۰۵ - مسیکہ (دٗ ت' ق)

یہ یوسف بن ماہک کی والدہ ہے۔اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اس سے صرف اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۰۶ - مغیرہ بنت حسان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔اس کا بھائی حجاج اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۷ - منیہ بنت عبید بن ابوبرزہ اسلمی

اس نے اپنی دادا سے روایت نقل کی ہے۔اُم اسود اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۸ - ندبہ (د،س)

ایک قول کے مطابق اس کا نام بدیہ اور ایک قول کے مطابق بدنہ ہے۔ اس نے اپنی مالکن سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ حبیب اعور اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۹ - ہند بنت حارث (خ،عو)

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ مجھے زہری کے علاوہ کسی اور ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہے، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس خاتون کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۱۰ - ہند بنت شریک (س) بصریہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ابوطود عبدالملک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۱۱ - ہنیدہ (س)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مشروبات کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اسحاق بن سوید اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

باب:

خواتین کی کنیتیں

۱۱۰۱۲ - ام ابان بنت وازع (د)

اس نے اپنے دادا زارع سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دست بوسی اور قدم بوسی کی تھی۔ مطر اعنق اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۱۳ - ام اسود

یہ ابوزرعہ کی کنیز ہے۔ اس نے منیہ بنت عبید اور اُم نائلہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے اس کے علاوہ احمد یربوعی نے بھی نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' کے آخر میں یہ بات نقل کی ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۱۰۱۴ - ام ابوبکر بنت مسور بن مخرمہ

اس کے بھتیجا کا بیٹا عبداللہ بن جعفر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۱۵ - ام بکر (ذ ق).

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اس خاتون سے وہ روایت نقل کرنے کے بارے میں منفرد ہے جو طہر کے بعد نظر آنے والے خون کے بارے میں ہے۔

۱۱۰۱۶ - ام بلال بن ہلال (ق).

اس نے اپنے والد سے قربانی کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ تاہم عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۱۰۱۷ - ام جحدر (د) عامریہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کے خون کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے اس کی کنیت اُم یونس نے نقل کی ہے۔

۱۱۰۱۸ - ام جنوب (د)

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے اپنی والدہ سویدہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبدالحمید بن عبدالواحد غنوی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۱۹ - ام حبیبہ بنت ذؤیب (د)

اس نے اپنے شوہر سے روایت نقل کی ہے جو صفیہ کا بھتیجا ہے۔ عبدالرحمٰن بن حرملہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۲۰ - ام حبیبہ بنت عرباض (ت)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابو خالد وہب اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۲۱ - ام حرام (د).

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا بیٹا محمد بن زید بن مہاجر اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ اس خاتون کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کی روایت نمازی خاتون کے سترہ کے بارے میں ہے۔

۱۱۰۲۲ - ام حریر (ت)

اس نے اپنے آقا طلحہ بن مالک سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے ایک ایسی خاتون نے روایت نقل کی ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

۱۱۰۲۳ - اُم حسن (د)

اس نے معاذہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبد الوارث تنوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۴ - اُم حسن (د)

اس نے اپنی دادی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔ اس خاتون سے غبطہ بنت عمرو نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۵ - اُم حفص (ق) حفصہ

اس نے صفیہ بنت جریر سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے اس کی بیٹی حبابہ نے روایت نقل کی ہے' جو اس کی مانند ہے۔

۱۱۰۲۶ - اُم حکم بنت نعمان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس خاتون سے ایک ایسی عورت نے روایت نقل کی ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

۱۱۰۲۷ - اُم حکیم (ذ ق) بنت اسید

اس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے' ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس خاتون سے مغیرہ بن ضحاک حزامی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۸ - اُم حمید (د)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

المغربون الذين يشترك فيهم الجن.

''مغربون وہ لوگ ہیں جن میں جن شریک ہوجاتا ہے (یعنی جس کی ماں یا باپ جن ہو)''۔

ابن جریج نے اپنے والد کے حوالے سے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۹ - اُم سالم (ق) بنت مالک

یہ خاتون بصرہ کی رہنے والی ہے۔ اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا غلام جعفر بن برد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۰ - اُم سعید بنت مرہ فہریہ

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس خاتون سے انیسہ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۱ - اُم شراحیل (ت)

اس نے اُم عطیہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ جابر بن صبیح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۲ - اُم صالح (د'ق) بنت صالح

اس نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت نقل کی ہے۔ سعید بن حسان یحییٰ مخزومی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۳ - اُم طلق (ت'خ)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر سے روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ رومی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۴ - اُم علقمہ (ت'خ).

اس خاتون کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں اس خاتون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان عائشة قيل لها: الا ندعو لبنات اخيك من يلهيهن؟ قالت: بلى. فارسل الى اعرابى فاتاهن فمرت عائشة فى البيت فراته يتغنى ويحرك راسه طربا' وكان ذا شعر كثير. فقالت: انه شيطان' اخرجوه.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: کیا ہم آپ کی بھتیجیوں کے لئے اُسے نہ بلائیں جو انہیں کھلا سکے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ٹھیک ہے' پھر اُنہوں نے ایک دیہاتی کو بلایا' وہ اُن بچیوں کے پاس آیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں اُس دیہاتی کے پاس سے گزریں تو دیکھا کہ وہ دیہاتی گا رہا تھا اور جھوم کر اپنے سر کو ہلا رہا تھا' اُسے بہت زیادہ شعر آتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ شیطان ہے اسے باہر نکال دو''۔

۱۱۰۳۵ - اُم عمر بنت حسان بن زید

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ جہاں تک یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز ہے۔

۱۱۰۳۶ - اُم عمر (س)

اس نے اپنے والد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ اس خاتون سے روایت کرنے میں معاذہ عدویہ منفرد ہے جو ریشم کے حرام ہونے کے بارے میں ہے۔

۱۱۰۳۷ - ام کلثوم بنت ثمامہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا پوتا محمد بن ابراہیم یشکری اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۸ - اُم کلثوم (د، ت)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں روایت اس خاتون سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۹ - اُم کلثوم (د، ت)

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ حجاج بن ارطاۃ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ شاید سابقہ تینوں خواتین ایک ہی ہیں۔

۱۱۰۴۰ - اُم کلثوم (م، س، ق) بنت صدیق

جابر بن عبداللہ اور ایک جماعت نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۴۱ - اُم محمد (ق، د)

یہ زید بن جدعان کی اہلیہ ہے۔ اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ اس خاتون کا نام امیہ یا امینہ ہے۔

۱۱۰۴۲ - اُم مسکین بنت عاصم بن عمر

یہ عمر بن عبدالعزیز کی خالہ ہے اور یزید بن معاویہ کی اہلیہ ہے۔ اس خاتون کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت منقول ہے۔ اس خاتون سے اس کا غلام ابوعبداللہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۴۳ - اُم مہاجر رومیہ

یہ خاتون بیان کرتی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں اسلام کی پیشکش کی تو ہم نے اسلام قبول کرلیا۔ ایک میں تھی اور ایک دوسری خاتون تھی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہدایت کی کہ ان دونوں خواتین کی حفاظت کرو اور انہیں طہارت کے احکام بتا دو۔ عبدالواحد بن زیاد نے ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے اس خاتون سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۴۴ - اُم موسیٰ (د،س،ق)

مغیرہ بن مقسم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو صرف ثانوی شواہد کے طور پر نقل کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۰۴۵ - اُم یونس (د) بنت شداد

اس نے اپنی رشتہ دار خاتون اُم جحدر سے روایت نقل کی ہے، جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کی نقل کردہ روایت حیض کے بارے میں ہے۔ اس خاتون سے یہ روایت عبدالوارث بن سعید نے نقل کی ہے۔

فصل:

وہ خواتین جن کا نام ذکر نہیں ہوا

۱۱۰۴۶ - خطاب بن صالح کی والدہ (د)

اس نے سلامہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۴۷ - داؤد (د) بن صالح تمار کی والدہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۴۸ - ابن ابوملیکہ (ذ'ق) کی والدہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۴۹ - عبدالحمید (ذ'س) کی والدہ جو بنو ہاشم کا غلام ہے

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۰ - عبدالرحمٰن (خ) بن ابوبکرہ کی والدہ

اس نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' تاہم اس کی حالت کے مجہول ہونے کے باوجود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۱ - عبدالملک (ذ'س) بن ابومحذورہ کی والدہ

عثمان بن سائب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۵۲ - محمد بن حرب (ق) حمصی کی والدہ

اس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس کا بیٹا محمد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۵۳ - محمد بن زید بن مہاجر کی والدہ

یہ اُم حرام ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۱۰۵۴ - محمد بن سائب (ت'ق) بن برکہ کی والدہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس خاتون سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۵ - محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان (ذ'س'ق) کی والدہ

اس خاتون کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۶ - محمد بن قیس قاص (ق) کی والدہ

اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۷ - محمد بن ابویحییٰ اسلمی کی والدہ

اس خاتون کے حوالے سے اُم بلال سے روایت منقول ہے' جبکہ اس خاتون سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۸ - مساور حمیری (ت' ق) کی والدہ

اس نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔اس کا بیٹا اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۵۹ - منبوذ (س) بن ابوسلیمان کی والدہ

اس نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔جبکہ اس سے اس کے بیٹے منبوذ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۶۰ -محیصہ (د) بن مسعود کی صاجزادی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن اسحاق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۶۱ - اُم حکیم کی والدہ (د' س)

اس سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے اس کی بیٹی نے روایت نقل کی ہے۔